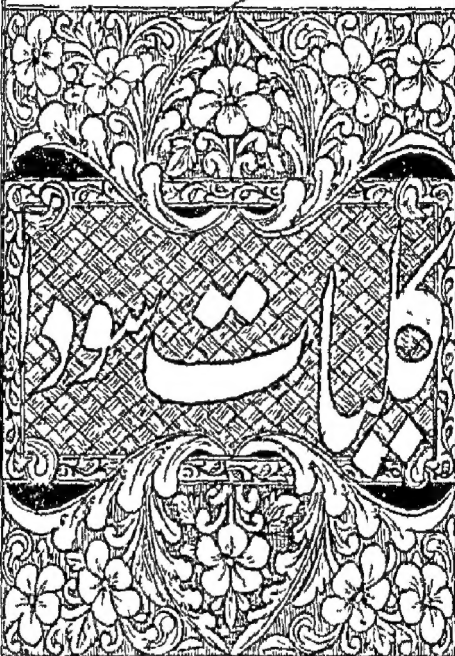


بن قحطی می باغ و باغی خوش آن گلستان



بن قحطی می باغ و باغی خوش آن گلستان





فراموش گردند هر اسطوخودوس افکنی که به بخان آن فارس مضمار سنی فرس اندر برقل  
و از دین مستن خورشید لعل و از دین خواند بزرگ زادوهای طبع و الایش از ستم ناسخ  
کسوت تناسخ پوشیدند و چون عمر زرم بگشت از نام آرمیدن کرد و با کرده رسید  
محمد حسین خان صاحب طبع مصطفای دلی که توانا فرزانه است بیگانه زمانه اتفاق  
حکیم عبد الرحیم خان صاحب دیگر صاحبان که نظم بسطیع او شان قسم بخورد  
طبع بطنش نهاد و داد حق پرده ای و او دخل غلط را که بوجه کسکی تاشاخ کاو زرین ریشه  
و دانیده بود از پانداخت و بکلم حیرتی از صرف زرد دیده و زرد دیده طبع کلیات  
پرداخت چون قلمت شی حریف کثرت شتریان نگردید با بگ بهنای بوی محرومان  
در مطیع او ده اخبار رسید مالک مطیع یعنی منشی نول کشور که زبانی انبوع  
کریم است و اهل فرج اقسام بخشش و انواع احسان گیتی خدیو بود و انعام  
جهان سالار نوال و اگر ارام صیت بندش اکناف عالم فرا گرفته و از دین  
او بالای آسمان رفته گرامی ذاتش ستوده کاری موصوف و صفت یکباره  
در ربع مسکون معروف اقطاب این نسل در طبع کا پیور که آنهم شایع مطیع  
او ده اخبار است تجویز فرمودند و با تماشاش مولوی محمد اسماعیل را که آن  
کارخانه بسیر کردگی او شان است نامور نمودند اگر در گذشت حال این بزرگ قلم بردند

چند روش هر نوع فرشته علی حدیث ۱۱



اعطای اشار دارد دست ساقی ساقی  
 کرم قمارش اول دادگان شربت  
 باده و ساقی ساقی ساقی  
 باده و ساقی ساقی ساقی

[illegible]

# قصیدہ

از مخن فغان مئی یار و صاحب کلان  
انصاف شاد آن است که سطون فغانی  
نگرد و این چند اوراق بر اسام  
کردن و بان زیادہ گویان / فغانی

بسیہ میگو فتند اشک حسرت از دیده میراندند تا آنکہ فغسل و کرم ایزد بار  
با بخت و طالع مخنوران مددکاری کرده آن جماعہ در زاویہ عدم ستواری کہ  
آفتاب ظہور جناب مرزا رفیع سودا از مطلع فضل و کمال شارق و باغ گردید  
این فرقہ و مخنورش غم و جانہ پائمال الم کہ را تم حروف ہم ازان کرده است بلاد  
خود رسید بر صدق مقال این یحیدان ناقص بیان تمام کمال بلاغت نظام  
آن قد و دو متاخرین بل شرف تقدیم و مستو طین خصوص تصاعد و تنوین  
و غزل شاد است روشن و برہانیت مسرہن اگر چہ این با حق العباد و ضرعت نہا  
کہ نا آشنا سے قلم و سودا بل بیگانہ اقلیم ہستاد است نہ چیزی با غرہ و گہنا  
وار و نہ بجناب مرزا رفیع کہ خلاق معانی تازہ گزشتہ زیادہ از انشا اتجاہ کن  
چون مصرع انصاف شیوہ است کہ بالای طاعت است بد و ہم شیفہ نازین  
صنمان افکار و درو مند اندہ و گرفتار غمیرین مویان اشعار متین و عاشقانہ  
و از کسان بروی شاہدان کا فر کیش خانہ بر انداز مضامین و کلام متین و  
در جگر خورہ و خامہ صبر و قرارش را سیلاب عشق کا فر نگاہان مخنجان مجاورہ  
قد سیلاب بہ و جناب مرزا در احیای اصوات بجا ک نفکگان این علم سیما  
ہمل آدرہ اند لا جرم در تحریر این سطور واوای و دام آن مغفور بہ و مجبور گزیدہ

لیاقت سودا سنی کمال  
کتابت جوہر و اسکی توہم غفیلین توہم  
فغان مخن سے جوہر و اسکی توہم غفیلین توہم  
جو شاعری سے شہرت فغانی مانی  
اور ایک ہی پوئی سے بہ ہندو کی کتب  
کہ کتابت تو اوس شاعری کی کہ وہ نہ  
یہ شاعری خود شید کی صورت ہو جائے  
یہ کتاب جو بہ ہندو لکھتے ہیں

۶

اور بیچ تاز بیچ تری جانی میں نصیب  
فضل و ہنر و علم میں گزشتہ میں جو کمال  
ہر ایک سے بہین میں وہ متعلقہ بیچ  
اس میں نفس نیک کے شے کہ وہ بیچ  
خالق نے کیا تھا تبار و خدین صاحب  
منور جو اتنا ہے تو اس سے بہتر  
کیا کہ وہی سے تیری طہیت کا جو  
دیکھا تو یہ جو ہے تیری حق کی تقصیر  
کہ نہ وہ جو بیچتے تین جانے جو کہ  
نہ وہ جو بیچتے تین جانے جو کہ

بہ ہندو معانی سے مخن سیکہ ہے  
فغسل و کرم ایزد بار  
نہ وہ جو بیچتے تین جانے جو کہ

سودا کوئی شاعر نہیں ہے زیادہ بہتر ہے  
 سودا کا جو بیان ہے اس سے سو کا بیان  
 سودا کوئی شاعر نہیں ہے زیادہ بہتر ہے  
 سودا کا جو بیان ہے اس سے سو کا بیان

سودا کوئی شاعر نہیں ہے زیادہ بہتر ہے  
 سودا کا جو بیان ہے اس سے سو کا بیان

سودا کوئی شاعر نہیں ہے زیادہ بہتر ہے  
 سودا کا جو بیان ہے اس سے سو کا بیان

سودا کوئی شاعر نہیں ہے زیادہ بہتر ہے  
 سودا کا جو بیان ہے اس سے سو کا بیان

سودا کوئی شاعر نہیں ہے زیادہ بہتر ہے  
 سودا کا جو بیان ہے اس سے سو کا بیان

سودا کوئی شاعر نہیں ہے زیادہ بہتر ہے  
 سودا کا جو بیان ہے اس سے سو کا بیان

سودا کوئی شاعر نہیں ہے زیادہ بہتر ہے  
 سودا کا جو بیان ہے اس سے سو کا بیان

سودا کوئی شاعر نہیں ہے زیادہ بہتر ہے  
 سودا کا جو بیان ہے اس سے سو کا بیان

سودا کوئی شاعر نہیں ہے زیادہ بہتر ہے  
 سودا کا جو بیان ہے اس سے سو کا بیان

سودا کوئی شاعر نہیں ہے زیادہ بہتر ہے  
 سودا کا جو بیان ہے اس سے سو کا بیان





سو دوا کی نصیحت ہو جو کچھ نظم بیان میں  
 ہر معنی و ہر لفظ ہے خوشید ساروشن  
 اشار کے لمحوں مراتب کے قراین  
 لیکر کے قصیدہ کو غزل تا بہ جنس  
 مطلع سے غرض کھینچ گیا تا حادہ مقطع  
 انداز ہر اک و سکے قصیدہ کا جو کچھ  
 وہ ربط سخن اور وہ آئین بیان کا  
 دعویٰ جو کرے ہمسری کا شہر میں اگر  
 ہر چند اڈی غرض پہ جاؤں کہیں کا  
 مضمون کی نقلی پھلیدی گویا ذہن و سکا  
 کو نام کو ہندی ہریہ الافارسی ہر  
 کب میر گلستان کی خوشی و عواذ سے نکلا  
 وہ مختصر طرز کہ طرز قدما پر  
 رنگ سخن ریختہ کرتا ہے اوس کی کھا

لکھی فصاحت نہیں خانقاہ کی تقریر  
 پھپھتا کر کے خلق جو سحران کا ادھر  
 ہر شعر میں خاصہ ٹکڑا دے سکے جو تفریح  
 بسلحہ سے تھکے اوسکو دو کبا میں تفریح  
 توجہ سے تاشنوی وہ فخر تجاریر  
 ہر شعر میں منی کے جدی گنگ تفتو  
 تمہید سے ہر تا گمریز اک نئی تقریر  
 پادے نہ کھنکو کوئی کر کیسی ہی میر  
 داناؤں میں ہوتا ہے تحقیق و تہمیر  
 پر ذہن کو سودا کے رہیگا وسدا اڑے  
 کیا انھہ جو کر کوئی وہ گلریزی تقریر  
 اشعار میں اوسکے ہر صفائیں میں گہر  
 دیوان کو سودا کے نظر اپنی کی جواریر  
 کھینچا خط نسخ اوسکی ہر فائیں یہ تحریر  
 ارجا ہی کا دنا گنخ اوستا وانی تفسیر

سو دوا کی نصیحت ہو جو کچھ نظم بیان میں  
 ہر معنی و ہر لفظ ہے خوشید ساروشن  
 اشار کے لمحوں مراتب کے قراین  
 لیکر کے قصیدہ کو غزل تا بہ جنس  
 مطلع سے غرض کھینچ گیا تا حادہ مقطع  
 انداز ہر اک و سکے قصیدہ کا جو کچھ  
 وہ ربط سخن اور وہ آئین بیان کا  
 دعویٰ جو کرے ہمسری کا شہر میں اگر  
 ہر چند اڈی غرض پہ جاؤں کہیں کا  
 مضمون کی نقلی پھلیدی گویا ذہن و سکا  
 کو نام کو ہندی ہریہ الافارسی ہر  
 کب میر گلستان کی خوشی و عواذ سے نکلا  
 وہ مختصر طرز کہ طرز قدما پر  
 رنگ سخن ریختہ کرتا ہے اوس کی کھا

سو دوا کی نصیحت ہو جو کچھ نظم بیان میں  
 ہر معنی و ہر لفظ ہے خوشید ساروشن  
 اشار کے لمحوں مراتب کے قراین  
 لیکر کے قصیدہ کو غزل تا بہ جنس  
 مطلع سے غرض کھینچ گیا تا حادہ مقطع  
 انداز ہر اک و سکے قصیدہ کا جو کچھ  
 وہ ربط سخن اور وہ آئین بیان کا  
 دعویٰ جو کرے ہمسری کا شہر میں اگر  
 ہر چند اڈی غرض پہ جاؤں کہیں کا  
 مضمون کی نقلی پھلیدی گویا ذہن و سکا  
 کو نام کو ہندی ہریہ الافارسی ہر  
 کب میر گلستان کی خوشی و عواذ سے نکلا  
 وہ مختصر طرز کہ طرز قدما پر  
 رنگ سخن ریختہ کرتا ہے اوس کی کھا

سو دوا کی نصیحت ہو جو کچھ نظم بیان میں  
 ہر معنی و ہر لفظ ہے خوشید ساروشن  
 اشار کے لمحوں مراتب کے قراین  
 لیکر کے قصیدہ کو غزل تا بہ جنس  
 مطلع سے غرض کھینچ گیا تا حادہ مقطع  
 انداز ہر اک و سکے قصیدہ کا جو کچھ  
 وہ ربط سخن اور وہ آئین بیان کا  
 دعویٰ جو کرے ہمسری کا شہر میں اگر  
 ہر چند اڈی غرض پہ جاؤں کہیں کا  
 مضمون کی نقلی پھلیدی گویا ذہن و سکا  
 کو نام کو ہندی ہریہ الافارسی ہر  
 کب میر گلستان کی خوشی و عواذ سے نکلا  
 وہ مختصر طرز کہ طرز قدما پر  
 رنگ سخن ریختہ کرتا ہے اوس کی کھا

کتبہ کوئی خانہ کاس سے لڑنا  
 جس طرح گینہ یہ یقین جبری سے  
 جو گذر سائیں قبول خداوندی کے  
 ہر دم وہ کے اور گودہ و دودہ و عیسیٰ  
 کہ اس میں قبول جناب اعلیٰ سے  
 ہم اودن کار ہا تا اب میں سے ہرگز  
 دیوان جهان میں وہ گداز کر  
 ہر شہر اد سے صفحہ عالم سے وہ گداز  
 کہ اس میں قبول جناب اعلیٰ سے  
 ہم اودن کار ہا تا اب میں سے ہرگز  
 دیوان جهان میں وہ گداز کر  
 ہر شہر اد سے صفحہ عالم سے وہ گداز









۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



دیات جلدی سے جو نہ ہو کر کسی  
 میں سے کسی کی جگہ پر نہ ہو کر کسی  
 میں سے کسی کی جگہ پر نہ ہو کر کسی  
 میں سے کسی کی جگہ پر نہ ہو کر کسی  
 میں سے کسی کی جگہ پر نہ ہو کر کسی  
 میں سے کسی کی جگہ پر نہ ہو کر کسی  
 میں سے کسی کی جگہ پر نہ ہو کر کسی  
 میں سے کسی کی جگہ پر نہ ہو کر کسی

کرتے ہیں جاس میں جو باقی  
 اس طرح کے عمدہ کوٹے وہ ہیں آفرین  
 جو ملک سخن کے فنون میں شایع  
 استاد کی اونکے جو ادب و تہذیب  
 اوستاد کی اونکے جو ادب و تہذیب  
 اوستاد کی اونکے جو ادب و تہذیب

اتنا تو لازم رکھو الفاظ کا خوب  
 کیا تو وہاں نہ لکھو دودھ کو گند  
 جب تک کہ نہ منظم ہو یا سگ و زاز  
 مٹا دینا چاہیے کی بندش میں ان کا  
 ہم سے گویا روئے نہ لکھو تہذیب  
 تازہ نقون کو باندھو نہ کسی شکست  
 مضمون کو باندھو نہ کسی شکست  
 گوشت و لایم کے پیارہ کی تقریر

مصنف	
گرمار کے سو بار جلا دے کچھ تقدیر	ایسی نہ زبان کی تری زہنا دہن
تقریر وہ یہ معنی کی تصویر ہو چسکی	خامہ کو میری فخر ہوا کر فوسے تحریر
سودا	
مستغنی ذاتی نہ ہوس کی ہون تغیر	
سودن جو جہان سونے کا دان فاک ہو کیر	
لمیز ہے کیسہ در کنون سر ہنگام	کب شہرہ فرشتہ لکھو ضرور انکے جو توفیق
ہے لعل سے نسبت گنہ چشم کو جسکے	جاتی جو دہلکی پہ نظر او کی یہ تحقیر
ہے وہ دُر کیا بجان کی زبان کی	لڑتی ہے سدا ابر گہر بار سے تقریر
یوں صفحہ پہ بولے جو مریرہ کو کلام کی	تعلیم ہے منشی فلک کو میرے تحریر
ہوتا جو سخن منہسم ہو بہر ادب جستا	پر واز کو معنی کے جو کھینچو مرین وہ قصدا
تیرا دنکے کرے فکر رسا کا اور فرال	مضمون چھپر کوہ میں ہو صورت تغیر
بہنی کی جو ہونا م سے مشہور ہو کل	اوسکو بھی نچھوڑیں کہہ جوں کی کونہ
اوسانہ ہو کوئی کھجوا آفاق کرانہ	تا فیض سخن او کی طبیعت میں جو تغیر
روکش ہو وہ ایسے کو جھین جسے نہ فہم	مادانی کو کیشے تین کرتے ہیں تشہیر

اسناد کی اس پذیر کی اور تری  
 لکھو وہ لیا فانی جو جھین کی اور تری  
 نقون جو ہو دینے کا نازہ کی اور تری  
 کسرا بن اسے فارسی میں باندھ کر اور تری  
 کسرا بن اسے فارسی میں باندھ کر اور تری  
 کسرا بن اسے فارسی میں باندھ کر اور تری  
 کسرا بن اسے فارسی میں باندھ کر اور تری

پایا کا تو ایسی نہ کی اہل قن میں  
 صافی قن اداس سے نہ فوری قن  
 اور مفرق قن سے کوئی قن  
 خنوں و خنوں کی قنوں سے  
 عبادت و عبادت کی قنوں سے

اور اوچکا کوئی مفصل و کمال کو بھیجے	ہرین طرفہ مجون جیہون ضبط سحر میر
سرد کو نہ سمجھے نہ توار کو گروا نہ سے	پوچھے جو کوئی کیا ہو یہ و نون کو تو
پھر بعد تال بجا با و سکو یہ فوی ہوش	رو بہ کہیں سرد کو توار کو گروا نہ سے
محد و نشانہ ہر تخیل میں اونھوں کے	ہر دیر نہ گمان حسد اسکے جو جا تیر
استانہ سمجھتے نہیں نادان کہ جہان میں	حاصل نہیں ہوتی ہر کچھ ان تو نہ تو
سرشتہ ہر عزت کا فقط ہاتھ خدا کے	افزائش قدر اپنی میں جاتی نہیں تیر
قطرہ وہی پانی کا ہر قسمت کی ہر تفریق	ہو ایک ٹوٹ کر ایک گہر ہو کے گروا نہ
انکا ہو اگر یو علی سینا بھی معلوم	تعلیم کر جو کس روشن و سکی خنیں تیر
نسبت ہر فلزات کس ہو ہر سونا	پتھر کی جو ہر جنس ہاں کیا کر عا کیر

مصنف	اور ستاد کو منظور جو اکیسیر تیر بھی چڑ	ہر جا پد جہی گاہ کہ کیا صرف کی کیر
	اگر کچھ سکھو ہر استاد کوئی تقریر کا یہ طو	ارو کوئی فقط صاف بان و سکی تیر
	کیا ربط ہر سودا کے تجھے طر تیر سے	گہر کھایا عبت تو نے یہ ہر مردک اور کیر
	مضمون سانی تر نہیں بہر کو کچھ کو	اؤن کو تین تو یوں کہ چنکی ہر یہ تقریر

اس چاندی اس کا خالی ہے  
 اس کا خالی ہے اس کا خالی ہے  
 اس کا خالی ہے اس کا خالی ہے  
 اس کا خالی ہے اس کا خالی ہے  
 اس کا خالی ہے اس کا خالی ہے

پایا کا تو ایسی نہ کی اہل قن میں  
 صافی قن اداس سے نہ فوری قن  
 اور مفرق قن سے کوئی قن  
 خنوں و خنوں کی قنوں سے  
 عبادت و عبادت کی قنوں سے  
 عبادت و عبادت کی قنوں سے  
 عبادت و عبادت کی قنوں سے  
 عبادت و عبادت کی قنوں سے

تو اس کا عوض یہ کیا اپنے ہی سخن کو  
 پر حق نے تیرے تجھے اس پر متوجہ  
 تو کیا کرے ہر طور یہی سب حقا کا  
 جو ہو سخن خوب بڑا کہتے ہیں اس کو  
 میں متفق بالفظ و اس نجات کو دیکھ  
 کہتے ہیں غزل اور قصیدہ کی بان کے  
 سہ طرز غزل اور قصیدہ کی غزل طرز  
 مہر و غزل گوئی میں لیکن نگہ فاکہ  
 کہتے ہیں قصیدہ بھی غزل ہی کی بان میں  
 طور غزل اپنے کی قصیدہ میں بھی ہرگز  
 پایا نہ قصیدہ میں جو کچھ وزن غزل سے  
 ثابت یہ ہوا اس کے انھیں نہیں قدرت  
 ہے طرفہ یہ تقریر کہ اس کہنے پہ اپنے  
 کہنے کا غزل اور قصیدہ کا جو نہ کو  
 سودا کی غزل کرتیں رکھا نہیں مطلق

لیکھتا رہی یہ شاید تیری تقریر  
 ہونے نہ دیا لکت تری بطلان نقیص  
 طبع او کی زبں ہوتی ہر تحقیق کی گار  
 اور کرتے ہیں ذکر اس کے مصنف کا  
 ان وہیوں کی ہں کہ جو صاحب تین  
 تقریر و بیان کر نہیں جو فاصلہ تیر  
 آپس میں حراں و نو کے فرق بزرگ  
 کرتے ہیں قصیدہ جو بقصد فکر و تحریر  
 مطلق انھوں کی کرتی تفاوت نہیں تقریر  
 کرنے میں عایت کی نہیں کہ تو میں قصیدہ  
 اور کچھ کلام او کی کیساں جو جو تو  
 تقریر قصیدہ کو غزل تو کہیں نہیں  
 باوصف کہ اک حرف میں ان کو نہیں شر  
 آتا تو لاتے ہیں یہ اس طرح یہ تذکرہ  
 چر طور غزل کا جو سو کہتے ہیں ہر





اوس دنا کوں  
میں اوس حال کی  
منظرہ ہمزہ زایع السوا  
بافانہ مکین و احوال بقا  
اشرف علی خان نامی بافانہ و وزیر  
سختہ طر اساتد دولہ ترو توخ  
تھا



کا نام کوئی مستخرج کوئی مستخرج ہے بنایا  
 یعنی یہ گزیر کہیں لفظوں کی عادت  
 ٹھہرا پا کر یعنی کوئی مصحح استاد  
 لکھا پر کہیں شیخ پر یہ علی کا یا  
 لکھی ہو کسی شعر کی تقریر تعجب  
 کر ڈالے قلم خود وہ کہیں صفحہ کصفر  
 پہ بعد ہی کو یا جانی دوسرے ترک  
 جو تھے متقدم متوہم یا تخریر  
 وہ مکرر و ادون سبکے سخن جی میں  
 او میں کر پر بات وہ اس طرح بیان  
 صنودا ہوا و سدیم گل تہ سیر حیران  
 بعد اویسے ایاق تو میں جو آیا تو بیجا  
 استاد فلک کہ تہ کہ ہر خلقت کو نزدیک  
 کر تا ہر کلام ہون کو جوابی صنوی صلا  
 سہو اگر خواہی دل کو یقین کہ یہ حلال

یعنی کوئی لفظ کہہ اور کسی لکھی تقریر  
 لفظوں کا تبدیل کہیں معنی کی تفسیر  
 مصرع کوئی یعنی کہہ کہیں کیا طبع  
 پیسے کہیں لفظ اور کوئی شیخ کی تقریر  
 سمجھانے کہ ہرانی ہی ناہمی کی تقریر  
 قلم کھینچ کے اور راق کر اور راق کو تقریر  
 سہو کوئی زہد سے تاحسین تاثیر  
 ذات اور کوئی ہونی شاعری کی بانی تقریر  
 حاضر و شاہد کے میں آقا کی تقریر  
 سطح سے جو رنگ دکھا تو میں بشیر  
 یون و جمعی جب ہل کر جو میں شہر کی تقریر  
 نیر واد کو اس اصلا میں کچھ ہوگی تقریر  
 اذہ و شرف خاکشہ اور کوئی دہرہ تقریر  
 او شاد کوئی ہر شادی وہ شادی کہ  
 لفظ شادی وہ شادی وہ شادی کہ

شہادت حق کوئی مستخرج کوئی مستخرج ہے بنایا  
 یعنی یہ گزیر کہیں لفظوں کی عادت  
 ٹھہرا پا کر یعنی کوئی مصحح استاد  
 لکھا پر کہیں شیخ پر یہ علی کا یا  
 لکھی ہو کسی شعر کی تقریر تعجب  
 کر ڈالے قلم خود وہ کہیں صفحہ کصفر  
 پہ بعد ہی کو یا جانی دوسرے ترک  
 جو تھے متقدم متوہم یا تخریر  
 وہ مکرر و ادون سبکے سخن جی میں  
 او میں کر پر بات وہ اس طرح بیان  
 صنودا ہوا و سدیم گل تہ سیر حیران  
 بعد اویسے ایاق تو میں جو آیا تو بیجا  
 استاد فلک کہ تہ کہ ہر خلقت کو نزدیک  
 کر تا ہر کلام ہون کو جوابی صنوی صلا  
 سہو اگر خواہی دل کو یقین کہ یہ حلال

یعنی کوئی لفظ کہہ اور کسی لکھی تقریر  
 لفظوں کا تبدیل کہیں معنی کی تفسیر  
 مصرع کوئی یعنی کہہ کہیں کیا طبع  
 پیسے کہیں لفظ اور کوئی شیخ کی تقریر  
 سمجھانے کہ ہرانی ہی ناہمی کی تقریر  
 قلم کھینچ کے اور راق کر اور راق کو تقریر  
 سہو کوئی زہد سے تاحسین تاثیر  
 ذات اور کوئی ہونی شاعری کی بانی تقریر  
 حاضر و شاہد کے میں آقا کی تقریر  
 سطح سے جو رنگ دکھا تو میں بشیر  
 یون و جمعی جب ہل کر جو میں شہر کی تقریر  
 نیر واد کو اس اصلا میں کچھ ہوگی تقریر  
 اذہ و شرف خاکشہ اور کوئی دہرہ تقریر  
 او شاد کوئی ہر شادی وہ شادی کہ  
 لفظ شادی وہ شادی وہ شادی کہ

اور کوئی مستخرج کوئی مستخرج ہے بنایا  
 یعنی یہ گزیر کہیں لفظوں کی عادت  
 ٹھہرا پا کر یعنی کوئی مصحح استاد  
 لکھا پر کہیں شیخ پر یہ علی کا یا  
 لکھی ہو کسی شعر کی تقریر تعجب  
 کر ڈالے قلم خود وہ کہیں صفحہ کصفر  
 پہ بعد ہی کو یا جانی دوسرے ترک  
 جو تھے متقدم متوہم یا تخریر  
 وہ مکرر و ادون سبکے سخن جی میں  
 او میں کر پر بات وہ اس طرح بیان  
 صنودا ہوا و سدیم گل تہ سیر حیران  
 بعد اویسے ایاق تو میں جو آیا تو بیجا  
 استاد فلک کہ تہ کہ ہر خلقت کو نزدیک  
 کر تا ہر کلام ہون کو جوابی صنوی صلا  
 سہو اگر خواہی دل کو یقین کہ یہ حلال



یہ بولے وہ سب شیخوں نے ہنسی تمکو کہیں نے  
سودا نے کیا اس گھڑی مجھ کو فقیر  
کل آؤنگا میں اون کو کھنڈہ دے دو یہ تم کو  
یہ سن چھری ہاک شخص کو کوکہ او کو کو کہ  
کہنے لگے یہ جا میں گے تم کو انسی تو  
اور لے لو رسا کو کچھ لکھا ہے وہ تمہے  
دینے والے اون اشرا کی لکھی ہوئی  
ناچار میراٹے کو سنگا اوس میں دو بیٹھا  
اون میں کو چھری کھنچ وہ میں کو کھنچا  
اس طرح سے جب لچا اتنا اڑے پا کر  
گھراوے کے بے کر پونچے تھو تا دس گھنٹہ  
تو اب عبادت گاہان ہاتھی کے اوپر  
دیکھیں تو ہر میرزا فرخ ایک سیالے کو اندر  
سودا اس کے پوچھنے یہ نا جبر کیا  
جٹھلا لیا انواب سعادت علی خان نے

جلدی ہو لایا کرو چلنے میں تانہ  
 سچ جائے اور کیسے موقوف یہ تقریر  
 جاگیر نہیں ہر جو کریں گے مجھ نصیر  
 اور سر پہ کھڑو دو ہوئے لو بہرہ نشیر  
 چلنے میں کہیں کے کئے ہرگز کو در  
 جائے کی نہیں پیش تمہاری کوئی تقریر  
 ابھی کہ کریں گے نہ یہ بد ذاتی تقریر  
 جب کہیں کوئی ادنسے بڑا سکے نہ تیر  
 چڑھ بیٹھا مینا نے میں بھی اس نطفہ نشیر  
 وہ لشکر شیطان دعا پیشہ بے پیر  
 ناکام و تماشایہ دیکھا لو ادھن تقدیر  
 با فرج و ششم او سگھڑی اگر موڑ کر گی  
 اور گرد و بوسینے کے کاک جمع مقام  
 سنکر کہ اس احوال کی کچھ تصویر تھی تقریر  
 اسوہ اگر تیرا بی بی خوبی میں توقیر

FD

اور منہم اوسکو کہہ دو ان کی ہر قسم کی غلطی پر ہی قہر نہ کرنا  
 اور منہم اوسکو کہہ دو ان کی ہر قسم کی غلطی پر ہی قہر نہ کرنا  
 اور منہم اوسکو کہہ دو ان کی ہر قسم کی غلطی پر ہی قہر نہ کرنا  
 اور منہم اوسکو کہہ دو ان کی ہر قسم کی غلطی پر ہی قہر نہ کرنا

لاؤ ہر اس حکام کو کہ جو قہر میں ہیں  
 اور منہم اوسکو کہہ دو ان کی ہر قسم کی غلطی پر ہی قہر نہ کرنا  
 اور منہم اوسکو کہہ دو ان کی ہر قسم کی غلطی پر ہی قہر نہ کرنا  
 اور منہم اوسکو کہہ دو ان کی ہر قسم کی غلطی پر ہی قہر نہ کرنا

کچھ مجھ کو نہ تھی اوس سخن پر کی تکرار  
 اصلاح دی اپنے تئیں سمجھا کہ بنائیں  
 لکھائیں اس واسطے تا نزد سفیان  
 خالص ہوا ان دستاورد کا نقد سخن بسا  
 نا تھی سو چاہے کہ کچھ اور نہ پڑائیں  
 دیوان کو نہ سکا اوسکو کہ میں طرح کہہ اؤں  
 میں بھی اوس سطر سے اشعار کو اوس کے  
 پر میر و اور اوس کے ہر لکھنوی تفاوت  
 احوال یہ کہ عرض ہوں نواب سے نصرت  
 پہونچی جب دوسری خبر آفاق میں چون تھا  
 وہ آصف جیہا کہ عدل اوس کے تو اؤں  
 یہ شعلہ در آتش خشم و قہر کو اوس کے  
 بجھتی تھی آتش غضب و غصہ کی اوس کو  
 فخر تھا اوس عصر میں نواب کا نائب  
 فرمایا اونی آصف دوران نو ملاکر

مجھ پر نہ گوارا ہوئی اوستا و نکی حقیر  
 اوستا و نکل حرف آئے نہ در عزت تو  
 ہے قلب نہ مانا منے جسکے زبر کبیر  
 جھکے کچھ ناچار ہی ہے تب سو بھی تو  
 اوستا و نکل اشعار کو میں زبرد  
 ہاشم فو بیان معنی کی تقریر کی تحریر  
 یہ جا زوہ تقریر و جیہا ہے مری تقریر  
 کر آیا اوسی رات کو گھر انور میں شکیں  
 فرما درس آہود کھ شکیں و شیر  
 شاہین و اعدا و سکے میر محکوم علی  
 اوس لحظہ تھی قاصر ہو گیا جسکی تقریر  
 ہر چند کہ ارکان تھو بھائی کی بتدبیر  
 لایا تھا مالک کو وہ سب پر وہ تحیر  
 ان شیون کی تئیں سی یہ برعت و تقصیر

اور بے کے کہ ان قاضیوں کی تہ  
 اور بے کے کہ ان قاضیوں کی تہ  
 اور بے کے کہ ان قاضیوں کی تہ  
 اور بے کے کہ ان قاضیوں کی تہ

سوداؤ کو کسائی میں تقسیم کرکے دیا  
 یہ کیا کریں اس میں کہ سعد زمرایوں نے  
 چھوڑ دیا وہ حسین سوداؤ کو کیا عطا کیا  
 ہر کار کو نوآپ صوفیہ الہیہ کے حقوق  
 سوداؤ کو تین بیٹے تھے جیسے وہ مرد  
 اور دوڑا اپنے کو اسے مار سکودہ ہانہ  
 پایا ہے اکیلا جو سلطان کو کثیر  
 پر کندہ کیا اور جو اسادی کو اپنے  
 سودا کا کشاکش وہ میرا سو بیعت  
 اپنے جو اشخاص تو کرکے ہے مقرر  
 شاعر کہ تین کام ہے یہ کیا قیام ہے  
 اثبات تعویذ اس کے ہوا تیغ زبان کا  
 اپنے مصحفی اسطر سے یہ سائے گندہا  
 نذرانی میں کچھ بندہ تھا اور دیکن  
 برسنے کی یہ نقل کہ اس جنگ جہل ہے

سزا کو مرے آگے اونھوں نے کر کے پیش کیا  
انسان کو لازم ہے کہ ہے تابع تقدیر  
ماہل یہ نہیں ماس حرکت سے ہوئی تو غیر  
جا عرض کیا دیکھ گزشتہ جو یہ تفسیر  
بہا قی گھر ان پر اوٹے بالفرض یہ تقدیر  
عزت کی نمود ان کی نہ اک جہالت کی تفسیر  
بہ طور سے نہیں لے گئے لائنہ خبر و شمشیر  
و سکتہ کی اب شکل و صورت ان پر  
انہی پر ہی اور ان کی تو اسناد کی تو غیر  
ان کو کہیے ہر مہر میں عزت کی ہوا تو غیر  
جیسے کہ کو وہی حق مانتا اس سے شمشیر  
جس دن کو کی بات و تبر لاکھ کی توجہ  
جو تو فریقانہ ساتھ یکے مہر کے تحریک  
خفت و عداوت کو ان کی عزت و جلال  
جس سے پڑی اسناد کے بنیاد کی تفسیر

سو دالو کیا انی میں نصیر ہو گا  
 یہ کیا کریں امین کہ قدر مرادوں تھا  
 خدیت اور نصیر سو دالو کیا عطر اور  
 ہر کار و نوا پر صفت الہیہ کے جو مہر  
 سو دالو کہ تین ایک تھے جیسے وہ مزد  
 اور ڈالو اپنے کو اسے مار سکے وہ نام  
 پایا ہے اکیلا جو سلطان کو کثر  
 پر کندہ کیا اور خراج و ستادی کو اپنے  
 سو دالو کا کشا کس ہوا سو جب عزت  
 اور خراج و ستادی کو کثر  
 شاعر کو تین کام ہو کیا تیغ و سپرے  
 اثبات و قہر و زور کے ہوا تیغ زبان کا  
 نیلے مصحفی اسطر سے یہ ساخہ گندہا  
 نذر داتی میں کچھ بند تھا اور کو لیکن  
 ہر شے کی یہ نقل کر اس جنگ بدل پر

سر کو مرے آکا و نصیر کو کیے ہیں  
 انسان کو لازم ہر شے تابع تقدیر  
 حامل یہ نصیر اس حرکت کو ہوئی تو غیر  
 جاعل من کیا دیکھ گئے جو نصیر  
 بجا قی گھر انراوٹے بالفرض تقدیر  
 عزت کی سو دالو کی نہ اک جہالت کی نصیر  
 ہر شے میں لے گئے لاج و شہر  
 اس کندہ کی اب شکل و شمار و کثر  
 اس طرح ہی اور اسکی تو اس کی تو غیر  
 آکا کو لے ہر مر میں عزت کی ہو تو غیر  
 جیٹے کو کو دی حق مانسو اسے نصیر  
 جسدن کو کی باقی و تبر لکھا نصیر  
 جو تو رفقا ساتھ کیے مہر کے تحریر  
 خفت و عار کے کون کو عزت جو تقدیر  
 جس سے چڑی اساد کے بنیا کی نصیر





میں قدر کی گنجائش اور اسکو چاہی  
 میں رزائی تقدیر سے تقدیر کی توجہ  
 غفلت سے توجہ سے ایک ایک کی توجہ  
 میں رزائی تقدیر سے تقدیر کی توجہ  
 غفلت سے توجہ سے ایک ایک کی توجہ

اور میں ہر خبردار جو اس کو بخیر نزدیک  
 لینے کہ میں جو صحبت سودا میں پہنچا  
 سٹھاپنے سے جو چار سو سوک رہ کر رہا  
 تحقیر کر اس سید پاکیزہ نسب کی  
 ایک میں کون تجھ کو سخن واقعی تیرا  
 نے دوستی سودا سے ہر نہ دشمنی مجھے  
 ساری یہ زبردستی خوبی سخن ہے  
 جو گزری میں مقبول خدا کو سخن کے  
 مقبولی و مردودی طرف ہر خدا کے  
 تو کیا کیگا اور کہے گا کوئی کیا اور  
 سببیت کہتے ہیں یہ سودا کو سخن کو  
 لگا نہیں کھاتی ہر کسی بات میں اس کے  
 یہ نکتہ ہے آویزہ گوش دل دانا  
 قائم نہ آ کوئی میدان میں اس کے  
 شہباز خیال او سکار کھئے محتاج چنگ

یہ اپنی طرف تو نے کیا یہ کیا کہ  
 پر سینے سخن پر کو دی ویسی ہی تو قیر  
 بے رتبہ کئی شعر ترے خلق میں شہیر  
 لی تو نے عبت لعنت و نفرین کی جاہر  
 نفیس میں اس کے مکر و فرم جو فقیر  
 دنیا میں کسی شخص کو چ جان یہ فقیر  
 کرتی ہر جو عالم کے دلون کو تیرے سخن  
 دہماؤ خلاق یہ ہر چھائی ہوئی تیرے  
 پیش میں نہیں جاتی ہر کچھ سنی و نہایہ  
 شاعر بھان بننے میں لے خودی کا پام  
 جو حق نے دیا ہر شرف و عزت تو قیر  
 یوں نہ کر لوگوں کو تو اساد بھی ہیں  
 ہر چند کہ حق کو جگر کے لیے ہے تیر  
 زعم اپنے میں گویشہ معنی کا ہوشیر  
 تجھے جتنے معانی و مضامین کے سخنیر

اور میں ہر خبردار جو اس کو بخیر نزدیک  
 لینے کہ میں جو صحبت سودا میں پہنچا  
 سٹھاپنے سے جو چار سو سوک رہ کر رہا  
 تحقیر کر اس سید پاکیزہ نسب کی  
 ایک میں کون تجھ کو سخن واقعی تیرا  
 نے دوستی سودا سے ہر نہ دشمنی مجھے  
 ساری یہ زبردستی خوبی سخن ہے  
 جو گزری میں مقبول خدا کو سخن کے  
 مقبولی و مردودی طرف ہر خدا کے  
 تو کیا کیگا اور کہے گا کوئی کیا اور  
 سببیت کہتے ہیں یہ سودا کو سخن کو  
 لگا نہیں کھاتی ہر کسی بات میں اس کے  
 یہ نکتہ ہے آویزہ گوش دل دانا  
 قائم نہ آ کوئی میدان میں اس کے  
 شہباز خیال او سکار کھئے محتاج چنگ

اور وہ دونوں میں سے کسی لاف ہوئی ہر تقدیر  
 فانی کی جگہ میں ہو کر کسی لاف ہوئی ہر تقدیر  
 وہ کہ ہو کر کسی لاف ہوئی ہر تقدیر  
 فانی کی جگہ میں ہو کر کسی لاف ہوئی ہر تقدیر  
 وہ کہ ہو کر کسی لاف ہوئی ہر تقدیر







نہری و صفائی کو قصیدہ کی مری و دہلی  
 لوقت نے خطاب اور سو دیا پریشانی  
 نہری کے خطاب اور سو دیا پریشانی  
 لوقت نے خطاب اور سو دیا پریشانی

خاتمہ قصیدہ ملکیز سودا  
 بجاہت انجام رسانند ہر سبغ نصیب  
 خوش ترین است بین روشن صفایں  
 قصائد عرفی و حاجانی و کثا و کجی بخش بازار  
 شعر جالی و دالی و ہر سبغ نصیب  
 لقاقت حکایات نامخ و نامخ و صفایں  
 بجاہل و دیاب بد مشال شکر دادرش  
 شادمان کائناتیں نازش و سادان  
 رسالہ و بگاڑے یہ عہدہ الفانیلین و در بوجہ  
 شادمان کائناتیں نازش و سادان  
 رسالہ و بگاڑے یہ عہدہ الفانیلین و در بوجہ

خاسکی مر و کچھ نہیں اس امر میں قصیدہ  
 کچھ نہیں مر و کچھ نہیں اس امر میں قصیدہ  
 کس طرح سے اس میں قوافی ہوں بہ کجی  
 اس فکر کو ان بیتوں میں لایا ہوں بہ کجی  
 لائق ہوا سے گر میں کہوں شاعر و کجی  
 رکنتی ہے بلندی سمانی یہ وہ تقریر  
 ہر چہ داڑے عرش پہ ہو کر کہ ہو گیکر  
 صورت کش معنی وہ بازار مانی تصور  
 بعد ایک دو بیتوں کو وہی قافیہ چہ  
 نادان ہر جو یہ عیب سمجھ کر سے حقیر  
 اس رنگ شگفتہ یہ ہوا گلین قسیر  
 گل لاکر کلتان طبیعت سے بہ تو قیر  
 جس وقت مطالع کریں یہ خوبی تحریر  
 دیکھ کر سے اسے ہوتی میں ارب سکندر  
 بر سر حریت اس کے جگر کو کی جین تیر

اس کی کہ قافیہ سوائے ہر بیت میں  
 سب فارسی و ہندی ملا قافیہ اس کے  
 ان قافیوں میں آٹھ سو اور کتنے ہیں شہ  
 ہمارے قوافی کے ہر ہناد کے خاطر  
 صاحب ہوا کوئی کم آفاق میں ہوا  
 اس شاعر ساحر کے قصیدہ و کجی بکھا  
 ہر سو نچے نہ جسے وہم فرشتہ کا بچی نہ  
 سکرار کو پر قافیہ کے حسن سمجھ کر  
 مضمون سمانی کو بدل اسے کیا کر  
 اوستادوں کو نزدیک نہیں عیب کجی  
 القصد کہ صدم میں لطف میں میر سے  
 گلدستہ بنایا ہے طبع عقلا میں  
 تا اس کے تفرج سے تفرج کریں حال  
 ہر عقادستہ ہے تیر دن کا یہ گویا  
 اور مر تو میں سنا اس کے تین دن کا لگے

واللہ اعلم  
 بجاہل و دیاب بد مشال شکر دادرش  
 شادمان کائناتیں نازش و سادان  
 رسالہ و بگاڑے یہ عہدہ الفانیلین و در بوجہ  
 شادمان کائناتیں نازش و سادان  
 رسالہ و بگاڑے یہ عہدہ الفانیلین و در بوجہ





در این زمان که در این شهر و در این  
 روزی بخاطر ایشان چنین  
 اشعار قلم خورده و با باری  
 آورده انصاف خواستند بنده خاکسار  
 مجروح شمس به سودا و احماس نمود که  
 این اثرم بر زبان اسودا و احماس  
 بسیار ندارد و در غل  
 بهمان سبب با مدح و ستایش  
 ساکنان و ساکنین است که در این  
 وقت عالم است این چند بیت  
 در این زمان که در این شهر و در این  
 روزی بخاطر ایشان چنین  
 اشعار قلم خورده و با باری  
 آورده انصاف خواستند بنده خاکسار  
 مجروح شمس به سودا و احماس نمود که  
 این اثرم بر زبان اسودا و احماس  
 بسیار ندارد و در غل  
 بهمان سبب با مدح و ستایش  
 ساکنان و ساکنین است که در این  
 وقت عالم است این چند بیت  
 در این زمان که در این شهر و در این  
 روزی بخاطر ایشان چنین  
 اشعار قلم خورده و با باری  
 آورده انصاف خواستند بنده خاکسار  
 مجروح شمس به سودا و احماس نمود که  
 این اثرم بر زبان اسودا و احماس  
 بسیار ندارد و در غل  
 بهمان سبب با مدح و ستایش  
 ساکنان و ساکنین است که در این  
 وقت عالم است این چند بیت

فیض موهبت میرزا صاحب که درین سخن استاد احمد و مثل ایشان درین  
 جزو زمان و درین شهر صاحب کمال دیگر نیست برای تصحیح بروم تست کلاسه  
 خان مذکور اول بدل خفته شده ابایی انجمنی مودت که صاحب را بشیخ  
 آیت الله صاحب چکار مذکور او شان درین نوشته خوب نیست که از  
 آشنایان بنده و استاد سلم الثبوت انچه چون میرزا فاخر صاحب تبریزی  
 برای تفاخر شدند ناچار بر خود موافق درخواست او شان او نوشته دادند  
 بعد از مدت مدیدی چون بسج خان مذکور رسید که اشعار چیده چیده از  
 تصانیف استادان سابق و حال که در آن چیده شده بود و در همه  
 قلم خورده و مشکوک ساخته بل اکثر جاها با صلاح پرداختند سر اسیم گشته  
 از خود رفتند چون بهوش آمدند با اضطراب تمام نزد میرزا فاخر صاحب حاضر  
 شدند میرزا این صورت ملاحظه فرموده قسم مینمودند خان مذکور نتیجه حیات  
 سابق را بر عکس دیده در طلب مذکوره به بیدار میباشند آنرا کار از حضور  
 فیض گنجور میرزای موصوف آن اجزای را بخانه آورده چندی گوشه نشینی  
 و در زیدند و مشغله صاف نمودن اشعار قلم خورده شب روزی بر می پرورند  
 درین ضمن هر آشنای که بخدمت خان مذکور میرسد و متفسر احوال بنیادین

در این زمان که در این شهر و در این  
 روزی بخاطر ایشان چنین  
 اشعار قلم خورده و با باری  
 آورده انصاف خواستند بنده خاکسار  
 مجروح شمس به سودا و احماس نمود که  
 این اثرم بر زبان اسودا و احماس  
 بسیار ندارد و در غل  
 بهمان سبب با مدح و ستایش  
 ساکنان و ساکنین است که در این  
 وقت عالم است این چند بیت  
 در این زمان که در این شهر و در این  
 روزی بخاطر ایشان چنین  
 اشعار قلم خورده و با باری  
 آورده انصاف خواستند بنده خاکسار  
 مجروح شمس به سودا و احماس نمود که  
 این اثرم بر زبان اسودا و احماس  
 بسیار ندارد و در غل  
 بهمان سبب با مدح و ستایش  
 ساکنان و ساکنین است که در این  
 وقت عالم است این چند بیت  
 در این زمان که در این شهر و در این  
 روزی بخاطر ایشان چنین  
 اشعار قلم خورده و با باری  
 آورده انصاف خواستند بنده خاکسار  
 مجروح شمس به سودا و احماس نمود که  
 این اثرم بر زبان اسودا و احماس  
 بسیار ندارد و در غل  
 بهمان سبب با مدح و ستایش  
 ساکنان و ساکنین است که در این  
 وقت عالم است این چند بیت  
 در این زمان که در این شهر و در این  
 روزی بخاطر ایشان چنین  
 اشعار قلم خورده و با باری  
 آورده انصاف خواستند بنده خاکسار  
 مجروح شمس به سودا و احماس نمود که  
 این اثرم بر زبان اسودا و احماس  
 بسیار ندارد و در غل  
 بهمان سبب با مدح و ستایش  
 ساکنان و ساکنین است که در این  
 وقت عالم است این چند بیت

در این زمان که در این شهر و در این  
 روزی بخاطر ایشان چنین  
 اشعار قلم خورده و با باری  
 آورده انصاف خواستند بنده خاکسار  
 مجروح شمس به سودا و احماس نمود که  
 این اثرم بر زبان اسودا و احماس  
 بسیار ندارد و در غل  
 بهمان سبب با مدح و ستایش  
 ساکنان و ساکنین است که در این  
 وقت عالم است این چند بیت  
 در این زمان که در این شهر و در این  
 روزی بخاطر ایشان چنین  
 اشعار قلم خورده و با باری  
 آورده انصاف خواستند بنده خاکسار  
 مجروح شمس به سودا و احماس نمود که  
 این اثرم بر زبان اسودا و احماس  
 بسیار ندارد و در غل  
 بهمان سبب با مدح و ستایش  
 ساکنان و ساکنین است که در این  
 وقت عالم است این چند بیت  
 در این زمان که در این شهر و در این  
 روزی بخاطر ایشان چنین  
 اشعار قلم خورده و با باری  
 آورده انصاف خواستند بنده خاکسار  
 مجروح شمس به سودا و احماس نمود که  
 این اثرم بر زبان اسودا و احماس  
 بسیار ندارد و در غل  
 بهمان سبب با مدح و ستایش  
 ساکنان و ساکنین است که در این  
 وقت عالم است این چند بیت







مختصاتی اثر

چون مصلحتیان دلمان و میاد تو می باشد  
ست من رفیقند و مکان جلا و تو می باشد

اینها می خفیی

کما شد آن همه سر می کرد داشته اکنون  
خاطر بر سر هر که بر عیب اندون

پیر صبیح حسین مختص  
اینها زخان مختص

شود از دیگران ز چشم و بر من افشاند  
تا بخت من آهسته ز کوشش گذر نیند  
چون نیست اسیدی که بیا بم در خوا

مولانا فصری

آئی و بگذری و بمن هیچ نگر می  
ای جان من فدای تو این نیز گذرد

نعمت خان عالی

شد گل دیش گرد و گل گل رنگ بر هر لحظه ز لب آمد و رفت تو در نجاست گل آتش چشم دلا و دل سنبل پشانی اگر نیست عالی یا این شکوه توان کرد و اعطای منغ شربان و دوسه حرفی کرد قدر و قیمت نیست هرگز مردم بی فیض را صد قسم که تو بر می یک منت نیست دست بارخ و زلفت تو کار است چه می باید کرد بی غیبت هر که حق آشنائی را نگه دارد	کز نوائی لبیلان شد ناله آه رنگ در بر هر برگ گل جای تو گرم است گرفته کبری عشق چیزی یاد گایا وزن که دار و دار و در باز مشوقانه عار کما تقل ایچ بگر فتند و میخانه ز نوید عاقلان عبرت ز نخل بی ثمر باید گرفت ز آنکه دیدیم یک حرف تو چو بیا و غلط آفت لیل و نهار است چه می باید کرد اکی هر کجا باشد خدا باشد نگه افتر
--	--

ز چشم آلود می دیدم ام غمنازی  
بد آید گاهش سرش در گمان جای کرد  
بد که شد بالا نشین و خودم  
مقری هیچ از آن بی بهره از اوقات  
خوشی شست پری یعنی که لبیل با چرا  
۱۳۹  
چون می بیند چه بود  
آنقدر دل نه که خواه که صفت دارد  
سکین هم شاد تر است از در کار نیست  
و نه از آن که شاد تر است از در کار نیست  
بمن آب و بوی و بوی و بوی و بوی  
چون بکار خوش آید که بکار ما نیست  
ما من از صبا خوش آید که بکار ما نیست  
همه بولت عارفش بخیر از قیاب شد  
همه ز احسان

مختصاتی اثر  
چون مصلحتیان دلمان و میاد تو می باشد  
ست من رفیقند و مکان جلا و تو می باشد  
اینها می خفیی  
کما شد آن همه سر می کرد داشته اکنون  
خاطر بر سر هر که بر عیب اندون  
پیر صبیح حسین مختص  
اینها زخان مختص





دریابی

دانا می گوئی

درد و غم تو هر دل که بود چون من  
 بگوئی که با نفس آوردید چه دارم

ز کوه عشق درین توان داشت  
 دست اگر نهی دلم بوسه بسیار است

دردی که میکشد و دم از آتظار وصل  
 داند کسی که بر سرهای شسته است

بگشاید رساندن رخ نازک گل  
 مضمون این بزم غایت از این کمال

درویش دمی

بر رنگ دیگر امروزم نفی میکند صبح  
 بنیاد اولی و ثانی و ده باشد و لایکن

فقیه درویش  
 بامداد ما یا از غماید که قواب ۱۲

میسر رضی دانش

می خور چند آنکه نشاز گل گلین ترا  
 پاسبان جن پاک پیش تو چون خوش است

دینی مشهوری  
 صد سرفراز دمی بودیم از عهد صبی

داود تمبولی

بیتو از شعله آه دل و یوازه ما  
 سیل درودی شد و برخاست و باران

رضی الدین نیشابوری  
 چمن بخت که دل از کز کس بدید دل دارد

افقاده بخت زلف تو دو کام گر فتم  
 شب بر سر دست آمد و آرام گرفته

دل جان

رضی الصفا می

مناجات

دل جان میرود و بسکه طعنه است بر برم	سرخ شمع این گمان که قرار می گزیند
میرد رقی ارطمانی	
بادرکن که از تودول آزرده میروم	جنگ مرا چو صلح تو هیچ اعتبار نیست
چیز دوستی است آن بنگدل رضی گیر	چیز دشمنی است که با جان خوشتر از دوی
رضای کاشی	
نیاز عاشقان معشوق را در هزار می آید	توسه تریا و فاداری ترا من هیچ فایده
سعد الدین رستم	
ز آزار دل من کیسه منوکم نمی گردد	سنگ منوفا بر گشته شکرگانی که در دام
میر محمد زمان خان راسخ	
ز طغیانیست چمن بریدن چو آن مرغزاران	کشاده بال قمری مهر و راجا که بیایان
حسرت بیک رفیق	
ز جو ریا چه گویم مثل که پیش است	بلطف او ستم روزگاری ماند
سلمان ساوجی	
و عوی زهر تو آن روزی مسلم دارم	که روی بر سر آن کوچه و دهشتی آری
شکل منویری که دلش نام کرده اند	سلمان بیا و قد تو در بر گرفته است

میر نظام الدین خجندی

میر خجندی

میر خجندی

میر خجندی

میر خجندی

میر خجندی

میر خجندی

میر خجندی

میر خجندی

سرمه

سرمه

دل محمود شد اسیر اياز	کار خود کرد و عشق بند کوار اياز
ز پريدن کبوتر مهترين و مضطراکم	که گنجاشته باشد کجاست رسیده باشد

سالک قزوینی

زان یک مرده رانفتن آن کجاست	دشنام خشک هم بدعا گوئیم رسد
حسرت مرا گذشت که چون جذبه وفا	دست پسر گرفته بدست پدر و پدر
دل سحر از زلف پیر نمیدارد	زین طلسم شکسته چون بستند
آنچه قتل چون نمی آید چو کجاست	بند قیامی خویش را خاطر خود گره من
بغنا و لبت شوق زان که خواهی شد	که دور هر گوشه از چشم تو افتاد است بیار
چو خود در افتاده ناگاه بیا خود رسد	دست تا گردن من که تو خوش خون کمر بست
پروانه من لاف محبت کن داری	آن روز که بی منت پرواز توان رفت

میر سیاحوت لاهوری

چو آفتاب لب بام آفر عمر است	رسید بر سر ناخن تنای محشر است
-----------------------------	-------------------------------

شاه و ملوک عاشق توست نازم  
 اگر جان از جور تو برب رسد چون گل  
 ربانی شاه به علی قلند  
 دل کو بستی شاه در دوش عشق  
 خردوی نوشت میداد خود عشق  
 خند آنکه زشت من نبود بر حسن  
 بجایه دلم عشق نبود بر عشق  
 شاه و افسانه  
 من که ز چشم اخیر جهان را در خط و راه  
 منقاد اندک که این ابر بلا طوفان چو بزم

شاه حسین  
 چون نیازم در مقام نیاز نیار در تارا  
 دست تو چون گردن قاتل نیار  
 شرف جهان  
 دست تو چون گردن قاتل نیار  
 شرف جهان





رباعی

دردم که کائنات دیدم ساسانه که کرد  
مهرش بیک غنچه و زلفش بیک کمر  
دردم که کائنات دیدم ساسانه که کرد  
مهرش بیک غنچه و زلفش بیک کمر

رباعی

از دیدن سوسنا فطرت مرا دگر  
یک راه فراتر از کاشی کاغذ زده گیر  
تا بهو خفا که چون بجهت سرگردانم  
رباعی

رباعی

بپوش بپوشندگی توام باش  
همه بپوشندگی توام باش  
بپوش بپوشندگی توام باش  
همه بپوشندگی توام باش

رباعی

دردم که کائنات دیدم ساسانه که کرد  
مهرش بیک غنچه و زلفش بیک کمر  
دردم که کائنات دیدم ساسانه که کرد  
مهرش بیک غنچه و زلفش بیک کمر

رباعی

دوش گشتی که رقیب از تو شکایت دارد	هر چه خواهی تو بگو غیر چه طاقت دارد
باقی سرکاشی	
حیران خودم که از چه خشم	من از هیچ باین و آن نمایم
هر زاری بیدل علیه الرحمه	
<p>عشق گاهه قدردان رو سپید میکند دل جمع این زمان چه اسکان است ز جیب هر مژه آغوش می چکد اینجا عناقا سر و برگیم پیرس از فتنه تیغ نشا گوشت دل از دیر و حرم نمیرسد که در در غم حسرت شب بکوی نمیرسد ازین غیرت سرگشته چه برون آرزو کند آنجا جوا نه که عاشق دریدن است همه عمر تو قیج زردیم و زلفتی رخ خارا</p>	<p>بستون تاحشر اگر ناله دگر فریاد است ریشه گل کرد و رفت دانه ما بیا که جای تو در چشم و دستان هست عالم همه افسانه ما دارد و ما آسوخ سر بزار سنگ زن در دهم نمیرسد روز آن شبم نیست طرقت زنگانی است حقیقت محران گفتند داغ آشنائی است بیوده انتظار خبر می کشیم چه قیامت می که غیر می زکنا را بکنار ما</p>

دردم که کائنات دیدم ساسانه که کرد  
مهرش بیک غنچه و زلفش بیک کمر  
دردم که کائنات دیدم ساسانه که کرد  
مهرش بیک غنچه و زلفش بیک کمر

زبان

بیدار عمریت کز طلبہ بدریم  
در معنی تحقیق همان بے خبریم

## شوکت بخاری

خطی کہ بیا قوت تو نظارہ پسند است  
کی بود طاقت آغوش من اندام ترا  
کسے می سجد آن ندان یا قوت لب و دوا

خان آرزو در اول مصرعه این بیت چشبین در خل کرده اند  
نه سجد گوهر دندان یا قوت لبش انگش

میرزا صاحب بعد از خط کشیدن در تذکره مذکور به خط خاص نوشته اند  
در هر دو صورت معنی ندارد و برابر باب فم روشن است که هر دو صورت یک  
معنی ندارد و در نقل خان آرزو ترقی معنی است

عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

بر

این را در سوختن دل داشتند بلکه در سوختن  
 از بس که در سوختن دل داشتند بلکه در سوختن  
 این را در سوختن دل داشتند بلکه در سوختن  
 از بس که در سوختن دل داشتند بلکه در سوختن

نیمه دامن

خطری جان دور و دام آرمه تابان را  
 بدامن قیامت برم چاک گریبان را  
 این نامه سر بسته بدیدار فرستم  
 این لاله پاریش من ستار فرستم  
 چکنم نمیتوانم ز تو استرا کردن  
 سخت جانی زمین دوستی چنان از تو  
 از بس که سر و پیاں چه خبر داشته باشد  
 خدا کو ماه ساز و غمخوارم جدایی را  
 خوش بیاسای که از حمله بلا دوری  
 خاک ریز گردی اگر تاج سرفراز می  
 غم جان نیست جانان می پرستم  
 که پور پیر کنعان بس پرستم  
 دل بخدا بر آنجا مدعا آنجا امید آنجا

ای قیامت و ساز و جمل لعل در نشان  
 نه آنم که در طایع عشق آسان مست بر دم  
 دل با بهر نشان خانه دیدار فرستم  
 داغی خوشی او فتاد عشق تو بدستم  
 ای جفا دل نهادم بکن آنچه بدستونی  
 بدست بدست ز من ناوک هر کان از تو  
 ای غم که ز مستی نه نشناسد سرو پای  
 ز سر جان دیده ام طالع که کافران من  
 اگر آتاید آتبا سے زمان ستوری  
 یک و شش نیست جهان گذران آغل  
 من آن غارت گردان می پرستم  
 سر ز کز تو کنم عهد جوانی  
 بن گشته دور از کوی جانان خانه دارم

این را در سوختن دل داشتند بلکه در سوختن  
 از بس که در سوختن دل داشتند بلکه در سوختن  
 این را در سوختن دل داشتند بلکه در سوختن  
 از بس که در سوختن دل داشتند بلکه در سوختن

آنجا میسر از صاحب عقل صاحب بعد از خط کشیدن بر اشیاء را دستاوان در  
 تذکره مذکور بدست خط قاص نوشته اند عجیب حال است که مؤلف تذکره شریکند

این را در سوختن دل داشتند بلکه در سوختن  
 از بس که در سوختن دل داشتند بلکه در سوختن  
 این را در سوختن دل داشتند بلکه در سوختن  
 از بس که در سوختن دل داشتند بلکه در سوختن

و نیز باید دانست که از بیماری های مزمن زلزله  
و قفس بلطنت ندارد و اگر بطور دائمی  
بسیار بقیس و حرکت می آید و نیز بقیس  
صدت تاثیر ندارد و معایض غایب است

**عزیز**

یا مهر و محبت تو جفا پیشه چه دارم

سبحان الله این هر دو شعر حالتی را بلند رتبه دانسته و ترکیب کرده که در جفا و  
نوشته اند و در مجموع شعر رتبه دارد و خط کشیده اند اما نیست کشیده تیغ و سر ج  
بفرز آتش فیر و سید کزین رتبه چنین سوار گذشت فصل سیوم در بیان  
اصلاح نمودن نیز برای مسطور بر اشعار شعری حال و استقبال میان

نور العین و اوقت ساکن پیشال

قدیم سخن زمزمین را در دوز قفس

تیر تراصاعب در مصرعه ثانی بلفظ بیثباتی تصرف نموده میفرمایند که ناقله  
بشنیدن است نه به دیدن حال آنکه شعر حسن تاثیر که از استادان نقل  
و تسلیم الثبوت در بانه ان و از اعز ایزان است سند شعر و اوقت است

**حسن تاثیر می فرماید**

اثر ناله ام آخر به نفس آتش زد

و جناب فیض آب حضرت مشیر از خواجہ حافظ تیر می خندد

این چه شوریت که دور قبر می بنیم

همه آفاق بر از فتنه و شری بنیم

و اصلاح و ان می دانند که زبوجان  
مبطل و لا قوه الا بالله است  
فصلیه و اندک زبوجان  
و اصلاح و ان می دانند که زبوجان  
مبطل و لا قوه الا بالله است  
فصلیه و اندک زبوجان

درست بود خاندان  
اصلاح میزدان  
و نیز بقیس و حرکت می آید  
صدت تاثیر ندارد و معایض غایب است

۴۹

**تجربیک**

باید که در هر یک از اینها  
باید که در هر یک از اینها  
باید که در هر یک از اینها  
باید که در هر یک از اینها  
باید که در هر یک از اینها

کتب و کتب استواری می باید زین  
 استوار است فمید استوار صاحب  
 صاحب یکدیگر استوار است  
 کفایت است به هم چند روزی

اسف

منہ خود را از تپا بے مهر کی خواہم بنیہ

بسیار از اعیان مصر را بدین طریق را چین فرموده اند

امی بشت میسر قلعاً از تو انعم برید

فصلی و برید که لازم زبان سیرزاجا حاصلست هرگز نتوانی اینسان حسن بکار اضافی نوشت

منیر اظہار

ششصد و بیست و هفت از یاد و دهن شریف از شهر

مشرقا و مغربا  
چون منی همیشه قومی رسد از این که شهر

عنوان مخرج شریف ایشان بفراتیم آوروں القاء و التماس بسیار اعمال است خانم

در شمالا اشار رفت اندامی از آخر راضی به اصلاح و سوده اند

حاجانک مشهور گوشت است منجرا از استند

بہارِ پرمیش سب سے پہلے پڑھو

کفایت است با هر چند روی مردم  
 دنیا ندیده است با هر چند خفا صاحب  
 در سبزه اول چنین است صاحب  
 نود و اندام هم غلبه کیدنی بر است  
 نیدان بود و در دنیا نفعات هم  
 میرزا صاحب و سبزه اصلاحی میرزا فخر  
 هم غور لافطایید نمود کفایت است  
 مولوی زود

[illegible][illegible]



عالم که خلقت آنها از عنایت حق تعالی است و چون را  
 عالم که خلقت آنها از عنایت حق تعالی است و چون را  
 عالم که خلقت آنها از عنایت حق تعالی است و چون را  
 عالم که خلقت آنها از عنایت حق تعالی است و چون را

و سوای این شعر ملا محمد سعید شریف است که مرزا از مرده مفت خواران

ماکده سخن او خود را سدا ندا شرف

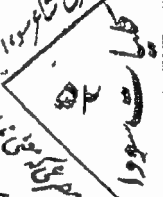
همچو رخسار من دلبران تازه خط / مصحفی گرمی نوشت آنهم خط خوانند

# سرور جان عاقل

گویای سید عالم بوده ذات بیچون / که خالصت یکی باشد زمین و بیچون

میرزا صاحب در باب معنی این شعر چنین میفرماید که بدستخط خالص در  
 تذکره مذکور نوشته اند چه نویسم مولف زاد و فمیه بتجی شده که اشعار بی رتبه  
 را خط کشتم سخن شناسی کو که سستی این بیت مرحومی را بفهمانم واضح باد  
 تلاش در عرصه معانی از چنین تشبیهات بازده میگنیزند مرزات بیچون را  
 تشبیه بیچون داده و اهل عالم را اجزای آن گفته هر چند بیچون معنی آینه  
 شده آمده اما بنا بر عرف خالی از بسواد نیست مشتیغ مفهمد این قسم  
 تشبیهات بد مفهموم را اهل کمال در کلام نمی آند مگر جای که غرض تشبیه  
 بقیع باشد مضایقه ندارد و عجب بیچون بی نشه بود علیه الرحمة و الفقر انفسیه  
 که سر رشته کجا سیکشد تنها بیچون قرار دادن ذوات بیچون را قالی شاد آید

عالم که خلقت آنها از عنایت حق تعالی است و چون را  
 عالم که خلقت آنها از عنایت حق تعالی است و چون را  
 عالم که خلقت آنها از عنایت حق تعالی است و چون را  
 عالم که خلقت آنها از عنایت حق تعالی است و چون را



عالم که خلقت آنها از عنایت حق تعالی است و چون را  
 عالم که خلقت آنها از عنایت حق تعالی است و چون را  
 عالم که خلقت آنها از عنایت حق تعالی است و چون را  
 عالم که خلقت آنها از عنایت حق تعالی است و چون را



کمال است و کمال است و کمال است  
 کمال است و کمال است و کمال است  
 کمال است و کمال است و کمال است  
 کمال است و کمال است و کمال است

خواجہ بہار دین مقام فائدہ خواہر بخشید با اندہ سالی قوم اعتراف می بجای  
 اسانہ مسلم البتہ ال برزخ کا طبع و قیادت و نقطہ سخن بجام تعلیم و تہذیب  
 زمانہ ہندوستان قیامت است مغل بیچارہ چہ میداند کہ در ہندوستان  
 قیامت است سب سے نادر علی علی مخلص کہ از جملہ خوبان روزگار است  
 اکثر صاحب تذکرہ اور آبرو سے شراسے ہندوستان نوشتہ اند و  
 میرزا اسرار فطرت و سرچشم و دیگرے شراسے عالمگیری و بہادر شاهی  
 بیروی و اوراد و در حق او میرزا می موصوفتین میفرمایند انصاف را  
 چہ پیش آید چہ مانند نیست اشعارش حکم الاسنی فی بطن الشاعری پیدا کردہ و معنی  
 چہ شدہ برای چہ بصورت اکثر الفاظش ترکیب الہامی بہرسانیدہ چہ عین گویند میرزا  
 صاحب جوہر یعنی جناب میرزا صاحب این حالت رسیدہ کہ سب جوہرین کلیات شود

از ہوش بوزن بکلیں ہر زہ درایان نشو و رخ و چراغ بطن بہت و ہرین باغ	خیر است چہ این ہمہ بیوش نشستی لے کیل خوش لہو چہ خاموش نشستی
--	--

اے صافی گوید فی الواقع این دلیل خوش لہو میرزا در ہین کہ با زاغ و رخ طرف نشو  
 و در حق چنین سیر را چہائی کہ شمار او را میرزا فرمایند خط یکشدہ و صلیح  
 تامل نہ نادر علی اگر این مقلع گفت گفتہ باشد چہ معنی ایدست تا میر علی تفسیر است

حق بجانب اوست تقدیر است کہ لعل  
 روزگار و خود نوشتہ است  
 عشق روزی فقیہ با با صبر طے گفت  
 اغوہ میگوند مسودہ اشعار را در بنام خود  
 نامہ صریح اختیار علی گفت کہ امتحان شاعر  
 میخوازد آخریست بجا یک طبع غزل کہ بجز این  
 سخن و بجز این بود ایک ایستادہ است  
 آفتاب ایستادہ است اول فقیہ  
 ایک را در میدان یافت و این سلا  
 آن را شاعر گفت فائدہ  
 است ہر یک از خلق آب اسفند  
 جناب اسفند است و اسفند بیان اسفند  
 مطلع ہر سائندہ جوہر مدح علی حسن  
 بیان قیامت سے انور ادا ساخت  
 اہمیت را پناشد کہ بہار اوست  
 سب جوہرین و اسفند فاضل و شاعر

سید  
 حیات

کمال است و کمال است و کمال است  
 کمال است و کمال است و کمال است  
 کمال است و کمال است و کمال است  
 کمال است و کمال است و کمال است



۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	32	33	34	35	36	37	38	39	40	41	42	43	44	45	46	47	48	49	50	51	52	53	54	55	56	57	58	59	60	61	62	63	64	65	66	67	68	69	70	71	72	73	74	75	76	77	78	79	80	81	82	83	84	85	86	87	88	89	90	91	92	93	94	95	96	97	98	99	100
---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----

درین بیان اشعار مستحق تمیز است که در این  
 نسخه قافیه یکمین و دومین و سیمین  
 و چهارمین و پنجمین از دیوان ایشان  
 در همان نظم است که در این نسخه  
 من یاد دارم که کلامه خویش را در این  
 کتاب کلامی خویش کردم و یاد شاه خویش را

عالمی

که فیضی از این سیرت است که در این عالم نماند و از این سیرت است که در این عالم نماند  
 که فیضی از این سیرت است که در این عالم نماند و از این سیرت است که در این عالم نماند  
 که فیضی از این سیرت است که در این عالم نماند و از این سیرت است که در این عالم نماند

صاحبی می گوید الطبع از معنی این بیت پیدا نیست قمرش کردم که فاشش را  
 راستی یاد و اولاکن از یاد او این راستی شاه گدا نمی شود و بطلاتی  
 بر معشوق بر آورده است اگر مراد از راستی کلامه است لطف نبارد و له  
 زن سیرتان دور جهان را صلوات  
 باقی گرفت ساغر مراد می ما  
 عابی می گوید اول دعوی مردی بر زن سیرتان ثابت کنند و بعد از آن  
 بر ساغر مراد از اصلا آنها و دهند آن بیچاره را کجا و دعوی مردی از  
 و کسی که ساغر مراد آورید است و او باید که اصلا آنها و دهد که دعوی مردی  
 داشته باشند زن سیرتان و فقط از مردن هم همین است خواهد  
 چنانچه این شعر نظیری پیش آورست

کار نظیری رضا غم خورد و خوش بود  
 دادم می مراد از خوش و شاد  
 مدعای نظیری علیه الرحمه ازین بیت اینست که در رضا بے آبی کار نظیری  
 غم خورد و خوش بود و همین را می مراد از نامر او و پس خطاب  
 بکنند و شاد که مراد و دعوی این معنی است نه قسمی که میرزا گفته اند  
 که ساقی بر ساغر مراد از اصلا برین سیرتان و بد زن سیرتان  
 کجا و دعوی مردی دارند و شیخ ابوالفیض فیضی نیز می گوید

که فیضی از این سیرت است که در این عالم نماند و از این سیرت است که در این عالم نماند  
 که فیضی از این سیرت است که در این عالم نماند و از این سیرت است که در این عالم نماند  
 که فیضی از این سیرت است که در این عالم نماند و از این سیرت است که در این عالم نماند

که فیضی از این سیرت است که در این عالم نماند و از این سیرت است که در این عالم نماند  
 که فیضی از این سیرت است که در این عالم نماند و از این سیرت است که در این عالم نماند  
 که فیضی از این سیرت است که در این عالم نماند و از این سیرت است که در این عالم نماند



ولہ مکین

طریق اہل خرابات و خانقاہ مکین

عاصی گوید

طریق اہل خرابات را بدست مستغان خانقاہ

طریق اہل خرابات را بدست مستغان خانقاہ

استقامت او بودیم زشتا ف تو و کہ مکین

ز غوغای و طرب بزم غیر بی نوش

و در برین غذا بدلیخ در درجیات

اول نیکہ بزم غیر رفعت چلازم و دیگر آنکہ در بزم غیر مستغرق خواستن و دراز

غیرت عشق است و ہر گاہ او دوران مجلس خواهد بود و دیگر آن ہم زنگارہ خواہند

با او مشغول اختلاطی خواہید شد و گفتار عاشقان غیور این است چنانکہ در بیت غیر

غیرت از چشم بزم تو دیدن ہم گوش را نیز حدیث تو شنیدن ندیم

ولہ مکین

مکن چنان من گرد و سرت گردم بگو محمد

کہ از بہر رقیب آن چہ بیانی نوشتہ است

عاصی می گوید

بمشورہ قاصد بنوشتمہ باشد کہ او اطمینان نماید بر سیدن شاعر کویر

از قاصد بیجا است اگر پیام زبانی بقاصد می داد بر سیدن آن اہدیری

سید است و از مضمون نامہ قاصد کے اصلاح سید دارد کہ از تو

بپر سید چنانچہ استناد است بہت اوستاد

چون نامہ بران میر و ہم از شہر شہری

باسن خبری است و مرا ہج خبر نیست

طریق اہل خرابات را بدست مستغان خانقاہ

طریق اہل خرابات را بدست مستغان خانقاہ

طریق اہل خرابات را بدست مستغان خانقاہ

طریق اہل خرابات را بدست مستغان خانقاہ

طریق اہل خرابات را بدست مستغان خانقاہ

قصہ چہ

طریق اہل خرابات را بدست مستغان خانقاہ

5

جیسے کرتا تو کی بات بسم برائے تاپڑ :- بخونِ عظیم کہ امر و زور میں شامِ اُتم نکلا

*[Illegible handwritten signature]*

کجا روم چه شوم چون نیم چنان سازم : گدازم بر کوی قاتل اخلاص است

در عالم عشق کوی مشوق را فو قیت بر هر دو جهان و پان چنان است

مراد عاشق پیار و مہین بہت کہ دور آنجا کشتہ شود و دور عالم عشق کسی کہ

از پانزدهم به بیستم کبوی قاتل اینهمه مضطرب شود باید که از راه دیگر بماند.

تشریف برود و چون عاشقی کم از بلهوسی نیست و چه شوم طریقه عقلی و عجیب

عبارتے است و ازین لفظ کمال انتظار پیدا است لازم کہ شاعر خود را

بشکل زراعت و زعفران قرار داده اند و پیش از این بطور بیرویه از نمایه سابق این

مفتون را امير فرموده خوب بسته اند ليكن باين صورت

کجا دم بکه گویم چه چاره بکنم که تیر عشق مرا در دیرون جان نه دهم

در واقع هرگاه تیر عشق در دلی سید عاشق کجا رود سخن فسر و درست است مبین

همچو صبح و شفق از ذوق شهادت دلان  
بر سر کوی بتان تنگ کوفتن ابرو داشت

تشمین کفرن با صبح مسلم است و تیغ تشمیه شفق بر آرد و چون شاعر اراد عوس

غیر سب درست نظر آئے۔ تیسری دفعہ شفق دیدہ مابین واقعہ کا وہ

١٠٠٠

این کتب در کتابخانه

این آید که در این کتاب

پول است

مجلس شورای اسلامی

49

طیحات سودا

16

۱۰۰

مجلس

مفتی محمد رفیع

مجلس

بسم الله الرحمن الرحيم

دین

دانشگاه

۵۰۰

بنی

---







اول اینکہ از غبار راه نمک درم برآید  
 فقیص برآوی میرزا صاحب بزرگ  
 دو دم از کلاه شامی گویم گاه از غبار راه  
 است چرا که شامی هم برآید بر سر  
 آهوی سن ارم نماید پس هم برآید بر سر  
 سوا ای لطف دیگر از راه ملکین و له  
 از آنک است برآید و در خواب دید

اینکه از غبار راه نمک درم برآید  
 فقیص برآوی میرزا صاحب بزرگ  
 دو دم از کلاه شامی گویم گاه از غبار راه  
 است چرا که شامی هم برآید بر سر  
 آهوی سن ارم نماید پس هم برآید بر سر  
 سوا ای لطف دیگر از راه ملکین و له  
 از آنک است برآید و در خواب دید

تسبیت داده است چنانچه شیخ سعدی علیه الرحمۃ گفته است	
گفتی شبی خواب تو آیم و له چه سود	چون من بجز خویش ندانم که خواب است
و نیز مقرر حافظ شیراز علیه الرحمۃ میفرماید	
قرار و خواب حافظ طبع مدلس دل	قرار صیت مبروری کدام خواب گجا
و نیز شعر دیگر از منشی کسے است	
گفتا وصل من خواب ریاب	گفتم راضیم لیکن کجا خواب
ز بهر نتیجه بیدار بختی که عاشق شام و سحر در خواب باشد ملکین و له	
چون سستی که بیند گوشه محراب	چشم جادویش هم بر روی او در خواب دید
تخصیص به خواب چرے را می بیند که بظاهر هم او را میتوان دید و بر روی خود	
بچشم خود متبصر آید مگر در آئینه پس آئینه در شب سرعانه نیست	
ملکین و له	
از غبار راه کندم آهوی سن بجز زین	سر سه خواهر زنگر کس فادے او در خواب دید
عجب منی غریب است شاعر میگوید که آهوی سن غبار راه روم نماید پس	
سر سه چه طور چهر نیست که زنگس جادوی او بر و نگاه بکند مگر در خواب	

از غبار راه کندم آهوی سن بجز زین  
 سر سه خواهر زنگر کس فادے او در خواب دید  
 عجب منی غریب است شاعر میگوید که آهوی سن غبار راه روم نماید پس  
 سر سه چه طور چهر نیست که زنگس جادوی او بر و نگاه بکند مگر در خواب

۴۲  
 در خیال باغ غلخه دشاخ طوبی شایخ  
 کوی او را باند و بوسه او در خواب دید  
 چیزی را که نبات انسان تعلیق داشته باشد  
 یا بچسبند او باشد او را بان چهر خواب  
 میتوان دید اگر کسی بگوید غلخه را  
 یا لباس ملکین یا جمال تیار یا زید را  
 یا عمر را خواب دیدیم و لیکن کوی را  
 و ازین قبیل میتوان گفت کسی ندیده باشد  
 یا در و از راه را یا جوی را یا قوس یا سفیدون تازه است من بخواب  
 ملکین و له

12

از شورشهای سیزدهم تمام خواب خوش  
بجاست او را از دوشش برآورد و قلعه نظر  
مخاک جادوی کی دل داده بود که  
از غیارت این شمشیر است که نظر  
کردش تو هم باید مخاک برآورد  
زنها بر آن طبع جادو دهنی بدل  
مکین

درد و دیوار بر هم که بپاشد و کشتن کوه اندازد  
 بوقت بر داشتن نیست و دعا می میرد  
 اینست که در دیوار مشرب بافتان  
 این تمام عاشق منمندان می از  
 بنامش این سخن بر پیکر نیست

مکین و له  
 آنرا که با زبان دراز آتش بریده اند  
 کویا و شمع هم گذران آتش بریده اند  
 پرتاب شمع شعله را باز آتش بریده اند  
 آورده اند لاک کینه را بر آتش بریده اند  
 زبانه زان کینه را بر آتش بریده اند  
 زیاده از دهن کینه را بر آتش بریده اند  
 هم که آتش فیه با شعله آتش بریده اند  
 و زبان درازی آتش بریده اند  
 آتش از دهن آتش بریده اند  
 که موجب بخشش دل کسی باشد پس

بے بدل اند محاک که بطره جادوی موشان دل داده بود که علت مار  
 بر آمدن باشد و مشهور است که شیطان بر کتف او بوده و او که این طای  
 برو نازل شد متشیل نزد آگاهان سخن درست نیست و این مضمون پیش را  
 ازین شاه مول صاحب سلمه رب بخوبی بسته اند

کرد مشاطه زلف تو مگر شوخی ها  
 مارش از شانه چو ضحاک برون آید

مکین و له

آنکه کارش لغیم عشق جگر خوار افتد  
 هر نفس خیزد و از ضعف مگوسا افتد  
 در غم عشق از ضعف افتاد و سلم لاکن علت مگوسا افتاد و بعید از رازی  
 ناقص فقیر است و این مضمون را ابوالقاسم خان قاسم تخلص بسیار بخوبی

بسته است

کارم اینست گوئی تو که چون سایه  
 گبه چاک افتد و گبه تکیسه بدو افتد

مکین و له

نیست سخن که در دوازده کوشش هر دین  
 بر سر عاشق اگر در دیوار افتد

مکین و له  
 اینست که در دیوار مشرب بافتان  
 این تمام عاشق منمندان می از  
 بنامش این سخن بر پیکر نیست

مکین و له  
 آنرا که با زبان دراز آتش بریده اند  
 کویا و شمع هم گذران آتش بریده اند  
 پرتاب شمع شعله را باز آتش بریده اند  
 آورده اند لاک کینه را بر آتش بریده اند  
 زبانه زان کینه را بر آتش بریده اند  
 زیاده از دهن کینه را بر آتش بریده اند  
 هم که آتش فیه با شعله آتش بریده اند  
 و زبان درازی آتش بریده اند  
 آتش از دهن آتش بریده اند  
 که موجب بخشش دل کسی باشد پس

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰



دشمن زمان ناسخ میگوید چاره  
 زینجا که گرفت در پله پاوشه شونده  
 اندیشه میگوید علی القضاة میکنند و له  
 زینجا که گرفت در پله پاوشه شونده  
 اندیشه میگوید علی القضاة میکنند و له

اینمعی مطلع برین غزل است مکین و له  
 گوهر اشک بیارینخته دامن این

که کشیدن دامن دال بردستی است یا دشمنی و این سخن مستعل  
 زبانه است چنین آزار کیسه نباید رسانید که روز محشر دامنگیر من شود اگر  
 بجای دشمنی دست می بود معنی مشغمانی با صبح از دم بویا میشد و بیا معامات

مقافیه شریع بر این بیا گفست و له  
 گستر دوام و زلف سارا بهانه ساخت  
 عاصیا و بیا پرده گرفت است که ز خویش  
 عاشق را بخوبی زلف کردن لطفت

است و دوام هر جانوری را صیاد اسیر میکنند و زهی مشوق که صید ابدام  
 گرفتار بکند و بهانه زلف نماید درین صورت ترجیح دوام بر زلف است  
 لطفت زلف پائمال است مشوق را باید که بر زلف گرفتار سازد و بهانه  
 دوام نماید و اگر اراده شاعر این شترانیست که از زلف صید را گرفته  
 است و دوام را بهانه نموده این معنی ازین لفظ بر تخته آید مکین و له

رندان چو گوش حرف نموند نمی کنند  
 فریاد کرد و می علی را بهانه ساخت

موزون بیا پرده برندان چو چیز میگوید که حرف او گوش نمی کنند این کار تعلق  
 بناسخ یا بواغظ دارد و ازین عبارت اینمعی بر می آید که موزون بشود فریاد

دشمن زمان ناسخ میگوید چاره  
 زینجا که گرفت در پله پاوشه شونده  
 اندیشه میگوید علی القضاة میکنند و له  
 زینجا که گرفت در پله پاوشه شونده  
 اندیشه میگوید علی القضاة میکنند و له

دشمن زمان ناسخ میگوید چاره  
 زینجا که گرفت در پله پاوشه شونده  
 اندیشه میگوید علی القضاة میکنند و له  
 زینجا که گرفت در پله پاوشه شونده  
 اندیشه میگوید علی القضاة میکنند و له

دشمن زمان ناسخ میگوید چاره  
 زینجا که گرفت در پله پاوشه شونده  
 اندیشه میگوید علی القضاة میکنند و له  
 زینجا که گرفت در پله پاوشه شونده  
 اندیشه میگوید علی القضاة میکنند و له

دشمن زمان ناسخ میگوید چاره  
 زینجا که گرفت در پله پاوشه شونده  
 اندیشه میگوید علی القضاة میکنند و له  
 زینجا که گرفت در پله پاوشه شونده  
 اندیشه میگوید علی القضاة میکنند و له

کے

این خسته ندانم چقدر دارد  
عاصی گوید اگر

و بیستم گره شود و در او دست چو عدل  
نیتوان گفت بلکه یار فزون جان فراید و دل  
و عدل آنجا که میسند شش که بقوت و  
نیتوان هم چو ز قادر باشد از شش ضعیف  
و قوت و بلند بشو چو پیر ضعیف  
و قوت که پاسا هم میان آما

4A

۱۷۷۵  
۹۸  
و با بقدر تباد و بجای بیم اگر فقط فوس  
سک بود شغور و درست می شد ملازم بود  
که این قسم می گفتند اصل کار  
بیک گروه از فوس تولد میگروه دارو  
انتم چقدر و صدمه دارو

سید

کیمین  
خونین گزندی قاتل خور  
خونین گزندی قاتل خور  
خونین گزندی قاتل خور

[illegible]

از دین گل نیت بیاد تو ز خود دل	هم رنگ لبوی تو اگر هست و اگر نیست
است و نیست چه دخل دارد البته نیست چگونگی رنگ لاله مانا بیوی مشوق	
باشد اگر شاعران هر چه بود این مضمون را این قسم می بست اصلاح	
از دیدن گل نیت بیاد تو ز خود دل	هم رنگ لبوی تو اگر هست و اگر نیست

کلیں ولہ

بیکہ بے نام و نشان یکسویم سرم کین  
برچرخان افتاده بگذازند روز محشرم

عاصمی گوید که این مقام شادمانی است که کسی ببرد و مشرب نبردند محل قریب است  
چرا که از هر فاشن در مشرب خون بازی بر سنست چنانچه او ستاو میگویی پند

بروز حشر فغانی ز پانزیرس مترس | تو بیکسی و غریبے ترا کہ سنے پر سد

وہا حقاً و مقربین میں گفتہ شہر و دست میں شد اصلاح

ایسکہ بے نام و نشان بیکسرم ترسم کین

کلمیں و لہ

اگر گریه فلک تنیش غم چایم که بر خیزد  
بهر بستر مرخص نرگس بخار یار افتد

این دستور را به شاعران قائل را منتفع قرار داد  
و اورا سے این اوست تا وسیع فضا را قطع نماید  
و اگر فلک نامید شد صفت شاعر  
و در پیدای گوید و صفت شاعر



این زمان دم از محبت بفرزندان بودا  
 عالمی چون جو طالع دادون گزشت  
 سعادتی در دست است و بهیچ و گداز  
 این زمان دم از محبت بفرزندان بودا  
 این زمان دم از محبت بفرزندان بودا  
 این زمان دم از محبت بفرزندان بودا

حاکم صیخ چون در محبت بفرزندان بودا  
 رباعی حکایت  
 در خدمت شاه عالم و عالمیان  
 بهشت اگر کمین دزدان طعن بر آن  
 بر خاک رفت از خاستن سبزه  
 آفتاب تابان  
 آفتاب از دس او شده در حجاب  
 سایه باران حجاب از آفتاب  
 دین شمع حجابی است که در طبع گفته عرفی  
 دس باروی رود سایه او با نور کشید  
 دس باروی رود سایه او با نور کشید  
 دس باروی رود سایه او با نور کشید

که این مضمون باین قسم است تصدیق اصلاح		
به نه غرضی متن سرگرم کردی قاتل خود را	مکین	مکین
شب بخوابم چون آن دلبر عیار خود	مکین	مکین
عاصی گوید و در صبح ثانی نظر رشک پریز است بخت خوابیده عاشق	مکین	مکین
اوه نیست که بروصل اور رشک برو کار بخت خوابیده هین است	مکین	مکین
که برخلاف مدعای عاشق کار کند نه بر حصول مطلبش رشک و باعث	مکین	مکین
عاصی ین مصرع تانی بهتر از دست اصلاح	مکین	مکین
شب بخوابم چون آن دلبر عیار خود	مکین	مکین
بر آنکه بیدار ساختن سرپازون مناسب است چنانچه شعرا و استاد است	مکین	مکین
در همه شهر کی گفته خوابیده نهان	مکین	مکین
که سرپازو و شرکان تو بیدار کرد	مکین	مکین

این زمان دم از محبت بفرزندان بودا  
 عالمی چون جو طالع دادون گزشت  
 سعادتی در دست است و بهیچ و گداز  
 این زمان دم از محبت بفرزندان بودا  
 این زمان دم از محبت بفرزندان بودا  
 این زمان دم از محبت بفرزندان بودا

این مکتب عشق تاسیست عالم را | تو فکر ساینه کی را دل پس نکه ساینه پیدا  
 برافراشته است و درین دهر | این مکتب عشق تاسیست عالم را  
 است و انعام مناسب نهادن اند | این مکتب عشق تاسیست عالم را  
 بشمارید که این در کمال زمین و آسمان | این مکتب عشق تاسیست عالم را  
 بنشانند و من از این در کمال زمین و آسمان | این مکتب عشق تاسیست عالم را  
 بنشانند و من از این در کمال زمین و آسمان | این مکتب عشق تاسیست عالم را

سراسر آفتاب عشق تاسیست عالم را | تو فکر ساینه کی را دل پس نکه ساینه پیدا  
 برافراشته است و درین دهر | این مکتب عشق تاسیست عالم را  
 است و انعام مناسب نهادن اند | این مکتب عشق تاسیست عالم را  
 بشمارید که این در کمال زمین و آسمان | این مکتب عشق تاسیست عالم را  
 بنشانند و من از این در کمال زمین و آسمان | این مکتب عشق تاسیست عالم را  
 بنشانند و من از این در کمال زمین و آسمان | این مکتب عشق تاسیست عالم را

این غایت و درین دهر از این در کمال زمین و آسمان | این مکتب عشق تاسیست عالم را  
 برافراشته است و درین دهر | این مکتب عشق تاسیست عالم را  
 است و انعام مناسب نهادن اند | این مکتب عشق تاسیست عالم را  
 بشمارید که این در کمال زمین و آسمان | این مکتب عشق تاسیست عالم را  
 بنشانند و من از این در کمال زمین و آسمان | این مکتب عشق تاسیست عالم را  
 بنشانند و من از این در کمال زمین و آسمان | این مکتب عشق تاسیست عالم را

و حال این در دهر که یک از این است  
 و یک از این است و این است  
 و یک از این است و این است  
 و یک از این است و این است

این مکتب عشق تاسیست عالم را | تو فکر ساینه کی را دل پس نکه ساینه پیدا  
 برافراشته است و درین دهر | این مکتب عشق تاسیست عالم را  
 است و انعام مناسب نهادن اند | این مکتب عشق تاسیست عالم را  
 بشمارید که این در کمال زمین و آسمان | این مکتب عشق تاسیست عالم را  
 بنشانند و من از این در کمال زمین و آسمان | این مکتب عشق تاسیست عالم را  
 بنشانند و من از این در کمال زمین و آسمان | این مکتب عشق تاسیست عالم را



غزل از شکر زبان گردید از موهب  
 غنی قصاید عالیه رتبه اش لذت بخشی  
 قضاوتی پیدا و از باعیا بلندی  
 انگریزیش باران معانی سحابی بود  
 مطلعش خورشید مثال پرورش  
 آفتاب بر آسمان خندان  
 اشک دل آساکه شاد و صفا  
 خود را انگشت نای نور نظر با ساخت

لازم اقتاد و بر سر گلزار کلام رنگش آفتاب تحسین پیوسته ریزان  
 و از اشعار بر شبیه عاشقانه اش دو دوز و گداز متصل حیران جواهر  
 زو اهر صفایین و معانی و رکان خاطرش معدن معدن و گلهامای  
 گوناگون الفاظ شگفته و رنگین و رباعی فخرش حسن زبان ماز شیرینی  
 گفتارش چاشنی گیر و دیده ماز مشاهده اشعارش سواد پذیر سودا  
 زلف نبیل آسای سخن دران را طبعش در سر و سواد کار سیاه سپاه  
 قلم خنثش نور افزای بهر روانی ابروی سبیل بهینه جواهر معانی تابدارش  
 آتش رشک از دل یا قوت آگینته هنگام تعریف کلام شیرینش عجب  
 که لب بیان بهم بچسبید و فی خامه نیشکر نگردد و هر بیتش شاه بیت دیوان  
 فصاحت و هر قطعه اش بهشت بلاغت غزال غزلش را صحرای دلها  
 چراگاه و مردیک مردم آگاه را بر سر هر شعرش مانند نقطه انتخاب  
 جانکاه رباعیات بلند پایه اش درگاه کعبه معنی چار و خشج عالم روحا  
 ترجیع بندش بند غم از دلها کشوده شنویش از سبع مشائی شنایا ستوده  
 هر مطلعش از مطلع خورشید روشن تر و هر بخشش از حواس خمسہ گران باز  
 بحسن مطلقای زیبایش عشق باید وزید و اسیر زنجیر نقش مهر عای

کلام طوطی خندان و آفرین گشتی و اگر  
 بخت از زندگانی ابوطالب بهمانی از  
 کردی دید بیضای او را در اقتباس فر  
 دیدی بپای تیغیم استاده دست ادب  
 بسینه گدازنده دست دوستش نمودی  
 و اگر زوری و خاقانی را در آفتاب  
 زنگی شدی از انور سے خطاب  
 ملک آفتاب بخند سے بایستی  
 خاقانے خاقان مملکت بلاغت  
 خاقانے خواند سے  
 ستریش خوان بیان سے نهند  
 پیر میک خوان بیان سے نهند

سخن را سخن در دیوان کام  
 زنگش چنان نشانی که در  
 که بنفشه از بهر گرد و نشانی  
 غزلان در غم کرده را کرده  
 بنایا بنایان و در خوران و بنایان  
 زو اهر صفایین و معانی و رکان خاطرش  
 قضاوتی پیدا و از باعیا بلندی  
 انگریزیش باران معانی سحابی بود  
 مطلعش خورشید مثال پرورش  
 آفتاب بر آسمان خندان  
 اشک دل آساکه شاد و صفا  
 خود را انگشت نای نور نظر با ساخت

بقالب شعر ریزه ریخته در قالب بیان کی گنجه اولی آنکه طوطی ناطقه سکر ریز  
و عا سنازم بختم قرآن دعا پر از ام آگهی تا دیباجه مسج پدید شعاع  
خورشید بخاتم شام تواند پیوست پیوسته مسج اوراق این دیوان  
که گلدسته معانی است از غلغله شام شامت حرف گیران محفوظ باد  
به حضرت النبی و آلہ الاحقاد

جمع آید و اوراق و اذیہ پریشانی معلول  
ہست تاہر لوج امکان نشر مستی اشکا

بسم الله الرحمن الرحيم

قصیدہ در نعوت حضرت سید الم سلمین  
خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم

<p>         ہو واجب کفر تا جب کہ وہ تمغا و مسلمان          ہنر پیکر اول ترک کیو جب لباس اپنا          فراہم نہ کر کرنا باعث نندہ دل ہو کہ       </p>	<p>         ٹوٹی شیخ سے نثار تسبیح سلیمانی          نہو چون تنہا بی جو ہو و گردنک عرالی          نمین کچھ جمع سے غنچہ کو حاصل خیر نشانی       </p>
--	--

[illegible]

مستطابق

عجب نادان ہیں جنکو ہر عجیب و غریب تاج سلطانی  
بال بامان کو پیش سے پہنچے اور کسی رانی  
نے خاکیں کی ایک لادائیگی

مطالعہ ثنائی

کھوٹا کھوٹا غول گراں وزن میں طالع ثنائی  
طلوع ہوا چاند مال حسرت آسمان اوپر  
کہ زیب ہو کہ خوش یاد سر سے ہے صفائی  
کہ سارے دہر نیست ظالموں پر تیرہ روزی

تس جینکے گردن زلفے نصرت کو نہ کرنی

۴۷

جدا

پوشین غیر ہزار اکوتی ترقی بخش آتش سما  
کہ تاب کو صدائے نیکیا شمع بر لبہ دلیخ  
جو جو تیغ باہ مراوے غارت و غرابی  
بہت رہناست بلان فصل گل میں خزان

مقامی کے مقررہ

کشتہ حنیف

یہاں انسان ہے یا دیکھو وہی  
 اس میں وہی ہے اپنی ہم اوقات بولانی  
 پہلے سے انشان میں بانسہ پڑے کہ تو کا  
 لہان سے لگے لگے کی سواست  
 لہان سے لگے لگے کی سواست  
 لہان سے لگے لگے کی سواست  
 لہان سے لگے لگے کی سواست

کہ عضا ویدہ زنجیر کی کرتے ہیں چرگانی  
 مگر زانے ایاتی رہا ہے ربط پیشانی  
 نمط خاصہ کی سرکٹو لگی ایسی بان دانی  
 ادائی چہ پیشانی و لطف زلف طولانی  
 نہیں ہوا دے ہرگز فائدہ غیر از پیشانی  
 مگر جابو ہے صعب یا کھینچے پریشانی  
 ہر مہن کو صدم کرتا ہے تکلیف سلمانی  
 ہے خاک قدم سے اوسکی چشم عرش فرانی  
 امانت دار نور احمدی ہوتی نہ پیشانی  
 مراد الفاظ سوسنی میں تا آیات قرآنی  
 رکھیں شش کے بہرست یہودی اور فرانی  
 کر عروان نازا مرنش ہر کرانہ زانی  
 کر عروہ ہوج بحر مدلت تبسہ طیفانی  
 گرہ کو آگ کو دہن کر عرق آنکر پانی  
 تو کوئی سنگ سے بندہ تھے تو شکل لعل زانی

جن کو کچھ ستر قدم کا ہریدہ تانا ہون  
 نہ رکھا جگدین سہم سوتی اندوہ روزی  
 سیخنی میں اوسود اندیر طول بال لازم  
 سمجھ لے اقباحت فہم کہتے بیان ہوگا  
 خدا کیو اسے باز آتو اپنے سرخو بان کے  
 نظر رکھتے ہیں حال اوسکے چشم زلف کے اوپر  
 کمال اس کفر کو دے کہ ہ وقت آہر  
 ہے دین چھو پر دین اس کے جو ہو دین  
 ملک سجدہ نہ کرتے آدم خالی کو گراو سکے  
 اوسیکو آدم و حوا کی خلقت نہ کیا پیدا  
 خیال خلق اوسکا گر شفیق کا فرمان ہو کر  
 زبان پر اوسکو گذر دی جو جی کہ شفت کا  
 رکھا ہے قدم سہ پر اوں نے شریف کا  
 اگر نقدان خیر کے شر کا ملک مادہ ہو  
 موافق گر نہ کرتا عدل و کات آب آتش کو

جو اب اوساق قیمت کو ہوتی ہے اپنی  
 کہ عضا ویدہ زنجیر کی کرتے ہیں چرگانی  
 مگر زانے ایاتی رہا ہے ربط پیشانی  
 نمط خاصہ کی سرکٹو لگی ایسی بان دانی  
 ادائی چہ پیشانی و لطف زلف طولانی  
 نہیں ہوا دے ہرگز فائدہ غیر از پیشانی  
 مگر جابو ہے صعب یا کھینچے پریشانی  
 ہر مہن کو صدم کرتا ہے تکلیف سلمانی  
 ہے خاک قدم سے اوسکی چشم عرش فرانی  
 امانت دار نور احمدی ہوتی نہ پیشانی  
 مراد الفاظ سوسنی میں تا آیات قرآنی  
 رکھیں شش کے بہرست یہودی اور فرانی  
 کر عروان نازا مرنش ہر کرانہ زانی  
 کر عروہ ہوج بحر مدلت تبسہ طیفانی  
 گرہ کو آگ کو دہن کر عرق آنکر پانی  
 تو کوئی سنگ سے بندہ تھے تو شکل لعل زانی

حضرت امیر المومنین  
 علی ابن ابی طالب  
 علیہ السلام  
 حضرت امیر المومنین  
 علی ابن ابی طالب  
 علیہ السلام

چند کراڑ صاحب ذوالکرام  
شجاعت میم میدان کائنات  
فقیده در منقبت میماند  
یاد کن و فریسه کو ایستاده









[illegible]

یہ زندگی اور روح کا سوا نام ہے بلکہ  
دل میں گزرتا رہے نالان ہے بلکہ  
اشک تک نہ دے یہ عود و غلطان ہے بلکہ  
آہ و عجز و تسبیح و شہستان ہے برابر  
وہ سوزش و آتش یہ نیستان ہے بلکہ  
عزت تیرے در کی سنگ و دیان ہے بلکہ  
یاں زخم و بان و لب خندان ہے بلکہ  
کننے کے لیے گہر و مسلمان ہے بلکہ  
سور و لجن و دیو و سیلان ہے برابر  
اور ہے بھی جو کوئی شہر مردان ہے بلکہ  
دان عقل علی و طفل و بستان ہے بلکہ  
دو نون کی حدیث آیہ قرآن ہے برابر  
وہ نار ستر کے لیے طوفان ہے بلکہ  
خالق کے وہ دو پلہ میزان ہے بلکہ  
ادس شفق کا الحاد سے ایمان ہے بلکہ

۷۹



[illegible]



خود خداوند تعالیٰ نے جو کچھ چاہا اسے کیا  
 میں نے جو کچھ چاہا اسے کیا  
 میں نے جو کچھ چاہا اسے کیا  
 میں نے جو کچھ چاہا اسے کیا

خود خداوند تعالیٰ نے جو کچھ چاہا اسے کیا  
 میں نے جو کچھ چاہا اسے کیا  
 میں نے جو کچھ چاہا اسے کیا  
 میں نے جو کچھ چاہا اسے کیا

تو میں نے بھی کچھ اسی میں پر ہی نہیں  
 کیونکہ آواز سنی ہو گئے سے باہر  
 مخرج سے جو لائے یہ چاہا سو نہیں  
 عرض و لون لڑ کیا یوں پہنایا تیریں  
 آخر شجھو ہے پایا متصل دوس کا  
 دشت از ان میں جو فلان کو لے جاتا  
 کر لے کر کے بیان بھونٹنا کی ہیں نے  
 جھہ سا جو کوئی در کا اسد اللہ کی جہ  
 مجرم گنہ جو تیرا ہو کونے تیری میں  
 وصف تیر کی ہر شایان زبان تیری سے  
 مع اپنی نہ سمجھو جو کیا میں اس سے  
 عرض احوال ہر اپنا ہی مجھ اس دغرض  
 سو تو وہ کیا تیرا ہو دغرض جو تیرے  
 سب کا احوال تیرے پیش ضمیر روشن  
 پر کر جان کیا میں کہ جڑا پھر پر دل میرا

بھیجے لولی فلک کے بھی نہ با جو مثل  
 شرم سے تاز کر پر و نہیں ہر جو مثل  
 علم کار بار تھے کوہ و فلک کو بازل  
 بوجہ ہمین عزت ہمین گرفتار کسل  
 خستہ نہ کیا کہ کتنی سو نہیں سکنا جو مثل  
 کچھ تیرے وصف سو نیست نہیں کتا مثل  
 خلق سمجھ گی دماغ ادسکا ہوا جو مثل  
 کچھ شیر کو روہ کے نہ سمجھے شکل  
 سو تو جو علم خدا علم ہے سب مثل  
 سمجھے تو آپ کون یا تجھ کو خداوند مثل  
 رتبہ تجھ مع کا اعلیٰ ہر سخن ہر مثل  
 تاباخر جو یہ روزوں میں کیا از اول  
 سادہ لوحی پے سے کیجیے یہ نظم مثل  
 ایک سے دونوں میں کیا امنی کیا مثل  
 اگر دوش چرخ سے چون شیشہ ستا بیکل

خود خداوند تعالیٰ نے جو کچھ چاہا اسے کیا  
 میں نے جو کچھ چاہا اسے کیا  
 میں نے جو کچھ چاہا اسے کیا  
 میں نے جو کچھ چاہا اسے کیا

خود خداوند تعالیٰ نے جو کچھ چاہا اسے کیا  
 میں نے جو کچھ چاہا اسے کیا  
 میں نے جو کچھ چاہا اسے کیا  
 میں نے جو کچھ چاہا اسے کیا





جس کو تو چاہیے جو قربت دوسری بینات کے آسمان پر نہ پہنچ سکے  
مگر جس کو تو چاہیے وہ کہیں ان کا فرعون کرنا نہ ملتا ہے



او جسکے حفظا عدل میں ہر کس نے اپنی کمال  
 بند و بست ایسا کر عالم میں کہ تاو نکیت  
 اس قدر زکمتی ہر دولت اس کی شہرہ دور  
 ڈال دیں زمین تن اوس نگاہ میں نہیں  
 کہ یہ جلاؤ فلک میں اس گھڑی یا راجہ لعل  
 انگلیان اڈتا دیں ہم پر او کو کسٹ ہم  
 کس میں قدرت جو کوئی نہ پوچھو اسکو  
 دھار پانی کی دوہین لیٹے زمین کو فرکو  
 صور ہر اہل سے کچھ کم نہیں اس کا نام  
 جتنی ہے جمعیت افلاک ہو دھو شستر  
 کیا بتاؤں جب قدر اس کی برش کا ہر صفا  
 روز میدان سنسے دو گراوس تن کا عدد  
 جب کہ سے گھنچ کر ماری وہ اس کو فرق  
 ہر غرض جو ہر تو یہ دسکا جو کچھ منو سنا  
 ہے دو پشت قناتی بہر ہم امداد کر لے

دیکھ سکتا ہو حقارت جو سو ناتوان  
 اگر گردن کیو اسے رکھتا جو حکم بیان  
 اگر ضعف اعدا میں جا کر کھینچا دسکا بیان  
 سو سو بار یکا پنی گردن کو بتا دیں سران  
 ہو لاگو چٹنے گنت کری نہ میں بن بان  
 آبداری او کی گر کیے قیاسا استحال  
 آشنا ہو دو گراو اسکے عکس آب بدن  
 کاٹ کر اوھر کو ٹھلے پردہ نہ آسمان  
 لٹکے وہ اس میں ہو شور قیامت ہو بیان  
 تاب کیا باجم بہن اجزای زمینی آسمان  
 کیا کروں میں در باز و اوپر سولا گایاں  
 کوئی گردن اجسکے سر کا پٹے استخوان  
 سو سو سر سوناخن پانکٹ ٹھہر دوسریاں  
 شکل نام دسکا بتاؤں کہ قہیل میں بیان  
 خود انقاد کو تین کتہیں لیکن مرہن

دیکھ سکتا ہو محاربت ہو سوتا تو ان  
 کر گردن کیواسے رکھتا ہو حکم بیان  
 اگر صفت اعدا میں جا کر کھینچا دسکا بیان  
 سو سو بار یک چنی گردن کو بتا دیں کشان  
 ہو لاگو چاٹنے گلنت کری منہ میں بان  
 آبداری او سکی گر کھیے قیاسا استحسان  
 آشنا ہو دی گراو سکی فلک سے آب ان  
 کاٹ کر او دھر کو ٹھکے پردہ نہ آسان  
 نکلے ذہ اس میں ہو تو شور قیامت میں  
 تاب کیا با ہم رہیں اجزای رانی تو ان  
 کیا کروں میں در بازو او چو لا کا بیان  
 کوئی گردون سا جسکے سر کا ہونے استخوان  
 سو سو سر زان میں پانکٹ ٹھہرے در میان  
 شکل نام اور سکا بتا دیں کہ صلیب میں  
 ذوالفقار کو کتین کی تیر میں لیکن مرہان



توسا دلوی سے ایل جاکو کونست  
 جو سہی ناچی سے از زبان گفتار  
 چون جوتی کی سنا سے زبان نشور  
 کہ سے جو سہی کی سنا سے زبان نشور  
 کہ سے جو سہی کی سنا سے زبان نشور  
 کہ سے جو سہی کی سنا سے زبان نشور

کونست دل کی سنا سے زبان نشور  
 کہ سے جو سہی کی سنا سے زبان نشور  
 کہ سے جو سہی کی سنا سے زبان نشور  
 کہ سے جو سہی کی سنا سے زبان نشور

کمان بنی دسرب کد ہے ناخن ناز  
 فلک کے اوتار سے اتنی بھی وہ روزگار  
 فلک کے اوتار سے اتنی بھی وہ روزگار  
 فلک کے اوتار سے اتنی بھی وہ روزگار

لو دستوں کو تیرے مناجات مروت ہو سب

قصیدہ در منقشت گل گزارا انشا نور دیدہ رسول خدا  
 سرور سینہ علی مرتضیٰ اباعبداللہ محمد امین صلاوا اللہ علیہ

سولے خاک نہ کھینچوں گامت دستار چمن زمانہ کا شبنم سے بھی بے محروم کروں ہوں تیرمیں دندان شہا ہر صبح حجب نہیں رکھتا ہے ہر دنیا سے شراخ ان جگر ہے مجھے نرگ دل خوش ہے نہ شیشہ صحبت کے پنج کیفیت زمانہ دل کو میرے اور عیدار کباب زبکہ دل ہے مگر میرا زمانہ سے کمان تک وہ کرور روزگار کا شکوہ دلاتا ہے غم دل کو اب غنیمت جان کہو ہی سے غم دل یوں نہ لیگا اور جو گوش ہوش تو رکھتا ہو تو ہر ہے	کہ سر نوشت لکھی ہے میری بظہار اگر نہ دے میری روزگار پر شب تار زمانہ نگ لامت سے توڑتا ہر زمانہ زمیں خوشی نے میرے دل کیا ہو کمان صد لے نالہ دل سے مجھے تراشے بیت اوٹھ کے سنگ کو اس سر کا لڑا بگشت سے نہیں جیتا ہو کیا گن قرار بجائو اشرکین نکو سے پوچھتا ہوں غبار کہ جسے بخت کی سوگند کئے ہر ادبار پہل خوشی سے ملے دور میں نگر نہا کہ شادی مرگ کیا ہوتا دسکو آخر کار خد لے نغمہ داد و نالہ دل زار
--	--

کمان بنی دسرب کد ہے ناخن ناز  
 فلک کے اوتار سے اتنی بھی وہ روزگار  
 فلک کے اوتار سے اتنی بھی وہ روزگار  
 فلک کے اوتار سے اتنی بھی وہ روزگار



عندم جن کسرت سدا یہ کر نیسب جی تلوار  
 تنہا بے کمان کے ترسے بندہ کی تلوار  
 سب بندہ کی تلوار کے ترسے بندہ کی تلوار

دراخواستہ دیو چہار شعر میں  
 بھی فنا کرے منفہ ہوا کا ذرہ خاک  
 راو سکا حکم اوٹھا جو جانیے بشتہ کفر  
 دین تو جان کہ میزان عدل میں اویسکا  
 سیکے عدل میں عریضہ چوٹھے کو حقو  
 لوہ خیمہ گا او سکے بیان کردین  
 سکی دیکھے رفت فلک ہر چکر میں  
 بین ستارہ ہیں یہ بلک لوٹتا ہوگا  
 سے ہر عرش ایسے اپنی جہہ پر صندل  
 بت خاصہ زباں کے وصف گلگون  
 ن میں صنع کے جسکے سکر وی آگے  
 رض دہ گرم عنان ہو کر جب چمکتا ہو  
 یاں جلدی کا او سکر کسانک کیوں  
 عیا براق کے را کبے دوش پر اپنے  
 سید واد ہوں غیبت سحاب ہا چکوں

گر دوسری ریلے بدنا طبیعتوں کا قرار  
 پنجوٹے پانی کا قطرہ جہا نہیں کیشتر  
 مجال کیا جو سیلابی میں ہے زار  
 ہو اسے دائہ خرد دل برابر کسار  
 مجال کیا ہو کہ دم مائے آرزو خروا  
 کہان خیال کو ہے پونچر کا دایکابل  
 او سکے ہر جہ سے ہر صفو زمین کو قرار  
 اسی صد ہر نگاروں پر چرخ لیل نہا  
 گر او سکے فرش کا جا رہے آٹھو غرا  
 کیا ہے منجہ کا غد کو تختہ حجاز  
 کہو نہ ایک قدم چل سکیں ہم سبا  
 نہیں پونچتی ہر برق و سکر کرد کو زما  
 ملک کو جسکے سوار تی کا غم ہو شوا  
 سکا ہی جسکو سوار تی ہو اوسو  
 حضور یا خلت الصدق حیدر گزار

عندم جن کسرت سدا یہ کر نیسب جی تلوار  
 تنہا بے کمان کے ترسے بندہ کی تلوار  
 سب بندہ کی تلوار کے ترسے بندہ کی تلوار

عندم جن کسرت سدا یہ کر نیسب جی تلوار  
 تنہا بے کمان کے ترسے بندہ کی تلوار  
 سب بندہ کی تلوار کے ترسے بندہ کی تلوار

عندم جن کسرت سدا یہ کر نیسب جی تلوار  
 تنہا بے کمان کے ترسے بندہ کی تلوار  
 سب بندہ کی تلوار کے ترسے بندہ کی تلوار

[illegible]

چہ تارم آنکہ ہمد وستان بہر دوجان سے فلک پہ مہ و مہر جب تک قائم موا لیاں کے قدم سر نگار عرا قبل	قبول ہو دین بحق ایستہ امدار ہمیشہ دیکھ اسپر ح چشم لیل زندا چند انہوسہ باعد اسے خورشید امدار
--	---

قصیدہ و منقبت قرۃ العیون الحنین اغنی حضرت  
امام کاظمین صلوٰۃ اللہ علیہ

ہر پردہ رخ سخن کی گنجواپی جان تلک  
 خاموشی آئینہ کی کسے حال و خلق  
 ہے ظالموں کو سختی و دورانِ دہک تیغ  
 بے ماتم اس مہین نہیں غنہ و طرب  
 افتادگانِ نہ لہین مد و غیر بہر اوج  
 گردابِ تک پہنچ کر نشادِ ہر دہخ  
 سیدھوں کو مخرف ہو سوا پناہِ عہد  
 کیا او سکی قدر ہو سپاہیِ نحویب  
 لاف سپہ گری نہ بکے مردِ ہمت باز  
 پا بوس پر کسو کے نہ پیدا کریں غرور  
 جون شمع زندگانی ہر میری بات  
 روشن لون کا کام نہ پہنچو برائی  
 کاٹے دو چند پہنچو چرنگِ نہائی  
 ہے کسوت کبود کل زعفرانِ تلک  
 سایہ کو احتیاج نہیں زربانِ تلک  
 دیک رہا ادبِ آں کو سرکشِ تلک  
 بہکا جو راستے سے گیا رہزنانِ تلک  
 شمشیرِ نا میل کی قیمت کسانِ تلک  
 پاؤے نہ راہِ حرفِ زبانِ سانِ تلک  
 پہنچا دمی یہ سخن کوئی گروں نشانِ تلک

ہر چیز گریہ عشق میں نقصان پہنچ رہی ہے  
 عشق بلند ہو دے تو غیر از تلاش آب  
 ایسی غزل کون کہ پر چین پیلان تک

۹۲

کینیت بہار ہے گلشن بیان تک  
 بیل سے است ہو گئو اب باغبان تک  
 محسن چین میں چھوٹے ہیں مستی سے ٹوٹو  
 لیکر تو اس کی معج سے آب روان تک  
 نشوونما سے سنبوہ و ریحان و یاسین  
 زن نمود خط گلستان تک

ہے طعنے  
 سون پاس نہک کوہ  
 آتا ہے عارض بہت ہندوستان تک  
 باقی اٹھالے شیشہ وساغر کو لایا مض  
 مہلک س خزل کو پڑھتے چلیں گلستان تک  
 آباؤ ایک گل کعبہ اس بوستان تک  
 جسکی بسا رہی پیونج نہو دسے خزان تک  
 وہ مرغ نازوان ہوں کہ چین چین سے بین  
 کہ نیست اپنا سے بین گلون ہونے کو پیونج  
 روز نہ پو پو پیونج ساغر بے مہربان تک  
 درخش



روشن ہو جائے گا کہ اس کی روشنی  
 ان کی آواز سے پھر کہ اس کی روشنی  
 ان کی آواز سے پھر کہ اس کی روشنی

ان کی آواز سے پھر کہ اس کی روشنی  
 ان کی آواز سے پھر کہ اس کی روشنی  
 ان کی آواز سے پھر کہ اس کی روشنی

روشن ہو جائے گا کہ اس کی روشنی  
 ان کی آواز سے پھر کہ اس کی روشنی  
 ان کی آواز سے پھر کہ اس کی روشنی

روشن ہو جائے گا کہ اس کی روشنی  
 ان کی آواز سے پھر کہ اس کی روشنی  
 ان کی آواز سے پھر کہ اس کی روشنی

روشن ہو جائے گا کہ اس کی روشنی  
 ان کی آواز سے پھر کہ اس کی روشنی  
 ان کی آواز سے پھر کہ اس کی روشنی

۹۳

ان کی آواز سے پھر کہ اس کی روشنی  
 ان کی آواز سے پھر کہ اس کی روشنی  
 ان کی آواز سے پھر کہ اس کی روشنی



سید کا بیان ہے کہ ان لوگوں کی سند جو کہ  
 ہوا چونکہ شاہک دامن دنیا  
 سید کا بیان ہے کہ ان لوگوں کی سند جو کہ  
 ہوا چونکہ شاہک دامن دنیا

یا کا ظہور چرخ ستر کے ہاتھ سے  
 ستر رقی مجھے ہو تمھاری جناب سے  
 اس چرخ دون پرست تلے ہر شے جو  
 لیکن جو یہ قصیدہ کوہ دوپیکر آب  
 ہرگز نہ لینے دون اسے جز ایک مشت خاک  
 تا ہے فراخ دامن چرخ مخضر  
 ہا شکل لکشان ہے اژدر سے پیشہ  
 قصیدہ درج قرۃ العین رسول مان حضرت امام  
 ضامن علی موسی رضا شاہ خراسان

اگر عدم سے تھو ساتھ فکر روزی کا  
 نہیں میں طالب برق آسان کہ مجھے  
 نکل وطن سے غریب میں در کیفیت  
 ہنر کو مفلسی ہرگز ضرر نہیں کہ نہیں  
 بلند ہمت اگر ہون نہ رہ چرخ ضعیف  
 فتادگی میں یہ عزت ہو کچھ اور کش

تو آب روانہ کو لے کر گھر نہ ہوندا  
 یقین ہو کا سہ و اثر نہیں کہ نہیں ہوتا  
 کہ آب بخت ہو بیتک ہو تاک میں جہا  
 چار کو تمید ستی سے نقص جو ہر کہ  
 ہلال عید ہو عالم کا کیونکر روز و کشا  
 کہ نیک و بد نے کیا نقش کیا اور راہ نما

۹۵  
 سید کا بیان ہے کہ ان لوگوں کی سند جو کہ  
 ہوا چونکہ شاہک دامن دنیا  
 سید کا بیان ہے کہ ان لوگوں کی سند جو کہ  
 ہوا چونکہ شاہک دامن دنیا



[illegible]



[illegible]







ہر روز اگر کرم کا نام پڑے تو اس کا نام پڑے  
 جیسا کہ کرم کا نام پڑے تو اس کا نام پڑے  
 کہ جو لگاؤ کو دے دے کرم کا نام پڑے  
 عارف قویان کے خطبہ سے جیسا کہ کرم کا نام پڑے  
 ہمارے اور ہفت آسمان کو دے دے کرم کا نام پڑے  
 بلکہ ہر شے جس کا نام پڑے کرم کا نام پڑے  
 بلکہ ہر شے جس کا نام پڑے کرم کا نام پڑے  
 بلکہ ہر شے جس کا نام پڑے کرم کا نام پڑے  
 بلکہ ہر شے جس کا نام پڑے کرم کا نام پڑے

پشت خارا ہو ہی صحرا ہو دیو خیر کا  
 ہر جیاب و آب ہرین بطن فافوس و مرغ  
 رے کا ہر شے سے پردہ کا اوٹھنا ہر حال  
 ہر موسم قہر کا جس بزدل بھر اور خیال  
 نہی تو تجھ امر کے اب یا امام متین  
 چشم خواب میں شراب آتی ہو لینے کو پناہ  
 سطر بنی آخرت کر یا د نالان ہر سدا  
 استخوان پوست کو کھینچ رہے کھتا جو رہا  
 میں گداؤں کا تر ہو کر کسوں ہر سدا  
 کہہ سلیمان رنگین اپنے پہ تو نماز ان نہو  
 اوس میں کو جس پہ اور کا د ہو گیا  
 منہ پہ تیج برق دم الماس کی کر شے  
 اگر سر دشمن ہو میدان میں نہ سائین  
 پر نہیں یہ وصف اور کج جو بیان فریہ  
 آسمان کو تاز میں اور گداؤں رہی تلک

باز کا چڑیا کی خاطر آستینا نہ چنگ ہے  
 گلشن انصاف پر او سکویہ آب رنگ ہے  
 پردہ پوشی پر جواد سکر علم کا آہنگ ہے  
 خشک لٹن ریامین بانی کوہی پانگ ہے  
 بسکہ منہیات پر عرصہ جہان کا تنگ ہے  
 گلر خان کے خطنیں آتش کو او پرنگ ہے  
 روز و شب ہر ایک ٹھوکر کے تیرے چنگ ہے  
 زیر چوٹ سنگ نٹ اوٹھ زور میر ونگ ہے  
 اوسکی ہر گیتگو جوادن میں لے ونگ ہے  
 پیش رباب ہم یہ دست زیر رنگ ہے  
 کچھ سوا گل شرفی کے سبز کرنا رنگ ہے  
 یک قدم آنا عود کو راہ سو فرنگ ہے  
 خود و قاش زین و حصہ تاجی و رنگ ہے  
 بلکہ یہ تعریف تو اوسکی برش کا رنگ ہے  
 امتحان گر کیجو اور کو تو اک چورنگ ہے

بلکہ ہر شے جس کا نام پڑے کرم کا نام پڑے  
 بلکہ ہر شے جس کا نام پڑے کرم کا نام پڑے  
 بلکہ ہر شے جس کا نام پڑے کرم کا نام پڑے  
 بلکہ ہر شے جس کا نام پڑے کرم کا نام پڑے  
 بلکہ ہر شے جس کا نام پڑے کرم کا نام پڑے  
 بلکہ ہر شے جس کا نام پڑے کرم کا نام پڑے  
 بلکہ ہر شے جس کا نام پڑے کرم کا نام پڑے  
 بلکہ ہر شے جس کا نام پڑے کرم کا نام پڑے  
 بلکہ ہر شے جس کا نام پڑے کرم کا نام پڑے  
 بلکہ ہر شے جس کا نام پڑے کرم کا نام پڑے

۱۰۲

ہر روز اگر کرم کا نام پڑے تو اس کا نام پڑے  
 جیسا کہ کرم کا نام پڑے تو اس کا نام پڑے  
 کہ جو لگاؤ کو دے دے کرم کا نام پڑے  
 عارف قویان کے خطبہ سے جیسا کہ کرم کا نام پڑے  
 ہمارے اور ہفت آسمان کو دے دے کرم کا نام پڑے  
 بلکہ ہر شے جس کا نام پڑے کرم کا نام پڑے  
 بلکہ ہر شے جس کا نام پڑے کرم کا نام پڑے  
 بلکہ ہر شے جس کا نام پڑے کرم کا نام پڑے  
 بلکہ ہر شے جس کا نام پڑے کرم کا نام پڑے  
 بلکہ ہر شے جس کا نام پڑے کرم کا نام پڑے

اس مصلح دو عالم کے لیے چاہیے کہ وہ دنیا کی تمام دولتوں سے محروم رہے اور صرف اللہ تعالیٰ سے محبت کرے اور اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ سے کمال کی دولتیں عطا فرمائے گی۔

روشن ہر شمع کستہ کی بچہ کر جلاوے سے  
روشن طبعیتوں سے نکلے پتیر و غفل  
رکتا تر ہر پر غرور کو جون نیر و سر بلند  
یک تن ذوالغوار نہواس جو تا ابر  
ہر روز بختوں کر کرے سفاک کو نخی  
پارو کو بے ہے رتبہ اکسیر بعد مرگ  
گر پاسے سوختن نر ہوا دیکھ دیریاں  
سو پر دین کھو بوسے گل کو تہ بزمینہ  
ڈھانچو ہے جانار تے زنا بدون عیب  
ہم پر سد اکٹھے بے فکر نگ کو حرام  
ہر در زاد ٹھہ کر غنیمت گل کو کسے ہے تنگ  
بوجہ اوکل دھتھ سے دل ہر دشت ظفار  
ایہ دل غرض کسیا دینے چین آسمان  
حاصل نہو سوائے شفقت کے اور کچھ  
ہم پست نظر تو نہ چلی کتب تنج چرخ

لینے کہ بعد مرگ بھی آغا مہر جمال  
 کرتا ہے نور مر کو سایہ کے پایمال  
 جو جاوہر خاکبار کوئے جز زمین چٹال  
 ہر سرنگون ازل سے یہاں کج سر فعال  
 محتاج ال شبہ ہوسدا صاحب کمال  
 دولت کبھی کسو کو ندی اودن از بنیوال  
 ہرگز کوئے نہ شمع سے پروانہ کا وصال  
 پھاڑی نقاب دے دیا کہ یہ فیض مال  
 دیتا ہر راز عشق کو پردہ سے یہ بحال  
 خون بہا تیغ خزان پر کرے حلال  
 ہر شب رکے ہر خاطر بلبل کو پر مال  
 گر کشت لخت ہے جگر کوہ کوئی مال  
 شکوہ مگر تو اس سے کہ نافع ہر بیال  
 آہن کو سر و کوٹے گزرا ہزار مال  
 دوڑی اود مہر بی جہر جز زمین چٹال

۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱  
 ۴۷۲  
 ۴۷۳  
 ۴۷۴  
 ۴۷۵













نفسہ نازی کے حوالہ سے جو ان کے لئے اور ان کے  
 ہر جہ سے وہ سختی سے کھینچ رہا ہے  
 ہر جہ سے وہ سختی سے کھینچ رہا ہے  
 ہر جہ سے وہ سختی سے کھینچ رہا ہے

سہ خوشی نام مرا ہوں میں غریزہ  
 کھول خوشی اور مجھے جلد ہی  
 سنے یہ مشرہ جان بخت جو میں کھول کر  
 آکھیں بلکہ کے جو دیکھیں ان کو کہ وہ پو  
 من ایسا کہ جسے ماہ شب چار دہم  
 چہرہ میں ایسی ہر گرمی کہ شب و رجب  
 زلفیں میں چہرہ پر کھری ہوئی لکھیں چل  
 جہ وہ قمر کی بسنے میں جو جسکے ہر لہر  
 ناگنی پچ میں آدے نہ لگے پانی  
 جہ میں ایسی کہ جگر اہ کا بوجھ اور دل  
 قتل کرنے کا یہ جو ہر شو شمشیر کے پنج  
 ڈھیس وہ تیز کہ عالم میں نہیں جسکے تپا  
 نقند اس چشم کا ایسا کہ مشرہ سے خوشوا  
 من و کان کے آدے میں لطف کے جو  
 بحر خوبی کی گویا مچھلی ہے تھلک کے پنج

زندگانی کی ملاوت ہر جا میں  
 پھر خد جانے یہ دن کب تجھ کو کھلا  
 اعتد نور کی سی جھکو نظر آتی جھلک  
 سر سے غرق جو اہر میں ہر پانوں تک  
 ایک بیک دیکھے تو کچھ ہر جا میں پوچک  
 پاؤ کرتی ہے جو دامن خرمگان کی پوچک  
 جسطرح ایک کھلو نے پٹین و بالک  
 کھر ڈوبانے کو عشاق کو دے دے ایک  
 کھیل جاوے دہن کا لاجڑو اسو او کی ناک  
 او کی تبتیہ سوجیو سکھو تاج و نفلک  
 او کا برور سے مشابہ نہ بناوین جیتیک  
 پیتم وہ ترک کہ ہو قوم خون کا او بک  
 متصل چو پکتے پا کر دیا کرتے ہیں چپک  
 ستمہ قطرہ شبنم کو پڑو گل سے ٹپک  
 اتھ کر حلقے میں جو دیکھو کوئی تشر کی پوچک

مطلع  
 ایک رخسار سر شرمندہ ہو کند کی کسب  
 اس کے چہرے کی حالت زور ہو چکی چاک  
 دھیلے پنج او سکے سے گردن کا بجا  
 جاوے شمع جو جیسے تو دامن شاک  
 ۱۰۹  
 شامین گل کو پون ہنوس ہون کی چاک  
 دیکھ جو او سکے کو یہ یہ تفتن ہو چاک  
 تنویر ماں سکین کام کا اور ترائو چاک  
 یاد ہون بھی کی بین ڈیسان ایسی  
 آدے ہوجان میں ہم جیسے خضیں میں چاک  
 پیاری پیاری وہ لکھیں اور میں کی چاک  
 ہی چاہے کہ کھوپاس سے تو کھنک  
 لک کر دل میں بھی آجاء کہ سا جاک چاک

نفسہ نازی کے حوالہ سے جو ان کے لئے اور ان کے  
 ہر جہ سے وہ سختی سے کھینچ رہا ہے  
 ہر جہ سے وہ سختی سے کھینچ رہا ہے  
 ہر جہ سے وہ سختی سے کھینچ رہا ہے

ہر انسان کے لئے ایک زمانہ ہے جس میں وہ اپنے لئے کچھ کرے اور دوسروں کے لئے کچھ کرے۔  
 اگر وہ اس زمانہ میں کچھ کرے گا تو اس کے لئے ایک زمانہ ہوگا جس میں وہ اپنے لئے کچھ کرے اور دوسروں کے لئے کچھ کرے۔  
 اگر وہ اس زمانہ میں کچھ کرے گا تو اس کے لئے ایک زمانہ ہوگا جس میں وہ اپنے لئے کچھ کرے اور دوسروں کے لئے کچھ کرے۔

پس میں نے ان کو کہہ دیا کہ وہ میری کہنی پر  
 آویں جن میں میرا ہاتھ ہے اور میں ان کو  
 پشت پر چھینے رو کر لیں اور میں ان کو  
 وقت فقارہ مری جب نگہ بدیدہ غور  
 فندقی پالگی کہنے کہ نہ دیکھا ہوگا  
 قنات ایسا کر کہ ہنک دم خرام اوکو اگر  
 قدم اس حج سے نکلتے ہو کہ سر عالم کا  
 کج دلی چلے جی طرح وہ اٹھکھیلی سے  
 زرق برق ایسی ہو پوشاک میں دیکھو کہ جو  
 جیسی سج سوتھی گئے پنج حامل گل کی  
 کیفی یان تک کہ یہ انداز سخن میں ہو کر  
 بات اس لطیف کو کہ سوتھی ہن کر اور سکے  
 غرض اس شکل سے آئی جو نظر وہ کافر  
 ناگہا اس شیخ نے مجھ سے یہ کہا اور سوتا  
 یہ بھی کوئی طرز ہر دہن کا زمین پادشا

باد و بھیر شمشیر میں رکھ کر اب نہ شام  
 بازم آراستہ بوسا کو چھینا آپ ہی قتل  
 بن تک سے جھکت اور کہیں دیکھو دین  
 دیرین قی آدم دیرین بن دیرین کہ ہر دن  
 ہمارے ہر دن میں ایک آدم دیرین دیرین  
 گام ساز میں نہ رہتے نہ رہتے نہ رہتے  
 بادہ کو کہ اتر سے نہ اترے نہ اترے نہ اترے

ہر انسان کے لئے ایک زمانہ ہے جس میں وہ اپنے لئے کچھ کرے اور دوسروں کے لئے کچھ کرے۔  
 اگر وہ اس زمانہ میں کچھ کرے گا تو اس کے لئے ایک زمانہ ہوگا جس میں وہ اپنے لئے کچھ کرے اور دوسروں کے لئے کچھ کرے۔  
 اگر وہ اس زمانہ میں کچھ کرے گا تو اس کے لئے ایک زمانہ ہوگا جس میں وہ اپنے لئے کچھ کرے اور دوسروں کے لئے کچھ کرے۔

چنگاں کے میدان میں منور آج  
 دہ جہان تو جہاں کے ہے ایسا سر  
 اس کے لئے کہ کون سے تھے سب سے  
 زنت و بار زمین تھے قوت و قدرت  
 اس کے کرک سے مار کر دین کرک  
 اس کے کرک سے مار کر دین کرک  
 اس کے کرک سے مار کر دین کرک

عدل و عدل میں اس کی بڑی ہر ایک طیب کر کے یونہی نہ فر فر چاک کیا ان کو انصاف راج اتنی ہے مروت کہ سزا لون کو لپٹا دور میں اس کو بیان تک تو نہیں لیل ہمت اس کی پہ نظر کو تو آں کے پنج	شعلہ تپ کو بھی تبرید لکھی خارک تانہ رشتہ کر لے ادا کی کھولے چپک اس طرح سمجھے جو فرزند گویاے پالک کشکس جو پٹا دھڑنگ سدا زیر کنگ دیسی کوئی ہے دو صد بار یہ سطل تک
--	---

مطلع

جسے ممنون نہ فقط اپنے زمین پر مرکب ہو گہر بار تھو آگے جو حساب لیسان آگے تجھ بھر کرم کے صدق پر گوہر چل سکے کسی امر میں تہ میر حکیم علم تیرے کے جو ہو زن فلک ہر کچھ شر بار تجھ علم میں ہو یہ کہ ترے وقت غلام صد نہ ایسا کر گا زمین کو چھوٹنے دست دوران کو مواید کا سر پٹہ کار بیل و بنیا میں کچھ بیل کا پٹہ کو کام	بار احسان کو ترے جو دو تپا شعلہ برق ہو کر تبسم اس کے لئے چٹک مٹھی اس کی ہر جسے کھلے بشد چپک مہر سے لے کے تیرے وہ نہ لے تا تک ڈال دیوے زرہ سو و خطا کوئی تلک ہونے ذرہ بھی اگر مرکز خاکی کو دمک شاخیں ہر چند وہ کچھو اور تو کھڑک نصیرہ قہر کی سمیت تیرے جائے شک حول قوت کو تری جیسے کھل دس کو تک
--	--

مطلع

انسان تو نہ شب بیدار  
 اس کا لگا ہوا کی انہر ہے جس پہنک  
 ہر وقت  
 اس کا لگا ہوا کی انہر ہے جس پہنک  
 ہر وقت

کوہ کرک اور سے سا جو کرک  
 تو کرک اور سے سا جو کرک  
 کوہ کرک اور سے سا جو کرک  
 تو کرک اور سے سا جو کرک  
 کوہ کرک اور سے سا جو کرک  
 تو کرک اور سے سا جو کرک  
 کوہ کرک اور سے سا جو کرک  
 تو کرک اور سے سا جو کرک



[illegible]

اس کا نام ہے اس کا نام ہے اس کا نام ہے  
 اس کا نام ہے اس کا نام ہے اس کا نام ہے  
 اس کا نام ہے اس کا نام ہے اس کا نام ہے  
 اس کا نام ہے اس کا نام ہے اس کا نام ہے

اس کا نام ہے اس کا نام ہے اس کا نام ہے  
 اس کا نام ہے اس کا نام ہے اس کا نام ہے  
 اس کا نام ہے اس کا نام ہے اس کا نام ہے  
 اس کا نام ہے اس کا نام ہے اس کا نام ہے

جو کچھ چو یا دین تجھ خلق کے چہ نقاش  
 بنیب قہر ترا ہو جو جس و برادر  
 و کو نہ کوئی ہے پردہ عدم کے بیچ  
 بدیری کی تری کیا بنا کرے کوئی

اس کا نام ہے اس کا نام ہے اس کا نام ہے  
 اس کا نام ہے اس کا نام ہے اس کا نام ہے  
 اس کا نام ہے اس کا نام ہے اس کا نام ہے  
 اس کا نام ہے اس کا نام ہے اس کا نام ہے

کہیں ہر جزو عیسیٰ سو کم تری تیر  
 روح دین نبی کا یہ تھن دین تیرے  
 شکست کی ہر تیر کو جو سونات کو بیچ  
 اگر بیچ دکن پنج جا کے اکبر تے  
 غزیت اسم کو تینے اگر چھے کوئی  
 جو تیری ذات کہ ہر نیک بنے اپنا کام  
 کہ جیسے اہل مذاہبے جلد قرآن سے  
 غرض و خلق ہو دنیا میں آدمی جو  
 پس اس طرح کے بشر کی کوئی شام جو سا  
 اگر چہ ہیں یہ قصیدہ کہا تو ہر لیکن

اس کا نام ہے اس کا نام ہے اس کا نام ہے  
 اس کا نام ہے اس کا نام ہے اس کا نام ہے  
 اس کا نام ہے اس کا نام ہے اس کا نام ہے  
 اس کا نام ہے اس کا نام ہے اس کا نام ہے

اس کا نام ہے اس کا نام ہے اس کا نام ہے  
 اس کا نام ہے اس کا نام ہے اس کا نام ہے  
 اس کا نام ہے اس کا نام ہے اس کا نام ہے  
 اس کا نام ہے اس کا نام ہے اس کا نام ہے







<p> سُرق ہے ترکِ رعب سے نیز سے کا  او کی نو نریہ کیوں فرج عدو کو کھٹکتا  کا فرج رہی ہو موفیٰ و منافق ملے  کیا بیان تجھے کروں وہیں پہر کا  شست اندازی کی تیرے بعد و کس پانیر  تیرے ہر رنگ کے طے کے تین پر دیکھے  پہر کی گلی کے چاروں طرف سے تین پر دیکھنا  دیکھو ادھر جو تجھ کو وقت کما ناری کے  تیرے سپر میں جو دیکھا ہر میں دسکا ہتیا  بروز سیدان وہ اگر فرج عدو پر کھٹکے  تیرے ہاتھی کا بیان تجھ کو نہیں لیکن  رفت و شان ہر کی ہر کیوں کیا ہوگی  اسطرح مسکن نگین پر او کی کیا گیاگ  جلوہ گر ہرین شب بیکور میں گویا روشن  پائل اتنا وہ چلے ہے کہ اسے باور کر </p>	<p> وہاں ہر توج جنوں کی تری ہمال  جون مہ لہجہ مجرم کے پلٹتا ہر سال  ایکے رجب ہر چاروں کا اس پر ہمال  سیاہ مہر نبوت ہر تری مہر ہمال  وہاں گشت قضایا کی گتھی ہے ہر سال  کے وہ او سکون تیار از رہ جن ہمال  تا لہا گرد و دگر ہر دے کا ہمال  یہ خیران تشانی کی طرح چشم غزل  برق کی بار ہو ہر امن نظر آئی ہمال  بد تر از ما حق لائے صفت اعدا پر وال  چھوٹا ہندو اور بڑی بات نہیں رکھا وال  ترقے کے مہر ہر ہو وین گھٹال  جون خاک پر شفق شام میں مگل ہلال  حسن کو داتوں کے او کو کھیا نیے خیال  پیشے دشمن کو تین عمر ادب جسکی چال </p>
--	--

یہاں ہر توج جنوں کی تری ہمال  
جون مہ لہجہ مجرم کے پلٹتا ہر سال  
ایکے رجب ہر چاروں کا اس پر ہمال  
سیاہ مہر نبوت ہر تری مہر ہمال  
وہاں گشت قضایا کی گتھی ہے ہر سال  
کے وہ او سکون تیار از رہ جن ہمال  
تا لہا گرد و دگر ہر دے کا ہمال  
یہ خیران تشانی کی طرح چشم غزل  
برق کی بار ہو ہر امن نظر آئی ہمال  
بد تر از ما حق لائے صفت اعدا پر وال  
چھوٹا ہندو اور بڑی بات نہیں رکھا وال  
ترقے کے مہر ہر ہو وین گھٹال  
جون خاک پر شفق شام میں مگل ہلال  
حسن کو داتوں کے او کو کھیا نیے خیال  
پیشے دشمن کو تین عمر ادب جسکی چال

سُرق ہے ترکِ رعب سے نیز سے کا  
او کی نو نریہ کیوں فرج عدو کو کھٹکتا  
کا فرج رہی ہو موفیٰ و منافق ملے  
کیا بیان تجھے کروں وہیں پہر کا  
شست اندازی کی تیرے بعد و کس پانیر  
تیرے ہر رنگ کے طے کے تین پر دیکھے  
پہر کی گلی کے چاروں طرف سے تین پر دیکھنا  
دیکھو ادھر جو تجھ کو وقت کما ناری کے  
تیرے سپر میں جو دیکھا ہر میں دسکا ہتیا  
بروز سیدان وہ اگر فرج عدو پر کھٹکے  
تیرے ہاتھی کا بیان تجھ کو نہیں لیکن  
رفت و شان ہر کی ہر کیوں کیا ہوگی  
اسطرح مسکن نگین پر او کی کیا گیاگ  
جلوہ گر ہرین شب بیکور میں گویا روشن  
پائل اتنا وہ چلے ہے کہ اسے باور کر

یہاں ہر توج جنوں کی تری ہمال  
جون مہ لہجہ مجرم کے پلٹتا ہر سال  
ایکے رجب ہر چاروں کا اس پر ہمال  
سیاہ مہر نبوت ہر تری مہر ہمال  
وہاں گشت قضایا کی گتھی ہے ہر سال  
کے وہ او سکون تیار از رہ جن ہمال  
تا لہا گرد و دگر ہر دے کا ہمال  
یہ خیران تشانی کی طرح چشم غزل  
برق کی بار ہو ہر امن نظر آئی ہمال  
بد تر از ما حق لائے صفت اعدا پر وال  
چھوٹا ہندو اور بڑی بات نہیں رکھا وال  
ترقے کے مہر ہر ہو وین گھٹال  
جون خاک پر شفق شام میں مگل ہلال  
حسن کو داتوں کے او کو کھیا نیے خیال  
پیشے دشمن کو تین عمر ادب جسکی چال

مسئلہ ثانی

دل میں سے غائب کر کر اب کو بہت تنگ  
 دل میں سے غائب کر کر اب کو بہت تنگ  
 دل میں سے غائب کر کر اب کو بہت تنگ

اسم کو خبر کہ ترا دوس پہ ہے آہنگ  
 اسم کو خبر کہ ترا دوس پہ ہے آہنگ  
 اسم کو خبر کہ ترا دوس پہ ہے آہنگ

بادی کی مرورت کے طالب تو سوسہ ہنگ  
 باد کی مرورت کے طالب تو سوسہ ہنگ  
 باد کی مرورت کے طالب تو سوسہ ہنگ

ہر خام طبع کو قیاس چشم سے ان کے  
 ہر خام طبع کو قیاس چشم سے ان کے  
 ہر خام طبع کو قیاس چشم سے ان کے

دل میں سے غائب کر کر اب کو بہت تنگ  
 دل میں سے غائب کر کر اب کو بہت تنگ  
 دل میں سے غائب کر کر اب کو بہت تنگ

دل میں سے غائب کر کر اب کو بہت تنگ  
 دل میں سے غائب کر کر اب کو بہت تنگ  
 دل میں سے غائب کر کر اب کو بہت تنگ

یہاں پر ایک عجیب و غریب منظر پیش آیا۔ ایک طرف تو ایک بڑا سا درخت تھا جس کے نیچے ایک چھوٹا سا مکان تھا۔ دوسری طرف تو ایک بڑا سا پتھر کا ستون تھا جس کے اوپر ایک چھوٹا سا گنبد تھا۔

۴



نہیں ہے اعدا میں نظر نہیں کیا گیا  
حق دہ عالم میں برے چنگو سنا یا اعزاز  
ایضا قصیدہ در تعریف حضرت  
و کسان و صفاتی شش

اصناف بہت کثرت و کثرت  
اصناف بہت کثرت و کثرت

اصناف بہت کثرت و کثرت  
اصناف بہت کثرت و کثرت

اور کے پہلے جہان اس کے پہلے ہو کر  
کیا کروں صنعت تر و قیل فلک پیکر کا  
یوں مہمات کی ہوا اس سنگین گنگ  
حسن میں سیاہ قلم کی ہر وہ تصویر اس  
اسطرح و انتون میں قلم ہوا تو کس  
پایل ایسا کہ غیب کیا ہو تو بقا  
بڑھکان پڑی ہو دریا میں وہ اس  
استدر ہے وہ دلاور کہ بروز ہوا  
لاکہ گر تو ب و غراو کے مجازی تو وہ  
غرض اس نظم سے تو یہ نہ بھیج  
خلعت واسپ گھر شیریں لگے کچھ چیز  
ہر قصد جو مقرر میری خاطر ہو  
بہر پیش محو ملتا ہر وہ جا جیسا  
مجھ کو کچھ کام نہیں تو مجھے چاہی کہ  
سطلب میں یہ جو سو داہر تر قلام

طائر و ہم کو پہنچانے نہ دان تک پرواز  
تا بلند اپنی زبان سے نہ سخن ہوا آواز  
ماہ نو جو شفق شام میں ہو چلو ہوا  
خاستہ صنعت حق کی نظر آئے پرواز  
موسم دعو کو ہوں کوتاہ دل ہوا رشتہ  
سایہ پڑو کو رکھے ہم ہی اپنی سے باز  
بر شک کما آئین جو دیکھ سوا بان جہا  
استقامت کر عداو کی جگر کوہ گداز  
سجھے پشہ کی ٹہن او کی دغا میں آواز  
کہ طبع پر تیرے مزاج کی ہو عرض نیاز  
نہ وہ میں اس لیے تجھ پاس کروں کہ آواز  
نمکین شیریں کو ہوا فائدہ سے میری سزا  
ہوا میں آلودہ کی گور میں سر ہوا ہوا  
میں ہوں بندہ ترا اور تو ہر مہر بندہ ترا  
اور کیا ہو سکے خبر نہ کہ وہا بعد نماز

اصناف بہت کثرت و کثرت  
اصناف بہت کثرت و کثرت

اصناف بہت کثرت و کثرت  
اصناف بہت کثرت و کثرت

اسباب پر حرفت کے آپس میں گتے ڈانڈن  
 کچھ اور اس کے آپس میں گتے ڈانڈن  
 اسباب پر حرفت کے آپس میں گتے ڈانڈن  
 کچھ اور اس کے آپس میں گتے ڈانڈن  
 اسباب پر حرفت کے آپس میں گتے ڈانڈن  
 کچھ اور اس کے آپس میں گتے ڈانڈن

لیکر کمان کے جو تو غم شکار مرغ  
 آئے تھے کہیں نہ دیکھ سکو ملک جہ سے  
 سودا کی یہ دعا ہو کہ تیرے مراد کا  
 ہرگز نہ ہو کہ تیرے مراد کا نام تیر

ویرج نواسیہ زیر الممالک جلال  
 بہادر ہنر بہ جہنگ و فتح کروں بجائے احمد پشان

آیا کل میں تنہا سے تیرے کارزار  
 بے صبر ہوئے ہیں آج یہ سرکش کہ کرمال  
 سر چنگا سطح کی نہ کھا لگتا چہر  
 آتش غضب کی تونے یہ ادنیٰ نہ سر نہ  
 نام اور سکا تیری تیغ نے معدوم کیا  
 اک تم تھا دل و نحو کا پرانہ غرور  
 تھا غم یہ ہر ایک کا گادینگے بیٹھ ہم  
 آئے تھو رہ چنانچہ اس طرح روز جنگ  
 کا تو کہا تے تھے اور کو دستے ہوئے

دیکھا جسے نہ ترک فلا - سننے پرہ زگار  
 خاک راہ کی پرہ تو نہ غرور سے شاندار  
 مدفون ہوئے ہیں یہ پو - اے افسوس و غبار  
 تن میں نہیں ہوئے نہ تیرے صورت شہر  
 نہ عفت کر کے جو سگ ہوئے خان غار کو سکا  
 یلین او میں کمرہ یا نہ کہ تیغ آبدار  
 مانوں کو کھینچ کھینچ کے غلغلی مارا  
 پایا تھا جو نہ دلوں خیال و فکر قرار  
 سائے میں جہنمیوں کے صفیں اب بدھ شہنشاہ

لیکن خدا کی فضل سکبان ناگرتہ توفیق  
 شہنشاہ دوست سو دیکھ لکھا نہ ایک تار  
 پیمانہ تو من حق سے گذرنا نہیں شمار  
 پروردگاروں غلام غلام اس غبار کا

۱۲۲  
 اس کا نام

آگے قدم اٹھون کے نہیں چکا نہ ہوا  
 جرات میں اور خوف میں نہیں پر کیا کرت  
 محبت نہ ملے ادنیٰ شہر سے کی برار  
 اونہیں سے اس غلام کرتے اکثر تشریف  
 اپنے کہا اور ہونے کے کہ تم جیسے جاندار  
 یہ تو ہم ایک برادری ایک گروہ سے  
 ہوسانے حریف کے سرکہ میں غم  
 فاطمہ لاش ڈال گئے کو سب پر یہ افسار  
 فتنہ و شکست مردوں کو سب پر یہ افسار  
 اونہیں سے ایک نے ہم سر پہ

منتظر ہیں اب ہر ایک سواروں  
 جہنم سے ہر ایک سواروں  
 جہنم سے ہر ایک سواروں  
 جہنم سے ہر ایک سواروں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
مَقْبُولَةٌ  
مَقْبُولَةٌ

محبوبہ فرستے و لطافت کھو کی طرف  
لہذا کہ ان کو نکو آدمی کہیے کہ دیو و  
ایمان سے ان پر ہندو تو پتیل  
پر ہر ہندو کے آخر میں لکھتے ہیں  
لیکن یہ تجھے کہا کون ایمان رکھتا  
تھیں بیان کنند کی مانند لالہ زار  
تو زمین و دانتر تو فیتا نوے آن آن  
کجاں مثل عدسے کے تھی و سب ہم  
بارود و گول تو پمیں تھا یادہ باقی  
فرست کسو نے اتنی نپائی کہ ہرگز  
ہر ایک جاپیں نظر آیا ہر ایک کو  
ادارتے تھی یوں پیادہ کہ تو یکور دی  
تھے ہاتھ پونہ بیٹھے جو حافظ لکھنوی  
وہ بھاگرا سطح کہ یہ تھی انکو خلق  
فرزینیکے حواس تجھ نہ بھاگن کا دوش

باریک نواب نامہ  
 نقیب درہ فوریج نواب  
 وزیر الممالک آصف الدیوب  
 بی بی خان بہادر بی بی  
 گلکتاب بہرمان ہوس  
 عون نگر ایورڈ فشان ہوس  
 دغلی سے کہ اسکے عین  
 لکی ان پر گمان ہوس  
 غلق





دعا ہے جو نہ تیرا شکستہ جاوے  
 نہ دیکھو کہ ایک کھنکھار ہو  
 نہ دیکھو کہ ایک کھنکھار ہو  
 نہ دیکھو کہ ایک کھنکھار ہو  
 نہ دیکھو کہ ایک کھنکھار ہو  
 نہ دیکھو کہ ایک کھنکھار ہو  
 نہ دیکھو کہ ایک کھنکھار ہو  
 نہ دیکھو کہ ایک کھنکھار ہو

اور سر کردہ جتنے ہیں اوہیں  
 کوئی نواب کوئی خان ہووے  
 دست بستہ سلطنت ہووے  
 روبرو زبان ہووے  
 تجھ آفاق بین ہووے  
 اور سو اساطیر خان ہووے  
 حسین شایان کہ عرض ملک کی

۱۴۵  
 اب دعا دے کر دین ہووے  
 آمین آمین بخاطران ہووے  
 شادی و عیش حسرتی ہووے  
 آسے تھو دل سے تو امان ہووے  
 قصیدہ درود نواب فیہ المملک

آصف الدولہ بہادر شہزادہ  
 بی قلم گوشت سے منتظر  
 نور میں کہ ہر اس کا دل کو  
 خطا گشت ازاد کا دستور  
 زلف خیران میں سے فوجی بین  
 زلف خیران میں سے فوجی بین  
 زلف خیران میں سے فوجی بین  
 زلف خیران میں سے فوجی بین

<p>تیرا تیرا نکاح چشم قضا          باد چسپا تیرا تعالیٰ اللہ          زیر ران دیکھ کر تیرا اوکی          کیا عجب ہے کہ برق کا شعلہ          صرصر او کے قدم کو پھر شعلہ          جہد کرنے کا دل میں ہو جو خیال          اس جگہ تک جہان میں جکا بند          لاکھ بار ایک پل کے عرصے میں          فوج کا تیرے کر نسکے نہ شمار          کثرت او کی ہر جہت تو ہو کسوا          آنکھیں بل بل یہ نہر ہو بے نور          دوو ہو یہ بسند تو یوں کا          سقت حجام جس طرح شکے          او کی آواز سے بدشت کو کہ          بکلف دست جسطح سیلاب</p>	<p>او سکودیدار دشمنان ہووے          جلوہ گر آکے وہ جہان ہووے          خلق کا اوسپہ یون گمان ہووے          اسکے تیرے کے دریاں ہووے          ہمک کشاد او کی گرینان ہووے          مجھ سے لگے تو کیا بیان ہووے          دور از وہم انس و جان ہووے          پیو نیچے جیسا سے پھر یہ وان ہووے          گو عطار و صاحبان ہووے          بسکہ پھر گرد آسمان ہووے          جیسے شیشہ بتا بدان ہووے          آفتل انگیز جب و دان ہووے          قطرہ زن چشم اختران ہووے          زلزلہ یہ جہان تہان ہووے          حالت کوہ یون عیان ہووے</p>
--	--



این کتاب کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس کا مقصد صرف اس کے بارے میں معلومات فراہم کرنا ہے۔  
 اس کتاب کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس کا مقصد صرف اس کے بارے میں معلومات فراہم کرنا ہے۔  
 اس کتاب کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس کا مقصد صرف اس کے بارے میں معلومات فراہم کرنا ہے۔

اس کتاب کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس کا مقصد صرف اس کے بارے میں معلومات فراہم کرنا ہے۔  
 اس کتاب کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس کا مقصد صرف اس کے بارے میں معلومات فراہم کرنا ہے۔  
 اس کتاب کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس کا مقصد صرف اس کے بارے میں معلومات فراہم کرنا ہے۔

<p>آمین سب برہین بندگان حضور رہے تا آخر حرم و مسرور</p>	<p>ختم سودا کرے نعم ہر عا فصل سے حق کے تو جنت و جا</p>
<p>قصیدہ در مدح نواب زیر الممالک آصف الدولہ</p>	
<p>ہمایون در ستم جنگ</p>	
<p>لائی گھراؤں طیب کے ہر عقل چکانام اب قصہ سہل و سحر لیلے و منیام مجھ میں لو کہان یہ تراہ خیال خام عالیٰ فیہ آباد کے پی کر کیا تمام تجکو سولہ عید بھی گدرا مہیام تا اپنی میں دو اکرون کے کہ تو خوش نام اس میں سے تو پیکر شفا ہو جو شاد کام موضع پیل سے لے اپنا اتمام</p>	<p>سودا چھین کر کیا خواب غم زرام احوال و شکاو کیہ کے کنو کا طیب کنے لگا سن اور سکودہ دیوانہ و جوب جو کچھ کہہ دے تو میں ہوتا سوا کی رسا سہل طلب کر رہی ہر غذا کی زیادتی کیا سودا اس علاج سے کہ دے مسوا تہا دن لیون کہا کہ بتاؤ نہیں علاج و کی حضور عرض یہ کر جسکے سایہ میں</p>
<p>شتمے ہی یہ نوید قصیدہ ہر اسے نذر لیکراپ اس جناب میں حاضر و غا</p>	

اس کتاب کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس کا مقصد صرف اس کے بارے میں معلومات فراہم کرنا ہے۔  
 اس کتاب کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس کا مقصد صرف اس کے بارے میں معلومات فراہم کرنا ہے۔  
 اس کتاب کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس کا مقصد صرف اس کے بارے میں معلومات فراہم کرنا ہے۔

اس نظم کو تو کہید عائبہ افشنام  
 سو دایں بختی کو بادی بخت  
 دینا ہوا تو ہو آئی غوری ہوا  
 ہنسنا نصیب جام ویش ہوا  
 اصف الدولہ ہنسنا  
 رستم جنگ

ہنسنا یہ تکتے ہیں تو وہ ہنسنا  
 نام کہ جاس دیو دوس لڑنا  
 سن پیل کو پیر کا سکا  
 چلین ہو سنا شب ہو گزرت  
 موصو لشک سنا پیر  
 سامی بھول جاس اپنی یاد نہ  
 تری ہیبت سے نہ فلک سنا  
 ۱۲۸  
 سو دایں بخت  
 کا پنی ہے زمین کے چرخ  
 کلے کی طرح بل جلاوے  
 تیرے آگے جو درے روز  
 بیو میدان میں جنگجو  
 خوارا دن کے پھول جلاوے  
 داب کہ دم سنا دینے  
 آوے باغرض سنا دینے  
 روز ہجرت کے سو دایں بخت  
 من کا اوکے زور میں ہون حال  
 منہ چلا کر ہو چرخ  
 منہ کے کوہ تک ہو چرخ  
 منہ کے کوہ تک ہو چرخ

پہونچنا دوسکا سایدھی اور کچھ تک  
 اعدا سے برفصال کی تہیہ کر لے  
 ہو طر تو کان تیرا اقبال پیش پیش  
 کچھ کم نہیں جہان میں سلیمان تیرا جاہ  
 تو وہ وزیر مست کہ حیران ہو بینا  
 مہلج کا ایک چرخ تر ہو گریبان کرو  
 فیصل اسکا اس قدر ہے جو ایک بین بین  
 رتہ رتہ ہے وہ جو کہ تو قصدا دھر کو دھم  
 ذرہ کے ہر خاک کا او سکے فلک پہ ناز  
 تجھے کی کوئی مدح و ثنا مجھے ہو سکر  
 اس نظم سے عرض ہو مجھے عرض عا  
 اپنی تری جناب میں اتنی ہی عرض ہو  
 انصاف ہو کہ ہو وہ عطا اس جناب کی  
 دیہات جو ہیں صرف مہلج کو اور میں سے  
 اے گنج بخش خالق مرا ہے جو مدعا  
 ہا او کو تو نے زمین عنان کو لیا نہ تمام  
 و من حق و دش کی پشت پیرا ہو چہ تمام  
 نصرت کے جلو تری اور فتح اہتمام  
 گو اسنے یہ اصف دولہ ہر تیرا نام  
 شامان عصر دیکھ کے تیرا یہ اشتہام  
 اور حق کو کوفات نمود نہ زبان بکام  
 خوان کرم پہ اپنے وہ ہے ہیں ہلاو عام  
 پہونچے نہ اندگی سے بیک کوچ دو مقام  
 جس نظر میں پیر میں کرتے تو خرام  
 میں کیا ہوں کیا زبان منی اور کیا کلام  
 مقصد مرا قلیل ہو پہونچے باغرام  
 کس کا ملتی ہوں کہا کر ترا غلام  
 اور او کی میں ساجت و ست کروں ام  
 اس نقدی کے عوض ہو مجھ کو صحت طعام  
 کرنا روا حضور ترے کف نہ ہے کام

اس نظم کو تو کہید عائبہ افشنام  
 سو دایں بختی کو بادی بخت  
 دینا ہوا تو ہو آئی غوری ہوا  
 ہنسنا نصیب جام ویش ہوا  
 اصف الدولہ ہنسنا  
 رستم جنگ





فیاض باد نشان دین قرآنی کا احلام  
سرور جبریم نبیین کہ شیخ ذراہد درو  
نور است و ظرافت جہم کہ ہے فیض درو  
وہاڑے کے غنچہ گل ہے فیض درو  
نور تاج بین جہم اطفال و بچہ ستار  
کہ چوین رعایا یہ عامل و بچہ ستار  
نور دل بین یاد سبق ہے مشق و ستار  
من صدای جہم و ستار  
لے تا نام

[illegible]

تقسیم شد و در پنج نواب سرسبز ازاد شد

حسن رضا خان بہادر	
-------------------	--

صباح عید تراور یہ سخن پر شہر عام  
حلال دفتر نیلے کماح و روزہ حرام  
ہوا ایک وی از میں در و در ساقی با جا  
گئے بدل بسات سنای کے اکام  
کرے ہو مقرب اگر بانسا تمام

[illegible]

کہ تارہ دوست اوسکا در دیو جی  
 کرم خون کس غلبت کو ایام  
 کائنات عالم طاقی کو بخش  
 اسکی کو دین کردہ عزیزان  
 بزرگ صفا فیل کا ہے در حاکم  
 ظہیر شہ قند کار ہو سوسا  
 نئی دود سک بخا گیا دین  
 سب جو کس اوسکے سبک نام  
 اگر دود دوست علم اوسکے

جہاں تھی زبان کا حسن و قبا خان نام  
 رہو درو خان ملک تبت ذی الاکرام  
 جہان میں صاحب فرزند اور لیا کہ  
 وہ کامیاب جو ہو سر نوشت کا نام  
 قدم کا ایک کراوس سرزمین پر توجہ  
 خواہ کر کم وجود دست فیض مدام  
 عیا و شرم ہوئی تہم اوسپہ علم حاکم  
 صدا کھرکنے کی ہر دیک کی صدا حاکم  
 کہ یہ مطلع انور حضور میں ارقام

اوسکی عید مبارک کا ترگر میب  
 رز و درو خان تلج المکان عالی قدر  
 کہ جسکی ذات فیوضات سرکاتی ہے  
 پہونچے ہو درو و لسترا ملک اسکے  
 جوہ کیا نہ کرے دستگیری بخیا  
 ہر چشم کان حروت دل و سکا مدد  
 ہر خلق واسطے خلقت کراوس کو خلق  
 وہ اوسکا خوان نعم ہو کہ ہر ملک میں  
 یہ قصد خامہ جواب و کی مع غائبے

کہ دن میں صفت پر کی کہ تیری پیشینہ  
 علی ہر صفت میدان و جہاں از تو فلام  
 ترا محمد سبک و دست اسقدر کہ نہیں  
 نیم حیات تین اوسکے خاندان  
 ہر ہوشی ہر ہوا اوسکے لطف و کرم  
 ۱۴۴۰

مطلع

کہ باز بچھلے جو سب کے تخم حمام  
 جو کور ویدہ نسیا و شکل ویدہ دام  
 پھر جو شیر کویشے میں ہو نہ ہوتا حاکم  
 بے رنگ اطفال ویکے لے انعام  
 یہ معدلت کا تری جزیری ہو بخاک

ترا وہ عدل چلے لجا تمام نام  
 کہی نظر جو سبے صید عید میں تیسے  
 بارہ زجود سدا تھلے کے ناخبر  
 اسی امید یہ تاقہ کر کے ناخن شیر  
 بیان ہو کہ تاملک نقصان عدل تیر

سوار ہو کے جو بانی تو ایسا ایسا  
 حضور اوسکے کوک بون کی جھوکی  
 عنان اوچک کر اوسے سب کو جو  
 غما میں لکھی کے ہر سے کما جو  
 کہ تار جود پہلو سب کی کما  
 کہ تار بات کی کما بون آس کی کما  
 براہی بات کی بونٹ کی کما  
 خدا کا کردہ جہاں کما کما  
 ہر کس کی کما جہاں کما کما  
 نظر اوسے کما جہاں کما کما

کہ تارہ دوست اوسکا در دیو جی  
 کرم خون کس غلبت کو ایام  
 کائنات عالم طاقی کو بخش  
 اسکی کو دین کردہ عزیزان  
 بزرگ صفا فیل کا ہے در حاکم  
 ظہیر شہ قند کار ہو سوسا  
 نئی دود سک بخا گیا دین  
 سب جو کس اوسکے سبک نام  
 اگر دود دوست علم اوسکے



اگر باغ بنامین ہو جب تک کہ  
 سے سرور سے شغل ملے جاوے  
 طرت سے ساتی کو ترے ساغر و غلام

حسن رضا خان بہادر

عزیز غفل کو سودا کی تھی جدائی شان

سودا کی تھی جدائی شان

نہ عدل مل کا تیر و صفت ہو کچھ مجھ سے  
 میرے دوست کا تھے مجھے نہ بھالے کچھ  
 مرا ہمیشہ یہ مقصد بدل نہفتہ سے  
 تھے مخالفت مذہب میں کیسے ہی جلد  
 خدا کو ادنیٰ عبادت سے جو بھی منظور  
 ہوا ستر تر آلودگی سے واس پک  
 یقین ہو یہ کہ وہ سر کے تین کہ زور  
 بس اب جہان میں کوئی ہو جو تجھے کچھ  
 ہمیشہ حق کی طرت سے وہ سرور و عزت  
 سرور دولت و نیانے کا غیر اپنا  
 اگر ہزار طلاق او سکودوئے تو لیکن  
 غرض کہ اسلئے تیری یہ میں نہیں کی مرع  
 عوض میں اسکو صلہ کر کہ نہیں تجھے مرض  
 مجھے تو کوشہ خاطر میں اپنے ہو جاگ  
 کرے جو فخر و غایت پہ سخن سودا

کہ رفعت شان تیری پوری ہو جس جا  
 خدا ہمیشہ رکھے او سکودا عذر اکرام  
 رہیں بکلتہ طاعت یہ بند گان غلام  
 و تجھ کو کہ انھو نکاحا غیر ہوا انجام  
 ثواب و جزا آوے او نکاتیر سے کام  
 کرین طواف حرم او سکودا نہ حکم احرام  
 نہیں جو دوست ترا ہر وہ دشمن اسلام  
 تو زہر مرگ حلال او سپہ ہمدست ام  
 زبان خلق سے دائم ہو زور و زمام  
 کیا ہو تجھے ہو عاشق باشتیاقی تمام  
 نجا دیگی تر سے دے یہ تار و قیام  
 کہ چاہوں تجھے میں سکون میں ہم دوام  
 قبول ہو جو مرا حق و خودی لاکرام  
 کہ تباہ کر دین لیل و نہار با آرام  
 او بیتہ یہ جو خدائیں تیرے طویل کلام

وہ پوچھتا ہے کی تیرے یہاں جسے  
 انفاق جنون کرے اس کی محبت سے  
 میں بیجا کو ملائع اس کی محبت سے  
 کہہ دینا میں جنون کی وہ شہرہ کا حکم  
 کہ نہایت میں جنون کی وہ شہرہ کا حکم  
 کہ نہایت میں جنون کی وہ شہرہ کا حکم  
 کہ نہایت میں جنون کی وہ شہرہ کا حکم

نہایت میں جنون کی وہ شہرہ کا حکم  
 کہ نہایت میں جنون کی وہ شہرہ کا حکم  
 کہ نہایت میں جنون کی وہ شہرہ کا حکم  
 کہ نہایت میں جنون کی وہ شہرہ کا حکم

مجلس غلق کو قیام حکومت اسباقات منبر  
 کو ذریعہ کی شادی نصیب ہو آری  
 ہرگز نذر تری دیون ساکنان آفاق  
 ہم اسباب و ترادوست ہر پیش آن عشق  
 عدد ترا ہوا زانسان کا سودر شلاق

مجلس غلق کو قیام حکومت اسباقات منبر  
 کو ذریعہ کی شادی نصیب ہو آری  
 ہرگز نذر تری دیون ساکنان آفاق  
 ہم اسباب و ترادوست ہر پیش آن عشق  
 عدد ترا ہوا زانسان کا سودر شلاق

مجلس غلق کو قیام حکومت اسباقات منبر  
 کو ذریعہ کی شادی نصیب ہو آری  
 ہرگز نذر تری دیون ساکنان آفاق  
 ہم اسباب و ترادوست ہر پیش آن عشق  
 عدد ترا ہوا زانسان کا سودر شلاق

سبب مینی گرفتار ہوئی ہر میری ملاقت  
 نہیں وہ عمر کرباب آہو نہیں بجا سراق  
 کہ جو کمان کا قیفہ بندھی مقابل فراق  
 لیا میں فن سخن کھول کر کمر سر سراق  
 ہوں فحیاب دکھ جو ہو دی تیری فاق  
 ذلیل و خوار ہوں نہیں بچشم اہل نفاق  
 میانہ میں ہے حال زیر کمرہ رواق  
 گھوڑین کرتے پیا کفش ہاتھ میں ہوا چاق  
 کیا ہر اتنی وہ مخلوق کا جو خلق  
 کروں حاشا ہر پنا میں یہ تم وراق  
 بے سر ہو عمر میری جس سے زکندر رواق  
 ہزار طحلی نعمت ہونا مشک وفاق  
 نہ سو کھکھ ہوں طرح میر زافع کرفاق  
 دام مع میں تیری لکھا کروں اوراق  
 ہوا سن مانعین ہو دوا جو فن شعر میں طاق

دیار قوت و غنا لڑو گویا میری حجاب  
 سپہ گری میں تو گذرا شباب کا عالم  
 جو باندھوں اس پر کراچی بندو سطر  
 جو دست و پامین شکر ہی ذرا فاق  
 سوا بین تیغ زبانی لڑو ہن شکر  
 سلامتی میں تو لپہ روانہ رکھ مجھ پر  
 پھر کرو میں لپہ شمشیر استخوان اپنے  
 سوا ب تو اس کجی نوبت گذرئی ہو کر  
 سپرد جنگ جو ہر سر ہر شہ سب کی حرس کا  
 سوطالب تو میں حرس کرنا نہیں میر  
 عوض میں دی مجھ کو اس نقد کی تو ایسا گالو  
 نہ ایسا گالو کہ جس سے بددی و ترخوان  
 نہ شکل نور علی ان ہوں کہ اکو میں زہر  
 بنان وال میں سازش کر ایک گونہ میں  
 و غاپہ ختم کیے سہی یہ عرضی منقولہ

مجلس غلق کو قیام حکومت اسباقات منبر  
 کو ذریعہ کی شادی نصیب ہو آری  
 ہرگز نذر تری دیون ساکنان آفاق  
 ہم اسباب و ترادوست ہر پیش آن عشق  
 عدد ترا ہوا زانسان کا سودر شلاق

مجلس غلق کو قیام حکومت اسباقات منبر  
 کو ذریعہ کی شادی نصیب ہو آری  
 ہرگز نذر تری دیون ساکنان آفاق  
 ہم اسباب و ترادوست ہر پیش آن عشق  
 عدد ترا ہوا زانسان کا سودر شلاق

مجلس غلق کو قیام حکومت اسباقات منبر  
 کو ذریعہ کی شادی نصیب ہو آری  
 ہرگز نذر تری دیون ساکنان آفاق  
 ہم اسباب و ترادوست ہر پیش آن عشق  
 عدد ترا ہوا زانسان کا سودر شلاق

اندام جو تباہ کیا جس تک سے  
کے تباہ کیا جس تک سے  
کے تباہ کیا جس تک سے

کے تباہ کیا جس تک سے  
کے تباہ کیا جس تک سے  
کے تباہ کیا جس تک سے

کے تباہ کیا جس تک سے  
کے تباہ کیا جس تک سے  
کے تباہ کیا جس تک سے

سہول سے زیادہ مقید ہوں کی سال  
پس ہلکار لالہ خود دوسے یہ کہیں  
دس گے ہزار رنگ کے پسند میں ہر کو  
تقسیم کر دین فرقت غنچون میں حیل میں  
کس دین کہ چار نہر گلشن ہر کھنڈ باغ  
بارہ گوئی پر مغان سیکہ کہ بیج  
بند و قین بر شیشو نکے بھر کھنڈ  
جتنے ہیں نے نواز جہاں بیج اکیں

جس طرح چاہو کرین اس طرح کا سنگ  
رنگین شتاب مشک فیضان کو ہوا  
بیج ہوا ملک ہوزرہ پوش ایک بار  
دین دوپے رسالہ گل ہوا میدار  
چار آئینہ کوچ کے رہین مستی کار  
رکھیں نہ اب سولے کر کیہ نہ ہوا  
اگر شتاب سخن چین میں کرین زہار  
یشہ وہ کہ نہا سے بجائے کا اختیار

کے تباہ کیا جس تک سے  
کے تباہ کیا جس تک سے  
کے تباہ کیا جس تک سے

باد اگر نہیں تو اسے آن ویکہ لو  
پایا ہر امر مطلع ترے نے ہتھار

ترکش لگا کے دینے کو کھینچو بہار  
لازم ہر جھک چکے شراب طرب کا جام  
یک گلزمین نہیں کہ جہاں آب سپر  
غصے سے یکدگر کئے مڑتے ہیں کیہ موج  
بن خود ایکدم نہیں ہوتا سر جاب

گلگون پہ اپنے ترک ہزار ہوا ہوا  
گر مرد و جزو سیر گلستان کر اکی بار  
کرتا نہو دے کھینچ کے شمشیر لہر  
گر واٹھ حال و کو کہ ہر جگہ ہر جگہ  
ٹالے سے ہر شہ پہ جھلم سنگ آفتار

کے تباہ کیا جس تک سے  
کے تباہ کیا جس تک سے  
کے تباہ کیا جس تک سے

ان میں تازہ بلب  
سے اندون میں شمشیر کا روکار  
ان میں تازہ بلب  
سے اندون میں شمشیر کا روکار  
ان میں تازہ بلب  
سے اندون میں شمشیر کا روکار



دیو نہ تیری نام سے گشتن میں گر بہار  
 تیری سخا کی یاد سودا خاک پر نہال  
 ناخنِ بغیرِ مخوپن کو کجا ٹھینک کھل سکین  
 سیخا نہ چہاں میں کرم سو تے نہیں  
 برساتا ترسا صاحبِ کرم یاں تین کد اب  
 جو کچھ کہا میں اسکو خوشامد نہ بوجھو  
 دادا تر کو کد دست کرم کیا یاں کون  
 رکھو اب لگو مطلع تازہ پہ گوشر جان

پھولو کو آہِ رنگ کا لینا ہونا گوارا  
 بتلائے باغبان تو شمعِ دین شاخِ  
 تیری سخا جو بادِ سحر کی نہو مے یار  
 کوئی شکستہ حال بجز توبہ و غمار  
 ہوتا ہر رنگِ آتش یا قوتِ آبدار  
 یاں ارثِ ہر شجاع و سخی ہر بیکار  
 سائل کو نانِ وطن کی اڑو ٹوکی کی قضا  
 حور شید کی شنا کوئی کرتا ہے دہرا

سطح

ہج گھر پہر سے اور ہر کرے گذار  
 اور او کو پوچھتے ہو شجاعت یہ سن بکھو  
 یکدم جہاد کی تیغ کی برزش راہ ہو  
 اجزا پچھد میں جہادات کے یہ سب  
 بس تو نے پر کہ تیر تھا کار گر نہو  
 تیری ہی تیغ و تبر کی دہشت ہو زبان ملک

گرائی ابر لطف سے اتنا کہے بیار  
 اثر در کی چیری چیری کو بچہ شیعہ خوا  
 ولین اگر خیال کرے اپنے کو ہمار  
 پا جاوین چون عباس ابن علیؑ متشار  
 خاکے کو انہو دھین ہی پھٹے ہے وہ دوسار  
 تادمش لیرنے کی سلج پوشی اختیار

دلان و فدا جو کہ بنیے نین دره  
 ابرو یک کر گردان کو بدین پیر این چادر  
 ای پنهان چو کمان که در پرتو  
 می مستی چو خنجر که او را ستا خنجر  
 رزمی که در غوغای تو سیدان تو کج  
 اسلحه تن که پیر و پیش می تو کج  
 سواران تو که تا قرب که با لوط که قتار  
 سواران تو که تا کلبه دانه نین که کج  
 سواران تو که تا کلبه دانه نین که کج

دیوبند میں مولانا محمد شفیع صاحب  
 لکھا کہ اس آئینہ میں تمام باریاں  
 کو یکساں کو یاد کر کے اس روز  
 بیت الخلاء کو یاد دہانے اور  
 مرنے کا جو جنم توڑی مرنے کے پسین کر قرار  
 ہو جائے تو یہ باریاں بے خوف  
 و ہراس رہیں گی۔

جو جمع سے ملائے وہ پادوسے سے ہم عدو  
 فرمایا ہم ایک بول اوجھل یوں کہ ایک سال  
 یوں ہر عدو کو کہیں میں اس کو چھوڑ دو  
 دھت پیم تو کیا کر دے اس کا ہر خواہ  
 گنگ خاں

[illegible]





ادب و احق اوستا سائنس  
 کس کو اس کی مٹی و سبزین  
 دوسرا اولیٰ ان کی کس  
 ایک کتاب ہے  
 کتابت و ادب و احق  
 کس کو اس کی مٹی و سبزین  
 دوسرا اولیٰ ان کی کس  
 ایک کتاب ہے

قصیدہ در مدح نواب احمد علی خان سیف الدولہ پسر

سید صلاحیت خان بہادر

فخر صائب جو وہ کرے تمہیں  
 اوسے دیکھا تو تھاپٹ ٹمگین  
 خبث کرنا کسو کا خوب نہیں  
 نہ کچھ اس سے برآ و مطلبین  
 ملے گو تجھ سے سب کرین نعرین  
 بزم شرا کے ہیں جو صدر نشین  
 لے ہدایت سے تا کیم و حرین  
 کونسا کبر ہے جو اد نہیں  
 سمجھے ہر ایک اپنی چین چین  
 بوعلی ہو صفت نعال نشین  
 جاوین گریہ مشاعری میں کہیں  
 کرے تکلیف شعرا و نگے تین

ہے سخن سنج اک جوان متین  
 رات جا کر میں اوسکی خدمت میں  
 میں جو پوچھا سب کہا مت پوچھ  
 نہ کچھ اس سے حصول دنیا کا  
 لیکن اے یار تجھے کتابوں  
 داغ ہوں ان سے اب زما نہیں  
 لیتے سودا و تیر وقت نام و درو  
 کیا غرور و دماغ کیا بخوت  
 شل شیرازہ کتاب اللہ  
 تنگ جانین جو بزم کا اوسکے  
 بعد مدت و سبابت کے  
 میر مجلس کی تاب و طاقت کیا

کس کو اس کی مٹی و سبزین  
 دوسرا اولیٰ ان کی کس  
 ایک کتاب ہے  
 کتابت و ادب و احق  
 کس کو اس کی مٹی و سبزین  
 دوسرا اولیٰ ان کی کس  
 ایک کتاب ہے

۱۳۰

کس کو اس کی مٹی و سبزین  
 دوسرا اولیٰ ان کی کس  
 ایک کتاب ہے  
 کتابت و ادب و احق  
 کس کو اس کی مٹی و سبزین  
 دوسرا اولیٰ ان کی کس  
 ایک کتاب ہے



مگر بدست خود چون چکے را است  
 و در آید و چون چکے را است  
 و در آید و چون چکے را است  
 و در آید و چون چکے را است  
 و در آید و چون چکے را است  
 و در آید و چون چکے را است  
 و در آید و چون چکے را است  
 و در آید و چون چکے را است

<p>                             گلشن و ہر میں چہار طہر                              غنچہ کی بھی گروہ میں بست کیا                              ہو ایک سے خاصہ بار یاب حضور                              اس چمن میں غرض ترا محتاج                              لالہ سال گرہ ہے پیالہ میرے ہاتھ                              دست و پالنے لگ کر سے ہر حد                              پوچھتا ہے ہر ایک سے سچ کہہ                              لکھ میں تیرے ترے ہر شب                              نیند ادا سکونہ آوے تا نہ پڑھیں                              تیرے سہرنگ کا کروں کیا وصفت                              جو نہ پتنگ اوسہ تھکدو دیکھ سوار                              غرض اس گفتگو سے لے نواب                              کیا کرد و محامین تو سلامت و                              خوان نعمت سے تیرے تھکدو                              سنگ تیرا آستان کا بعد از لوس                         </p>	<p>                             ایک مجلس جو وہو بڑے تو نہیں                              او کی بخشش و رشہ سے رکھتیں                              برج قائب سے کہہ دے کہیں                              ہے تو کہو سے لیکہ تا کہیں                              کھٹ نہ گس پہ کا نہ زمین                              باد کر تیرے تیغ و خنجر کہیں                              سر مرا ٹنگر یونہی سے نہ                              حالت نزع کے زہر ہا د قریب                              چلے افسانہ سورہ یسین                              تو ہے جس کا دیغ و خون نہ زمین                              چلے جھمنست ہو وے دے لین                              نہیں ہے اس پنہا غلیمت سنگین                              تیرے دروازہ کا ہون خاک نشین                              صبح شیرین علی ہر شب نگین                              خواب کرنے کو ہر صبح بالین                         </p>
--	---

خیر عجب اس تو سید کی ہے  
 نہایت چو دل لبا دارا  
 نہایت چو دل لبا دارا  
 نہایت چو دل لبا دارا  
 نہایت چو دل لبا دارا  
 نہایت چو دل لبا دارا  
 نہایت چو دل لبا دارا  
 نہایت چو دل لبا دارا

اسم ۱  
 فقیر و روح نواب  
 بیست علی خان خواجہ  
 محمد شاہی

نام شریف سودا پر ہرمان ہو  
 گواہی دے کہ دولت بہانہ  
 نام شریف سودا پر ہرمان ہو  
 گواہی دے کہ دولت بہانہ  
 نام شریف سودا پر ہرمان ہو  
 گواہی دے کہ دولت بہانہ  
 نام شریف سودا پر ہرمان ہو  
 گواہی دے کہ دولت بہانہ  
 نام شریف سودا پر ہرمان ہو  
 گواہی دے کہ دولت بہانہ

چشم در زمین بودید مایه ای بوس  
 برادر از عشق کی قدرت گمان که وان بود  
 خلقت ندید و دوسه خاطر ایمان بود  
 عالم کا گو که زمین بر باد خاغان بود  
 کس در دل پیر آفریده چرخ نشان بود  
 آنکه نفس با زبان که بلبل کا نشان بود  
 مشت جباب جو سے می خواست پوشت  
 چشم که و از نوین ست دانه کا زبان بود  
 جب ناتوان کی اوسکو منظر پرورش بود  
 سو او سسکے سایہ نیچے آدوی تو پہلوان بود  
 فرشتہ سید اوسکے خاک ذرا جو نہ محبت  
 بیست سے دن بیان ہون بر زانو آن  
 سیراں میں جب کہ ہر دو ستارہ پر  
 حلقہ بگوش اوسکے ہم چند وان گمان بود  
 بندہ ہوں ایک اوسکے زمین ترسے وفا  
 خیمے سے خاک نوین اوس کو جلا بھان  
 اوہم کا کیا بتاؤں شمشیر کا بین اوسکا

<p>                             قبضے میں لر زمین سوا در تا آسمان ہو                              کب بشر فی روپے کی نزدیک طاقتان ہو                              کیسہ سود و کیر جو کام اپنا تبہ وان ہو                              رتبہ نہ انکو پیش آرباب ہمتان ہو                              اہل کمال آگے دنیا میں غرودشان ہو                              وہ بھی کوئی نشان جو جو فیل پر روان ہو                              دو مشت خاک حسین اگشت متوازن ہو                              بڑو عوی خدائی کیو نہ کر مجھے گمان ہو                              میں ادیر سر پر میرا بست خان ہو                              آنکھوں کو امن ہوئے جنگے تین امان ہو                              سمجھے مردہ کوئی جو اوسکا مزاجدان ہو                              اشعار میں غزل کو نکلن نہیں بیان ہو                         </p>	<p>                             اگر تو کیا اکوٹھیں دل چاہتا ہر ترسے                              ستارہ حریف بولا سو واکر قدر ورسے                              یہ تو بیٹے ہیں اتنے آفاق میں کہ جنگو                              محل و گھر جو پوچھو پھر میں اور پانی                              عمدہ تو وہ کوئی جو نزدیک فہم جسکے                              نام نہ کو سے بہتر دنیا میں کیا نشان ہے                              ملکوں کو سرزد میں سے حاصل ہی ہو آخر                              ارض سا کا ہونا قبضے کر بیچ اپنے                              جو کچھ کہا ہے تو نے یہ تجھ کو سب مبارک                              دیکھے جسکے جلوہ پاکیزہ طینتوں کی                              جو مرتبہ جہان میں جو بے نیاز یوں کا                              یہ وضع لاوا بالی رکھتا ہے وہ کہہ کا                         </p>
--	--

مطلع

<p>                             پھو لو کی بوسہ گلے گلشن میں گر گراں ہو                              بکت ہو یک نگہ کو یوسف تووان گراں ہو                         </p>	<p>                             بلبل کو گاہ سکر انعام بوستان ہو                              لاکھوں کو جس گلہ میں ہر گز کو خریدے                         </p>
--	---

جسکے بڑے ترسے سوا و سکا وہ یوں کہ  
 کرنا ہوں تو جس سوا و سکا وہ یوں کہ  
 کیسے کیسے کیسے کیسے کیسے کیسے  
 سنا وہ شخص بولا ہم بھی یوں کہ  
 ماسرودل ہوا میں پیاں کا زبان ہو  
 و ترن اوسکو خندے سے باریہ کمان ہو  
 کہنے کا غلط ہے اسے باریہ کمان ہو  
 کہ چول ہاں گاہ چین تو چمک میں بی ہے  
 لانا تو تب میں او سکا اگر مکان ہو  
 جو نے چھوٹے کا نادان سکا مکان ہو  
 عجب سے داب سوا وان یہ دور کو دار ہو  
 طاقت ہو کہ با ہم فضا ہوں خاک ہو  
 ریا ہوں ایک میں ہی جا کہ خدو اوسکا  
 چوں چہ گوہر بن میں اک کہ سنو زبان ہو  
 ریا ہوں ایک میں ہی جا کہ خدو اوسکا





نہری جی ذات سے تعلق ہے جو غفر  
تکین غلامی میں کیا بندگی میں رہا  
مرا یہ کچھ کو نہیں بھولی ہے کہینہ  
دست سے دل میں بھی ہے شیش کی  
اسے دل تو بے غم نہ رہا کی طبیعت کی طبیعت

جس دست میں ہر اندون سو واک کی ہو رہا  
دیکھا جو میں تو ہے وہ عجیب کی قام ہو

اور اس جگہ دو لون نظر آیا کہ کیا کہو  
گندہ بارو سر پانوں کی اس کے ہر ایک فار  
ہم صحت یان پر م سے اس کے اگر کوئی  
مانند شیش سے منگلوں میں کو کھول  
اجال تو یہ کچھ ہو جئے کیا بیان  
اڑتا ہر جو کچھ ہو تو کتا ہوا اس سے  
بعد از سلام شوق کیسے پائے دوست  
پر تو نہیں کہ پہونچے دو پانوں میں گر  
جیسے تھے قدم کو جدا کئے رہ گئے  
مانند برگ خشک کہ ہو غل سے جدا  
اب نہ رہی ہو کہ آویسے جو باوند  
تقصیر غفہ کی ہے تر سے یا گناہ کی  
تیرے کرم نے مجھ کو بد آموز کر دیا

سے طاقت شہو وہ ہے نے اب گفتگو  
اور پانوں سے گندہ گیا اس کا ہر ایک  
دان جانے پوچھتا ہو کھوا و کھال کو  
چاہے کہ کچھ کہے تو بلو کی ہے وہ سو  
امیں جو اس اسکو جو آجائیں میں کچھ  
جانے ہنسنت خان بہادر کو جو تو  
لے بوستان دل کی تنہا کی رنگ پر  
کوڑی رگوں کی ہے سدا جگہ آرزو  
نے دین کی ہر تلاش دنیا کی جستجو  
کئے تھے مجھے میں رشت میں تلے ہر ایک  
چو شہلا آگ اپنے تین دین رشت دور  
انسان یہ نہیں مجبور مجرم جو سمجھے تو  
اتھی ورنہ مصیبت کی کب میں سیکھو

اب ہر بار باغ کو تانے ہنسنت  
مقبول تچہ مشام کو ہر دوں کی  
کچھ طبیعت اس قدر انسان خود غفلت  
وہود ہو کر میں نہیں جو آدم کی جان کو  
شجہ کی تھے کوئی کی جان کرے  
جسکا چراغ خاد زین تا اب ہر دو  
جس کا ہر دو دست میں مطلع نہیں  
۱۲۵۵  
اسم ی نہ کچھ ہماری تو گفتگو  
مطبوع

شہزادہ ہو جمال میں ہر اور سے  
جلدی میں وہ طبیعت محبوب تغیر  
جو میں تیکہ تنگ کی کیا کیا بیان کو  
کچھ میں جسکو ہے وہ تہور کی آہود  
سیدان میں کا ہر اسے تو کیا ہے  
انسان میں کا ہر اسے تو کیا ہے

افسانہ روز زم دی ہر اسے تو کیا ہے  
دیار الہ سندھ کی ہر اسے تو کیا ہے  
لہذا کی ہر اسے تو کیا ہے  
سوال پر ہر اسے تو کیا ہے  
سوال پر ہر اسے تو کیا ہے  
سوال پر ہر اسے تو کیا ہے  
سوال پر ہر اسے تو کیا ہے

اس کی جو سنی وطن و قریب و دور سے  
 اس کی جو سنی وطن و قریب و دور سے  
 اس کی جو سنی وطن و قریب و دور سے  
 اس کی جو سنی وطن و قریب و دور سے

اس نظم سے غرض نہیں مرع و شادمان  
 سو واکرے سے ختم دعا ہے پرخن  
 نازیز آسمان ہورائیں صبح و شام  
 روشن ہو تیرے دوست کا ہر حال پیش

اس نظم سے غرض نہیں مرع و شادمان  
 سو واکرے سے ختم دعا ہے پرخن  
 نازیز آسمان ہورائیں صبح و شام  
 روشن ہو تیرے دوست کا ہر حال پیش

قصیدہ و نعلیخ قریب و دور سے مرع و شادمان

کما او شادمانی مجھے مئے سکر اشعار  
 کر کے تحمل دل اپنے تو کما کر اشعار  
 کیا عجب ہر کے اندیشے جو برابر اشعار  
 تیرے لگے جو پڑھے کوئی مخنور اشعار  
 گو ہوا قریب زبان کا تیرا جو ہر اشعار  
 شعر سے میرے کیسے نہوں برتر اشعار  
 پڑھو دانا کی تو نفرین پہ مکر اشعار  
 تیرے دیوان میں و انین کو فرشتہ  
 ہو یمن یا فقر غرض تیری دوسے بھی ہر اشعار  
 مرع معنی سے تیرے پاؤں جو شہر اشعار

جب کے سورج حسین میں اکثر اشعار  
 لے پیر چار نعلیخ میں گردن ہون اشعار  
 ہیں جو خاقانی و فردوسی سعدی اشعار  
 اولیہ کہ مجالس میں زبان دانوں اشعار  
 سخن ایسا نہوسر زد کہ دل اوسکا دو نیم  
 دومی یہ جو تو چاہے کہ نہ مجھایو کوئی  
 شعر حسین یہ بھی نادان کہ نہ پڑھو کیا  
 سومی گر کہ تجھ سے کوئی نادان کہین  
 شعر میں تو نہ پڑھو جز امید ملاح  
 چار میں بال زن او کو نہ بچھو فلک

اس کی جو سنی وطن و قریب و دور سے  
 اس کی جو سنی وطن و قریب و دور سے  
 اس کی جو سنی وطن و قریب و دور سے  
 اس کی جو سنی وطن و قریب و دور سے

اس کی جو سنی وطن و قریب و دور سے  
 اس کی جو سنی وطن و قریب و دور سے  
 اس کی جو سنی وطن و قریب و دور سے  
 اس کی جو سنی وطن و قریب و دور سے









ایک دفعہ امام حسینؑ کو ایک شخص نے کہا کہ میں نے تم کو دیکھا ہے کہ تم نے اپنے  
 سر پر تاج پہنا ہے اور اس میں ایک کلمہ ہے جس کا ترجمہ ہے "میں نے تم کو دیکھا ہے"  
 امام حسینؑ نے فرمایا کہ میں نے تم کو دیکھا ہے کہ تم نے اپنے سر پر تاج پہنا ہے  
 اور اس میں ایک کلمہ ہے جس کا ترجمہ ہے "میں نے تم کو دیکھا ہے"

<p>                             پھر اس کو سکون کے اولی الامر میں کر دیا                              امام ہر حق و معصوم پاک آقا جدا                              امام ہر دو جهان آپ اور امام تراز                              کیا یہ فرض ہوئی جاہ او سکون شداد                              تھا اس عقیدے کے لئے خارجی مودر                              نہ فرد و فردین میں رہی ہر نہ افراد                              مگر مطیع بدل تھی سو آگہ الامجاد                              کہ ہر وہ ہر اطمینان رسول مستشاد                              بتا جنگ و دینیہ مسلح کی بنیاد                              کہ اس کو ساتھ مٹے قمع تھے رشت نہاد                              گیا مدینہ سے کہ بل کو لیکے آل اولاد                              جہان میں صاحب حق کی طرف کریں ہلا                              ثبوت حجت ایزد ہر او سپہ روز واد                              خدا کے نزدیکی حجت ہر قتل کی زیاد                              رکھا سر پہنے کو جائزہ فخر بیاد                         </p>	<p>                             یزید کو تو مسلمان گئے ہر انو قناس                              جیسے کہ کیسے اولی الامر ہر حسین شہید                              کہ جو نبی کا نواسا علی کا تھا فرزند                              یزید کیونکہ اولی الامر ہر بتا ملعون                              یزید کو تو اولی الامر سمجھے ہر مردود                              خدا رسول کی لئے جیسا اطاعت ہے                              یہ وہ اطاعتیں ظاہر میں تھیں مخفیہ                              خبر حدیث سے قرع اس کی بھی رکشا ہو                              علی کے ساتھ جو پوچھی ہی نہ کیوں الی                              صحن کی صلح کا باعث یہ تھا مواویہ                              حسین لکھنے پہ تھجے حسینوں کے                              حدیث ہے کہ اگر سو نہیں ہو کر جمع                              نہ ہاتھ صاحب حق کر کو یہ انکے کمر                              بھلا حسینؑ نہ جاتا تو اس پر کیا کرتا                              خدا ان اہل دعا سے تمام کر حجت                         </p>
---	--

ایک دفعہ امام حسینؑ کو ایک شخص نے کہا کہ میں نے تم کو دیکھا ہے کہ تم نے اپنے  
 سر پر تاج پہنا ہے اور اس میں ایک کلمہ ہے جس کا ترجمہ ہے "میں نے تم کو دیکھا ہے"  
 امام حسینؑ نے فرمایا کہ میں نے تم کو دیکھا ہے کہ تم نے اپنے سر پر تاج پہنا ہے  
 اور اس میں ایک کلمہ ہے جس کا ترجمہ ہے "میں نے تم کو دیکھا ہے"





\_\_\_\_\_

افسوس کہ اس کی ہر بات میں  
 ایک نیا ہیرو پیدا ہوتا ہے  
 جس کی ہر بات میں ایک نیا ہیرو  
 پیدا ہوتا ہے جس کی ہر بات میں  
 ایک نیا ہیرو پیدا ہوتا ہے

[illegible]

۱۵۴  
 برکت سے جلالت شہر گنج گنج  
 بدربان جیسے لیز و بدبو سے چوں نثار  
 پین پر اعلیٰ اور کبر سے ہزار  
 امتد مخ چوکے کلدزن سے متوا  
 لاجنب و زمین سے ہر چوں مخ متوا  
 عقور کبریا کی پشت پر  
 آ کے ہو سوا

مشرقی اور مغربی  
 وصال اپنے منہ کو سیدھا  
 آتشہ سرخون کر نسیب دلاؤ زمین دانستہ  
 جہیز سب پر یکساں ہو گیا ہے اور سب  
 سب پر اس قدر کہ جو بتلا ہے اور سب  
 یکساں ہے زور سے تو اس کا شمار  
 شہیدان ادعا کا ہے بظلمت اس پر سوار  
 ہے اس قدر کہ اگر اس کے نکلے نکلے  
 ہے وہ کہہ دے کہ وہ حق و زور  
 ہے کہ اس کے باوجود کہ وہ حق و زور  
 ہے کہ اس کے باوجود کہ وہ حق و زور

انداس پ خانہ طریغ اپنے پانون  
 آکدن گیا تھا انگو یہ گھوڑا براتین  
 ستریسے خطا سیاہ و سنیہ سوہ اسفید  
 پہونچا غرض عروس کا گھر تک نہ ہوا  
 سٹھا تو اسقدر رہے کہ وہ چونکہ کہ تم منا  
 دہلی تک آن پہونچا تھا جس دن کہ شریہ  
 مدت کو کر لویو نکو آڑا یہ گھر میں بیچہ  
 ناچار بیکے تب تو بند ہلایا میں اور پین  
 جس شکل سے سوار تھا اوس دن کی کائنات  
 چاہا کہ خود دونوں ہاتھ میں پکڑو تھا ستریا  
 آگے سے تو بڑا اوسے وکھلاو تھا جس  
 پھر گزروہ اسطرح بھی نہ لاتا تھا وبراہ  
 اس مضحکے کو دیکھ ہوئے جمع خاتون عام  
 بیٹے اسے لگا دکھاتا ہوش یہ روان  
 میں کہ انہوں غرض کہ ہر اک وہی شکل دیکھ

جز دست غیر کے نہیں چلتا ہر زنیہ  
 دو لکھا جو بیاتہ کو چلا اوسپر ہوا  
 تھا سر و سا جو قد سو ہوا شاخ باوہ  
 شہنشاہیت کے درجے کو کہ وہ طرف گزرا  
 لیکن ابلیکدن کی حقیقت کو نہیں پایا  
 مجھے کما نقیبیہ اگر ہے وقت نکلا  
 ہو کر سوار ایک روئید انہیں گلزار  
 ہتیار باندھ کر میں ہوا جاکے پھر سوانہ  
 دشمن کو بھی خدا نہ کر دین فیل خوا  
 ایک ایک کو پاشہ کہے پانون تھوٹکار  
 پیچھے نقیب ہائے خالاشی سے مارا  
 ہتا نہ تھا زمین سے مانند کوہا  
 آشرہ بروئین کو کتر تھے یون پکار  
 یا با زبان باندھو یون کو وہ ہتیار  
 تیغ زبائے کاٹنے کرتا تھا گل شمار

سنا تھا کوئی بچہ دلا بیٹہ جو چپکے  
 سنا تھا کوئی بچہ دلا بیٹہ جو چپکے  
 سنا تھا کوئی بچہ دلا بیٹہ جو چپکے  
 سنا تھا کوئی بچہ دلا بیٹہ جو چپکے

۱۵۵  
 رکھتا تھا کوئی لاکے پیار کیونکہ  
 رکھتا تھا کوئی لاکے پیار کیونکہ  
 رکھتا تھا کوئی لاکے پیار کیونکہ  
 رکھتا تھا کوئی لاکے پیار کیونکہ

دست و دعا و شاکہ میں ہم وقت گزار  
 دست و دعا و شاکہ میں ہم وقت گزار  
 دست و دعا و شاکہ میں ہم وقت گزار  
 دست و دعا و شاکہ میں ہم وقت گزار





آید صد انگنبدش از جنبش نسیم  
دل در تعجب است که گایدستهای او  
و نهت کس با اش چه نویسم که در نظر  
حاجت در آن حرم مفروع چراغ نیست  
فی الفور میرسد پدرخانه قبول  
بر سطح او مقابل محراب جوش نیست  
دیدم چو عکس قبه درین او در آب  
یکری او ز مرتبه انبیا بلند  
جاروب صحن شکل خطوط شعاعی است  
هر چند چای رفته بکس دیده ام و نه  
آیند و رستار نظر دزد سس خاک  
چای باین لطافت و غریب کینج است  
مردم گرد او همه وقت از سینه وضو  
نقاشی عمارت آن سجده گاه حسل  
نقاشان و که رنگ طراز است چون بهار

بنگر که نشان رفتم از عرش بر سرست  
هم در بهار و هم بخزان تازه و ترست  
چون سر نوشت صاحب ایمان بهوت  
شب تا صبح تجلی حق شمع منبرست  
آنجای برای مرغ ذما فیض شیرست  
چشم پر آب جانب ابروی دلبرست  
پنداشتم که مهر بگو شرشاد برست  
بمغش بوسعت کرم حق بر ابرست  
جار و بکش بصورت سلطان غرست  
دل را از ان صفا که بروید یاد برست  
عکس اگر درون ز بهوای بکدرست  
آتش چنان قریب که بالسیا برست  
چون صورت صفت خرد دیده سرست  
در تازگی ز باغ جان هم فرو ترست  
گلشن بهر گلی که ز دیوار تدارست

فرستاد که کدو در مرغ  
بر عارض نگاه چو زلف  
از دم بلبل صفت بود دست کاغذ  
از ریش دران احوط قفا را بجا برد  
مطلع بود صفت او در مرغ دیگر است  
از عکس دیگر لاله و کیو صفتیست  
از عکس دیگر قمر اقیانن برابر است  
از عکس دیگر شمشاد است و صفت او  
از عکس دیگر شمشاد است و صفت او  
از عکس دیگر شمشاد است و صفت او  
از عکس دیگر شمشاد است و صفت او

در فرض هیچ  
 خود را بدل صدای قمری  
 هر که بود متذکر قرآن  
 لا یتکلم کلهم حق تبارک و تعالی  
 که تو می بینی شایان که صدای تو  
 در گوش ما ز می شنود و از خود تو  
 خوش لیلی است او که هر که ترا  
 با این صفات صلاح است و علم است  
 و اعطای و اعطاست که تا از حق او  
 سوره صوبیت فردا است حق او  
 لا ریب و شکوفانه بود خانه خدا  
 که اینها که او را یک یک می خواند  
 فردا او را مقام و در کت نماز خواهد  
 که گوید که گوشت کند و که او را  
 که گوشت کند و که او را  
 که گوشت کند و که او را

سو دوا اگر  
 در بر آن  
 شمع که واقف است  
 او را که زبان  
 بودم و این  
 با کعبه این  
 تا که بگوید  
 از انسا و گفت  
 حقیقت

نور تو عیدِ جناب باری  
 حسیات کر دل گرم و دم مست  
 محبت کا دس اپنے دل پر  
 حسیات کر دل گرم و دم مست  
 محبت کا دس اپنے دل پر

نور تو عیدِ جناب باری  
 حسیات کر دل گرم و دم مست  
 محبت کا دس اپنے دل پر  
 حسیات کر دل گرم و دم مست  
 محبت کا دس اپنے دل پر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شعوی ول قصہ در عشق پسر شیشہ گر بزرگرسر بطور  
 ساتی نامہ و دیگر حکایت شیخ و دعار پادشاہ

<p>مراد دل نام پر او سکے ہے شیدا                  وہی ہے آب رنگ اپنے چمن کا                  چمن میں ذکر ہے او کے ہر تفریح                  یہ جلوہ حسن کا ہے گل میں اوس سے                  دلوں کا عاشقوں کے محرم راز                  کہیں نور چہ راغ خانہ ہے وہ                  کسو کے دل میں پاناہوں اور درد                  اوسی کا جلوہ حسن زلف نہ و                  کسی جاگہ میں عیسیٰ کا ہو وہ دم                  چہ راغ ویر کہے سے نہیں دور                  ہر یک جاوہ باندازد گر نہ</p>	<p>کیا ہے جن فوسن و عشق پیدا                  وہی معنی ہے طوطی کے سخن کا                  گلوں کو دانہ شبنم ہے تسبیح                  اثر ہے نالہ بلبل میں اوس سے                  اداؤں کا خوبان کے دسانہ                  کہیں سیوند دل پر دانہ ہے وہ                  کسی سینے میں تاثیر دم سرد                  اوسی کے نافہ آہو میں ہے بو                  کسی جاہو سوم اگر پراز سہم                  یہ دونوں روشن از یک عالم نور                  گہر میں آب پتھر میں شرر ہے</p>
---	---

خون کی ملکیت کی بادشاہی  
 کہکھ عقل کو میں دے کے بیاہ  
 کہکھ عقل کو میں دے کے بیاہ  
 کہکھ عقل کو میں دے کے بیاہ  
 کہکھ عقل کو میں دے کے بیاہ

نور تو عیدِ جناب باری  
 حسیات کر دل گرم و دم مست  
 محبت کا دس اپنے دل پر  
 حسیات کر دل گرم و دم مست  
 محبت کا دس اپنے دل پر



دینی جہاد کی تمام باتیں  
 دوسرا قبضہ حضرت امیر المومنین  
 محمد بن علی کا نام رہنا ہے  
 دینی جہاد کی تمام باتیں  
 دوسرا قبضہ حضرت امیر المومنین  
 محمد بن علی کا نام رہنا ہے

محمدؐ ہر ہر جہاد کی ہے  
 نبوت کے ہے مسند کا سزاوار  
 جلاوے منصب پیغمبری کو  
 نہ پھرتی آسمان گرد و سر خاک  
 کہ اوست کی ذات عین ذات حق ہے  
 یہ فرمایا انا احمد بلا سیم  
 پر اوس سے ہے حدیث من ربانی  
 کہ جب ایسا شفیع الذنبین ہو  
 رکھے کوہ گنہ وان کاہ کا حکم  
 و فور اپنی سے آمرزش ہو بقدر  
 پھر نے جنت گنہگاروں کے وصال  
 شرف آدم کا فخر انبیا ہے  
 کہ نبیوں سے بہتر اوس کے اصحاب  
 کوئی علم و سخا میں شہرہ آفاق  
 سوا اوس کے رسول مجبسی کی

محمدؐ جگہ میں سالار رسل ہے  
 یہ بولے روز مولود اوس کے اطوار  
 دو عالم کی بنا وہ رہبر ہی کو  
 نہ پند ا خاک سے ہو تاج وہ پاک  
 اوست کی ذات سے اثبات حق ہے  
 لیا جب نام پاک اپنا یہ تعظیم  
 خدا کا اوس کو ہم سمجھیں ثنائی  
 ہمیں کیونکر نہ رحمت پر یقین ہو  
 جہاں بخشش پہ ہوا دس شاہ کا حکم  
 وہ بیٹھے جب صف مجتبیٰ کے اصد  
 زبان پر اوس کے جیش سی ہوا قال  
 کہوں کیا خلقت انسان ہیں کیا ہر  
 کرنے جو ہم سری اوس سے کتاب  
 کوئی صدق و عدالت علم میں طاق  
 غرض طاقت کہے وصف شہنشاہ کی

دینی جہاد کی تمام باتیں  
 دوسرا قبضہ حضرت امیر المومنین  
 محمد بن علی کا نام رہنا ہے  
 دینی جہاد کی تمام باتیں  
 دوسرا قبضہ حضرت امیر المومنین  
 محمد بن علی کا نام رہنا ہے

جہان میں جہاد کا ہے وہ شہرہ آفاق  
 جہان میں جہاد کا ہے وہ شہرہ آفاق  
 جہان میں جہاد کا ہے وہ شہرہ آفاق  
 جہان میں جہاد کا ہے وہ شہرہ آفاق



ہاں ہے جس روش پر غل غل  
 چلی ہے اس بلبل کا بلبل خوش کار  
 ۲۸ لٹ کے ہے یہ امداد  
 مغالے کا رہا ہے پھل  
 درو دیوار پر ہے کلر ہر سزاو  
 نظر آتا ہے دو تار بھل  
 مضاعف ہو گیا باغون کا حصول  
 مضاعف ہو گیا باغون کا حصول  
 سطر ہے زبیں فلک افشان  
 سطر ہے زبیں فلک افشان  
 بیابان ہے غنچہ گلستان  
 بیابان ہے غنچہ گلستان  
 ہاں زلفون کی بکلیں فلک سے  
 ہاں زلفون کی بکلیں فلک سے  
 سر پام دین تہ کی بکلیں فلک سے  
 سر پام دین تہ کی بکلیں فلک سے  
 غنچہ گلستان کی بکلیں فلک سے  
 غنچہ گلستان کی بکلیں فلک سے

دہن سے شیشہ کے گوبریش قاضی  
 مری آنکھوں سے کریہ گلستان  
 چمن میں اندنوں ہر شاخ اورنگ  
 یہ آتی ہے پری دوش ہوا پر  
 پڑا کیا بجبہ تراک ایڑ تائے  
 جہان دیکھو تو ہے آلودہ خواب  
 تو کھل لائے ہین مٹی کو دہن میں  
 جھکی ہی جائے ہے کچھ چشم ز گس  
 رہی ہر لپٹی یاں سوسن کی دستار  
 نشے سے مجھوم مجھوم آؤ ہر شاخ  
 کہ آکر وہ لب جو چوستی ہے  
 چمن میں کیا ٹھہر گیا شاخ کیا پات  
 خیابان میں پھر رہے لڑکھرائی  
 کہ سیکے لڑنے ہین مرغ یکہ ست  
 ہوا محن چمن آیتہ اسلوب

کریم اپنے کو مین کرونگا راضی  
 سنے ہے ساقیا فلک آن کریاں  
 رکھے ہے دست فندق بند کا رنگ  
 یہ مستی کو گھٹا کے فلک نظر کر  
 زبیں باد بہاری مین نشا ہے  
 گل غل یہ بیداری ہے نایاب  
 کھلے داؤدی کے غنچہ چمن مین  
 اوٹھا سکتے نہیں سر ہر جیس  
 قبا گل پھاڑتی ہے ہنکے سرشار  
 جھکا دیتا نہیں بار ٹھہر شاخ  
 ہواے شاخ گل یون جھومتی ہر  
 پھری ہے لوطی مٹی سے دھڑا  
 نسیم صبح تک اتنی ہے اتنی  
 غرض اہل چمن ہین استعدا  
 زبیں کھینچے ہے باد تہ جاروب

۱۶۲  
 کہ درازی سنگ کے تختہ پہ چادر  
 کہ درازی سنگ کے تختہ پہ چادر  
 ار می خا ہر ہے انصاف سے دور  
 ار می خا ہر ہے انصاف سے دور  
 کہے تو اس ہوا میں جھو بندور  
 کہے تو اس ہوا میں جھو بندور  
 سپاہ کر زاب آتش آئینہ  
 سپاہ کر زاب آتش آئینہ  
 بان دیدہ عشاق بے نصیب  
 بان دیدہ عشاق بے نصیب  
 نہ آبا یان ترا میری رضا ہے  
 نہ آبا یان ترا میری رضا ہے  
 راجہ نا اگر نہیں تاب  
 راجہ نا اگر نہیں تاب  
 نو آجلہ کی کراہ جھو نہیں تاب  
 نو آجلہ کی کراہ جھو نہیں تاب  
 فتنہ کر دے لبالب کیے وہ آب  
 فتنہ کر دے لبالب کیے وہ آب  
 جسے آختر کے شاپے سے زنگانی  
 جسے آختر کے شاپے سے زنگانی  
 چمن کی شاخ سے کیا شایان گلستان  
 چمن کی شاخ سے کیا شایان گلستان  
 چمن کی شاخ سے کیا شایان گلستان  
 چمن کی شاخ سے کیا شایان گلستان  
 چمن کی شاخ سے کیا شایان گلستان  
 چمن کی شاخ سے کیا شایان گلستان

جہان

جہان دیکھو تو دوران گلہا سے خود روز  
 یہ جلوہ آپ کا سبز ہے پر گو ہے  
 غنیمت جان لے طالم تو یہ دم  
 نسین رکھتا چسراغ عیت نیاد  
 خوشی کا جھلکے ہے جس راوہ میں گنگ  
 سخن میرے کو گوش اپنے میں نہ رواہ  
 جو کرتا ہے تلون دھسہ کا گل  
 خدا جانے نہ لے کا ہو کیسا طور  
 نہ پھر بلبل ہے نہ گل ہے نہ یہ باغ  
 رواست رکھ تو میری تشنہ کامی  
 قسم ہے تجھ کو اپنے نہ لفت درو کی  
 تجھے اپنے دامن گنگ کی سون  
 تجھے اپنی طاعت کی قسم ہے  
 تجھے جھوٹی قسم اسے کی سو گند  
 تجھے ہے اپنی بدستی کی سو گند

نظر جس جا پٹے سبز ہے اور جو  
 نظر آتا ہے آتش و در نظر ہے  
 کہ عرصہ اس ہوا کا ہے پٹ کم  
 نظر آتا ہے زیر دامن باد  
 سد ایسا ہے او سکا مور و سنگ  
 ابھی اس صفحے کی خوبی پہ ناگاہ  
 کہاں ساغر کہ مرثیہ کمال  
 ہو ہے آن میں کچھ اور سے اور  
 لبوں پر ہے فغان اور دیکھ کر چوڑا  
 قسم تجکو یہ مولا ناسے جامی  
 قسم ہے محکوم گل کی رنگ بو کی  
 تجھے غنچے کی آب رنگ کی سون  
 مرے دل کی جہالت کی قسم ہے  
 کرنے و مہدم اپنے کی سو گند  
 تجھے اپنی زبردستی کی سو گند

بہارِ شریعت و اخلاق کی روشنی میں

۱۶۳  
 ان آتش افروزک ہے کام  
 کوین جلس میں شکر اجاب  
 کون اس نشانی میں ادو سکویہ نش  
 کسے گویا کہ سب کا دامن گوش  
 کسے قتل لیکن سہ کی دوس  
 اگر دو چار دوسے تو سب غل  
 قتل جیسے گھون رنگین ترانہ گل  
 کا یہ ہے اک نونا

علاوت کریمین شرفی کے مدد خان  
ظاہر ہے کہ اکتب بہت بھاری  
نیزار کعبہ کو جو بلو  
قصہ درویش کہ ارادہ  
میں جتنا دوستوں کا یہ ہوا  
کہ جن قصوں کا یہ ہوا  
قصہ بلوچستان میں ہوا  
کے بیٹوں کے ہوا







دل اوس پر غلج کا جو ن پشہ شہ چار  
 دل اوس پر غلج کا جو ن پشہ شہ چار  
 دل اوس پر غلج کا جو ن پشہ شہ چار  
 دل اوس پر غلج کا جو ن پشہ شہ چار

کہ جو ہ سنین اوسکی زبانی	کما سوداے قصہ ناکامی
مجھے قصہ کہانی سے ہو کیا ربط	کما سوداے حضرت کو تو جو ربط
جو گوش ہوش سے انہوین سب	کہوں اک شہر کی مین اردات اب

حکایت پسر شیشہ گز کہ در حلب بود از سبب  
 قضا و قدر او بر پسر زگر عاشق و فرشتہ گردید

چھکائے گر مجھے پیا نہ عشق	الا اے ساتی میت نہ عشق
لبالب ساغر زہرین کو تو بھر	مے الفت کا پیاے شیشہ لیکر
سخن کو عشق کو مین و دل ہر انجام	مجھے اوس کو تو دو چار دیو جام
نہایت لاڈلا مادر پدر کا	حلب مین تھا پسر اک شیشہ گر کا
پدر عاشق وہ معشوق پدر تھا	پدر کا وہ دل و جان و جگر تھا
پری پہونچے نہ ہر گز حور اوسکو	بنایا حق نے سب سے دور اوسکو
تو مان کہتی تھی یوں اوسکو پدر سے	چمن کی سیر کو جاتا جو گھر سے
تصدق سرو کو دوا دوسکو قد کا	سبب ہو گا یہ رو چشم بد کا
کچھ آنکھوں سے بھی تم دیو چھو اگر	پیالی بیج وان زگر کے جا کر

ہو ناماں وہ اک زگر کہ پسر  
 دیا ایشہ دل اک نظر  
 ہمارا اوس کی خزان کو نہ گئی زگر  
 کہ جو آنکھوں مین پشہ شہ لکھ کر  
 کہ جو آنکھوں مین پشہ شہ لکھ کر  
 کہ جو آنکھوں مین پشہ شہ لکھ کر  
 کہ جو آنکھوں مین پشہ شہ لکھ کر

۱۶۶

ہو ناماں وہ اک زگر کہ پسر  
 دیا ایشہ دل اک نظر  
 ہمارا اوس کی خزان کو نہ گئی زگر  
 کہ جو آنکھوں مین پشہ شہ لکھ کر  
 کہ جو آنکھوں مین پشہ شہ لکھ کر  
 کہ جو آنکھوں مین پشہ شہ لکھ کر  
 کہ جو آنکھوں مین پشہ شہ لکھ کر

ہو ناماں وہ اک زگر کہ پسر  
 دیا ایشہ دل اک نظر  
 ہمارا اوس کی خزان کو نہ گئی زگر  
 کہ جو آنکھوں مین پشہ شہ لکھ کر  
 کہ جو آنکھوں مین پشہ شہ لکھ کر  
 کہ جو آنکھوں مین پشہ شہ لکھ کر  
 کہ جو آنکھوں مین پشہ شہ لکھ کر

لگا کئے کہ تم ہوا اسکے دل خواہ  
 خدا کے واسطے ملک کی بیوہ نور  
 اودھنوں نے دیکھے جب اسکو یہ حالت  
 کوئی بولا کہ سایہ ہے پری کا  
 کوئی بولا کہ یہ وہ سہم غلط ہے  
 بنایا حق نے اسکو حور پیکر  
 بھر ہے اسکی آنکھوں میں وہ جادو  
 لگا اودھن سے کہنے ایک ذی فہم  
 یہ لڑکا تھا تو شمع بزم انسور  
 بقدر فہم ہر کس یک گمان تھا  
 اوسے تو حیرت رہی تھی عشق کی تپ  
 گم ہر ترقی جب اوس کے پیر ہن پر  
 نکرتی تھی اوسے تدبیر کچھ سود  
 پر آخر سایہ اوپر بنے ٹھانا  
 کس نے اوپر جب کچھ پڑھکر چوڑکا

اگر گنج گم کو راز انی سے آگاہ  
 کرد تفتیش حال و سرکاسی طور  
 کسی ہر ایک نے اک طرح کی بات  
 عمل ہے اسپہ یا جادوگری کا  
 پری کی آپ ہی تو یہ منط ہے  
 ہو اسکا چاہیے سایہ یرمی پر  
 دو دانہ ہو دسے ساغر دیکھ جسکو  
 کہ گزے سے جرمے و ملین قیون ہر  
 کیا پیدا دل پر دانہ کا سوز  
 سخن ہر اک طرح کا درمیان تھا  
 بڑا دیکھتے تھا وہ کیا روز کی شب  
 نظر آدے تھا خاکسردہ تن پر  
 بدن پر برہمن یون آتش چوں رود  
 کوئی مٹا توئی لایا سیمان  
 اوٹھا ادھن آگ سے وہ بامجھو بکا

146

۱۰۰

فردین از خاندان سواد

سید بن ابی طالب

سازش ساقی تو یک بار بود و دور

میں نے اس کو دیکھا تھا کہ وہ ایک بار  
میں نے اس کو دیکھا تھا کہ وہ ایک بار

نہ فی سبھی جی بلندی جس سے ہو تو  
کہو گئے کیا توں کو تھا بس یہ کہو گئے  
ہو اراہی نہ دی کیا چو کہو گئے  
کہو گئے کہو گئے کہو گئے کہو گئے



جہاں تک کہ سب سے پہلے  
 جہاں تک کہ سب سے پہلے  
 جہاں تک کہ سب سے پہلے

جہاں تک کہ سب سے پہلے  
 جہاں تک کہ سب سے پہلے  
 جہاں تک کہ سب سے پہلے

جہاں تک کہ سب سے پہلے  
 جہاں تک کہ سب سے پہلے  
 جہاں تک کہ سب سے پہلے

ادھون کو ایک دن رحمن آیا  
 نہ تو تم زندگی سے اپنی مایوس  
 پر ایسے وہ بیابان میں کہیں ہے  
 مگر جاوے کوئی ایسا ہی جاننا  
 کہا سکر پرنے سو وہ ہم ہیں  
 خدا پر کر نظر جاوینگے ہم وان  
 نہیں ہے ہکو حفظ او کو سے انجا  
 جنوں کے ساتھ ہو حفظ الہی  
 غرض دانسے اوٹھے یہ شاد و خرم  
 گھر آکر اپنے یاروں کو بلایا  
 وہ بولے ہم بھی ہیں چلنے کو حاضر  
 یہ کہہ کر سب نے مایا تھویر ہاتھ  
 پھر اس کے بعد باہم ہر کے یکدل  
 غرض پہنچے یہ چون توں بعد کیا  
 چنے نزدیک جسم ان سے وہ ٹھانوں

عمل سے اپنے ان کو یوں بتایا  
 طرف مشرق کیانے پر وہ سوکرا  
 گذر انسان کا جس جانیں  
 جو اپنی زندگی گانی سے ہونا ساز  
 کہ روز و شب میان رو و غم ہیں  
 اور اس کو ہر طرح لاوینگے ہم بیان  
 ہوئی گلزار ابراہیم پر نار  
 یحییٰ سو طرح کی کھا کر تباہی  
 کیا عزم سفر دل پر مصمم  
 منجسم کا سخن او کو سنایا  
 جہاں ہو وہ چلین گھر و کوثر طر  
 کہ ہے یہ قول ہم ہیں کہے ساتھ  
 چلے چلے کرتے یہ منزل تیرا  
 نوامی پنج اوس مہر کے ناگاہ  
 جگر کا کہ پھر آگے دھرے پانوں

جہاں تک کہ سب سے پہلے  
 جہاں تک کہ سب سے پہلے  
 جہاں تک کہ سب سے پہلے

جہاں تک کہ سب سے پہلے  
 جہاں تک کہ سب سے پہلے  
 جہاں تک کہ سب سے پہلے



جو کہ جس کی والدین اور  
 ۱۷۱  
 خرم اور نہ ہو ایک شہر کیا اکل  
 کیا بنا چار اوس کو بھی کہیں  
 ہوا کہ خلق کا دل قید نہ بن  
 پیدا دوست پہنچا شاد و غم  
 خصل ادا کی کہ نہ غم و غم  
 شہنشاہ در پیش

[illegible]





کسے پہنچے کوہین مل کے دھوکے  
 تیری خلقت کو سر تپا پا ہی کھو دیا  
 بچا لاؤن تیرا سب عرج خندان  
 پیا بہین دوست کی جسد میں چیتا  
 جہان بیجاؤن میں سو گھر ہے تیرا  
 یہ جہاں قدم میں در ہے تیرا  
 سچے چوڑی زنجیر ہے  
 شہین مجھ شہین بن سانس پیری  
 بقین کہ ججو وہ چھین کے پیری  
 کھانی دل مرا اور داغ آتش  
 جہاں (۱۰)

جہاں بیجاؤن میں سو گھر ہے تیرا  
 یہ جہاں قدم میں در ہے تیرا  
 سچے چوڑی زنجیر ہے  
 شہین مجھ شہین بن سانس پیری  
 بقین کہ ججو وہ چھین کے پیری  
 کھانی دل مرا اور داغ آتش  
 جہاں (۱۰)  
 اس سہ ماہی میں نہیں ملش  
 یہ باتیں کہ کھتا ہوں کہ تو ہے  
 دونی کا ست کہنگہ جی  
 محبت کا جہان سہر سبز خوش  
 من و تو کہ نہ کوہان کی کیا دخل  
 اور تیرے سہ ماہی میں نہیں ملش  
 یہ باتیں کہ کھتا ہوں کہ تو ہے  
 دونی کا ست کہنگہ جی  
 محبت کا جہان سہر سبز خوش  
 من و تو کہ نہ کوہان کی کیا دخل

ترانہ گل کو سے بلبل کی فریاد  
 مرے حق میں جو کچھ تیری رضا ہو  
 محبت ہی نے تیری یہ گہری ہے  
 جدھر تو جاسے او سکھو بیشتر جان  
 چلا گھر سے نکل ہو سخت بیتاب  
 چلا سہارا تا ہر سمت جون سبیل  
 چلا خس کمر با کے ساتھ آیا  
 کھڑکتی تھی پیاز خمیس ہر بار  
 کھلا ہے دلپاؤسکے پردہ راز  
 قدم پر او سکے سر جاتے ہی ڈالا  
 میں سر تپا اثر سے قربان عاشق  
 تو میں عاشق ہوں تو مشوق میرا  
 کروں شاہ میں بالوں پنج تیرے  
 میں تیرے سے سہر و دھوکے پالوں  
 تری خدمت مجھے نور اعلیٰ نور

ہو اسے یہ گلستان جب سے ایسا  
 وہی ملے دوست میرا نہ ماہو  
 مرے زنجیر پا میں جو کڑی ہے  
 مجھے خاک آپ کو باد سحر جان  
 جو بہن چونکا غرض وہ دیکھ کر خواب  
 ہے جسے ہر مژدہ سوا شک کے خیال  
 او سے دان جذب کا بل کھینچ لایا  
 جہاں تھا وہ محبت کا گرفتار  
 سخی زنجیر کی جہان نے آواز  
 ہوا سنتے ہی شوق او سکھو دو بلا  
 لگا کھنکے کہ میری جان عاشق  
 جو تو عاشق ہے میں مشوق تیرا  
 اب اوٹھ کر ان کو تو چل گھر کو میرے  
 سلاسل تیرے پاتوں سے نکالوں  
 پیش سر خیزے جن جن کروں دور

اس سہ ماہی میں نہیں ملش  
 یہ باتیں کہ کھتا ہوں کہ تو ہے  
 دونی کا ست کہنگہ جی  
 محبت کا جہان سہر سبز خوش  
 من و تو کہ نہ کوہان کی کیا دخل  
 اور تیرے سہ ماہی میں نہیں ملش  
 یہ باتیں کہ کھتا ہوں کہ تو ہے  
 دونی کا ست کہنگہ جی  
 محبت کا جہان سہر سبز خوش  
 من و تو کہ نہ کوہان کی کیا دخل

در بیان دعائیں من مشاہد  
 عالم پادشاہ علی الملک  
 نواب وزیر المملک  
 اصفت الدولہ بہادر  
 پانچواں اساتذتی بیجا تہ ہوش  
 باب دس بیجا تہ ہوش  
 کہ تمام فوٹن دین اوس بادہ سے ہوگا  
 کہ کون کچھ تازی سے اب تہ  
 کہ اسے خاصہ بیان جائے اب تہ  
 کہ یہ مع شہ علی تہ  
 زبان آب گم سے تہ  
 باد سے تہ  
 جہان پر ام سے تہ  
 بانگ آفتاب اپنے تہ  
 تہی ہوا سے دل خواہ

نہیں کی جاتی اوس عالم کی تقریر  
 پر اب انہار سے یہ مدعا تھا  
 ہوا عاشق جو ایک زر گر پر کا  
 ہوئے اک ریح و دود و قالب وہ باہم  
 خدا کا وہ خدا تہ اور سکا ہوئے  
 محبت یون ہو تو ہو عب معبود  
 کرے نہ بندگی میں یون خدا کی  
 مکان دیر بھی اوس کو حرم ہو  
 نہ سمجھے حق سے خالی ہو یہ اکبر  
 جو اوس کو ہر جگہ خاصہ نہ جانے  
 اگر سمجھیں ذرا نہ نکستہ دانی  
 و گرنہ یان ارادت اپنی معلوم  
 کہو یا رویہ سچ ہے یا غلط ہے

ہوئی جس طرح کی اوس وقت تاثیر  
 کسی سے نہیں یہ قصہ نہ تھا  
 طلب میں وہ جوان اک شیدہ گر کا  
 رہا از بسکہ عشق اوس کے میں محکم  
 جو کوئی آپ کو اس طرح کھوئے  
 ہوا زر گر پر جون اوس میں موجود  
 محبت حق کی حسین یون رآئی  
 جو حق کے عشق میں ثابت قدم  
 جو آگے اوس کے ہو دیوار یاد رہ  
 خدا کب عشق کو ایسے کے مانے  
 سنی حضرت نے یار و کیانی  
 تو یون میں دوز کر اکتے قدم چوم  
 بھلا ایک مشغفی کے ہو کے در پہ

لگی ہو کر بڑی تم کو یقین  
 بخل تو کیجیے سودا کی تعمیر

کہ تمام فوٹن دین اوس بادہ سے ہوگا  
 کہ کون کچھ تازی سے اب تہ  
 کہ اسے خاصہ بیان جائے اب تہ  
 کہ یہ مع شہ علی تہ  
 زبان آب گم سے تہ  
 باد سے تہ  
 جہان پر ام سے تہ  
 بانگ آفتاب اپنے تہ  
 تہی ہوا سے دل خواہ  
 کہ تمام فوٹن دین اوس بادہ سے ہوگا  
 کہ کون کچھ تازی سے اب تہ  
 کہ اسے خاصہ بیان جائے اب تہ  
 کہ یہ مع شہ علی تہ  
 زبان آب گم سے تہ  
 باد سے تہ  
 جہان پر ام سے تہ  
 بانگ آفتاب اپنے تہ  
 تہی ہوا سے دل خواہ

کہ تمام فوٹن دین اوس بادہ سے ہوگا  
 کہ کون کچھ تازی سے اب تہ  
 کہ اسے خاصہ بیان جائے اب تہ  
 کہ یہ مع شہ علی تہ  
 زبان آب گم سے تہ  
 باد سے تہ  
 جہان پر ام سے تہ  
 بانگ آفتاب اپنے تہ  
 تہی ہوا سے دل خواہ

جنتیہ تیغ آدھے پائے سے اور  
 برن پائے پھیل چکا ہے سب سے  
 کیا چاہا ہے تو ہرگز جیسا کہ  
 یہ چاہا ہے تو ہرگز جیسا کہ  
 جہاں سے اس کے دل سے  
 جہاں سے اس کے دل سے

خبر تو ریز کو اپنے ست گہر جان کہیں ہیں گو کہ سب اس فن کے اہر سخن تیرے پر ہر اک ہے جو معر خصو مٹا خان عالم خان ہیا زراہ دوستی بولے وہ سنکر خیال اس شنوی کا جھگو کب تھا رہیں وہ شادیا رب صبح اور شام	سخن کا رتبہ اپنے آپ پہ جان گہر تیرے وہ خوش ہو نیلے خاطر قبولیت پر ہے یہ بات موقوف سخن چکا ہے گوش فہم میں در نہیں یہ شنوی ہے گج گوہر حشر ہونے کا اونکے سبب تھا کہ آغا زاد کا ہو نچا تا بہ انجام
--	--

شنوی موم و تریش کا کردن نواب صف اولہ بہادر

سر صف پر آج یوں مجھ دم جو اس عہد میں ہند کا ہے ذی بد ہر آصف الدولہ جکا جو نام جہاں تو نے وہ اپنی شمشیر کو کیا اون نے ناگہ بزم شکار گیا ایلچ سے سوے صید گاہ	لگا دست سودا میں کئے قلم بہت جوان و تند بے ریر سلیمان شکوہ و ذوی الاقسام تو رو باہ سمجھے ہے وہ مشیر کو قدم رنچا اپنا بسوے کو ہمار بچا کر گر صید کی وہ جگہ گاہ
---	--

جہاں سے اس کے دل سے  
 جہاں سے اس کے دل سے  
 جہاں سے اس کے دل سے  
 جہاں سے اس کے دل سے  
 جہاں سے اس کے دل سے  
 جہاں سے اس کے دل سے

جہاں سے اس کے دل سے  
 جہاں سے اس کے دل سے  
 جہاں سے اس کے دل سے  
 جہاں سے اس کے دل سے  
 جہاں سے اس کے دل سے  
 جہاں سے اس کے دل سے

جہاں سے اس کے دل سے  
 جہاں سے اس کے دل سے  
 جہاں سے اس کے دل سے  
 جہاں سے اس کے دل سے  
 جہاں سے اس کے دل سے  
 جہاں سے اس کے دل سے

[illegible]

پرندوں میں کی تغذری تا پھر  
 نہ آیا ہوا میں تجھ تیر کے  
 چھوڑا غرض صید او سے بوجھ کر  
 سو حلقہ بگوشاؤ کے وہ ہو کر آئے  
 سواری کے خاطر بہت خوباں  
 زبان وصف میں جسے میری ہر لال  
 نہ آیا نظر زیر نہ آسمان  
 لگا کہنے و کچھ اوسکو ہر ہوشمند  
 ہوا دیکھ اسکو مجھے بالیقین  
 تو زنجیر کر کھینچ لائے میں کوہ  
 خدا چشم بد سے رکھے اوسکو دور  
 تجھے پردوش کی رہے اوسکے کد

پہنچوڑا ہوا جب چہ ندو سے سیر  
پرندہ نظر میں جو ان پر کے  
اگر دیو و دوان جو آیا نظر  
مگر و ان سے جیتے کسی پیل لائے  
سبھی پیل ہر چند محبوب ہیں  
پر اک پیل کا دشمن ایسا جمال  
کبھو پیل ایسا بچشم جہان  
وہ ہے قد و قامت میں اتنا بلند  
بدانت انے یہ ہاتھی نہیں  
ہے جب نہ و ان حیدر سو سکر  
نہیں اس کی غول میں توڑہ قصور  
ترے سایے میں یہ جیسے تانا ہر

مثنوی سوم بطور خط

منظر لطف و انیس و مهربان  
در جواب نامه لکھتا ہوں جلی

خان صاحب شفق و الانسان  
بعد اظہار تمنا سے ولی

[illegible]

باب دوم کی کتاب کا نام ہے درود و فراق  
یونان جلوت کی زمین ہے و کتب و کتاب  
آپ کے صاحب فریدین کہد و درین  
گریش افلاک سے عجیب و زبیر

لینن ایک خط کو مین کردن ہون تمام  
جی نامیت ہو بیچ کی کام

میں نے اس کے ساتھ فقر  
جب یہ احوال تو حق

ظاہر ہے



ہوئی حقیقت اس کے خلاف ہے  
پھر آزاد بن گئے سے غفلت ہے  
اوس سے سدا ہوتی اعلیٰ تعلیمات  
میں بھی ملتی اب تارک گرہ دور گو  
نواز و ترک عین رہنی سال وہاں  
اسے حق ایسا درود

شادی دے دے کہ وہ دین و دنیا دونوں میں  
میں سے کسی کوئی نہ ہو کہ وہ شادی  
دونوں ہی کو کیا دے جو ان کی مرضی  
ہو یہی زمین سے دے دے کہ وہ شادی  
کے لیے چاہے تو دے دے کہ وہ شادی  
میں سے کسی کوئی نہ ہو کہ وہ شادی

اس کا نام اس کی عبارت میں اس کا نام اس کی عبارت میں اس کا نام اس کی عبارت میں  
 اس کا نام اس کی عبارت میں اس کا نام اس کی عبارت میں اس کا نام اس کی عبارت میں  
 اس کا نام اس کی عبارت میں اس کا نام اس کی عبارت میں اس کا نام اس کی عبارت میں  
 اس کا نام اس کی عبارت میں اس کا نام اس کی عبارت میں اس کا نام اس کی عبارت میں

بہن ہے یہی آہ میری یہ صدا  
 جبین کہ عبرت کی یہ تاثیر ہے  
 دیدہ ہیں جون ابر سدا اشکبار  
 آج بھی یان سو سم پر سات ہے  
 بس جسے حق میں یہ نکتہ فقط  
 آدمی ہونا تو بہت دور ہے

زیادہ غرض کچھ نہیں کہنا روا  
 سحر ہے یا لکڑی کی تقریر ہے  
 دل ہے مرا برق خط بقرار  
 غم کی سیاہی کی گھٹارات ہے  
 چپ رہے سودا سو پر جو غلط  
 لکڑی کی نسبت ہے تو معذرت

شہنوی ہفتم در تعریف دیوان و اشعار مہربان خان

فکر عالی کی تپت کی کیا بات  
 ہر ورق اس میں قطعہ گلزار  
 شہزادین میں میں گل سوز نگین شہزاد  
 دریاغ بہشت کے ہیں کو اوار  
 ہے رگ جان عاشقان زار  
 منتشر ہوں توجہ کرے خواہن  
 اور مستبدوں کی خاطر اور مدیم

صاحب اسیر کے ہیں یہ ابیات  
 یہ سفینہ ہے رشک ابر بہار  
 اس کی ہوتی نہ گرچہن پہ نظر  
 اس کے چھون پہ جلد کی یہ بہار  
 صفت شیرازہ جو ہوا تیار  
 نہ کرے سیرا کی دل کو او دس  
 نہیں ایسا جو دیکھو ہفت اقلیم

اس کا نام اس کی عبارت میں اس کا نام اس کی عبارت میں اس کا نام اس کی عبارت میں  
 اس کا نام اس کی عبارت میں اس کا نام اس کی عبارت میں اس کا نام اس کی عبارت میں  
 اس کا نام اس کی عبارت میں اس کا نام اس کی عبارت میں اس کا نام اس کی عبارت میں  
 اس کا نام اس کی عبارت میں اس کا نام اس کی عبارت میں اس کا نام اس کی عبارت میں

۱۸۰  
 جلیل باغ عشق کی ہے  
 شہزادین میں میں گل سوز نگین شہزاد  
 دریاغ بہشت کے ہیں کو اوار  
 ہے رگ جان عاشقان زار  
 منتشر ہوں توجہ کرے خواہن  
 اور مستبدوں کی خاطر اور مدیم

اس کا نام اس کی عبارت میں اس کا نام اس کی عبارت میں اس کا نام اس کی عبارت میں  
 اس کا نام اس کی عبارت میں اس کا نام اس کی عبارت میں اس کا نام اس کی عبارت میں  
 اس کا نام اس کی عبارت میں اس کا نام اس کی عبارت میں اس کا نام اس کی عبارت میں  
 اس کا نام اس کی عبارت میں اس کا نام اس کی عبارت میں اس کا نام اس کی عبارت میں



کونین شاعر ادیب سے جو کوئی ہون کا فخر  
 دیباست ادیب سے جو کوئی کس کے دمع  
 کہاد کی طرح کوئی اس قدر وہ  
 بنائے ایک عینت اس قدر وہ  
 قلم بر آئے اس کے ہاں اس  
 بلکہ چنان کوئی کیا اس کے ہاں اس  
 کین







کیا جب آپ نے یہ انصاف  
 آپ کے سر پہ یہ جو گہری ہے  
 دس روپے وہ مجھے دلا تھے مرن  
 دوسرے بندہ کہا کہ مرن ہوں غلام  
 چوڑی آقا رکھے نہ سر سے ادا  
 پر دو شالے کے تین لگا کر گھات  
 میری محنت پہ ہمک نظر کیجئے  
 غرض اس گفتگو سے عریہ تال  
 شہر کے بچ کیا کون مرن اب  
 شب بزرگیوں کی قال و قیل  
 گئے آہٹ سے انکی بھونکن مرن  
 آنکہ تو کس بشر کی لانگے ہے  
 آسمان پر بھی مندم ہے خواب  
 لاکھ ہندو ق رات کو چھوٹے  
 مرن یہ مسند گرم دزد و بد انجام

میں بھی کہتا ہوں کیسے معاف  
 دوزخ دیدار اسکے مرن در پہ  
 کیسے اب آپ کیا لگاتے مرن  
 نہیں ہوں جس سے ہونے ایسا کام  
 اور قیمت کی اُسکی ہو ٹکرا  
 آج جاگایا ہوں ساری رات  
 آگے جو دہلین آدھے سودیجئے  
 واہ واہ واہ مے نے کتوال  
 روز محشر کی دھوم ہے ہر شب  
 گویا پھنکتی ہے صو اسرافیل  
 مرنے خواب تم سے جو نگین مرن  
 چور و نگے ڈار سے فتنہ جاگے ہے  
 کھلا ہوتا ہے دیدہ مناب  
 کوٹھن پر سا ہو کار کی پھوٹے  
 لوٹے نہ تافسانہ حمام

میں بھی کہتا ہوں یہی معاف  
 و دُعا دیا اس کے ہاں در پہ  
 کیسے اب آپ کیا لگاتے ہیں  
 نہیں ہوں جس سے ہونے ایسا کام  
 اور قیمت کی اُسکی ہو مگر ار  
 آج جاگا کیا ہوں ساری رات  
 آگے جو دلین آدھے سو دیکھ  
 واہ واہ واہ مے نے کتوال  
 روز عشر کی دھوم ہے ہر شب  
 گویا پھنکتی ہے صورا سرفیل  
 شربتِ خوابِ ہم سے جو نگین ہیں  
 چور و نگے ڈر سے فتنہ جاگے ہے  
 اُٹھلا ہوتا ہے دیدہ و شباب  
 نوٹھنی پر سا ہو کار کی پھوٹے  
 لوٹے ہے تا فتنہ جام

کیا جب آپ نے یہ انصاف  
آپ کے سر پہ یہ جو پگڑی ہے  
دس روپے وہ مجھے دلاستے ہیں  
دوسرے بنے کہا کہ میں ہوں غلام  
چوڑی آثار کھے نہ سر سے اوتا  
پردہ و شبائے کہتیں لگا کر گھات  
سیرِ محنت پہ ہم نظر کیجئے  
غرض اس گفتگو سے عریہ آل  
شہر کے بیچ کیا کون میں اب  
شبِ سبزِ رنگیوں کی قال و قیل  
گئے آہٹ سے انکی بھونک میں ہیں  
آنکھ تو کس بشر کی لانگے ہے  
آسمان پر بھی مندرم سے خواب  
لاکھ بندہ وق رات کو چھوٹے  
ہیں یہ سبز گرم دزد و بڈانجام

[illegible]

مال صندوق  
 جس کے پوتے چورنگ  
 اب تو دزدی کا چور  
 کہتے ہیں کہ  
 جو تیرے کو پسے کیا ہے رفت  
 کات اپنے گم بین  
 ۱۸۵

ہر آدمی کو ایک ایک پرانے ہنگامے  
 پر اور جانتے رہے کہ انہی پرانے  
 عجیب فائدہ جو کوئی ہے اب  
 تو یہ خبر داری میں وہ روز و شب  
 اپنے گھر میں اگر جو دیکھے یا  
 نہ تھوڑے دنوں میں اب کوئی  
 کی بھلائی میں اب کوئی  
 سچا ہے

[illegible]

[illegible]

سحر و کمال کیا کروں میں بیان  
 جو ش ہے یہ بہار میں اس سال  
 جو عرق اس سے بھی گلو کوشتین  
 گرم گل کا نہیں فقط گل گون  
 رنگ گل اس طرح درخشان ہے  
 لالہ کے ہر چراغ پر اس آن  
 ہے حرارت گلوں کو اب یا تک  
 پانی کو بلبلیں پھرین بھٹکی  
 شاخ ہر گل کی ہو گئی ٹکریز  
 یہ نہ لالہ کی پانی جھرتی ہے  
 گیا تالاب میں ہر ایک کنول  
 جل گئیں بلبلیں رہ گیا ہے کاٹھ  
 خوشے انگوڑے کہاں پاتے  
 بوند کو دل صدف کا تر ہے ہے  
 ہر پسینے سے سنو روں کا یہ حال

پانوں اسکا ہے اور ایہ دان  
 لب جو پر ہے عکس کا بخال  
 گرچہ پتھانیم چھوڑتی نہیں  
 ہے جلو میں صبا کے سیکڑوں دن  
 ہر خیال ان یکہ چلے راقاں ہے  
 لٹ دھوئیں کی ہے شاخ نارنگ  
 نہیں شبنم یہ پتلی ہے چمک  
 لعل غنچوں کو لگ گئی چٹکی  
 جل گیا آہ سبزہ نوخیز  
 آگ جلے سے جلی پرٹی ہے  
 کنول کا غدی کی طرح سے جل  
 روشنی کا سادار بست ہو ٹھانڈ  
 تاک کے یہ چٹک گئے قلعے  
 ابر نیان سے آگ بر سے ہے  
 باد گویا ہے آب در غربال

۱۸۷  
 اسے تب اور ہوا کی یہ تاثیر  
 پانی جہرہ ہے قلاوہ شہر  
 شیش کو لٹکی کر سدا کا نور  
 ہوا میں سے زہر میں مت م  
 ایہ جوں سوچا اب میں سب تاب  
 اب زمین پر زلزلے کا سب یہ حال  
 اس کوں سب کی چال کا سب یہ حال  
 ہر پل کی ہر گز پر کو تو ظاہر  
 اس کی ہر گز پر کو تو ظاہر  
 اس کی ہر گز پر کو تو ظاہر

اب زمین پر زلزلے کا سب یہ حال  
 اس کوں سب کی چال کا سب یہ حال  
 ہر پل کی ہر گز پر کو تو ظاہر  
 اس کی ہر گز پر کو تو ظاہر  
 اس کی ہر گز پر کو تو ظاہر





ہر ایک سے جگہ جگہ ہر ایک سے جگہ جگہ  
 ہر ایک سے جگہ جگہ ہر ایک سے جگہ جگہ  
 ہر ایک سے جگہ جگہ ہر ایک سے جگہ جگہ  
 ہر ایک سے جگہ جگہ ہر ایک سے جگہ جگہ

ہر ایک سے جگہ جگہ ہر ایک سے جگہ جگہ  
 ہر ایک سے جگہ جگہ ہر ایک سے جگہ جگہ  
 ہر ایک سے جگہ جگہ ہر ایک سے جگہ جگہ  
 ہر ایک سے جگہ جگہ ہر ایک سے جگہ جگہ

ہر ایک سے جگہ جگہ ہر ایک سے جگہ جگہ  
 ہر ایک سے جگہ جگہ ہر ایک سے جگہ جگہ  
 ہر ایک سے جگہ جگہ ہر ایک سے جگہ جگہ  
 ہر ایک سے جگہ جگہ ہر ایک سے جگہ جگہ

ہر ایک سے جگہ جگہ ہر ایک سے جگہ جگہ  
 ہر ایک سے جگہ جگہ ہر ایک سے جگہ جگہ  
 ہر ایک سے جگہ جگہ ہر ایک سے جگہ جگہ  
 ہر ایک سے جگہ جگہ ہر ایک سے جگہ جگہ

ہر ایک سے جگہ جگہ ہر ایک سے جگہ جگہ  
 ہر ایک سے جگہ جگہ ہر ایک سے جگہ جگہ  
 ہر ایک سے جگہ جگہ ہر ایک سے جگہ جگہ  
 ہر ایک سے جگہ جگہ ہر ایک سے جگہ جگہ

<p>                             نہیں یہ لکستان ہر داء کش                              بلک کہیے کہ زہر سریر ہوا                              کو دین کا کڑوی لکھے ہے سپر                              ٹھنڈے ہر جہان کے لیر غبار                              نکلے ہے منہ سے آسمان کو بھڑکا                              پہ بد اس میں جبقدر رہیں پھاڑ                              سبز وہ شال کی رضائی ہے                              برف کی ہر کابی ہر گرداب                              رہتی ہے تیریشہ جون تصور                              بچہ بٹ بچہ ہی سچ بچہ سے کم                              آب میں اس قدر ہوئی ہر گوند                              سرور ہر داغ عشق جون لالا                              گٹھری ہو جائے گل کی غنچہ میں بو                              بھرتی پھرتی ہے ہر طرف دم                              رہ گئے ایٹھ ایٹھ ڈنڈے ڈنڈے                         </p>	<p>                             چرخ کی اعلیٰ قبا پہ ہمیش                              جتنا عالم تھا کا شیر ہوا                              اندنوں چرخ بر نہیں ہے ہر                              نہر یڑنے کو کہتے ہیں سب یار                              لیک دیکھا جو غور کر کے میں آپ                              دسے ہیں پوشش زمین کو پانوہ جھاڑ                              پانی پر جس جگہ کہ کافی ہے                              بسکہ سچ بستہ بھر چ ہے آب                              عکس پانی میں یون ہر شکل پذیر                              نہیں ہے نہر باغ میں اس دم                              تنہ سے کاٹنا ہے اب وہ چند                              جیسے جاڑے سے پڑ گیا پالا                              اکڑے جاتے ہیں دیکھ سنبیل کو                              دیکھ گل پر صبا نیب برد                              بات بھر شاخیں ہو گئیں کینڈنڈ                         </p>
--	--

ہر ایک سے جگہ جگہ ہر ایک سے جگہ جگہ  
 ہر ایک سے جگہ جگہ ہر ایک سے جگہ جگہ  
 ہر ایک سے جگہ جگہ ہر ایک سے جگہ جگہ  
 ہر ایک سے جگہ جگہ ہر ایک سے جگہ جگہ

سو دوا آخر ہے مسرور کا بھی  
 شمع کی گڑبگڑ ہوں رکھ کا ذکر  
 ہو گی تپتے زبان بھی اولاً  
 مثنوی دوا دوم ہم بود  
 پانچواں دوا تیسری  
 ہے خدا کا یہ ایک شہزادہ

نہیں مل سکتے گرم ہو دو شخص  
 تو وہ جاڑے ہی سے گرمی جرت  
 دست زیر نعل ہے مثل سب  
 ساس سر جگے آگے رو سیاہ  
 زانو آغوش میں ہیں جڑے عروس  
 ہین چٹے ہونے دیکھے نقل  
 ٹھنڈے پھینچے ہین ہم مودم  
 ناک سے چھوٹتا نہیں رومال  
 اک تن ہر تولا کچھ چھینکیں ہین  
 اگھر سے باہر نکل نہیں سکتا  
 ٹھنڈے کے لئے جان نکلتے ہے  
 جس طرح ناسہ شپاتی وانگور  
 بکار و بار اٹکا ہو گیا ہے تیار  
 لمبے اب کیا کروں میں پکارا  
 یاز و پانی کالو چہرے کے مشک

ہے گرفتار حال ہے جو شخص  
 گر کسی شخص کو مرض ہے آب  
 غوطہ سیرانے دیکھیے جسکو  
 اگر ہے اندون جو کوئی بیاد  
 پڑا کرٹے ہے نہ کنارہ بوس  
 بنیوں کے گھر و نہیں آج اور گل  
 پہرتے ہین مہو ز اور قاقم  
 تپ جاڑے سے گرمیہ نکال  
 جھینکنا جاڑے کا جو جھینکیں ہین  
 کوئی اب جا ہے مل نہیں سکتا  
 پھر جو کوئی ندان نکلتے ہے  
 لیٹے بہتے ہین رونی میں مجبور  
 اہل حریف کو کیجیے جو نگاہ  
 پیٹ کر سر کے سے بھٹیاریا  
 نقاب لے کر بھر کے آنکھوں میں اشک

جس سے روشن ہے آسمان کا  
 کرتے اور جگمگاتے زور  
 مہر و نہ کو جس نان و پان  
 کیا اذن نے بغیر سے پہلے  
 تھیں شہزادے کو کدورت سے  
 دیکر و زبان آسمان کے  
 فراق میں رہا ہوا اور کھانا  
 کس زبان سے باغ میں نہاتے  
 نہ نہیں کیا کیا ہونے کو  
 واسطے کھانے اور کھلانے کے  
 کب وہ کیا کرے جو ہم ہوں  
 جو ہم ہوں وہ کیا کرے

جو ہم ہوں وہ کیا کرے  
 وہ کیا کرے جو ہم ہوں  
 جو ہم ہوں وہ کیا کرے  
 وہ کیا کرے جو ہم ہوں

اور تمنا چاروں طرف سے ابرہہ  
 صاحب خانہ سخت محسوس آیا  
 بیٹھتے ہی کیا یہ اون سے سوال  
 گد گدھری ٹوکچہ بھی ہے ہمراہ  
 ورنہ لاتا میں ساتھ لے مخدوم  
 سوچتی یہ بات اس کے تین دوہین  
 لا رکھی اس کے آگے بارانی  
 آئے مدت کے بعد اپنا حبیب  
 بھیگتا اپنے گھر کو وہ جادے  
 اوس مزدور کیونکہ پہچانے  
 بھیگتا جاؤنگا میں اتنی دور  
 نہ کلیگا تو میں رہ ہونگا رات  
 لگی اور سکی دوہین نکلنے جان  
 اپنے بیگانے کی رہی نہ صبر  
 یہی کہتا تھا اوس سے بھر کر آہ

اور تمنا چاروں طرف سے ابرسیا  
صاحب خانہ سخت محسب آیا  
بیٹھتے ہی کیا یہ اونسے سوال  
گھونکھری ٹوکچہ بھی ہے ہمراہ  
دور الاتامین ساتھ لے مخدوم  
سو جی یہ بات اس کے تین دوہین  
لا رکھی انکے آگے بارانی  
آئے مدت کے بعد اپنا حبیب  
بھیگتا اپنے گھر کو وہ جادے  
اوس ضرور کیونکہ پہچانے  
بھیگتا جاؤنگا میں اتنی دور  
یہ کھلیگا تو میں رہو نگار ات  
لک اوسکی دوہین نکلنے جان  
اپنے بیگانے کی رہی نہ خبر  
یسی کستا تھا اوس سے بھر کر آہ

۱۹۱  
 کوہ تک جہان میں ڈوب گیا ایک دھڑکتا  
 ہے غیب غیب نہ رہے اب شوق  
 کا شوق ہی سے اور نام نہاد  
 کا شوق ہی سے ایک قطرہ آب  
 ہو گیا اپنی سی وہ

اعلیٰ ہوئے اس بہا سے تمام  
 ہونے کو کہی ہے تمام  
 ہونے کو کہی ہے تمام  
 ہونے کو کہی ہے تمام



کھانا پان کھاڑے ہاتھ دوان دھوئے  
 دیکھ مطبخ میں سردی رہتی ہے  
 اوسکے مطبخ سے دوداد ٹٹھے اگر  
 لگے ہے دینے کوئی ادٹھکے اوان  
 ڈالے ہے کوئی چھیر پنے کاٹ  
 یان پکا نا ہے غائے فالا  
 انکے بادرچی خانہ کا احوال  
 ڈالے ہیں سر پہ خاک ماتم سے  
 سینے دیگوں کے ماتے میں جوش  
 روز بادرچی یون کرین فریاد  
 کیا تر بے بعد کر کے کھا دینگے  
 وچک شو کو نہ دیگ سے سرد کار  
 بسکہ مہمان وعدہ سے آیا  
 اس خجالت سے دیگچے یکسر  
 دوزے سے دیگوں کا ہر یہ حال

گرمیوں پنج پیٹ بھر سودے  
 ناک بادریوں کی بہتی ہے  
 ستے لے دڑاتے ہیں شکنیں بھر  
 کوئی دکھاوے ہے کو لکر قرآن  
 کوئی پھرے سردھے کھٹولا کھاٹ  
 خلق ہو جاوے ہے تہ و بالا  
 چلے ہر گھر کے جبکے میں خیال  
 لکڑی چلتی ہے آتش خم سے  
 بوتے ہیں ڈھانٹ ڈھانٹ پٹھ سر شیا  
 کبھی تو کچھ کر دہمیں ارشاد  
 جب کب اپنا بھول جا دینگے  
 چھتری دھوئے ہمیشہ جائیں کمار  
 کھانا اُن میں سے اب نہیں کھایا  
 سرنگوں ہی ٹپے ہیں چوٹو پنہر  
 سینہ کٹ گیر کا ہوا غریب

کھانا پان کھاڑے ہاتھ دوان دھوئے  
 دیکھ مطبخ میں سردی رہتی ہے  
 اوسکے مطبخ سے دوداد ٹٹھے اگر  
 لگے ہے دینے کوئی ادٹھکے اوان  
 ڈالے ہے کوئی چھیر پنے کاٹ  
 یان پکا نا ہے غائے فالا  
 انکے بادرچی خانہ کا احوال  
 ڈالے ہیں سر پہ خاک ماتم سے  
 سینے دیگوں کے ماتے میں جوش  
 روز بادرچی یون کرین فریاد  
 کیا تر بے بعد کر کے کھا دینگے  
 وچک شو کو نہ دیگ سے سرد کار  
 بسکہ مہمان وعدہ سے آیا  
 اس خجالت سے دیگچے یکسر  
 دوزے سے دیگوں کا ہر یہ حال

اور کیا کیا ہیں کھو لوں اسے  
 کہتے ہیں اتنی سے عجیب و غریب  
 آپ فرزند یہ رکھے تھا اولاد  
 سارے گھر کا تھا اسکے خیم چراغ  
 اوسنے اک روز یہ حاققت کی  
 آتش نا اسنے کی ضیافت کی  
 نہ ضیافت کی حسین جو رنگ رس  
 کہ رکا بی طعناں و دگر  
 ۱۹۲۰  
 چار ماٹھا کسے چھوٹے  
 اور مان کو بھی اوسکی دیوے سلطان  
 تپ یہ جو دوسکے آسکے سمجھایا  
 کاش پچھنٹے غرض تو کیوں نہ جانی  
 بار و فہر سے تو لا وادان یہ ناشدنی  
 سیرا بیت اور اس قدر  
 اسکا دادا بھی گرچ تھا عاقل  
 اس سلسلے سے یہ کس کا صاحب  
 کوئی اور سب سے بہتر  
 مات کو اور سب سے بہتر  
 نام تادہ جالو سے بہتر  
 لانا آٹکے آسکے جھولی بھر  
 لیسچین چین سے آپ کھاتے تھے  
 اسرا خواہ میں لکھتے تھے  
 پوینا

مفتویٰ سید ذہبی و دیگر  
میرزا کا  
سید عجب و عزیز زیر کسا  
آگ بھان صورت آتش ناپا  
کیے اور سکا تین و  
است دانیال پندر  
نہیں دین بنی کا

آگ بھان صورت  
 کیے اور سکین قلم کی  
 است دانیال پناہ  
 نین دین بنی کا اسین احوال  
 اور دینا کے بین ملن بین اکول  
 شاہ قاضی اگر ولی ہو فیر  
 اسکو ماننے کچھ نہ یہ سب پر  
 کیا اریں خاص ہے یہ پلین  
 حارس سجد کا ہے وہم یہ  
 دہم نہ یہ بڑی طاقت کی

۱۹۳۲

۱۹۳۲ء

پیدا ہو کر گئے تھے یوں اجداد  
میں تو آپ ہی کو جانتا تھا فحول  
گرٹے پیسے یہ سب اوڑاٹے گا  
اسکے دادے کے باپ کا اکروڑ  
لایا کچھڑی پکا شراکت سے  
اون نے ایک دودھیے نوٹ لے بٹے  
لگے کینے نمین شراکت نیک  
تھی بزرگون کی اپنے تو یہ چال  
خوب جو کچھ اوٹھا خزانے سے  
سنا اس گھر کا یار تو نے حال  
ایسی ہی بھوکھ ہے تو میر بیان  
تک قدم رنجہ وان تلمک کیجیے  
بولے یہ خانہ شما آباد  
ہے غنیمت یہاں تو ایک ہی ذات  
غرض اس آشنائے صبح کو آ

سو یہ بد بخت جسے ملے یوں برابر  
پر یہ مجھے بھی نکالنا معقول  
انیٹون تک بیچ بیچ کھائے گا  
آشنا تھا بہو وہ پیٹ و دوسر  
دونوں کھانے لگے رفاقت سے  
جید حرم دوہین ہونے کے کھڑے  
میز سے سولقے اور تیرا ایک  
کرتے ہیں یاں ضیافین پال  
لو آلیق کے ہینے سے  
مجھے کھانے کا پھر کچھ سوال  
بندہ خانہ کچی دور نہیں چندان  
کھانے کو چاہیے جو کچھ لیجے  
ہر کرم آپ کا تو اس سے زیاد  
کٹ گئی اب تو باتوں ہی نہیں آت  
مجھ سے یہ ماجرا مستام کہا

[illegible]

میں ہی دینی داس بنی ہے  
 یہ ہے آپ کا ایک سے ایک  
 صاحب خانہ اس وقت کے  
 نفیوں کے جو تیار گئے  
 ان کے لئے ہے چوری سے زینہ

بیٹ اسکا ہے عمر کی زینل  
 در پر ادس کے بیٹھے یون اڑکے  
 میت اسکی اڈٹھے یا نہ اڈٹھے  
 جمع وان کر کے اپنے ہوش ہو  
 دونوں ہاتھوں سے سر کو پیٹھے  
 ایک ذرہ بھی گر کرے ہے غم  
 روڑے سے رکابی کھانیکو  
 اپنی باتوں میں ادس کو لے ہو لگا  
 کتے بندر کی طرح بھر لیوے  
 یہ بوا سیر اپنی کے دانے  
 کایان کھانے تک بھی ہرے  
 صاحب خانہ رنڈیاں لہوے  
 کچڑی یہ چلے پھر میں میں لیاؤں  
 اس جگہ کار ہا ہو جیون خان  
 سرون کی بندھ رہی ہو ہاتھ

ادھر سیر آئے کا خدا ہے کفیل  
 گھر میں اب جسکے دیکھ کر ٹکے  
 گور سے پھر جو رستم اڈٹھکرتے  
 خوردنی کی ہو جس زمین پر پاس  
 بیٹھے کھی کی طرح نے در پے  
 لگ لگ کر کسی کے گھر سے دو  
 لوگ تو ڈرے ہیں بچانے کو  
 ہر کسی بٹنے کی دکان پر جا  
 کام ہر وجہ اپنا کر لیوے  
 توڑ کھاتا ہے جا کے پاخانے  
 اسلئے جو جہنم کرتا ہے  
 شادی میں گر کسی کے گھر یہ جالے  
 سیا طبع اسکی گھڑی میں باتوں  
 راگ گر ہو کلا توں کا دوان  
 اور کچھا ج بچائے دی داس

بیٹ اسکا ہے عمر کی زینل  
 در پر ادس کے بیٹھے یون اڑکے  
 میت اسکی اڈٹھے یا نہ اڈٹھے  
 جمع وان کر کے اپنے ہوش ہو  
 دونوں ہاتھوں سے سر کو پیٹھے  
 ایک ذرہ بھی گر کرے ہے غم  
 روڑے سے رکابی کھانیکو  
 اپنی باتوں میں ادس کو لے ہو لگا  
 کتے بندر کی طرح بھر لیوے  
 یہ بوا سیر اپنی کے دانے  
 کایان کھانے تک بھی ہرے  
 صاحب خانہ رنڈیاں لہوے  
 کچڑی یہ چلے پھر میں میں لیاؤں  
 اس جگہ کار ہا ہو جیون خان  
 سرون کی بندھ رہی ہو ہاتھ

چائے مار ڈالوں گا اس میں  
 جو رو اپنی چ جب کرے  
 ادس کے کتا جو تب یکیدیتی  
 کیا چلیتے ہیں تو نے تو میں  
 سچ ہی باتوں سے اسچو یہ خدایا

کدول اس نیک بخت کا ہو کباب  
 خانہ میں غنق کی گریب آتا ہے  
 جو اسے یہاں بلاوے ہے  
 آفت لینے وہ گریب لہوے ہے  
 لکھنا یہ خرا دس کے گھر میں  
 بعد کوئی نہ کھانے پر بیٹھ  
 دوتا آوے ہے قدم بقدم  
 کو کھانے کو جلد دیوین دم

میں ہی دینی داس بنی ہے  
 یہ ہے آپ کا ایک سے ایک  
 صاحب خانہ اس وقت کے  
 نفیوں کے جو تیار گئے  
 ان کے لئے ہے چوری سے زینہ  
 بیٹ اسکا ہے عمر کی زینل  
 در پر ادس کے بیٹھے یون اڑکے  
 میت اسکی اڈٹھے یا نہ اڈٹھے  
 جمع وان کر کے اپنے ہوش ہو  
 دونوں ہاتھوں سے سر کو پیٹھے  
 ایک ذرہ بھی گر کرے ہے غم  
 روڑے سے رکابی کھانیکو  
 اپنی باتوں میں ادس کو لے ہو لگا  
 کتے بندر کی طرح بھر لیوے  
 یہ بوا سیر اپنی کے دانے  
 کایان کھانے تک بھی ہرے  
 صاحب خانہ رنڈیاں لہوے  
 کچڑی یہ چلے پھر میں میں لیاؤں  
 اس جگہ کار ہا ہو جیون خان  
 سرون کی بندھ رہی ہو ہاتھ

[illegible]





ہاں میں ہاں کہتا ہوں کی دواں دواں  
 ہاں میں ہاں کہتا ہوں کی دواں دواں  
 ہاں میں ہاں کہتا ہوں کی دواں دواں  
 ہاں میں ہاں کہتا ہوں کی دواں دواں

ایک توڑا بھی دے تو منگو اگر اور کھواب ایک ہو پر زور جنت پا پوش ایک سا بردار ایک سنہری کناری لڑے مول نیچہ اسکے ساتھ کا حلاکار اک ٹینچہ کمر میں ہو دساز گھوڑا بھی ایک ہو پیٹ چالاک زمین بھی اوس پہ ہوا حالی دار خوبصورت میں اور لباس بُرا جو کہ جاگیر ہے اب آتا ہے تو پیسے ہے شراب بنگلہ فہم لے ہے نقدی کہ پیسے آپ تمام مجھے بیٹھے کے روز چھ پیسے کہ تک لے باپ تیرے ساتھ چروا کب تک آنسو دن کو نہ دھوؤں	پر کنا سے میں اوسکو سلو اگر چھوٹے گنزار جس سے مانگو پیر سرخ بات کو منتقل کجا چھپے سے موٹی لگے سے ہو گول لون حرفیوں کو جس سے میں لکھو رہنمائی کی جسکی ہو آواز پہونچے گرد و پیش کے ہم کی ناک جسکی فزاک سے بندھے دل زار تلکے مجھ گئے دھرے گا چھرا سب تھے خراج پنج جاتا ہے اب خدا کا بھی تھکوا ہے کچھ تیم اس میں سے بھی مجھے نہ دے اکو ام سو بھی دے ہے فقیر کو جیسے فقر و فاقہ میں دن کو رات کروں روٹی کو روٹوں چلنے میں سوؤں
---	---

۱۹۸  
 ہاں میں ہاں کہتا ہوں کی دواں دواں  
 ہاں میں ہاں کہتا ہوں کی دواں دواں  
 ہاں میں ہاں کہتا ہوں کی دواں دواں  
 ہاں میں ہاں کہتا ہوں کی دواں دواں

ہاں میں ہاں کہتا ہوں کی دواں دواں  
 ہاں میں ہاں کہتا ہوں کی دواں دواں  
 ہاں میں ہاں کہتا ہوں کی دواں دواں  
 ہاں میں ہاں کہتا ہوں کی دواں دواں

سی ہفتہ چار کسب  
اور کیا کیا کسب کا  
سی ہفتہ چار کسب  
اور کیا کیا کسب کا

کیا بونڈ سے یہ دو بین جیو کی کیا  
چاہے تھارا نون بین اسے جیو  
لونڈ سے نئے دوڑا کسم کسم  
کر کا رنگ بے بند سے بچ  
سیا کیا او سکھو کھانے اش بچ  
کیا کون کیسی کی او کھانے پکھاڑ  
دس سا پھون بین پکھاڑ پکھاڑ  
کھانے کی پست کروں یا پست  
کشتی کا لونڈ سے کو پڑا جو م  
خفی اس میں دیکھا رہا  
نگار دیان کین زور بین کشتی  
الغرض اس طرح کشتی زور  
ڈال چکا ہے بین پانوں پر

<p>لئے لاگا ہر ایک سے جا جا جنین تھے مرزا مفت بری طاق لونڈ کیلئے کٹا انھیں تھاملاش شوق تھا انکو کشتی کھیلنے سے کشتی وہ کھیلے تھے شام و سحر خوب رویوں کو کشتی کھلاواتے جا ملا اسے اس بہا بنے سے اس کھانے میں ڈنڈ پلو کھا کشتی کا کھیلنا بہت ہر خوب اک پکڑیر سے ساتھ ہم کھیلین لونڈ اجب کشتی کو ہوا تیار ہو گیا سائے وہ ٹھونک کے فخر کر گئے مرزا پور پور پہ داؤ کیا کون کس طرح کی کشتی لڑی گرو دھنے نے او سکھو سمجھ چلاے</p>	<p>الغرض باپ سے وہ بکے جدا تھے محلے کے بچ کئی عشاق سب سے افزو و تھا او تھو کا ماش ذوق تھا انکو ڈنڈ پلنے سے گھر میں لپے اکھاڑا کھدا کر کئی ٹیچوں کو زور و لواتے مکھلا جب پلنے یہ ٹھکانے سے مرزا جی میں بھی کشتی کھیلو گا تب کہا یہ ادھون نے او محبوب چل اکھاڑ بین ہم تو ڈنڈ پلین جا اکھاڑے میں او کپڑے اتار او ترے مرزا اکھاڑ بین او مسر دیکھ کر دست و پو ہر بنی میں سچا رکھنے گردن پہ دھما ری بازی کر کے یکدستی او نہ پیچھے جاے</p>
--	---

کھانے پکھاڑ پکھاڑ  
پاس سنا ہوا کشتی  
مرزا کشتی کا لڑی پکھاڑ  
بان کی کشتی کا لڑی پکھاڑ  
بان کی کشتی کا لڑی پکھاڑ  
بان کی کشتی کا لڑی پکھاڑ  
بان کی کشتی کا لڑی پکھاڑ  
بان کی کشتی کا لڑی پکھاڑ

عقد سیکسٹھ کا نام ہے ایک ہونگ  
 عار اہل و طبابت کا ننگ  
 عقل ہے شیطان کی اور غوث نام  
 جگ میں ملا کو کا ہے قائم مقام  
 ہے متوطن وہ لعین روم کا  
 بستی میں رکھتا ہے اتر بوم کا  
 طبابت میں دھنساوہ الار  
 روم سے نام کی اسے چوراس  
 غفلت ہند میں اب کچھ  
 ہے ملک الموت سے مشہور  
 اسکے قلم کا میں ک

تھنے یہ علم کس سے ہے پایا  
علم یہ جن سے مین کیا ہے یاد  
مجھے کتنے ہی اونکے تھے شاگرد  
کیا یہ کشتی ادھونکا ہے ایجاو  
سیکھے ہونگے کسو سے وہ بھی کھو  
کما مرزا نے خیر ہے ایجاں  
مین اسی سچ پہچ مرتا ہوں  
کما میری نگذے یوں اوقات  
اسطر حکے نہ ٹوٹ پیلوں مین  
پہلو انہیں یہ پڑھتیلی ٹیک  
شعر پڑھتا یہ اپنے گھر کو چلا  
اُس نصیحت کو گوش جان سے تم  
کرو گدراں یارو تم اپنی

سنگے لونڈا نر بان پہ یہ لایا  
کما مرنے ایک تھے استاد  
کشتی کا کھیلنا تھا اونکا درد  
کما لونڈے نے وہ جیتے استاد  
بولے مرزا کہ یہ تو کا ہے کو  
سنگے یہ بات ہو رہا حیران  
کہنے لگا یہ عرض کرتا ہوں  
کیکے لونڈے نے مرزا سے یہ بات  
ایسی کشتی کبھو نہ کھیلوں میں  
کہیں گے مجھ کو کیا بدو کیا نیک  
کیکے اسٹان بھکے ان سے جدا  
سنو لے لڑ کو ہو راہ سے گم  
باپ کے گھر کی پاٹ کر چٹنی

مثنوی ہفتاد و ہم درمچو حکیم غوث

کھانے پینے قرض سے  
 کھانے پینے کو ایک ایک  
 طرف تراس کے بھی کون ایک  
 ہر کے کے کے کے کے کے  
 اپنے تئیں آپ کے کے کے  
 دوا دوا دوا دوا دوا  
 دینے پینے دینے پینے  
 انہیں کے ہر ایک کے ہر  
 انہی دوا آپ تو علم یہ کہ  
 کہ کے کے کے کے کے کے  
 قریب

ثوب جو کرتا ہے تو اپنی دوا  
 روزی سے خاطر ہو مری آکھج  
 کیا کروں تفتین کا او سکی بیان  
 نزلے سے اک نفس کو تھا در دگر  
 دیکھ کے بفضل ان نے بعد کفر و کفر  
 نسخہ دیا لکھ کے بچندین ہنر  
 جا کے جو سختہ دیا عطار کو  
 کیا تجھے آزار ہے اوں نوجوان  
 میں تو نہیں جانتا کچھ ملے صیب  
 سنتے ہی یہ دنگو لگی اسکے چوٹ  
 ملے یہ کس بھر پورے کی ایجا دیہ  
 کہیکہ یہ عطار نے ہو بے قرار  
 شکل کو ادسکی تو مجھے دے بتا  
 سنے وہ عطار سے بولا جوان  
 شکل سے کسکی لئے تشبیہ و ن

اور کوئی آپ ساتھ کو بتا  
بیچون ترمی گوریہ گل اور شمع  
منہ میں ہوئی جاتی ہر سکتا بان  
لائی قضا اسکے تین اسکے گھر  
دق کے سوا کچھ نہ کی تھیں اور  
صبح سے لے شام تک غور کر  
پڑھ کے وہ کہنے لگا بیمار کو  
اُن نے کہا اوس سو جا دو فغان  
پر مجھے حقوق کہے ہے طیب  
کہنے لگا اپنی وہ داڑھی کھسوٹ  
فسخ میں معون نہ رہا بنا دے  
کہنے لگا اوس سے کہ منتہا عریا  
کون ہے وہ جن لو کی ایسی دوا  
کیا میں بتاؤں تجھے اے مہربان  
رہو رہے گئے خاک سے زشت ازبان

[illegible][illegible]

دوزخ کے لوگوں سے یہ بدنام ہو گیا تھا  
 زور کو ان سے یہ بدنام ہو گیا تھا  
 دوزخ کے لوگوں سے یہ بدنام ہو گیا تھا  
 زور کو ان سے یہ بدنام ہو گیا تھا  
 دوزخ کے لوگوں سے یہ بدنام ہو گیا تھا  
 زور کو ان سے یہ بدنام ہو گیا تھا

سو فیض غم و غم سے پہلے کہ تم کو  
 زخم کو یہ نسل کے کرانا رنو  
 نبض کہا دیکھو نہیں لانا تھوڑے  
 خاد سے اس کے کہا لے کینر  
 بہر مجھے نقرس کا ہے ڈر نہیں  
 کہنے لگا داسے مارا القرع  
 چہرہ لے دیکھ بجز آتش جو  
 واسطے اسکے یہ دوازہ ہے  
 کرتے ہو کیون قتل کا اسکے خیال  
 دیکھا سدید کو نہ قانون کو  
 بخشی ہے پانچ روپے کی کینر  
 سنتی ہے ماما نہیں اچھا گناہ  
 لقوہ و فاج سے ہو کیونکر خبر  
 کہتا ہے پھر آپ بھی مان اور کیا  
 تھوک کے داڑھی پہ کیا یہ خطاب

یہ کہا اس کو جسے تھی آتشک  
 کہنے لگا دیکھ کے اک اور کو  
 ٹھیکے پھر پاس مہ اک ڈولی کے  
 دیکھ چکا نبض کو جب بے تمیز  
 درو کہ اس کو ہے یاد دوسر  
 کر کے پھر آخر کو مقرر صبر  
 اور جو کھانے کی لگے اس کو  
 کہنے لگے شک یہ کیا قہر ہے  
 لقوہ و فاج سنہ سے پر نال  
 ان نے کہا تو نے نہ اعزشتہ د  
 ساتھ حکیموں کو تو لے بے تمیز  
 اسمیں ہے ان شخص زشتی کیا  
 بی بی تری پرے میں اور یہ دھر  
 سمجھ کر کہہ لوٹنے کی ہے یہ جا  
 سنتی امین کو کھاتج و تاب

میرزا مفتی  
 ۲۰۲  
 آہ داد و بلا ز دست روزگار  
 قوش قانون یہ غم ہے بوجار  
 سے ہر اک باز سے چھی کلاہ  
 رخت ہر شاہین نے پناہ  
 رخت جڑوں کے دل غم سے نیم  
 ہو گئے جڑوں کے دل غم سے نیم  
 ہوش و شہین کیا سبب  
 ہوش و شہین کیا سبب

کیا تہی کیا تہی کیا تہی  
 کیا تہی کیا تہی کیا تہی  
 کیا تہی کیا تہی کیا تہی  
 کیا تہی کیا تہی کیا تہی  
 کیا تہی کیا تہی کیا تہی  
 کیا تہی کیا تہی کیا تہی

سے ہمارے دامن میں  
پہلے سے باقی اور اب حال کے  
سے وہ ہمارے چاکتوال کے  
کے ہمارے

[illegible]





[illegible]

کہ سلام شوق کو جس کمر ابرو  
 سنا تعری کے فن میں کرنا کیا ضرور  
 بکری بھی گر کچھ کہے پھیتا کر کو  
 دوڑو دم اسپر قلم کی لے چھری  
 وہ نصیب دہنمان مکر چلا سے  
 آپ کے ناخن سے بھی خون نریز ہیں  
 سمجھو تک کیا جانے کیا بن بیٹھے  
 بوجھے ہرگز نہ دشمن کو قفس  
 پر قلم کی تیغ کا غنڈ کی پھری  
 دیکھ لو یہ گوہ یہ میدان ہر  
 جو رویت و تافہ کیجے پسند  
 جس کو جی چاہے اسے دکھلائیے  
 کھٹیا میں گڑ بھڑائیے کیا حصول  
 ورنہ کیا لکاروں تم کو بار بار  
 فہم کی نیزان چڑھا کر دیکھ لے

کہ سیماں قوتی کے گھر تک پہنچا  
 بعد از ان کیو کہ اس باجی غرور  
 اور دنگو بکری کے شہیرا کو  
 بات بکری کی جگہ تمکو بڑی  
 اور چو اور سکا گلا کا ماننا چاہے  
 سینک ابل و سکے نہایت عزیز ہیں  
 پر خنڈا چاہے کہ کیسا رن پٹھے  
 لہ گیا ہے یہ سخن سعدی پیر  
 لڑچہ میں بکری ہوں تم شیر چری  
 پاس اس عاجز کے بھی ہر آن ہر  
 لیا قصیدہ کیا غزل کیا قطعہ بند  
 آپ کسکر مجکو بھی فرمائیے  
 خبر میں شیخی کرنی کچھ رکھتی ہوں  
 بش نہیں آتا تمہارا اہمبت ناز  
 ب غزل تم سے لڑا کر دیکھ لے

ابن علیؑ سے ہے جو اس کے لئے ہے  
خدا کی رحمت ہے جو اس کے لئے ہے  
جو اس کے لئے ہے جو اس کے لئے ہے  
جو اس کے لئے ہے جو اس کے لئے ہے



یہ کہتا تھا کہ جس سے میرا دم بڑھ گیا۔

اس سوا میں تو اس بندہ کی جانی  
 غفلت کی جانی وہ نہ سمجھتا  
 کہ وہ اس کے لئے ہے  
 اس کا دعویٰ تم کو دیا کوئی اور نہ  
 کہ اس کے لئے ہے  
 وہ تو کہہ رہا ہے  
 میری جانی اس کے لئے ہے  
 اس کے لئے ہے  
 اس کے لئے ہے

کچھ نہیں میں مردت کا اثر تاسیان فوجی کو بھیجوں یہ پیام رکھتی ہے سوا میں تو ایسا غفل جس سے آیا تھا چھٹی کا دور وہ یاد جانتے ہیں اسکو سب بڑا دیر میر کی بھی طبع کے مرغوب تھا شمع کو روشن کیا لیکر چراغ پانچ جو باقی ہیں دونوں کا جواب جسکے معنی خلق کے دور از خیال جسکے معنی نظم کر لکھیے بیان	ساتیا اس کو سے اسباغ تو بھر وہ تو اس کو سے مجھے دو چار جام مطلع اول جو وہ جنگی غزل نے نے جیسر یہ کیا شور و فساد مطلع ثانی سوا ملک اسکا میر لیکن اسکا تازہ کرنا خوب تھا ہے دل پر داند اس کو باغ باغ بات میں سے سمجھے تم دو کا حساب تیرا جو شعر ہے اسکا یہ حال شعر یہ چوتھا سنو لے مہربان
---	--

بول اس میں ان میں بڑی کون بزم  
 لیکن اس کے جلدی سے کبھی نہ  
 ہے اس کا بگڑا کشت سے یہ سوال  
 ہے کہ وہ دن کو اس کا بگڑا کشت  
 مثنوی ہا مثنوی دروہ قدوی  
 مثنوی ہا مثنوی دروہ قدوی

**مضمون بیت فوقی**

کر چلون تجھ کو کسی جو نقش قدم وہ تو بے حس محض رہتا ہر س لیکن اسکا ستم سب کے دشمن	ہوئے پہلے ہی قدم سکن مضم نقش پا کو چلنے سے تشبیہ کیا کو اسے پڑھیے آواز حسنین
--	--

در اصل تقابل جیو بود  
 یاد خدا ایک ہر دوسرے بقیہ  
 صورت لوح و قلم جسکے لیے خلق کی  
 ماست ہی یک ہر دوسرے بقیہ  
 آج زبان ہو چکی ہے  
 آج زبان ہو چکی ہے  
 آج زبان ہو چکی ہے  
 آج زبان ہو چکی ہے

اس سوا میں تو اس بندہ کی جانی  
 غفلت کی جانی وہ نہ سمجھتا  
 کہ وہ اس کے لئے ہے  
 اس کا دعویٰ تم کو دیا کوئی اور نہ  
 کہ اس کے لئے ہے  
 وہ تو کہہ رہا ہے  
 میری جانی اس کے لئے ہے  
 اس کے لئے ہے  
 اس کے لئے ہے

ہر ایک سے اپنے اپنے باتوں کو کہیں  
 سفر پر سفر اور گھر پر گھر  
 ہر ایک سے اپنے اپنے باتوں کو کہیں  
 سفر پر سفر اور گھر پر گھر  
 ہر ایک سے اپنے اپنے باتوں کو کہیں  
 سفر پر سفر اور گھر پر گھر

اور زبان جو وہ خلق میں مشہور ہے  
 ہر ایک سے اپنے اپنے باتوں کو کہیں  
 سفر پر سفر اور گھر پر گھر  
 ہر ایک سے اپنے اپنے باتوں کو کہیں  
 سفر پر سفر اور گھر پر گھر  
 ہر ایک سے اپنے اپنے باتوں کو کہیں  
 سفر پر سفر اور گھر پر گھر

شیخ دہر بن کو جس کی نسبت میں  
 دین قہر شیخ کے اور برہن کہ دم  
 ستاعری و شعر بر کہ نہیں کہتا خبر  
 گو کہ لکھ گو کہ شمع من لین اجابہ  
 پڑھے تو تانا کوئی تم میں سے اور ہرمان  
 کا فرد نکو ہے خطاب میں لکھ دیکھ  
 خواہ برہن کوئی خواہ مسلمان ہر  
 اپنی زبان پر کہتے ہو بر خود غلط  
 وہی نہ سمجھے اسے انسانا جوادان  
 بات جو مردوں پر انہی وہ بھول ہر  
 اپنی غلط فہمی پر طعن کرے تو ملام  
 کہے نہیں کہیو مگر میں کیا کیا کر رہا  
 ہوا اگر اس مر میں ذرہ بھرا پنا گناہ  
 ہے اور بھکر کے یہ حاق جز دہر میں  
 اکو بھی گستا کوئی بیچ سوار کے بیچ

شعروہ میرا سنا جائے انھوں نے کہیں  
 اپنی سخن فہمی پر کہتے ہیں میرے گرم  
 اور کا سخن یوح ہر آپ وہی پوچ تر  
 سنا غرض میں بات بولوں جن فل سہو کہ  
 میری زبان میں گریہ جو ہر جن آن خان  
 آیہ قرآن کو کہیں دھوئے ڈالو ہو تم  
 دلو نہ پلاق دیر مانوئے قرآن ہر  
 شیخ ہی سے سمجھے ہو دین کی نسبت فقط  
 دین اگر کہتے ایک جہ نہ ادیان ہو  
 اور کا غرض غرض دیکھو تو معقول ہر  
 شعر کی انکے سند دیکھ لین حق کا کلام  
 سن چکے انے منصفیو تو سوالیہ جواب  
 ایک یقین جانو حق ہی ہوا سنا گواہ  
 اور کو یہ لازم نہ تھا انکے اس شہر میں  
 بھڑکے سوا تھ یہ اپنے ہی یار کے بیچ

ہر ایک سے اپنے اپنے باتوں کو کہیں  
 سفر پر سفر اور گھر پر گھر  
 ہر ایک سے اپنے اپنے باتوں کو کہیں  
 سفر پر سفر اور گھر پر گھر  
 ہر ایک سے اپنے اپنے باتوں کو کہیں  
 سفر پر سفر اور گھر پر گھر











مفتی محمد رفیع الرحمن

موسم

جہاں کوئی کونسا دینا میں کیے دون  
اسے خانی ہے

نقش بر آئینہ زند  
کے کرتے کے آوی ہو کام  
بجلیا عشتہاں ہوا  
کرتے قمر

[illegible]

وہ سدا باجنا ہے اور سکا نام  
نزد اہل ضرورت پہنچے نہ ہوا  
سکھایا ہے کہ جسکی سنتی دنیا  
پاکتوا ہے کہ بچنے دیا  
چیکر آدم کے لئے و فرشتوں میں  
میں سے تین باب مقرر ہیں  
میں سے تین باب مقرر ہیں  
میں سے تین باب مقرر ہیں

کتاب

کہ رکھتا تھا نہت کیا کا خیال  
گیا ایک درویش کا دل کے پاس  
کیا ایک دن وقت پا کر سوال  
تو بندے کو بھی سچے ارشاد  
تو بہتر ہے دیتا ہوں تم کو  
یہ ترکیب ہے اسطر سے بنا  
کہ اس میں اک شرط ہے درمیان  
کہ جو دلیں بند رکھو نہ لائے  
خو خطرہ ہو دلیں دو جاوے کہیں  
تو اس حرف کا کون مذکور تھا  
کہ پردہ میں تھی مرد عارف کی بات

سنا جائے ہر ایک موسیٰ کا حال  
 یہ کچھ کر کے دل بیچ اپنے قیاس  
 دیا انکی خدمت میں تاجہ سال  
 اگر کسی آپ کو یاد ہو  
 کہا ہے یہی گزرتا بدعا  
 یہ اجزا ہیں اسکے توجا اور لیا  
 غرض طور جب کر کے سب بیان  
 یہ نسخہ توجہ وقت لیکر بنا  
 کہا اپنی یہ بات ممکن نہیں  
 تمہیں اسکا دینا جو منظور تھا  
 نہ سمجھا غرض اسکے رمز نکات

کہ جب لکھو خطرے پہ قادر کیا

تو پھر مسیح ہے خطرہ کیا

مور شورش سے کا اوٹھ گیا کیا  
ت ویش اوس شومین کے کرب  
کجا

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے یہ سب کیا ہے، اب میری زندگی ختم ہو جائے۔

کھلے زچہ پنهان باب نوشتی  
نمودن من بعد معجوبی بیجا  
در حجاب بار حجابی

بیاور آنگه عشق از سوز دل  
چراغ افروز شمع سوز دل  
کیا لیل سکواون نے عمل کو شکلیا

بیان جو اس کا غم بیجا  
کجا کر سوسے تا خار نفس و طور  
وقت اول سے شوق نجان جو زور

کیا ستون کا خانمان آباد  
روزین کے تمام اب کو مے  
جن نے یکبار بھی پیادہ آب

تیسے لائحوئے لے کنوئیں زیاد  
چینی بھرائی لیکے ڈوب مے  
مشرک زیر خاک مے سیراب

کجا کر سوسے تا خار نفس و طور  
وقت اول سے شوق نجان جو زور  
کجا کر سوسے تا خار نفس و طور

مقتت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آئی شعلہ زن کراکش دل  
وہ دل ہے زو جو پیش غم سے محور  
ہو شور انگیز چشم گریہ آلود  
ہے یون کلفت تن میں لپک  
کراست کردہ عشق آتش انگیز  
مدام اک ناز پرور سے جرحت  
ہمیشہ چون رگ تاک ہریدہ  
ز سوج اشک ہے خنجر جلو کو  
اسید دیکھ اودھا خاطر سودا  
کرا بیا مشتعل داغ جسدانی

تپ دل سے بقدر خود ہر دل  
مشیک سر بسر چون شان نبور  
لب زخم جگر کو رکھ نکسود  
کہ نہان ہوئے جون افکرتہ خاک  
کہ تاہر استخوان میرا ہو گھرنے  
کے غلوت میں دلکی استرحت  
ہو آسوتا سر قرغان رسیدہ  
بنایت چون سان کہ میوہ کو  
انہیں شخص دل کر شاہد یاس  
زور روشن جس سے شمع آشنائی

کجا کر سوسے تا خار نفس و طور  
وقت اول سے شوق نجان جو زور  
کجا کر سوسے تا خار نفس و طور

ادب کی سانس تازگی فرخندہ فرجام  
در غمت جہیز  
اگر دیا فانی بود آشتی با کس  
کجا کر سوسے تا خار نفس و طور

# دربیان شہ عکاسیت

الہیہ چارہ س ازباده نوشان  
زبان گوئی کی خاک خوشان  
ہما غصہ دہلہ خانوئی سے ابرنگ  
نہے کب تک یا تیرے نہ زنگ  
ای اس خاک کی دھوئے سے لکنت  
کون میں دامنستان جنب الفنت  
شب اک ماتم اسے خاۃ عوش  
گفتار بیاسے اک مردود ویش

نہیں یہ خیر نصیب مصطفیٰ ہے  
تداوی بخش صد انواع علت  
ہیں اسکے مرتبے سے سب روتہ  
تصدق خاک کے جوتے نہ افلاک  
ہوا اسکے لیے سب کچھ پیدا  
خدا ہی عالم اومکا یا خدا ہے  
شنا گردانکا جبریل میں ہے  
کہ ہو غنچہ سخن کی عیب پوشی  
سخن پرا دیکو سودر جو ہے ترجیح

کہ یا ان نقد فغولی نارو ہے  
زہے سر دفتر باب امت  
مخبر وہ کہ ہیں جتنے پیسہ  
نہو تا وہ اگر زینت وہ خاک  
بہان میں ہے یہ جتنا کچھ ہویدا  
غرض جو کچھ کہ اسکے مرتبہ ہے  
یہ منکھ او سکی شتالاف نہیں ہے  
بس اب بہتر ہے اس جاگہ خوشی  
سکوت بر محل ہے دلی تفریح

## دربیان مستاجات

بحق باطن ہر چہ اسرار  
یہ تیرے فضل کا دریائے کیا کم  
اوس قش کو کھل رہی پی سے ترک  
میں کیا اور کہ قدر میری فطرت

خداوند اپنے آل پیسہ  
میں ہوں گر قابل ناہر ہنم  
شفیعوں پر تنگ میرے نظر کہ  
کہ جس جاگہ ترا فضل دعا ہے

یہ عیشہ دست دل سے پہلے کو بان  
سہزین عشق سرخون زلف خوبان  
بہان جان عاشق ام بسرود  
گدازن سے تھا از فوریشت و فرست

۲۱۶

بوجہ جو چاہیے ن سوئم تفت  
بوجہ جو چاہیے دلدادہ عشق  
دستے عاشق نہ تھا آادہ عشق  
بیک شمع سے پائون جب نار  
پہنچی اک اشتعاک اب سکو درکار  
مقام ادسکا تھا اک جاگہ سراج  
بوغہ تکیہ ہے جس سے تو آگاہ  
مدام ادس جاگہ رکھا اس قدر پاک  
کہ کوئی آب کو ہر سے ہے یاں خاک  
جہ لاغر ہوا ادس کے ڈھونڈھ لاشے  
عجب ہے طعنے کے شاداب و شہ  
کرا اب قطعہ دیکھا کہ شہ  
سستی اس گویا انتخاب باغ  
جہ

نہیں دیکھی جگہ پہلے دیا جاوے  
 انہیں پہلے برآں ہو عورت نہ ہو  
 جہاں پہر قافلہ و تراویح نہ ہو  
 وہیں اک بے دست و پا کھڑا ہو  
 میری گریہ سے نہ بولی کی وہ جگہ  
 سب کا دل سے پورا کھانچا آج تک  
 بچا دین اور بچا دین پر دے سے باہر  
 کہ دین میں تھیں خود ہلے فتنے

وہ کافر دیکھتے ہیں آج  
 جو خوشی میں کہے تھی پرانے  
 کہوں کیا بات منہ کی جیسے  
 کہے خورشید کو چمکے چند لگے  
 جو دیکھے یک نظر وہ دے زبیا  
 سو دے چہ کسی رو سے عجیب

<p>بہم اس طرح شاخیں تھیں نمودار          غرض سایہ و ان کے بسوسال          مسافر جو کوئی اوس راہ آتا          سرتے دہر تھی گویا وہ جاگم          وہ ایک قوال سے بچا رہ درویش          نہ اوس سے دلوں کو پیوٹی کے آرا          بسر کرتا تھا جس صورت سے درویش          خورشاد احوال یاران گذشتہ          اک ہم ہیں قلقت البان لرزنگ          بے بدتر مرگ سے وہ زندگانی          بہشت آنجا کہ آرایے بنا شد          غرض جب تک ہ تھا اس خاکہ نہیں          بد تو نیک جہان سے چشم بستہ          دلوں کا پاس تھا آرام اوس کا          آفتاب نے اس میں یازیں اٹھائی</p>	<p>گلے میں! میر جہاں اللین میں دیار          کیشان تھی سو طرب سودا میں دل          وہ دل سے یاد منزل بھول جاتا          کہ جو آ یا وہ بھولا سنسل مرہ          مقیم اوس جا میں تھا با خاطر ریش          نہ اوس پر نیک و بد سے خلق کے پا          کہان پائی فرشتہ نے یہ اوقات          کہ جب کی زیت تھی رشک فرشتہ          کسی سے ہم کوئی ہے یہاں تنگ          کہ جب تب دل پہ ہویم مثلانی          کے ما با کے کار سے بنا شد          بخوبی شہرہ تھا ساسے جہانین          ہمیشہ برورد و لہسا نشستہ          تھی خدمت ہر کسی کام اوس کا          کہ ناگہ اک برات اوس راہ آئی</p>
---	---

۲۱  
 بچا دین اور بچا دین پر دے سے باہر  
 کہ دین میں تھیں خود ہلے فتنے  
 وہ کافر دیکھتے ہیں آج  
 جو خوشی میں کہے تھی پرانے  
 کہوں کیا بات منہ کی جیسے  
 کہے خورشید کو چمکے چند لگے  
 جو دیکھے یک نظر وہ دے زبیا  
 سو دے چہ کسی رو سے عجیب

کہ میں مہمان تک  
 کوئی یہ بھی دل آزاری کا  
 کہ میں مہمان تک  
 کوئی یہ بھی دل آزاری کا  
 کہ میں مہمان تک  
 کوئی یہ بھی دل آزاری کا

[illegible]

آدم سے گیا ڈولا چاک اور  
 کھنٹے ہو کر کے آدم سے لیا گیا وہ  
 لگا آئین ہو گیا آکے وہ چم اور  
 چوڑھا لک پتہ اور وہ شمشاد آیا  
 قندول سے لہو کیا اپنے پیاسا  
 بنان ہجرت قوت مد نظر رہی  
 ۲۱۸  
 یہ تجلیاں اور نگہاں اور چہ چہ  
 نظر آنے سے مطلق رہ گیا جب  
 ہوا وہ روز اور سپر تہ چوں شب  
 کرا اور چہ سے پتے پتے والے چہ چہ  
 کسی و خیال ڈولی کے چلی روح  
 اوٹھا ہر سو قیامت کا سا لکھنؤ  
 آئے کس حال

عجب ہے یہ راہ آشنا  
نئے یہ بات اندیشے میں کہ آئے  
کیمین و دل نظر آئے نہ فرست  
چنانچہ لوح سنج بزم تاشیر  
کہ جب وہ قوم ادریہ اور خیار  
وداع یار نے یہ کی سادی  
کے جو زخم گردون فرہن سایا  
غرض یہ بحر توجلی تھی یہ دلش  
تہا و سکو کچھ سخن کہنے کا یارا  
یون باہم تھے یہ محو بلا ط  
ہوئی وہ قوم جب بحیرہ راہی  
کہا اون نے کجا ہوئیں کہ فخر  
گئے وہ اوس طرف ادریاں غیاں  
کہ لے گردون دن کیا کیا تین  
کوئی اوس غلام کو بھی دل

نہوں کر جا بجا خار جہ نائی  
کہ عشق و محبت کیا جاگہ کر رکھا ہے  
کہ یوں کام دل با ہم فرمائی  
کے ہے اس طرح یہ بات تشریر  
ہوتے چلنے کو اس تکیہ سے گیا  
کہ یاں آخر ہے غم انجام شای  
کہ ہنسے میں رخ خون اسکو زلایا  
اودھر لوٹے تھا آتش پر وہ درویش  
نہ اسکو جز خموشی اور چار  
کہ ناگہ دانسے وہ ڈولا اٹھایا  
اجازت آؤں نے اس مخمور سے  
بدر قسمت میں کہ یوں تھا تو ناچار  
کے تھاریر لب با چشم نمناک  
وہ دل سناں قد یوں رزان یں  
کہ جاوے چھوڑ حیدر نیم سہل

[illegible]

# در بیان مائش عشق در فویشن بدل

## دولهن و مذکور آن

الانے ساقی تخم نای عشق  
 یہ کیا میمانہ لب زیر عنقلم یار  
 نجائے یہ محبت گیا بلا ہے  
 نہ تناعشق اوس سر شیون آنگ  
 بہان پاوتے گا تو آشفہ لبیل  
 ہوا پر واندہ بلکر کسں جگہ ڈھیر  
 چنانچہ واقف راز نہسانی  
 کہ یان درویش نے جسوت دی جان  
 وہ شوق اسطرح دان آشفہ ترخی  
 غرض یہ عشق جب کھلے ہر پردے  
 یہ ادنی اک محبت کا اثر ہے  
 یہ وہ بخت لے جانے ہے لے خام

ادھر دے رنگ دوسرے میمانہ عشق  
 ہو جبین سر بر سر فرقت کا تکرار  
 کہ جسکی آگ سے عالم جلا ہے  
 ہن خوبان بھی اسلاندہ ہر رنگ  
 پھٹا دیکھے گا جنب طاقت گل  
 لولہ کن پچھی ہو چنے شمع نے دیر  
 کرے ہے اسطرح گوہر نشانی  
 وہی ساعت وہی محظ وہی آن  
 گویا اس حال سے اوسکو خبر تھی  
 حواسل کوہ ہو توشہ شکر طے  
 کہ دل کو حال سے دل کی خبر ہو  
 پڑا ہو جسکو اسل صورت سر کچھ کام

کہ یہ وہ بخت لے جانے ہے لے خام  
 یہ ادنی اک محبت کا اثر ہے  
 غرض یہ عشق جب کھلے ہر پردے  
 وہ شوق اسطرح دان آشفہ ترخی  
 کہ یان درویش نے جسوت دی جان  
 چنانچہ واقف راز نہسانی  
 ہوا پر واندہ بلکر کسں جگہ ڈھیر  
 نہ تناعشق اوس سر شیون آنگ  
 نجائے یہ محبت گیا بلا ہے  
 یہ کیا میمانہ لب زیر عنقلم یار  
 الانے ساقی تخم نای عشق

کہ یہ وہ بخت لے جانے ہے لے خام  
 یہ ادنی اک محبت کا اثر ہے  
 غرض یہ عشق جب کھلے ہر پردے  
 وہ شوق اسطرح دان آشفہ ترخی  
 کہ یان درویش نے جسوت دی جان  
 چنانچہ واقف راز نہسانی  
 ہوا پر واندہ بلکر کسں جگہ ڈھیر  
 نہ تناعشق اوس سر شیون آنگ  
 نجائے یہ محبت گیا بلا ہے  
 یہ کیا میمانہ لب زیر عنقلم یار  
 الانے ساقی تخم نای عشق

کہ یہ وہ بخت لے جانے ہے لے خام  
 یہ ادنی اک محبت کا اثر ہے  
 غرض یہ عشق جب کھلے ہر پردے  
 وہ شوق اسطرح دان آشفہ ترخی  
 کہ یان درویش نے جسوت دی جان  
 چنانچہ واقف راز نہسانی  
 ہوا پر واندہ بلکر کسں جگہ ڈھیر  
 نہ تناعشق اوس سر شیون آنگ  
 نجائے یہ محبت گیا بلا ہے  
 یہ کیا میمانہ لب زیر عنقلم یار  
 الانے ساقی تخم نای عشق

مین پر جلو بسے کی منزل فراموش  
 سخن کو تہ کروں مطلب پناؤں  
 جسے بال ہما جو چلے وہ بوم  
 برنگ اثر الہ پانی ہو سکے ہر جاسے  
 وہ ہو جون موم اوکل ہاتھ میں غار  
 کہے ہر اسطرح احوال اسلام  
 دیا ہر ایک نے جی روز نمائی  
 کہ محن خانہ گوہر سے ہوا پڑ  
 کیا اوس چشم پر نظارہ نے ناز  
 کہ مثل غنچہ تھی تن پر قرب انگن  
 خوشی سے یہ گھر تھے نسبت جوان  
 ہمیشہ گریہ و زاری سے تھا کام  
 مقیم سینہ جانے دل تپش تھی  
 گئے چون نرگس مخمور نیار  
 کرے تھی گریہ سے تریں مہتاب



کیا یہ خطہ فتنہ مجید سے ہے یا نہیں  
 یہ خطہ اس شخص سے ہے جس نے اس کو  
 کیا ہے اس کا نام کیا ہے اس کا  
 یہ خطہ اس شخص سے ہے جس نے اس کو  
 کیا ہے اس کا نام کیا ہے اس کا

ہوں تشنگ لب نہایت مثل غلام  
 اے وہ جس سے ہوں سرگرم تار

# نامہ نوشتن و فرستادن قاصد بطرف مادر و پدر وطن

دیر واقف تفصیل و اجمال کہ اے تاج سہر قوم و قبائل وہ گو جسکے رشتہ سے ہر اک یا نکھانے کیا ہوا اس کو تہ تاب وہ نادیدہ خزان کبیر گنہ خیر خدا چاہے کہ اس کو کیا بلا ہے جہاں تک پہلے پارہ دان تو سب میں چاہا مگر بے کوفی بعد از اجمال کہ تھی یہ اقر با اپنے سے موقوف سو یہ گھر اور وہ گھر ایک بلا ہے کسی کو سمجھے اید ہر روانہ	باین تقریب لکھا ہے یہ احوال سراسر شفقت و اشتقاق مائل محمود مالیدہ تھا مانند مر جاں ہوا جیسے کچھ آب ہی آپ آب ہر جون تلخ کس ہر دم درق زیر بد افتدیر کا کیونکر ہے کیا ہے یہ کچھ سمجھا نہیں جتا یہ آزار کرے ہے اس طریقہ پر تعقل ہے محنت و سکی دان ہوئے یہ موقوف یہ نہیں گر مصلحت ٹھہرے بھلا ہے کہ لیجا اسکو یا نہی سوئے خانہ
--	--

کیا یہ خطہ فتنہ مجید سے ہے یا نہیں  
 یہ خطہ اس شخص سے ہے جس نے اس کو  
 کیا ہے اس کا نام کیا ہے اس کا  
 یہ خطہ اس شخص سے ہے جس نے اس کو  
 کیا ہے اس کا نام کیا ہے اس کا

۲۲۱

لیا اور بعد از یہ خطہ  
 اس کے نام سے  
 کیا ہے اس کا نام کیا ہے اس کا  
 یہ خطہ اس شخص سے ہے جس نے اس کو  
 کیا ہے اس کا نام کیا ہے اس کا

۲۲۱

لیا اور بعد از یہ خطہ  
 اس کے نام سے  
 کیا ہے اس کا نام کیا ہے اس کا  
 یہ خطہ اس شخص سے ہے جس نے اس کو  
 کیا ہے اس کا نام کیا ہے اس کا

نہ تھا کام نہ تھا کام نہ تھا کام  
 ادھون کا حال بد کرنا ہے اس کا  
 گریان میں ہر دم غم و غم  
 فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ  
 انی اور میں سب دوش بہن کی  
 ہوا ہے ان کو کچھ اس کا نام کیا ہے اس کا  
 ہوا ہے ان کو کچھ اس کا نام کیا ہے اس کا



نہایت اک کسیر کہنہ غم  
 جہان گرم سخن ہوتی تھی وہ زلال  
 صدفی سے کروں او کی میں کیا بات  
 جھکا تھا بسکہ پیری نے وہ تھا  
 رکھے حیات میں اپنے جو چہاں  
 غرض اس ڈول پر یہ کاروانی  
 ہوتی دپے فسون سازی کی جیسا  
 بنانے کیا کی اوس کا فتنے پیر  
 جب اس حالت کو آئی کچھ سہراہ  
 تھا گویا شاق اوس پہ پکھٹا  
 مگر وہ غم تھا کچھ اسکے لیے کم  
 غرض مہلک سے چل نکلی سوار  
 نہ تھا صبر سکون اوس کو نہ آرام  
 کبھو کبھی تھی خوش قوم کا حال  
 بہ نحوی قصہ دوستان مقول

کہ دلکش نظم سے ہر اک  
 تھی وہاں دلاو محتالہ کیا مال  
 کہ جس نے کی تھی بڑھیا آکھ کی مات  
 تھی سر پر ٹھو کرو سے نت قیامت  
 کہیں تھی اونچی اوس سے پانو کی ساق  
 تھی گویا مادر گیتی کی نانی  
 ہوتے اوس کو جدا جتنے تھو وہاں  
 کیا وہ ہی سخن میں اوس کو تخییر  
 سواری میں وہ بیٹھی اور یہ ہراہ  
 یہ کیا کیجے ہے لازم گنج کو مار  
 کہ گردون نے دیا اس غم پیغم  
 ہوتی دونی وہ اوسکی بقیہ رازی  
 یہ وہ باتوں میں کرتی تھی لمے رام  
 کہ تجھ بن زندگی ہر او سپہ نکال  
 کبھو کبھی تھی اوس وحشی کو مشغول

نہایت اک کسیر کہنہ غم  
 جہان گرم سخن ہوتی تھی وہ زلال  
 صدفی سے کروں او کی میں کیا بات  
 جھکا تھا بسکہ پیری نے وہ تھا  
 رکھے حیات میں اپنے جو چہاں  
 غرض اس ڈول پر یہ کاروانی  
 ہوتی دپے فسون سازی کی جیسا  
 بنانے کیا کی اوس کا فتنے پیر  
 جب اس حالت کو آئی کچھ سہراہ  
 تھا گویا شاق اوس پہ پکھٹا  
 مگر وہ غم تھا کچھ اسکے لیے کم  
 غرض مہلک سے چل نکلی سوار  
 نہ تھا صبر سکون اوس کو نہ آرام  
 کبھو کبھی تھی خوش قوم کا حال  
 بہ نحوی قصہ دوستان مقول

کہ اوس کے دل کیون جی غم غلام  
 چہرہ تانہ و کس صورت کی انداز  
 چہرہ تانہ و کس صورت کی انداز  
 چہرہ تانہ و کس صورت کی انداز

کہ وہ ایک صورت سے تھا یہ ذکر اور اظہار  
 کہ وہ ایک صورت سے تھا یہ ذکر اور اظہار  
 کہ وہ ایک صورت سے تھا یہ ذکر اور اظہار



ہوا جو اس حالت میں کہ وہ خود آہ  
 کوئی شخص اس کو سب سے پہلے  
 کہ اس کی حالت میں کہ وہ خود آہ  
 کہ اس کی حالت میں کہ وہ خود آہ

کہ جس نے اس کو دیکھا ہے وہ کہتا ہے کہ اس کی دل کو کسی نے نہیں دیکھا ہے  
 کہ جس نے اس کو دیکھا ہے وہ کہتا ہے کہ اس کی دل کو کسی نے نہیں دیکھا ہے  
 کہ جس نے اس کو دیکھا ہے وہ کہتا ہے کہ اس کی دل کو کسی نے نہیں دیکھا ہے  
 کہ جس نے اس کو دیکھا ہے وہ کہتا ہے کہ اس کی دل کو کسی نے نہیں دیکھا ہے

کہ گو کیجے ہزاروں نالہ و آد  
 ہے یاں دم مارنے کا سکویا را  
 چلا آیا جو اول سے ہی ڈول  
 اگر صد سال باشی در بیک روز  
 نہ جان اشکال عالم دیر پائین  
 بجائیں میں ہزاروں دیو و کائنات  
 یہ جتنا تھوڑے زمین ہے  
 جو آیا اوس گزر گہ میں سو گندرا  
 نہیں جز نام کچھ پیشین ہے اب یا  
 یہ کل ہونا ہے اعرضت و ناطق  
 یہی غور شنید ہوئے اور یہی ماد  
 کچھ ایشیادوں سے پائے کم سوہن  
 پس اس صورت میں کیجے کما تم  
 غرض سمجھا کے ادا کو چار و ناچار  
 نہ کیجا جب و نھوں تو بھی کچھ حال

زمین ان کے گئے کو پھر ادھر را  
 نہیں بندے کو غیر از صبر چارا  
 یقینی ہے کسی عادت کا یہ قول  
 بیاہد رفت زمین کا رخ دل افروز  
 یہ سب سیلی خورد دست قضا ہیں  
 بنائے اس چمن کا متبل و گل  
 ہر اک خطہ لے یاں اک نازنین ہر  
 نہ واقع ہی رہا آخر نہ عند ما  
 کہاں شیریں گئی کید ہر ز فرما  
 کہ ہم مطلق معطل ہوں تہ گل  
 یہی وضع زمانہ اور یہی راہ  
 یہ سب کچھ ہو میں اور ہم ہو دین  
 ہے اپنا حال جاے گریہ و غم  
 کہا ہر ایک سنے ہے مبرور کار  
 غم خاطر سے غیر از کارش دل

۲۲۶

کہ جس نے اس کو دیکھا ہے وہ کہتا ہے کہ اس کی دل کو کسی نے نہیں دیکھا ہے  
 کہ جس نے اس کو دیکھا ہے وہ کہتا ہے کہ اس کی دل کو کسی نے نہیں دیکھا ہے  
 کہ جس نے اس کو دیکھا ہے وہ کہتا ہے کہ اس کی دل کو کسی نے نہیں دیکھا ہے  
 کہ جس نے اس کو دیکھا ہے وہ کہتا ہے کہ اس کی دل کو کسی نے نہیں دیکھا ہے

جب تک کہ عالم جب یہ تھا  
 جو بدین تھا سو روز عید تھا  
 ہر کسی کی ہر چیز میں  
 ہر چیز میں ہر چیز میں  
 ہر چیز میں ہر چیز میں  
 ہر چیز میں ہر چیز میں  
 ہر چیز میں ہر چیز میں  
 ہر چیز میں ہر چیز میں

# مثنوی

<p>ایک شفق میں ہمارے ہر بان          اکمان اک روز ہم سے مل گئے          جب ہوئے آپس میں ہم اور وہ          کو کھتا کیا ہوں کہ عالم اور ہے          کہتے ہوں ساوٹھ رہا ہر گاہ          نے دو شوخی نے وہ لڑکا پن ہا          پر گئیں ہن منہ کے اوپر جھان          چہرہ مسون سے ہر سارا بدنا          پاند پر بادل کہ جیسے چھا گیا          منہ پہ سبزی اور سیاہی جم گئی          ہو گیا اک مرتبہ ہی سبز رنگ          تب کہا میں یار یہ کیا ہے بلا          چپ ہی بہتر ہو کہ اس مذکور سے          بیاہ کے کر نیسے ہوتی ہر خوشی</p>	<p>خوب صورت خوب سیرت نوجوان          بیکھے ہی شکل چون گل کھل گئے          آہ نکلی دل سے اک بے اقیان          گرد و رخساروں کے فط کا دور ہے          آگے گئے ہن جیسے منہ کے بجائ          نے وہ صورت ہے نہ وہ جو بن ہا          تاک پر بھی آگئیں میں سیاتیاں          رنگ منہ کا آو گیا جیسے ہما          موریہ چون مغربی کو کھل گیا          جسطرح پانی پہ کائی جسم گئی          جیسے آئینے کو کھا جاتا ہے رنگ          کہنے لا گا ذکر اس کا بہت چلا          اسنے آواز دہل کو دور سے          ہنے دیکھا تو یہ ہے مردم کشی</p>
---	--

ایسا بد صورت ملا یا آدمی  
 کیسے کیا اپنی ہے قسمت کی  
 دوست دشمن کا نہیں سمجھتا  
 آسمان کے پر بھی یہ بھلا  
 رہا جب چون گل کھلا  
 پوچھا ہوں غم سے کاٹا  
 ۲۲۷  
 آسمان اب اپنا لہو ہو  
 پانوں سے ملاؤس با نقش و نگار  
 گروہ کھائیں دیکھ وہ سب ہر شمار  
 ہو گیا ہوں ایک اس غم سے  
 اپنی صورت کا تو اتنا غم نہیں  
 ہر صورت ہر تو اکرم نہیں  
 شکل صورت اور کسی چھوٹا  
 اولیٰ جاسے وہ کیسی تھی  
 جس کی ہر بات چھوٹا  
 بیاہ کی ہر بات چھوٹا  
 پانوں کی ہر بات چھوٹا  
 اور وہ ان کا تمام اٹھکا  
 آرمی صحت لگا جب  
 آسمان اوپر لگا جب  
 ابی

ایک تواس غم سے دل شب تھا دیم  
رونی تھی بادیہ باس فونشان  
استغنین کہ نہ تھی فونشان  
چشم برون انک فون افشان  
ادور یا غمت نہ کو باغی  
چشم برون انک فون افشان  
چشم برون انک فون افشان  
چشم برون انک فون افشان

پھر کئی آنکھوں کے آگے سر نوشت ہے گویا اک پارہ ابر سنیاد جیسے برسے کوئی ابر ہزار آنکھوں کے آگے اندھیرا آگیا روح قالب سے گئی دوہین نکل عالمی در چشم من تاریک شد لگے آپس میں گویا روز و شب ہو گیا جون ماہ نو قالب تھی دیکھتے ہی مینے سراپا تو صفا رہ گئی انگشت حیرت و رد ہاں جو پڑی ہر پر غرض سب سنگیا سینگ مے ہر پر خدا تو ہر قبول شعلہ بھی لتا رہا اس غم سے ہاتھ خاک اور پر لوطی تھی چسانہ نہیں روتی تھی شبنم بھی میرے حال پر	ایسی ہی رکھائی دی اس شکل دوہین پڑتی ہے سری اور ہنگامہ آنکھ سے آنسو چلے بے اعتیا ابر غم کا دل کے اوپر چھا گیا دیکھتے ہی جی گیا اپنا دل جان برون رفتن تن نزدیک شد ہو گئی او سوقت اک محبت بید شکل سے اس کے ہوئی جب آگئی کوئی اوس صورت کا دیکھا نوسا جب میں دیکھی شمع صورت او کی شان منہ قضا کا دیکھتے ہی رہ گیا ہو گیا او سوقت نگین اور طول شمع بھی رونے لگی وان سیر ساچھ چاندنی کا لک ملے تھی نہ کو تین ایک سیری ہی نہ تھی وان چشم حرم
--	--

ایک تواس غم سے دل شب تھا دیم  
رونی تھی بادیہ باس فونشان  
استغنین کہ نہ تھی فونشان  
چشم برون انک فون افشان  
ادور یا غمت نہ کو باغی  
چشم برون انک فون افشان  
چشم برون انک فون افشان  
چشم برون انک فون افشان

۲۲۸

ایک دن بدلا وہ ماہ دل فرود  
نہ جو نہ میرے مجازی ہو فضا  
میں طرح سے امیر ہو لایا دن بیک  
میں سے کہنے کے پونین اور کس کے چھپون  
چشم برون انک فون افشان  
چشم برون انک فون افشان  
چشم برون انک فون افشان  
چشم برون انک فون افشان



سازد و نین جیک نمک کا شہ ترکا  
کیا کہوں میں اک گمانی زور کا  
میر قاضی قطب شاہ مالک ہمارا جو چکا  
تھا بختی مالک حسن کا  
ہو چکا مالک حسن کا  
کہ تھا وہ بھی عزیز  
ادھیا اور

کیا کہوں میں شہرہ آفاق ہے  
ہو چکے ہیں یار اپنے رو برو  
آہ اب کس کس کی خاطر روئیے  
کیسی کیسی صورتیں بیان سنگین  
وہ زمانہ اب نہ وہ عالم رہا  
خبر و ساقی جہان سے اُدھلے  
لالہ لعل اکن داغ دل پر دیئے  
حشر تک روشن رہی گایہ چرخ  
و دستوں کا غم نہ ہوئے گا تمام  
تا کہ اپنا دل کس سے منٹ لائے  
صورت فانی ہے کیا دل بسکی  
شکل و صورت کا تو ہر کب اعتبار  
بس جو سودا فنی کرا سبات کو

حسن و خوبی میں غرض و طاق ہے  
ایسی صورت کے ہزار و فیض ہر  
یک ہو تو جسکی خاطر روئے  
ایسی کتنی صورتیں یاں سنگین  
ہم سے اب کوئی نہیں جہم و  
کیسے کیسے لوگ یاں سے اٹھ گئے  
حسن و خوبی ساتھ اپنے لگے  
غم سے یار و نیک ہر دل یاں ہی داغ  
کیجیے آگے بس اب قطع کلام  
یار اس کہنے کا تھا یہ تدعا  
آدمی کون چاہیے دارستگی  
زندگانی کا نہ وجب اعتبار  
پاؤں اسی ہر آدمی کی ذات کو

ثبت القضاء والمشويات

[illegible]

١٢

غزل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ایک دور چشم بہر صورت تو منظور بی  
وہ ملاقات ہم بخود بہستان مجوری یا  
من بدل جو رہتا بہتر ز مہر لگا چشم  
ناعت امر دنا چشم دیر انم کر سیت  
نامہ وصل تر افطربخت آدرہ است  
یکسر ہو تو کج حبت غواہ کم کشدن  
جو شوق عالم زشتہ را عشق پاکہ بن پرست  
منک از خود میزوم ہر کہ تو می آئی رون

بیتگردون روز سو و اراش بیخو ریافت  
ای سرایار شک نور شمع کا فوری بیایا

فہیات سودا

[illegible]

این غمگین چو آن طبع ز نفس خود افسوس دارد  
 دامن از نگاهت نفس خود افسوس دارد  
 این غمگین چو آن طبع ز نفس خود افسوس دارد  
 دامن از نگاهت نفس خود افسوس دارد  
 این غمگین چو آن طبع ز نفس خود افسوس دارد  
 دامن از نگاهت نفس خود افسوس دارد

می برد رسوایم و اندک عالم تا کجا گفته هر که بدو گاه گفتیم تا کجا در مقام فرقت چندے بگریم تا کجا یک ورق گردانی ماندت انیم تا کجا	خفا فل از بنایم نشین کنایم خفا هیچ سگ چون من بجا لم تابع امر نیست در فراق رفتگان با غم سازم تا کجا از بیاض عمر منیها می نویسنده است
--	--

از تلاش و سعی سو و اما کمش پیرانه سر حلقه در بازو با قاست خم تا کجا
--

خاشاک غم دیدیم همه سبب جهانرا زخم دل کن نیست مرهم نپذیرد اهل نظر اند که چون شعله فانوس	با خس نبود دوستی آتش نفسانرا باید که باندیشه کشته تیغ زبانرا بیند یک پرده نهانرا و عیانرا
--	---

شایان جرس قافله ریکه وان نیست که ناله گلوگیر شود مرده دلان را
--

تنها نه موج خنده زنده بر بقای ما از کوچه فراغت مل کو توان گذشت بستم در بر دوسه دو عالم حیاره آینه ای کم و طعمه زنگار گشته ایم	چشمک حجاب نیز به نشود غلے با آزادی ما شده زنجیر پائے ما جله فرشته نیست بجلو ترسایه تازشت راملول نسا زد صفایه
--	---

این غمگین چو آن طبع ز نفس خود افسوس دارد  
 دامن از نگاهت نفس خود افسوس دارد  
 این غمگین چو آن طبع ز نفس خود افسوس دارد  
 دامن از نگاهت نفس خود افسوس دارد  
 این غمگین چو آن طبع ز نفس خود افسوس دارد  
 دامن از نگاهت نفس خود افسوس دارد  
 این غمگین چو آن طبع ز نفس خود افسوس دارد  
 دامن از نگاهت نفس خود افسوس دارد  
 این غمگین چو آن طبع ز نفس خود افسوس دارد  
 دامن از نگاهت نفس خود افسوس دارد

این غمگین چو آن طبع ز نفس خود افسوس دارد  
 دامن از نگاهت نفس خود افسوس دارد  
 این غمگین چو آن طبع ز نفس خود افسوس دارد  
 دامن از نگاهت نفس خود افسوس دارد  
 این غمگین چو آن طبع ز نفس خود افسوس دارد  
 دامن از نگاهت نفس خود افسوس دارد

بدیند بهر مرغ چین ز فرزند آید  
 ازین طریقی که عشق است صدرا  
 باشد صبح ز آتش که داد و دوش آید  
 ازین طریقی که عشق است صدرا  
 باشد صبح ز آتش که داد و دوش آید  
 ازین طریقی که عشق است صدرا

که دیدم بهر مرغ چین ز فرزند آید  
 ازین طریقی که عشق است صدرا  
 باشد صبح ز آتش که داد و دوش آید  
 ازین طریقی که عشق است صدرا

دیدم بهر مرغ چین ز فرزند آید  
 ازین طریقی که عشق است صدرا  
 باشد صبح ز آتش که داد و دوش آید  
 ازین طریقی که عشق است صدرا

از اختلاط اول یک غنچه داشت از تیرگی اختر مالزرد آفتاب ناگر شویم یا شود او گنگ تا کجا آید به پیش ما که ز مسموم جهان	شرمند و رو نیم برون شد ز باغ ما شهاب ز خافت ست ز چنگ کلغ ما ساز و بهرزه گوئی ناصح دماغ ما ارد و کرده چند هم نپرد و سوی اغ ما
چون دل نتواند که کند ترک و فارا در سلسله ام نیست بجز در دل سیر بجز که برده و بوش بشکفتن گل نیست تقدیر بجا ماند چنان حیرتم نیست بود و گر طره سنبلیله چین نیست اد قاتل خلق است هر آنکس که نیامیست با من بندی ز کمر غریزان چه ضرورت بیار تو میگفت سحر که بهر پرستار محسن که لبش تا به لب ما برساند	انگاشته ام مهر به عشق تو جفا من طرفه نعمت می شمرم لفظه لارا تا او بچین و او کند بند قبارا آن روز که خرگان ترا کرد و صغارا این عقده که واکرد بهر سید بسیار در جلوه حسن تو چنین ناز و دارا بشناختم او دوست بخوبی همه لارا در دمت ما و خل و دمارانه غذا را او که کوزه خضر آنکه کند آب بقارا

ازین طریقی که عشق است صدرا  
 باشد صبح ز آتش که داد و دوش آید  
 ازین طریقی که عشق است صدرا  
 باشد صبح ز آتش که داد و دوش آید





حسن در آب غیب آتش از دوزخ است  
 خرم چشم مرا میزند زلفش از دوزخ است  
 برق انداز ترمیم ز آتش است  
 بر تن دوزخ شوم زکاموش است  
 جالبه جم تو از تار نفس دوزخ است  
 دیگر از دولت عشق تو چنان دوزخ است  
 سهندم کفر شد از دولت دوزخ است

جزو کاستن بطالع ماه تمام نیست ایفا و عده تو درین صبح و شام نیست پرواز ما بسوی چین بجزانم نیست خون مرا بکمالش انتقام نیست که آن شمر شاخ بماند که غم نیست در گوشت نفس خط و غوغا غم نیست بارادماغ بحث حلال محرم نیست این منزل خراب محل قیام نیست جامه بهامینه بد این هم مانم نیست و این دلب کشید که باش از غم نیست	آخر آل کار ترقی تنزل است فهرست وز شب هر یه نم خوش باش مایع پر شکسته گلزار عالم ایم قاضی اگر نگه بسوے قائم کند افتادگی مشاهده پیخته مغرب نیست آزادی با من سیر میسر است سوسن حور گوید و تر سازدخت نر از فکر زاده راه چه فاضل شسته از شیشه فلک طلب هر کس این دنی میخاست تا غلوت غامض نهد ملک
--	--

سو و ابجای نامه با استخوان برد کس را پیش یار مجال بیام نیست	عشق تو ز پروانه مایه کس نیست در مجرّه چرخ نه عودیم نه غیر که دید شرار شک ز راه دل گرم این شعله چه برخاسته با کس نیست این غلّه دون نهر چه ما را بسو نیست این قافله را شعله آه از جرس نیست
--	---

بهر آن که در دلم بود در خلوت بکشد  
 لایق است که با او سخن بگوید  
 چنانکه در دلم بود در خلوت بکشد  
 لایق است که با او سخن بگوید  
 چنانکه در دلم بود در خلوت بکشد  
 لایق است که با او سخن بگوید

۴۳۴  
 شیخ ایمان بجان نیمه نذر دشت است  
 چهار دم بگلستان درین بهار نیست  
 که هست چمن بلبه کو درنگار نیست  
 که بشنود خوان بداد دل ز سید نیست  
 که بکشور بود اندرین دیار نیست  
 نقان دانه بود و بدید می آیم نیست  
 مرا که بلبه کو درنگار نیست  
 که بشنود خوان بداد دل ز سید نیست  
 که بکشور بود اندرین دیار نیست  
 نقان دانه بود و بدید می آیم نیست  
 مرا که بلبه کو درنگار نیست



سودا ازان باد سداوت نشان  
کاخا بجا سے بخند ہمائی فروخته شد  
این شادی یک کوی بیازار شکسته  
فصل دل مرا تو بین باز شکسته  
این کار قدر نعم کسیر پس ده  
یارب پیشتان منم تیرا ر شکسته  
عیال و بال مرغ گرفتار شکسته  
پیارای مرا بدلا سے کسی چو سود  
فاطمه بیار شکسته  
ممنی بدو مستقیم شکسته  
از شکسته

دل ارم و جان ارم و دین ارم و دنیا  
بودن پدر آزار دل مایه آسان  
کوشش بشناسد بجهان یزد مصلحا  
گر بخت ملو اوست و گرنه ناتوان  
جان دل و دین و تن ارم نه غرضت  
از من بستان آنچه که در کار تو باشد  
غیر از نگام لطفت که دشوار تو باشد  
آنکس که دلش محرم اسرار تو باشد  
این ز غرضه مخ گزفتار تو باشد  
چیز نیست که انهم بی ایشا تو باشد

سو و انجکا ہی نخر و ظل ہمارا  
تا در نظرش سایہ دیوار تو باشد

در کشور که ناز و ادایم فروختند  
در نیم سادگی که بیازاد خود بجان  
فلک را اگر بجهان قدر باشد  
بوست اگر بعد تو می بود در جهان  
بیان بخشش گفتم که شک و دست  
رغبتی بپند نهربان سر فروش  
شدت به تبسم از تشنگی فسا  
زدستان دیده بدست افتاد ام

کس تو بشکست  
 چون تانخ از رسیده که از انبیا  
 دل بر دواز من داد و چه بدید  
 چون نقشب که تیسره میخواست  
 و بیان یاریست کم از رنگ در کون  
 عهدش دل من است که هر بار بکن  
 شکستش نه هم دل چو باجا  
 هم از آن که خاطر و لدا را بشکست  
 نه از نبار گشت و ستار بشکست  
 بیل بخواب باز نه بیند غرور گل  
 او گوشه کلید چو بنگار بشکست  
 سو او یک نیم بیل و گل راجه بارت  
 جای یک یار طره بر خسار بشکست  
 شود و دم چو بوم و دیار ناله و گریه  
 نام گشته از آن چو بگرید  
 و گریه

مقام این دل  
نیکی آید و دلال نام  
کود خسته یارب بینداری  
پروین بهیچان فیضیاتی تا تو نالد  
دل از آن شوق خنده و لاشه برسد  
بجز خدا کیون آبشار بند درید  
که چشم تو کند ز غمی چون من بیا  
ناله که او هم در حال و کرب

برین





قلمی که چون لطف و احسان باد  
 کرم و لطف بگریز می دردم  
 بخواه که تا بر وز قریب ام  
 عین با علم است لازم در تو  
 قریب است لازم در تو  
 قریب است لازم در تو

کس معجبست من ان شوخ چو پرسید گفتا جرّم نیست که خون شد شده باشد

از رفتن سودا چه غم آن شاه بتانرا

دیوانه از شهر برون شد شده باشد

صبر و خرد و دین همه یکبار فروشد

عشاق ز خیس نل اگر عارف و دانشند

این گل بود از ان که بگلزار فرو شدند

چون مرغ اسیری که بیازار و رهند

ناکند و زرق خرقه بیازار فروشد

رحمت بخشد از تو و کردار فرزند

هر خار بنخ گل و گلزار فروشد

اینها همه یک دست خریدار فروشنده

ایمان چه بشود جنس بانکار فرستند

آنانکه بدست تو دل زار فروختند

مگر جو رتوانیست بچانت کہ دگر بار

از حلقه خوبان بدر آن رخ بفرزا

ما صورت داد و شد دل چو گوئی

غزل نگاریند چه کند شیخ که زندان

مردم چه بیازار چراغ و نقیض اند

کرندت در دکت پاراکنم اظهار

۱۔ ہمیشہ زر کا لامی کا کین بیان کریں

مایوس از اقرار بشود دل که خردیار

از غوی سودا چو ز دم حرف بفرمود

بالتذکره صاحب چه قدر بار فروشند

عبد رشید عالمیت شافعیان یاماد و ششمین دولت قیامت یاماد

100

[illegible]

زانش چو منتشر شود زین پس نسیم  
سرگرم عجب تهنیت ای یار خوب نیست  
چون شعله هر کسی که کشد سیراب آید این  
شاه بخت که همت درش قلم مراد  
بر درکش نشسته آید امید و آید  
آتش شود و بلند آید لا و خان رود  
دولت که آوری بگفت را بجان بود  
شکل شرر شتابان زین فاکان بود  
باید مراد هر که بران آستان بود  
نور میدهند زین بر دولت جیایان بود

یاد مہ بزم غیر رو گوئی فرسے قبر  
سودا ستم بجان من خست جان دود

چو بست الفت کیسا کاندہ چہاں شاو دست  
 در فرا سویشی شیاران کم بود یاد دست  
 گردش تو دری بود و آبیا سے نم بہر  
 خالی از حکمت نخوا بود ربط نامزدش  
 بود چشم کم کشرین آدرمی از صبر لطفت  
 بید غایتها شجاریا بود و خود دیدہ  
 نامدرا نصان از زلفش و پس نادریست  
 کم کسی در کفر برگردد با ایمان درست

دروئی در دوستان این بان خلوست  
 تو نویسی خط جلال و مہر ان دوست  
 خلق مرا آدام کریر تہماں شاو دست  
 باش این خط جلال و مہر تو شاو دست  
 این کرمای وایہ آرامہاں شاو دست  
 ایدل ہماز و فاذل شاو دست  
 از تو باید داد دل رخ تہماں شاو دست  
 درو یار ہر غنیمت منہماں شاو دست

[illegible]

اگر از این طبع است این سواد شود  
 آن گزینار سنگ خورده خواند  
 از دست اختیار بریاید غنای  
 از بس نبیست تو پاد از آستان غنای  
 مانند عاشقانه است بر روزگار مشک  
 جز زلف یاز من که چکد مشک تر از دود

سو و اشموش فرود درخت عشق  
 در باب این سما که کتابی نه یکس

زاندم که بز جلوده صیاد در قفس  
 شاد می از بهار و نه غم از خزان بل  
 گل رانی شناسم و نه روشناس گل  
 کشود کس بسلسله ام چشم درین  
 باشد نصیب سامه صید پیشگان  
 تیرست از بر لعل دل در دشتنا  
 سو و اشتیاده ام که بعد اسیریم  
 سن مردم از غافل او شد بقید غم  
 در سیکده پاییز رسیدی ز حرم باش  
 در محفل پستان ازین پیشه نیست  
 شب طفل سر شکم ز غنیمت تو جهانرا  
 از زبان غلط کردن راه تو شوم من  
 سو و ای تو قدرت بر دور ندارد  
 نه گل بخاطرم ز چمن باد و قفس  
 زمین هر دو این اسیر شد آزاد و قفس  
 هستم ز تخم مرغ قفس ترا دور قفس  
 از برفیه ما بیرون شد و افتاد و قفس  
 از بلبلان شنیدین فریاد و قفس  
 هر نامه ز مرغ چمن ز آد و قفس  
 روخته عجیب جاویده زد و آد و قفس  
 آزاد گشت بلبل و صیاد و قفس  
 این خانه چرا آن خانه رنگست تو هم بها  
 یک نام بگیر از من دم پیلوی جم باش  
 میخو هست کند غرق که فریاد زدم باش  
 گر آند کرد تو گدوم دونه دم باش  
 لای شمع بخت لبها بخت لبم باش

از این بوی زلف تو نشسته بخت  
 در خون نشسته از آن خط غنیمت باز بخت  
 سو و ای طایفه او کرده بر صبا  
 خیز ز حن بانی بجای غبار شک  
 در شمع کان تراول گشت و بخت  
 در فراغ از داغها دل ترا پیش  
 بیو شبها میکنم سیر چراغان در غنای  
 ناله خیز میکنم سیر چراغان در غنای  
 رخت عشق تو دم از شیرینیان غنای







گفتا کہ بود باور من حریف تو مسووا  
 این نزد کین قوت بازو سے تو نیم

یاد را بر دیدن آئینه باطل کرده ام  
 شمع بیتابی فراوان بود بر فتنه  
 دعوای خوغم بفرزندان من که سید  
 ساکن بیرو حرم با هم عیار خاطرند  
 با طبعان زاهدان احمد ز ساعه سیر  
 داشت خط بندگی از سنخ بیرون تو  
 خاک کونیش تا گرد و سیرت چشم قیب  
 سیدش من بجان صلح هر بلال و درویش

مهر و ماهی تازه با هم مقابل کرده ام  
 نامه با هم در مرغ نیم بعل کرده ام  
 منکب خون خود نیست قف باطل کرده ام  
 من بهر جاییکه رفتم خانه در دل کرده ام  
 من نمک ری ز شبنم تو در خاک کرده ام  
 آرزو و غرض من آن شوخ باطل کرده ام  
 من غم ناب بگر آن خاک باطل کرده ام  
 این دُر کی تا ز بحر عشق حاصل کرده ام

بسکه سودایت تم کلا سید به کام بهار  
سن نزوح اشک خود دریا سلاسل کرد ام

هرگز ان بومصل قویجا اگر بستم	امروز بر جدائی خودا اگر بستم
از پرده ما بردن نقدر از عشق دوست	رفتم بدون ز شهر و بصر اگر بستم
کشت محبتم فشان از آب دیده و هنر	گو یا چو ابر بر سر دریا اگر بستم

الحمد لله

[illegible]



تلاش هم و ناله کردی که کشی کردی  
سرخ خنجر چون موی کز کش کش کردی  
چنانکه بیدار شدی که کش کش کردی  
همه با کش بامید نگاه کش کش کردی  
چنانکه کش کش کش کش کش کش کردی  
ز دست خود بکش کش کش کش کش کردی  
ز احوال و از غم و از غم کش کش کردی  
دول از دست و ر میده کش کش کش کردی  
تو بامد آمدن من کش کش کش کش کردی  
همه با کش کش کش کش کش کش کردی



عشق کی آغوش میں کھینچ لیا تو میں  
 ایک سا اداس دل بھی چھوڑ دیا  
 زہرا بے چارہ کی آنکھوں میں  
 آنسو کی بارش ہو گئی تھی  
 دل کی آغوش میں کھینچ لیا تو میں  
 ایک سا اداس دل بھی چھوڑ دیا  
 زہرا بے چارہ کی آنکھوں میں  
 آنسو کی بارش ہو گئی تھی

پڑھے دروہ من صبح و بچ پر  
 آؤ ریزن یہ آئینہ کہ ہم آغوش عکس  
 بیکس کوئی مے قویہ او سیل ہر  
 ہم تو نفس ہیں آن کے خاموش ہو کر  
 سودا کبھی نہ مانو دوا غلطی گفتگو  
 یساقی خستے کہہ کر شب تہا ب جلوہ گر  
 رنگ لڑا جو دیکھو اسکے تئیں لڑا رنگا  
 ہر جو ہر کی کیا جانے کوئی قدر جو ہر  
 کالی دی مجھوا دن سنے دماغ غریب کو  
 نہ گھنٹی اشک کی غریب چیراں ہوں کہ نہ  
 ہر ناز و ادا اسکی میں سوطح کا ہتیا  
 سودا اسکی کیا کیوں تو ہر عشق کی  
 سکر یہ کہا بار بار بٹھایا نہیں جاتا  
 کعبہ جاوڑی تو چھتا کب ہر طین آگاہ کا  
 کفر کی میری عقل ہے نظیر شمع طیر

جلوہ ہر ایک پر ہر لمحہ کے نور کا  
 ہوئے نہ جگہ پاں جو ہر تر حضور کا  
 گویا ہر یہ چراغ غریبان کی گور کا  
 مے مصغیر فائدہ نافع کے تور کا  
 آواز دہل ہر خوش آئینہ دو کا  
 نئے بسمہ پوش ہو کے تو ساغر لبور کا  
 کربتی ہر بار او سکے تو ایک مخرام کا  
 سمجھے ہر سخن س ہی سخن میری گما کا  
 محرم نہیں نادانہ شفاق نہا کا  
 زخمیں کسی نگ سے ہو آب و انکا  
 قاتل نہیں محتاج مراتب و شان کا  
 ہونیں سبب ک کی مشاق بیان کا  
 اطاعتی شیب سوا ب نازبان کا  
 دھکیلا جید ہر قدم رتبہ پر بیت کا  
 ہر جو جن جن کو میں اک نور ہر اللہ کا

۲۳۹  
 حسن شہ کا کہنے کی راد و فاد کا  
 ہر ای ادایہ شیفہ دل روگد و شاہ کا  
 دھل گیا ہو تو دل ام الم کو چھوڑ کر  
 سو داسا آریں دھل دی گاہ گاہ کا  
 شگ سے چاہیے کہ یہ اداس ہونے کو  
 عشق کا یہ کہ یہ ہے نہایت سبب کا  
 دل میں شمع کی شمع کی شمع کا  
 ہر جو جن جن کو میں اک نور ہر اللہ کا



ورنہ میں جلتے سہر سادھو را دور نیک  
 جو نہ کو را دوس سے کرنا کوئی نہ کر دیکھا  
 سبب میں شپم کا فریضہ نہ کیا ہر بار روز نیک  
 نہ تھا کچھ کام شپم سے مانع نہ کو جو نیک  
 جو ہر افسانہ ہر اس کا نہ کو نہ کو نیک  
 گئے خون جگر کہ اشک غم نہ کو نہ کو نیک  
 کہ میں پاک سکھ کہ ایک ہم نہ کو نہ کو نیک  
 میں اپنی حال نہ کو نہ کو نیک  
 کچھ میں بات نہ کو نہ کو نیک

نه دایا کوننا گھر پیل نے بچہ اٹانے کے ستوا  
گواہ اب تک جو میر سرور دہلی اور دیکھا

۱۰	دل ترا پند کو سمجھے گا	پستہ تیری نکو سمجھے گا
۹	تجھ ساد انلا ہزار صیف کہ تو	یہ سمجھا کہ وہ سمجھے گا
۸	یہ زخود رشتہ حق اپنے مین	ہر نے بیسہ کو وہ سمجھے گا
۷	بھینے کو آگ سے سمند ز کون	تو نصیحت مکر وہ سمجھے گا

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰





۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

کوئی کون سو داند پر نشان غزل  
 خلیل ازین دراز گوشت و پخته  
 فی سلسلہ است من باب ہر زبانی کا  
 بہرہ دہی غنیمت سے رطلانیت کا  
 کوئی کون سو داند پر نشان غزل  
 خلیل ازین دراز گوشت و پخته  
 فی سلسلہ است من باب ہر زبانی کا  
 بہرہ دہی غنیمت سے رطلانیت کا

ایک چہرہ پر ایندھول ہر ایک کرانک  
 کیے ہر ایک چہرہ پر چشم سے وقت بیکر  
 کہ ہر بہت تر کھنسا بھلا ہر دور شریکا

مطلع ثانی

باطل چہرہ سے دعو اشاعر کو ہر سہری کا  
 چہرہ تر با آب چہرہ سلطان فوری کا  
 کچھ پر یہ گو شوارہ سوتی کا جلوہ گر ہو  
 آئینہ خانہ میں وہ جو وقت آن میجو  
 خیر شوق دل نہ پوچھو نہ گر کو جو دلانا

طالب ہرین سہم دزر کے خوبان ہند سو دوا  
 احوال کو نہ سمجھے عاشق کی لئے زہری کا

نہ بار خاطر نیل کی گل کا نہ تار زہر آگستا کا  
 ہزار آجیات چہرہ لکھن سچ اور غم لکھن  
 چمن بہار بہار سہرا بہار پیکر تو کیا ہو  
 ہر رنگ شہنم باہر بہت ہر گز نہ تار زہر آگستا کا

ہر ایک چہرہ پر ایندھول ہر ایک کرانک  
 کیے ہر ایک چہرہ پر چشم سے وقت بیکر  
 کہ ہر بہت تر کھنسا بھلا ہر دور شریکا  
 باطل چہرہ سے دعو اشاعر کو ہر سہری کا  
 چہرہ تر با آب چہرہ سلطان فوری کا  
 کچھ پر یہ گو شوارہ سوتی کا جلوہ گر ہو  
 آئینہ خانہ میں وہ جو وقت آن میجو  
 خیر شوق دل نہ پوچھو نہ گر کو جو دلانا  
 طالب ہرین سہم دزر کے خوبان ہند سو دوا  
 احوال کو نہ سمجھے عاشق کی لئے زہری کا  
 نہ بار خاطر نیل کی گل کا نہ تار زہر آگستا کا  
 ہزار آجیات چہرہ لکھن سچ اور غم لکھن  
 چمن بہار بہار سہرا بہار پیکر تو کیا ہو  
 ہر رنگ شہنم باہر بہت ہر گز نہ تار زہر آگستا کا

ہر ایک چہرہ پر ایندھول ہر ایک کرانک  
 کیے ہر ایک چہرہ پر چشم سے وقت بیکر  
 کہ ہر بہت تر کھنسا بھلا ہر دور شریکا  
 باطل چہرہ سے دعو اشاعر کو ہر سہری کا  
 چہرہ تر با آب چہرہ سلطان فوری کا  
 کچھ پر یہ گو شوارہ سوتی کا جلوہ گر ہو  
 آئینہ خانہ میں وہ جو وقت آن میجو  
 خیر شوق دل نہ پوچھو نہ گر کو جو دلانا  
 طالب ہرین سہم دزر کے خوبان ہند سو دوا  
 احوال کو نہ سمجھے عاشق کی لئے زہری کا  
 نہ بار خاطر نیل کی گل کا نہ تار زہر آگستا کا  
 ہزار آجیات چہرہ لکھن سچ اور غم لکھن  
 چمن بہار بہار سہرا بہار پیکر تو کیا ہو  
 ہر رنگ شہنم باہر بہت ہر گز نہ تار زہر آگستا کا

فردا صبح کے لئے سو دیا گیا ہے  
 جس کے لئے سو دیا گیا ہے  
 جس کے لئے سو دیا گیا ہے

فردا صبح کے لئے سو دیا گیا ہے  
 جس کے لئے سو دیا گیا ہے  
 جس کے لئے سو دیا گیا ہے

فردا صبح کے لئے سو دیا گیا ہے  
 جس کے لئے سو دیا گیا ہے  
 جس کے لئے سو دیا گیا ہے

لطیف اور شاعری کے جو شمع کھلا جاتا ہوں  
 چیں مینے کا نہیں زیر زمین بھی نالا  
 قطرہ اشک کے نپاے سے نظر اسیے  
 اس محبت کو توبت جگنو نکال اب گھر سے  
 میری مورچے تو بیزار ہے ایسا تو کہ  
 چھپرے ت باد بھاری کہ چہرے جن نکمت گل  
 ساحل بحر جہان پر ہوں کہ ہوں میر خورشید  
 نطق کتابی مرا آج یہ ہر باطن سے

رحم لے آہ شرر بار کہر جلاؤن کا  
 سو تو بن کی نیند میں کہ رنگ نفل جاؤن کا  
 کیوں خفا ہے ہوتا ہے بے جلی اڑے  
 تو کو آج ہی جا میں کہوں کلجا ونگا  
 شکل اس غم سے کہی دن میں لجاؤن کا  
 پھاؤں کہ کپڑے ابھی گھر سے کھنچاؤن کا  
 نو دیا پانی میں تو آگ سے جلی ونگا  
 آنکر ہو ٹھہر ابھی طوطے کیسے بجاؤن کا

فردا صبح کے لئے سو دیا گیا ہے  
 جس کے لئے سو دیا گیا ہے  
 جس کے لئے سو دیا گیا ہے

۲۵۵

کہتے ہیں وہ جو ہے سودا کا قصیدہ ہر خوب  
 ادو کی نہ بہت میں ایسے میں یہ غزل جاؤنگا

ہو یہ دیوانہ مریدان میں لطف چٹ کس پر کا  
 زخم دل اپور سے سوز سخن سے التیام  
 گل سے شہدہ کب بھیجے جردہ ابرو دکان  
 ایک دن تجھے سلگ دھتور نہ بچا کا روں  
 تو کر تھانے کو مسجد بنا کی تو نے شمع

سلسلہ بہتر ہر سودا کو لیے زنجیر کا  
 چاک لٹا ہوا زبان ختم سے گلگیر کا  
 طرح غنچے کھلے جب بکث پیکان تیر کا  
 آخر میں حاصل کچھ اس فیاد بے تاثیر کا  
 ہر مہن کردل کی بھی کچھ فکر ہے تمیر کا

فردا صبح کے لئے سو دیا گیا ہے  
 جس کے لئے سو دیا گیا ہے  
 جس کے لئے سو دیا گیا ہے

بازی اگرچہ پانچوں کے لئے سو دیا گیا ہے  
 سو دیا گیا ہے سو دیا گیا ہے  
 سو دیا گیا ہے سو دیا گیا ہے

ہمارے خانہ دل کو درد شہی سے کی  
 کو آکسیر کرین کی ایندھا غول کا  
 باجی تو زرمین تلے بن تیرا دھانی  
 کوئی دوزخ تو نہیں تلے ایندھا غول کا  
 گیارہین گھر سے تلے اور ایسے یں قریب  
 مکان میں غمیں آتش بیان ہزار غول کا  
 سی ہر تلے کا سوفا سو قدت کرار  
 اوٹھا کے گا تو کب نازید ماغول کا  
 ہر ساقی کو فم کے یوں فیم کا  
 ۲۵۶  
 بنجانے میں ازل کے تلے دیکھے لکھو  
 ویدا کی تلے باقی تلے لکھو  
 غنچہ کو دل کے یوں جو ہر تلے لکھو  
 شہر ہر اس چمن میں تلے بات و دوا  
 عالم کو بار بار تلے تلے تلے لکھو  
 زارہ کا تلے تلے تلے تلے لکھو  
 جس تلے تلے تلے تلے تلے لکھو  
 دل ادسی دھنچہ تلے تلے تلے لکھو

زیادہ اس سے نہیں کوئی غم کو سودا  
 اسے تو دل کو درد شہی سے کی  
 ہمارے خانہ دل کو درد شہی سے کی  
 کو آکسیر کرین کی ایندھا غول کا  
 باجی تو زرمین تلے بن تیرا دھانی  
 کوئی دوزخ تو نہیں تلے ایندھا غول کا  
 گیارہین گھر سے تلے اور ایسے یں قریب  
 مکان میں غمیں آتش بیان ہزار غول کا  
 سی ہر تلے کا سوفا سو قدت کرار  
 اوٹھا کے گا تو کب نازید ماغول کا  
 ہر ساقی کو فم کے یوں فیم کا

اے رو سیاہ تجھے تو یہ بھی ہو گا جون اشک پھر زمیں سے اٹھایا نہ جائیگا جاتے وہاں جہان سے پھر آیا نہ جائیگا بندھوا ہر زلفت کا یہ چھوٹا یا نہ جائیگا جون گل یہ چاک جیب سٹایا نہ جائیگا پانی گھون کو نغمہ میں چوایا نہ جائیگا پتھر شہر و خاکو ہر سے دکھایا نہ جائیگا تاسیکہ میں لاکے چھپکے یا نہ جائیگا سجدے ورنہ بسر کو اٹھایا نہ جائیگا سودا کا قتل فریہ چسپایا نہ جائیگا	کس منہ سے پھر تو آپ کو کتا ہر اعتبار ول منت پیک میں سے کہ پایا نہ جائیگا رخصت ہو یا غبار کہ لگا لگا پھیلے چین آنیے فوج خط کے ٹھوڈل کوں جھلے پھونچینگے اس چمن میں نہ ہم داد کو کجی آویگا وہ چمن میں نہ لے ابر جھلک تیغ جفا سے یار سے دل سرنہ پھیر لو زارہ دیکھ کے ستونگر باز آئیکہ نہ بین عامرہ کو اوتار کے پڑھیو نماز شیخ ظالم میں کہہ تاکہ تو اس غم سے درگزر زمان داغ تیغ جو دھویا تو کیا ہوا ہوا سے یار کو یہ اشتیاق آئینہ کا ہوا ہون اس قدر زبانی شکل جو ہزار پتھر چہرہ کو دیکھا ہر جیب خوابانے رہی ہر خانہ چشم لے کی شکل اس تن	عالم کے دل سے داغ سٹایا نہ جائیگا زاشام ما بسو سے خراق آئینہ کا کہ دیکھنا مجھے ہوتا ہر شاق آئینہ کا کیا ہر وید متر طلاق آئینہ کا کہ جیتے آب سے پیسے رواق آئینہ کا
---	--	---

زارہ کا تلے تلے تلے تلے لکھو  
 جس تلے تلے تلے تلے تلے لکھو  
 دل ادسی دھنچہ تلے تلے تلے لکھو  
 عالم کو بار بار تلے تلے تلے لکھو  
 شہر ہر اس چمن میں تلے بات و دوا  
 غنچہ کو دل کے یوں جو ہر تلے لکھو  
 ویدا کی تلے باقی تلے لکھو  
 بنجانے میں ازل کے تلے دیکھے لکھو

جوانی میں کمال اور ترقی میں سادگیاں ہونا چاہیے  
 ایک نیکو شخصیت کے ساتھ رہنا چاہیے  
 جو اپنے آپ کو دنیا سے جدا کرے  
 جو اپنے آپ کو دنیا سے جدا کرے  
 جو اپنے آپ کو دنیا سے جدا کرے

میں نے اگر لباس گہما گہما کی خریدی ہو	برجی بدن ادا کر دان ہو کلیم کا
سو دیا بھینچ کر اور سکا دم فقر جو غلط	پایہ ہو دے جو کوئی ناز تو نعیم کا
کیا نہ مریغ جانا اور میرا ہنسنے کا لے ہر چشم کم زبنت کھیل جو نکلو آنکھوں کی کئی خرگان یوں پس تل ہی ہو پسکان جو تر لیں کھٹکے ہر سو عالی کا ہستی پہنچ کر پھر یں جہم وہاں ہو سچ تیغ کی کھر مرنے کے ہے ہر پر کیا جانے کس طرح کا سنگدل ہے در آگے بھی تو بصورت نہ رہے نو کیلے	دان سر زمین نہیں ہو کر ادا کیے نقش کا اک آہ میں مٹا دین شہلہ تری ش کا گڑھ ہر صف پہ کو جو ن قصہ ہو ش کا کانٹے کا پر ہر کے چارہ نہیں فاش کا لہر زبون پایا اور ہاتھ موش کا لے والے خندان اور کہو ہر تان ش کا یان رشتہ محبت ہر کوہ کی کشش کا ادوں کیسے آنکھیں ہے اور کمانی ش کا
ہیں کرو وعدے سودا کو گایان دو	ہن ہوں آپ کی میں اس ادا اور ش کا
جو ش طوفان یہ نہ مل کر کیا کیا ہوا جو تجھے دیکھے کہ حاکم شمس و قمر	دیکھ لے دنیا میں شٹال کر کیا کیا ہوا جس تیر اور تر اور اک کر کیا کیا ہوا

۲۵۷  
 جو اپنے آپ کو دنیا سے جدا کرے  
 جو اپنے آپ کو دنیا سے جدا کرے  
 جو اپنے آپ کو دنیا سے جدا کرے  
 جو اپنے آپ کو دنیا سے جدا کرے  
 جو اپنے آپ کو دنیا سے جدا کرے  
 جو اپنے آپ کو دنیا سے جدا کرے  
 جو اپنے آپ کو دنیا سے جدا کرے  
 جو اپنے آپ کو دنیا سے جدا کرے  
 جو اپنے آپ کو دنیا سے جدا کرے  
 جو اپنے آپ کو دنیا سے جدا کرے

دیکھ لے دنیا میں شٹال کر کیا کیا ہوا  
 جس تیر اور تر اور اک کر کیا کیا ہوا  
 دیکھ لے دنیا میں شٹال کر کیا کیا ہوا  
 جس تیر اور تر اور اک کر کیا کیا ہوا  
 دیکھ لے دنیا میں شٹال کر کیا کیا ہوا  
 جس تیر اور تر اور اک کر کیا کیا ہوا  
 دیکھ لے دنیا میں شٹال کر کیا کیا ہوا  
 جس تیر اور تر اور اک کر کیا کیا ہوا  
 دیکھ لے دنیا میں شٹال کر کیا کیا ہوا  
 جس تیر اور تر اور اک کر کیا کیا ہوا



ہاں نے تیرے نہیں شکر گل سی  
 ہاں نے تیرے نہیں شکر گل سی  
 ہاں نے تیرے نہیں شکر گل سی  
 ہاں نے تیرے نہیں شکر گل سی

ہاں نے تیرے نہیں شکر گل سی  
 ہاں نے تیرے نہیں شکر گل سی  
 ہاں نے تیرے نہیں شکر گل سی  
 ہاں نے تیرے نہیں شکر گل سی

دل حق سوت اسید رکھنا منہ موی نہ طبع جید سر ز کعبو ہون گئی گریں سخن کو زادہ طبع بخور کتہ ہن او کا خدا دیو پر سپر تو قابل تحسین دیو کلام اہلک کی شورا گنہری ہلا سی کچھ اگر ملک عراق لک چہ سوباد ہو تو سے	ہاں بیفہ سکوی کو کورم کے اغیار ہو پیدا جہان میں ختم ہو ہر کج گناہ پر پیدا زبا نو پر کجوبی چاہیے اذکا ہو پیدا پردہ پر مور دلفرین جو ناہنجا ہو پیدا زمین بل گا خلق میں جو نہ کھا ہو پیدا عراق کی پراسمین کا سیکور قمار ہو پیدا
---	---

ہاں نے تیرے نہیں شکر گل سی  
 ہاں نے تیرے نہیں شکر گل سی  
 ہاں نے تیرے نہیں شکر گل سی  
 ہاں نے تیرے نہیں شکر گل سی

محاطا سکوی کر تے میں بار باب بن ہو دا کہ جسین کچھ بھی عقل و موش کا انا ہو پیدا	۲۵۹ ہاں نے تیرے نہیں شکر گل سی ہاں نے تیرے نہیں شکر گل سی ہاں نے تیرے نہیں شکر گل سی ہاں نے تیرے نہیں شکر گل سی
---	---

ہاں نے تیرے نہیں شکر گل سی  
 ہاں نے تیرے نہیں شکر گل سی  
 ہاں نے تیرے نہیں شکر گل سی  
 ہاں نے تیرے نہیں شکر گل سی

دل اپنا چاہتا ہر دم جنوں غیب پیدا ارادہ عشق کی پھر نیکا اور کھنکھنست کر غنیمت جانتے ہیں تم تو ایام شباب کا	کہ شکل صبح از صبح زنا جیت پیدا جہان یہ رزم ہوا دجا ایل از یہ میر پیدا وہ اسکی قدر تب جمیع کا جسد ہو پیدا
ہنر پر گریہ فن شاعری آفاق میں سو دا اگر نادان کو پہونچے تو اسمین غیب ہو پیدا	لذت کو اسیری کی گریا دہشت زبا انداز سجدہ اسکا ہزار دہشت زبا
تجھ قید سے دل ہو کر آزاد دہشت ویا تصور میری تجھ بنائی تو جو کھینچی تھی	ہاں نے تیرے نہیں شکر گل سی ہاں نے تیرے نہیں شکر گل سی ہاں نے تیرے نہیں شکر گل سی ہاں نے تیرے نہیں شکر گل سی

ہاں نے تیرے نہیں شکر گل سی  
 ہاں نے تیرے نہیں شکر گل سی  
 ہاں نے تیرے نہیں شکر گل سی  
 ہاں نے تیرے نہیں شکر گل سی





نہ اراغ نہ کر کے میں کائنات میں  
 جوں جوں اپنے لیے چاہے کون  
 نہ اراغ نہ کر کے میں کائنات میں  
 جوں جوں اپنے لیے چاہے کون

پایا وہ ہم اس باغ میں جو کام نہ آیا  
 اپنے ہر سر پر از چمن نالہ ہمارا  
 کہ شکل کمان خانہ گردون پر نقش  
 آراستہ جو ہر دم ہوئی بدور فلک میں  
 بستان تو ہر از میوہ اقسام ہر کین  
 تیری بھی جوانی وہ تھی صبح کہ تھارو  
 میں تنگ ہوں اتنا کہ نہ درویش  
 ہر رنگ تماشای جان صورت خورشید  
 ہر عید نہ لہنے کیا قصہ کہ دیکھے  
 ہر طرف تماکہ نہ ہوں لب بلب سک  
 ترش ہے بھی تھکا کام پرانہ غم کا  
 آفات ہی صبح اٹھاجانی جو تو نے  
 تجھ بن جو گیا غم میں سیرت وہ ان کو  
 اسکا تو گھیر کیا ہر کستان جہان میں  
 یوں نہ رہو میرا صبح کہ اگر میری سودا

مجھ اپنے لیے ہر خرغام نہ آیا  
 وہ مرغ نہ سمجھے جو تہ وام نہ آیا  
 پرانہیں نظر گوشت آرام نہ آیا  
 وان جام بجز گردش آیام آیا  
 سایہ میں کسوٹیل کے آرام نہ آیا  
 قاضی کا تیرے واسطے اعلام نہ آیا  
 لب پر کچھ مجلس میں مرا نام نہ آیا  
 جو صبح کو دیکھا وہ نظر شام نہ آیا  
 لیکن وہ بھوتا لب لبام نہ آیا  
 جس سے کہ کچھ بوسہ یہ پیغام نہ آیا  
 فرما دیجھے قے وہ سر انجام نہ آیا  
 غالم کسی گرتے کو تجھے تھام نہ آیا  
 پھر تیغ کا خاطر میں مے کام نہ آیا  
 مجھ تک تیغ بادہ گلفام نہ آیا  
 جوں لالہ پاز خون جگر جام نہ آیا

صباغ خرابات جہان میں نہ آیا  
 کام اپنے ہر سر پر از چمن نالہ ہمارا  
 کہ شکل کمان خانہ گردون پر نقش  
 آراستہ جو ہر دم ہوئی بدور فلک میں  
 بستان تو ہر از میوہ اقسام ہر کین  
 تیری بھی جوانی وہ تھی صبح کہ تھارو  
 میں تنگ ہوں اتنا کہ نہ درویش  
 ہر رنگ تماشای جان صورت خورشید  
 ہر عید نہ لہنے کیا قصہ کہ دیکھے  
 ہر طرف تماکہ نہ ہوں لب بلب سک  
 ترش ہے بھی تھکا کام پرانہ غم کا  
 آفات ہی صبح اٹھاجانی جو تو نے  
 تجھ بن جو گیا غم میں سیرت وہ ان کو  
 اسکا تو گھیر کیا ہر کستان جہان میں  
 یوں نہ رہو میرا صبح کہ اگر میری سودا

من کا غم نہ کر کے میں کائنات میں  
 جوں جوں اپنے لیے چاہے کون  
 نہ اراغ نہ کر کے میں کائنات میں  
 جوں جوں اپنے لیے چاہے کون

این فہرست میں ان کے کتب و نسخہ کا  
 ایسا نام ہے جو ان کے کتب و نسخہ کا  
 ایک پورا کتب خانہ ہے جو ان کے کتب و نسخہ کا  
 ایک پورا کتب خانہ ہے جو ان کے کتب و نسخہ کا  
 ایک پورا کتب خانہ ہے جو ان کے کتب و نسخہ کا

رات جو زندہ ہوئے تیغ سر عمامہ طلب گر چہ رویا میں تھے غم میں بیت تین خون کہ ہر قطر ایسے کتا تھا میں نے تک سنی خاندان بان کا جو مے رنگیں ہر	تیغ نے کام ہزیر کی کے تین فرمایا اپنے رونے کا مجھے رات نسل پایا تو شہر تک بھی نہ پہنچ سکا کہ میں یہ آیا حسن درود کا میں بندش میں آؤں کیا
--	---

بے تفسیر تجھے کتا ہوں یقین کر سودا گل جدا شاخ سے جدم کہ ہوا مر جھایا
---

آنکھوں سے اشک جتنا آتا تھا شہنشاہ ہر دوا خواہ بیل اس جنگجو پہ یارو عارض سے چہرہ ہو کر اس پہ ہر سوا ہوتے جو غیر کے میں وارد ہوا گھر اوکی جس منہ سے سہا لاپتے نہ تھوہم اوکی رویہ کے حال کار و شون کیا ہوا دل نقد جان نکال دے کو چاہے تھا نہیں صبح شب ملاقات ایسی تم تھی یارو عاشق نہیں ہے بکا نام ہے گریہ	زخم جگر نے یارو پانی مگر چورایا تیغ نگہ سے جسکے لوہو میں گل نہایا لالہ نے خاندان کو داغ اپنا کیا لگایا پتہ رہی کہ ان کو آنکھوں میں ہر ہرایا دھنیے کی کھوپڑی میں پانی ہیں پلایا آنکھوں نے آہ میرا پانی سے گھر جلا یا قیمت پیک نگہ کے پھر آپ ہر بکایا جسکے سپیدہ دم نے روزیہ دکھایا سینے کے زخم پر بھی ٹانگا میراں ڈلایا
---	--

عشق میں خون جگر کا بیانی گزرت نہ تھی  
 عشق میں خون جگر کا بیانی گزرت نہ تھی  
 عشق میں خون جگر کا بیانی گزرت نہ تھی  
 عشق میں خون جگر کا بیانی گزرت نہ تھی  
 عشق میں خون جگر کا بیانی گزرت نہ تھی

کوئی فہرست میں ان کے کتب و نسخہ کا  
 کوئی فہرست میں ان کے کتب و نسخہ کا  
 کوئی فہرست میں ان کے کتب و نسخہ کا  
 کوئی فہرست میں ان کے کتب و نسخہ کا  
 کوئی فہرست میں ان کے کتب و نسخہ کا





دعا خواندن  
ادس روز کو بهشت رسد  
کتابه خود بخواند و نماز کند  
سودا جو تو مال خود بخواند و نماز کند  
یکی پادشاه فرمود که اگر از روی  
والد کوتری چشم کسی از روی  
عینی وقت بخواند و بخواند  
چون

کوئی غمی ہر کی ساعت کہ تب سے دل بھٹائی ہو  
 آرزو سے وصل میں یہ دل بھٹائی ہو  
 جس کو تین گھنٹے سے نکالو وہ پامید طلب  
 ہمارے گھر آیا تھا چلے میں غمگناہی رہا  
 ہوش میں آؤں پر دیکھنا دوسو گھر رہا  
 آن کیا سودا میں جہاں وہ منکنا رہا  
 خایا سے میں میں انشت کی فادہ رہا  
 مجلس کی جہاں سے یہ پچھلے گھٹنا رہا  
 ہمارے گھر کی ساعت کہ تب سے دل بھٹائی ہو  
 آرزو سے وصل میں یہ دل بھٹائی ہو  
 جس کو تین گھنٹے سے نکالو وہ پامید طلب  
 ہمارے گھر آیا تھا چلے میں غمگناہی رہا  
 ہوش میں آؤں پر دیکھنا دوسو گھر رہا  
 آن کیا سودا میں جہاں وہ منکنا رہا  
 خایا سے میں میں انشت کی فادہ رہا  
 مجلس کی جہاں سے یہ پچھلے گھٹنا رہا

چھوٹا جو زنت سے تو چھوٹا دام خطا کی جاتی تھی تیرے چمن حسن کی بہار جیسے ہوئی ہر قابل شمشیر وہ کمر سو کھانہ ایک پل مراد امان تین دیکھا ہر جگہ درپہ تری جن نے کیا اک روز ایک یار نے اوس شوخ سے کہا بولا کہ تیرے حق بظرف ہوا اس قدر	میرے دل میں ہمیشہ گرفت رہی رہا بلبل کے گل قطر میں دسے بخاری رہا چھاتی پہ میری حریم رنگار رہا تجھے عشق میں یہ دیدہ خوبا رہا پھر جہاں گیا پس دیوار رہا سو دیکھے دیکھنے سے تجھ عاری رہا جیسے ہوا وہ خلق بد اطوار رہا
---	---

اتنا تو وہ بڑا ہے کہ چہرے کا جسے رنگ  
 بھر عمر اوسکی شکل سے بزار رہی رہا

گو گھر میں سب کے تو ای حیدر رہا کیا فائدہ کہ درپہ تحقیق ہم رہا اس بات میں دیوی کتبہ خیال میں صبر و قرار و ہوش دل میں خدا کیا	پیر و انہیں جہاں بھی یہ وہ دل نہیں رہا ملنے سے جیکہ ہم سے پھر تو کہیں رہا تیرا ہی دھیان تا برم دا پسین رہا تیرے ہی میری جان تجھے مجھے کہیں رہا
---	---

نکلا کسی ہی طرح نہ دل سے ترے حجاب  
 سودا سے تو تو یار سدا شر گین رہا

ہمارے گھر کی ساعت کہ تب سے دل بھٹائی ہو  
 آرزو سے وصل میں یہ دل بھٹائی ہو  
 جس کو تین گھنٹے سے نکالو وہ پامید طلب  
 ہمارے گھر آیا تھا چلے میں غمگناہی رہا  
 ہوش میں آؤں پر دیکھنا دوسو گھر رہا  
 آن کیا سودا میں جہاں وہ منکنا رہا  
 خایا سے میں میں انشت کی فادہ رہا  
 مجلس کی جہاں سے یہ پچھلے گھٹنا رہا  
 ہمارے گھر کی ساعت کہ تب سے دل بھٹائی ہو  
 آرزو سے وصل میں یہ دل بھٹائی ہو  
 جس کو تین گھنٹے سے نکالو وہ پامید طلب  
 ہمارے گھر آیا تھا چلے میں غمگناہی رہا  
 ہوش میں آؤں پر دیکھنا دوسو گھر رہا  
 آن کیا سودا میں جہاں وہ منکنا رہا  
 خایا سے میں میں انشت کی فادہ رہا  
 مجلس کی جہاں سے یہ پچھلے گھٹنا رہا

ہمارے گھر کی ساعت کہ تب سے دل بھٹائی ہو  
 آرزو سے وصل میں یہ دل بھٹائی ہو  
 جس کو تین گھنٹے سے نکالو وہ پامید طلب  
 ہمارے گھر آیا تھا چلے میں غمگناہی رہا  
 ہوش میں آؤں پر دیکھنا دوسو گھر رہا  
 آن کیا سودا میں جہاں وہ منکنا رہا  
 خایا سے میں میں انشت کی فادہ رہا  
 مجلس کی جہاں سے یہ پچھلے گھٹنا رہا



کیا دل سے تو اس سے تو انداز ہو گا  
 کیا دل سے تو اس سے تو انداز ہو گا  
 کیا دل سے تو اس سے تو انداز ہو گا  
 کیا دل سے تو اس سے تو انداز ہو گا  
 کیا دل سے تو اس سے تو انداز ہو گا  
 کیا دل سے تو اس سے تو انداز ہو گا  
 کیا دل سے تو اس سے تو انداز ہو گا  
 کیا دل سے تو اس سے تو انداز ہو گا  
 کیا دل سے تو اس سے تو انداز ہو گا  
 کیا دل سے تو اس سے تو انداز ہو گا

اور دوسے کو میں کید و قدم پستیر چلا  
 دامن کو میسے سامنے گل جھاڑ کر چلا  
 اب کاٹوں کسی میب کہ دل بلوہ چلا  
 کر خضر راہ مرگ کو پیا مبر چلا  
 آج ابراو کے آگے زمین کر کے تر چلا  
 لیکن نہر پر او کے نہ میرا نہر چلا  
 چلنے کا جب کچھ کر کے مجھ نہیں ہے غم  
 کیا اس چمن میں انگوٹھے جائیگا کوئی  
 جامع قمار خانہ میں حیرت پیش من  
 بھجھا جو وہ پیام میں شوخ کو کہ آج  
 طوفان بھرے تھاپانی جن انگوٹھ کو سنے  
 رو کا بعد نہر سے ملنے سے غیر کے

سودا کے تھایا سے یک سو نہیں غرض  
 اودھر کھلی جوت تادھر دل بکھر چلا

سودا غزل چن چن تو ہی ہا کھولا  
 حکاک کا پسر بھی میا سے کم نہیں  
 نہیں چھوڑتا ہر اشک اداں کننا  
 شاکی نہیں غم سے ہی غریب کل نشت  
 غم سے خزان کو خون جگر چھٹا بلایم  
 دی کی ہر اس قدر تو مجھے دیکھ کر قریب  
 اسلوب شکر کرنے کا تیرا نہیں ہر یہ  
 گل بھاؤں سنے جیب کے دین بلبلان مل  
 فیروزہ ہونے مرده تو دیوے ہر وہ چلا  
 یہ طفل بد سرشت نہ گوارہ سے چلا  
 نکل نہیں کھار کا مائی کرے گلا  
 غنچے گلوتے کچھ نہیں بھلاتے انھیں بھلا  
 جو ہے کی بھانت جاسی نظر نوسر یہ بلا  
 مضمون آبرو کا ہر سودا یہ سلسلا

کیا دل سے تو اس سے تو انداز ہو گا  
 کیا دل سے تو اس سے تو انداز ہو گا  
 کیا دل سے تو اس سے تو انداز ہو گا  
 کیا دل سے تو اس سے تو انداز ہو گا  
 کیا دل سے تو اس سے تو انداز ہو گا  
 کیا دل سے تو اس سے تو انداز ہو گا  
 کیا دل سے تو اس سے تو انداز ہو گا  
 کیا دل سے تو اس سے تو انداز ہو گا  
 کیا دل سے تو اس سے تو انداز ہو گا  
 کیا دل سے تو اس سے تو انداز ہو گا

سودا کے تھایا سے یک سو نہیں غرض  
 اودھر کھلی جوت تادھر دل بکھر چلا  
 سودا غزل چن چن تو ہی ہا کھولا  
 حکاک کا پسر بھی میا سے کم نہیں  
 نہیں چھوڑتا ہر اشک اداں کننا  
 شاکی نہیں غم سے ہی غریب کل نشت  
 غم سے خزان کو خون جگر چھٹا بلایم  
 دی کی ہر اس قدر تو مجھے دیکھ کر قریب  
 اسلوب شکر کرنے کا تیرا نہیں ہر یہ  
 گل بھاؤں سنے جیب کے دین بلبلان مل  
 فیروزہ ہونے مرده تو دیوے ہر وہ چلا  
 یہ طفل بد سرشت نہ گوارہ سے چلا  
 نکل نہیں کھار کا مائی کرے گلا  
 غنچے گلوتے کچھ نہیں بھلاتے انھیں بھلا  
 جو ہے کی بھانت جاسی نظر نوسر یہ بلا  
 مضمون آبرو کا ہر سودا یہ سلسلا

سودا کے تھایا سے یک سو نہیں غرض  
 اودھر کھلی جوت تادھر دل بکھر چلا  
 سودا غزل چن چن تو ہی ہا کھولا  
 حکاک کا پسر بھی میا سے کم نہیں  
 نہیں چھوڑتا ہر اشک اداں کننا  
 شاکی نہیں غم سے ہی غریب کل نشت  
 غم سے خزان کو خون جگر چھٹا بلایم  
 دی کی ہر اس قدر تو مجھے دیکھ کر قریب  
 اسلوب شکر کرنے کا تیرا نہیں ہر یہ  
 گل بھاؤں سنے جیب کے دین بلبلان مل  
 فیروزہ ہونے مرده تو دیوے ہر وہ چلا  
 یہ طفل بد سرشت نہ گوارہ سے چلا  
 نکل نہیں کھار کا مائی کرے گلا  
 غنچے گلوتے کچھ نہیں بھلاتے انھیں بھلا  
 جو ہے کی بھانت جاسی نظر نوسر یہ بلا  
 مضمون آبرو کا ہر سودا یہ سلسلا







جو کہ در کتب قدیمہ میں مذکور ہے کہ  
 حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جو شخص  
 اپنے آپ کو خدا کا بندہ کہے  
 وہ خدا کا بندہ ہے اور جو شخص  
 اپنے آپ کو نبیؐ کہے وہ نبیؐ کا  
 بندہ ہے اور جو شخص اپنے آپ کو  
 خدا کا بندہ کہے وہ خدا کا بندہ  
 ہے اور جو شخص اپنے آپ کو خدا  
 کا بندہ کہے وہ خدا کا بندہ ہے

کہ ہر کوئی کہے کہ میں خدا کا بندہ ہوں اگرچہ کہ وہ نہ ہو تو اس کے ہر کام میں اس کیلئے آئے گی جو کہ بتاؤں میں اس کو ہوا جو دیا صحت پر کان نہ دے وہ ہر کام میں جہنم کے حال میں ہی رہے گا جس کا ہر کام اس کا ہر کام ہو جو کہ اس کے ہر کام میں کہ ایک دن میں اس کو براہ میں لیا گیا لیا جو اس کا ہر کام ہو جو کہ اس کے ہر کام میں جو کہ اس کے ہر کام میں ہی چاہیے کہ اس کے ہر کام میں	کہ ہر کوئی کہے کہ میں خدا کا بندہ ہوں اگرچہ کہ وہ نہ ہو تو اس کے ہر کام میں اس کیلئے آئے گی جو کہ بتاؤں میں اس کو ہوا جو دیا صحت پر کان نہ دے وہ ہر کام میں جہنم کے حال میں ہی رہے گا جس کا ہر کام اس کا ہر کام ہو جو کہ اس کے ہر کام میں کہ ایک دن میں اس کو براہ میں لیا گیا لیا جو اس کا ہر کام ہو جو کہ اس کے ہر کام میں جو کہ اس کے ہر کام میں ہی چاہیے کہ اس کے ہر کام میں
--	--

کہ ہر کوئی کہے کہ میں خدا کا بندہ ہوں اگرچہ کہ وہ نہ ہو تو اس کے ہر کام میں اس کیلئے آئے گی جو کہ بتاؤں میں اس کو ہوا جو دیا صحت پر کان نہ دے وہ ہر کام میں جہنم کے حال میں ہی رہے گا جس کا ہر کام اس کا ہر کام ہو جو کہ اس کے ہر کام میں کہ ایک دن میں اس کو براہ میں لیا گیا لیا جو اس کا ہر کام ہو جو کہ اس کے ہر کام میں جو کہ اس کے ہر کام میں ہی چاہیے کہ اس کے ہر کام میں	کہ ہر کوئی کہے کہ میں خدا کا بندہ ہوں اگرچہ کہ وہ نہ ہو تو اس کے ہر کام میں اس کیلئے آئے گی جو کہ بتاؤں میں اس کو ہوا جو دیا صحت پر کان نہ دے وہ ہر کام میں جہنم کے حال میں ہی رہے گا جس کا ہر کام اس کا ہر کام ہو جو کہ اس کے ہر کام میں کہ ایک دن میں اس کو براہ میں لیا گیا لیا جو اس کا ہر کام ہو جو کہ اس کے ہر کام میں جو کہ اس کے ہر کام میں ہی چاہیے کہ اس کے ہر کام میں
--	--

کہ ہر کوئی کہے کہ میں خدا کا بندہ ہوں  
 اگرچہ کہ وہ نہ ہو تو اس کے ہر کام میں  
 اس کیلئے آئے گی جو کہ بتاؤں میں اس کو  
 ہوا جو دیا صحت پر کان نہ دے وہ ہر کام میں  
 جہنم کے حال میں ہی رہے گا جس کا ہر کام  
 اس کا ہر کام ہو جو کہ اس کے ہر کام میں  
 کہ ایک دن میں اس کو براہ میں لیا گیا  
 لیا جو اس کا ہر کام ہو جو کہ اس کے ہر کام میں  
 جو کہ اس کے ہر کام میں ہی چاہیے کہ اس کے ہر کام میں

جو کہ در کتب قدیمہ میں مذکور ہے کہ  
 حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جو شخص  
 اپنے آپ کو خدا کا بندہ کہے  
 وہ خدا کا بندہ ہے اور جو شخص  
 اپنے آپ کو نبیؐ کہے وہ نبیؐ کا  
 بندہ ہے اور جو شخص اپنے آپ کو  
 خدا کا بندہ کہے وہ خدا کا بندہ  
 ہے اور جو شخص اپنے آپ کو خدا  
 کا بندہ کہے وہ خدا کا بندہ ہے

دماغ سے بہت اس غلو کی جیسا  
 ناک خال دل عاشق وہ کی جیسا  
 اس کی کیفیت میں غلو کی جیسا  
 دل کے خوف کی جیسا  
 اس کی کیفیت میں غلو کی جیسا  
 دل کے خوف کی جیسا  
 اس کی کیفیت میں غلو کی جیسا  
 دل کے خوف کی جیسا

چہ شہر بل قبلین آج اور کی جیسا عشاق تیرے سب جو ہر زار تھا سو میں تھا دماغ شہید و نہیں تو لو ہو گا کہ سب سے منہ کی سچ میں ل تیری نہ تھا کیسا تجھے گھر میں عرض طلب کی تھا زباں پر دماغ محبت اور گل مجھ تیرا نہ جگہ میں کہو عشق کو تھامے عشاق لکھ تھریں تجھے عشق میں لیسین سب یاد تو تھے کہافر تری زبانی اکثر کیا جوں شہر	جیسا یہ شخص جو خاک ریت خانہ تھا جگہ کہ خراب انداز کھوار تھا سو میں تھا شبیر ناز سے پرانگار تھا سو میں تھا نرنگ لک ایک تیری جیسا تھا سو میں تھا در پر جو تیر نقش دیوار تھا سو میں تھا دماغ غو سے جیسا سہ گنزار تھا سو میں تھا آواز زبان پہ جیسے آواز تھا سو میں تھا نام کہ پر سخن سے بزار تھا سو میں تھا ہر استخوان جسکے زنا تھا سو میں تھا
--	--

اس ہیکہ سے میں جمودا ہم تو کھنچ نہ بیٹھے  
 سب سے دیکھ کر تھیں ہنسیا تھا سو میں تھا

رات نالہ میں کیا یار سنا یاد سنا قاصدا حال دل لہ لاسنا یاد سنا اشک جو نہیں سے تیری بحر میں امان سنا حال بدت سے ہر گوش زد عالم کو سنا	جیسے آب ہو کسار سنا یاد سنا راست کہ جسے تو امی یار سنا یاد سنا ہو گیا تھمہ گلزار سنا یاد سنا تو نے کیا میں ستمگار سنا یاد سنا
---	--

دماغ سے بہت اس غلو کی جیسا  
 ناک خال دل عاشق وہ کی جیسا  
 اس کی کیفیت میں غلو کی جیسا  
 دل کے خوف کی جیسا  
 اس کی کیفیت میں غلو کی جیسا  
 دل کے خوف کی جیسا  
 اس کی کیفیت میں غلو کی جیسا  
 دل کے خوف کی جیسا

کہ باپ بیٹے کو بچلے پڑا ہوتا تھا  
 بہن تو ہماری میں لڑائی ہو کر رہتی تھی  
 خجندیہ جیسی تھی انشا بہرہ ہر جیسا  
 لاش ریت میں اتنا بہرہ ہر جیسا  
 جیسا جیسا کو بچلے جیسا  
 جیسا جیسا کو بچلے جیسا  
 جیسا جیسا کو بچلے جیسا  
 جیسا جیسا کو بچلے جیسا

کہ باپ بیٹے کو بچلے پڑا ہوتا تھا  
 بہن تو ہماری میں لڑائی ہو کر رہتی تھی  
 خجندیہ جیسی تھی انشا بہرہ ہر جیسا  
 لاش ریت میں اتنا بہرہ ہر جیسا  
 جیسا جیسا کو بچلے جیسا  
 جیسا جیسا کو بچلے جیسا  
 جیسا جیسا کو بچلے جیسا  
 جیسا جیسا کو بچلے جیسا



کونایه حسن تو در علی بن ابی طالب  
 کز بچلین آتشین لعل حسن جلال  
 فاضل کنین می افشاده نور خود کنی لالت  
 رات تو کانی دگر حکم می بین  
 محو و مخی کونایه حسن تو در علی بن ابی طالب  
 کز بچلین آتشین لعل حسن جلال  
 فاضل کنین می افشاده نور خود کنی لالت  
 رات تو کانی دگر حکم می بین  
 محو و مخی کونایه حسن تو در علی بن ابی طالب  
 کز بچلین آتشین لعل حسن جلال  
 فاضل کنین می افشاده نور خود کنی لالت  
 رات تو کانی دگر حکم می بین

تورہ جہاں میں باوکل گزار کیا ہو غم  
غیر و نکو دیکھ بیٹھے ہوئے بزمِ منیر ہی

مجھسا جو تیرے کوچہ سے اک خاں کو گیا  
جب کچھ نہ بس چلا تو میں جا پاؤں گیا

وعدیے پھیر دینے کے دل لگیا تھا شیخ  
سو دایز جبکہ بانٹا کر آنکارا دٹھ گیا

<p>             نے رستم اب جہان میں بنے سام گیا              ساتی تو ہکوٹے سے کیوں ظلم گیا              دل مصغیر زلف میں حیا و کمر              ہوں تو چراغ راہ ہیز زیر آسمان              اے دل ایک اویس کو صحن حفظ کو دیکھ کر              ٹکڑے تو ہو چکا ہو جگر پھر کس لیے         </p>	<p>             مرد و بچا آسمان کے تلے نام گیا              ملتا جو تھا وہ بوسہ یہ پیغام گیا              اوس مرغ کا بڑھوہ وہ دام گیا              لیکن خموش ہونے کے سر شام گیا              خورشید لگے تالبت بام گیا              چلنے کا رشتا کز کے ہر انجام گیا         </p>
--	---

بوسہ کی ان لبوں سے یہ بنو داہو بخ رکھو  
جیسے کہ مانگ مانگ میں دشنام زد ہو گیا

اجل نے عہد میں تیری ہمت دیر ہو چکا  
چمن میں آتے سنکر جھگو باو سحر گہ گہرائی  
ناگر کل اس نل کی مجھ پر جان پوچھو کیا دل

ہم دو دغا دہنم دم دموت بھی کچھ نہیں ہو  
 کیا کیا دل لیتے وقت اس کے ہنسنے خیال نام کی  
 لذت دی نہ اس کی یاد کی بے پروائی  
 شمع رخون کر دشن ہو ٹھہرے پرتو نام کی  
 صبح ازل سے قسمت نام کی خاموش چرخ نام کی  
 شمع نہیں باریق شمع کچھ دین میں ترسے آیت کا  
 رہا ہے سب سے بے غمہ لکھا ہے تبیل قبل اس کا  
 پیش نہ اسے اوجانی تو پانی کی شکر لکھن

۲۷۷

سو دا  
 حق ہوا کو قتل و جان بھری جلائیے  
 ادب یا جو باغی تھے کہیں بھی جلائیے  
 ایسے ہی امست چلے پہ پہ جلائیے  
 میں بہاجت دیا جو کچھ جلائیے  
 آن کے کب آنے پر کے قاضی کا اعلان  
 یار کے جو سودا کے لئے میں بیٹا نام کی  
 شکر جو ان لئے خوب کب آفاق میں بیٹا نام کی  
 سالہا پہنے صنم نام کی نہ تاشیر  
 آج اک روز تیرے دھین نام کی قاضی  
 تیرے کچھ کھلے تاشیر نام کی

۱۔ خدای تعالیٰ نے دوزخ کو آتش قرار دیا ہے۔  
 ۲۔ خدای تعالیٰ نے جہنم کو آتش قرار دیا ہے۔  
 ۳۔ خدای تعالیٰ نے جہنم کو آتش قرار دیا ہے۔  
 ۴۔ خدای تعالیٰ نے جہنم کو آتش قرار دیا ہے۔  
 ۵۔ خدای تعالیٰ نے جہنم کو آتش قرار دیا ہے۔  
 ۶۔ خدای تعالیٰ نے جہنم کو آتش قرار دیا ہے۔  
 ۷۔ خدای تعالیٰ نے جہنم کو آتش قرار دیا ہے۔  
 ۸۔ خدای تعالیٰ نے جہنم کو آتش قرار دیا ہے۔  
 ۹۔ خدای تعالیٰ نے جہنم کو آتش قرار دیا ہے۔  
 ۱۰۔ خدای تعالیٰ نے جہنم کو آتش قرار دیا ہے۔

جیسے کہ ایک آدمی نے کہا کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا ہے جس نے ایک آدمی کو مارا ہے  
 اور اس نے کہا کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا ہے جس نے ایک آدمی کو مارا ہے  
 اور اس نے کہا کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا ہے جس نے ایک آدمی کو مارا ہے

قابو میں ہوئیں تیر کو اب جیا تو پھر کیا کر قطع ہاتھ پہلے پھر فکر کر فو کا اس وقت میں جو مجھ تک پہنچو تو وہاں سے ہلے اگر بتان سحر ہر لطف زندگی کا	خبر تلے کو نے ٹک دم یا تو پھر کیا با صحو یہ گریبان تو نے یا تو پھر کیا کر قصد بعد میسے تنے کیا تو پھر کیا امو خضر آب حیوان تو نے یا تو پھر کیا
---	---

سودا ہوئے جب عاشق کیا پاس پر دکا سنتا ہر لے دیوانے جب دل دیا تو پھر کیا
--

دل میں تیرے جو کوئی گھر کر گیا وہ ہم غلط کا بننے دل خوش کیا جا رہی بھڑا اس صفت مگر کافے یا رات بلا تھا مجھے تنہا رقیب فیض تیری وصف بنا گوش کا دیکھ لی ساتی کی بھی دریا دلی کیونکہ کراہوں نہ شیت روزین نفع کو پہونچا یہ تجھے دیکھ بدل	سخت ہم تنہی کہ وہ سر کر گیا کس پہ نجانے وہ نظر کر گیا دل تو بڑا سا ہے جگر کر گیا یار خندا کا ہی میں ڈر کر گیا اپنے سخن کو تو گھر کر گیا لب نہ ہمارے کچھ تو کر گیا درد مرے پہلو میں گھر کر گیا جان کا اپنی میں ضرر کر گیا
---	---

اور غزل اب کوئی سودا تو کہہ	یہ تو یونہی تھی میں نظر کر گیا
-----------------------------	--------------------------------

ایک نو ماں نے کہا کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا ہے جس نے ایک آدمی کو مارا ہے  
 اور اس نے کہا کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا ہے جس نے ایک آدمی کو مارا ہے  
 اور اس نے کہا کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا ہے جس نے ایک آدمی کو مارا ہے

ہاں یہ آدمی تھا جس نے ایک آدمی کو مارا ہے  
 اور اس نے کہا کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا ہے جس نے ایک آدمی کو مارا ہے  
 اور اس نے کہا کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا ہے جس نے ایک آدمی کو مارا ہے





گل دیو غلبہ لیب کو پہونچا تو کیا ہوا  
فرزند اس بائیں کب ہو پور درویشان  
اسلام چھوڑنے کی کافر اختیار  
بیگانہ وارث کے نہ پوچھا کہو بہین

کی ہیر ملک ملک کی سودا اپنے بھی وہی  
احمد شیخ سیکرے کی ہر آب و ہوا عجب

کہ جہز میرا نہیں کر دینے والی تھی  
 کیونکہ ترک کر کے گھر آج کو سیکھ کر  
 کر سہوے دے میری ہوتی ہو نہیں  
 دشت تیرے ایسی ہوتی جو تجھے نہ  
 رہیں تو خاموشی بن جائے جو نہ ہوں  
 پھر جو نکلے سیکھ دے کی راہ تو چھوڑے

تیغ ہر اس میں شراب چکا کر  
 ہنسنے بیخانی میں اگر سہوے ہنسا  
 وضع کچھ دتا رکھ اس پر زلی  
 ہنسنے تیری ہنسنے آب گھر میں  
 ہاتھ آیا ہر مے مضمون عالی  
 بیت یہ سکھلا گا و نہ کا و نہ

تیرے غم نے کو سودا لا دیا کہ خیال پر کچھ  
بجکرو دیکھیں میں فقیر شریقی شریب

ہرچہ ہون نہیر فلک بالہ شکیہ نصیب

[illegible]

[illegible]

معبر و خیا و در میج ل مار و سنگ و  
 زایش از که تو به دل جیج سنگ و  
 کچه جیج بر لب عشق کانی نام خلد  
 جا کینکس جیج جیج جیج جیج جیج  
 سنگی زو گینا جیج جیج جیج جیج  
 یکجا کیر جیج جیج جیج جیج جیج  
 آچی تو یه کنا که مندر لے تفنگ و  
 یه طابو کیر و جیج جیج جیج جیج  
 یازو کونو یه و س که ناما و س

کیا کیا کہن جو مجھے تر و عشق فرمایا  
پھولوں کی بیج پر جو نہ سنے تو کیا ہوا  
کھان کی تھجہ جا کی لگا کھڑے آگے  
کیا کیا لڑائیاں تھیں ہنرک ملائین ہم  
مے چمن میں آئے آنکھیں لڑائیاں  
جھول کے پینگ بن نہیں آتی ہوا کونین  
لوٹا و مشو شیخ تو جو رو کے اکی نیندا  
مے ست شکست خواب ل سخت کوٹک  
یخو ابی سے ہر میرے جو شاکی شہر

نی اور اس کے گندہ بوجی اڑ گیا  
 گر دھو تو لب وریا پر زلف کو کھوسے  
 دلیل آرتی بٹ بے نقاب چرخ  
 ۸۷۲

سکھنید چاہتا ہوں نہ آسمان  
سکھو یا یہ کچھ شعور میرا تم کو نہ لگتا تھا

بایک کتب تاج

قطره کجی مزاجی گم نهو یگا یارب  
رهتا ز پی سوچ که خمر نهو یگا یارب  
کیا جانے انوقت که خمر نهو یگا یارب  
ایز هر کجی که جواز کا که نهو یگا یارب

مجدد اشک میں جو بن بر اثر ہو گیا بار  
آوارہ ہو آنا کہ میں جا ہوں اویس  
گذر رہی ہر شب روزا سی فکر میں مجھ کو  
آخر تو لپھر سے ہو وہ سد خانہ بخت

جو بڑی شکر سے  
میرزا محمد علی شاہ کے چچا کے ساتھ  
میرزا محمد علی شاہ کے چچا کے ساتھ  
میرزا محمد علی شاہ کے چچا کے ساتھ  
میرزا محمد علی شاہ کے چچا کے ساتھ

[illegible]

کسی نے دیکھا ہے کہ جیسے جیسے دنیا بڑھتی جاتی ہے  
 اسی طرح دنیا بڑھتی جاتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ  
 دنیا بڑھتی جاتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ  
 دنیا بڑھتی جاتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ

فصل گل ہر یک گل بشت چمن کی سکوتا بیٹھے پانی ہر تہہ شمار ہی گنگو کی راہ نہ جانے سر کو مے تا بہ پہلے شراب اوٹھائے سکے اتر فتنہ سہاگے پرو کو	ست ناز اپنے میں اتی ہیں سرست پیر میں خیر ایک دم باقی ہوا ماند جاب برنگ درو نہ خم ہوں خاک پا و شراب نگہ کے لگے سے میر کو کوئی سوا شراب
--	--

## رویت التار

دو اہست ہر جوت سر کو رنگ شکست نگرہ کام دل دینا ارد کا فر سے وہ دیکھ نہیں چھبے کوے یار کا کاٹا شک تہ دل رہوں کس طرح کہ عاشق کے جو پوچھا حال یہ کچھ آج سے نہیں شاق بیان کیا کردن میں تیری رشت گوئی کا	نہوڑے روز کہ ہو پوچھ رخت شکست کہ ہو بچے تا بزر کو بخت شکست نیا ہے پائون غیر کار گل شکست ہسان لب جان رکھی ہو رخت شکست ازل کو کھنچو دین پی سر نوخت شکست یہ دل پر وہ کہ جسے دیو کا ایک شکست
--	---

غزل یہ سودا سنی سنے نچ ہونے شاعر کہ چون لے شہ شطرنج کو زکشت شکست
---

صد فی اگشت کر کیا کر ہر جوت نظر و عین عشاق لے ہر دستا ونگ دست
--

کسی نے دیکھا ہے کہ جیسے جیسے دنیا بڑھتی جاتی ہے  
 اسی طرح دنیا بڑھتی جاتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ  
 دنیا بڑھتی جاتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ  
 دنیا بڑھتی جاتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ

کسی نے دیکھا ہے کہ جیسے جیسے دنیا بڑھتی جاتی ہے  
 اسی طرح دنیا بڑھتی جاتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ  
 دنیا بڑھتی جاتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ  
 دنیا بڑھتی جاتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ

کون کو تیری بل بڑاں گلی کی اشارت  
 کانوں کے لئے لایا اس کی اشارت  
 ہنسی میں کیا رہے قافی سے کوہن  
 زبانی کو اس کی اشارت  
 کچھ ایسا ہی اشارت  
 کچھ ترزدین اس کی اشارت  
 کچھ باریک جھپٹ دل ایک جہان کی اشارت  
 کچھ پریشانی کا کل کی اشارت  
 کچھ نہیں بارے قدم ترادریج اشارت

خزان سے پوچھو ہر روز رو کو آن یوں لیل دل سیدہ مرا ایک جانے او تباد جیوں کو نور بھر تو نے کھو دیے او غم تمام عمر می اس چمن میں جوں گس نہیں کچھ اور کچھ اس وقت کو غم	لڑا جریح کا یہ برگ و بار کے ہات تو خمر کر کہ ہذا جو شکار تیرے ہات وہ کیونکر رو میں نہ آیا زار تیری بات شندی نہ چشم بکلی انتظار تیری بات میں راجہ رو کوں ہوں بڑا اختیار تیری بات
--	---

عشاق تیرے لئے لکھو نہ ہو جوت میں  
 یہ ہوش کس چشم کے حاکم کی اشارت  
 تیرا کایا نہ چمن میں جو کوں غفل کی اشارت  
 کب غل غلی ہو گلیں سے کھڑا اورست  
 کون کو تیرا دست نہ جنت کی اشارت

خدا تجھے بھی کر دے داغ آتش چہر ان جلے جو سودا کا دل شمع دار تیری بات
---

جانتا اور میں جانتا  
 جانتا اور میں جانتا  
 جانتا اور میں جانتا  
 جانتا اور میں جانتا  
 جانتا اور میں جانتا  
 جانتا اور میں جانتا  
 جانتا اور میں جانتا  
 جانتا اور میں جانتا

دین کفر آگھوں تیری کر دیا ایسا چشم و ابرو کو تیرے یوں دیکھ کر کسی خلق جام گل کے کھو دیا ہر ماغیاں کا کی ہوا چاہتی ہیں غزل یوں مہم پیچیری چشم سے گوشت کے آتش کا اشار کر گیا ہوش جھکو تا دم خمیرہ اور کجا طیب	صاحب سچ سب صاحب سب اس ہی جو کچھ آئین میں جو تکرارت انورہ بیل سے بچش کے دود کو اورت بادۂ گلبرگ کو جوں چمن میں ہر بات بات وہ ثابت نہیں جگر کو اورت ہو گیا ہون میں بیاد ز گس جبارت
--	--

سچ تو کہ کس سینکڑی میں آج سودا ہاں جو کر دیکھ کر کسی کو تیری ہو گئے ہتیارست
--

کون کو تیری بل بڑاں گلی کی اشارت  
 کانوں کے لئے لایا اس کی اشارت  
 ہنسی میں کیا رہے قافی سے کوہن  
 زبانی کو اس کی اشارت  
 کچھ ایسا ہی اشارت  
 کچھ ترزدین اس کی اشارت  
 کچھ باریک جھپٹ دل ایک جہان کی اشارت  
 کچھ پریشانی کا کل کی اشارت  
 کچھ نہیں بارے قدم ترادریج اشارت

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



واعظ کسے دین ہو گندہ سبکداری  
تو جی کہے ہر سچ نہیں اپنا شمار کرے

سودا و اخموش ہرزہ در آؤنگر سائے  
طولی کو زراغ سے ہی بہت ناگوار تھیں

جسکے خطا اترے تو اس پر ذل لگا کر اٹھو  
 پوچھتے کیا ہو کہ شب طرح گزری مجھ پر  
 ابر میں ایسا رہ سکتا ہر کتنا آفتاب  
 کا گر رہو کا ترانہ خسوں یہ باور ہو تجھے  
 یا د کو سکھو دم ہی میں کب داغ و دل کمان  
 ماہی داغ جگر جو ن شمع پتو بچا تا قدم  
 کہتہ دل کی حقیقت کو پہنچ اسی شیخ نا  
 بوسہ کیا ناگو ہوا جس تیرا بے دین  
 سیر کو وقت خزان گلشن میں غلابا ہر  
 کدہ روی و گزری جو کچھ او سکا فسانہ  
 یہ صبر کو ہنسے نقاب نہ چھپا ابرو  
 او سن تیری پراسی دل جوشی دولا ہر  
 یا ن نہ آئینکامے صاحبہا ابرو  
 چل چکا جب کچھ آتش کا بجھا تا ہر  
 فنا فقاہ و مدرسہ تیرا طعنا کا ہر  
 زاہد اندر ویک آتش فبہ لانا ہر

غیرت اے سودا نہیں پر تحقیق باہمی  
جی کی دور بین پھر اد کو نہ دیکھنا عیبت

۱	روایت جسم فارسی	۲
---	-----------------	---

و اعطی کسے دماغ ہو کندہ سبک تری  
 تو بکلی کسے ہر سچ نہیں اپنا شکار کشت  
 اپنے نہ کیوں مانچہ صبا منہ لایہ دکر  
 پنچو نے تجھ دہن سر کی رگ کلا کشت  
 سو و انوش ہرزہ در آؤ گز سانسے  
 طوطی کو ذرا غ سے ہو بہت ناگو ارجش  
 جسکے خطا تری تو اس سوز لگا ناہوش  
 سیر کو وقت خزان گلشن میں ملانا ہوش  
 پوچھتے کیا ہو کہ مشک طرک گزری بھنیر  
 کدو رنگدہری جو کچھ اور سکا سناہوش  
 ابر میں ایارہ سکتا ہو کتنا آفتاب  
 ہیر کو ہسے نقابا نہ رچیا ناہوش  
 کارگر ہو کا ترا خسوں یہ باور ہو تجھے  
 اوس تری پراوی دل دشی دولا ناہوش  
 یاد کسکو دھم ہی میں کب دماغ و دل مان  
 یان نہ آئینکا مے صاحب سناہوش  
 نا صحنہ جگر جو ن شمع پیو پچا آدم  
 چل چکا جب کچھ اتس کا بجھا ناہوش  
 کہتہ دل کی حقیقت کو پہونچ اوشیخ نا  
 خانقاہ و مدرسہ تیرا ٹھکاناہوش  
 بوسہ گیا ناگو جو اس بیت سر با نیش  
 ز اہد اندر دیکھ کتس فیہ لاناہوش  
 غیرت لے سودا نہیں جو حق تعالیٰ پہلی  
 جی کی دور میں پھر او سکون نہ کھاناہوش  
 ردیف جیم فارسی







کوئی کسی کو دیکھ کر کہتا ہے کہ یہ تو ایک  
 آدمی ہے جس نے دنیا کو بھروسہ کر لیا ہے  
 اور اس کی ہمت اور دل بہت بڑا ہے  
 لیکن میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ  
 اپنے آپ کو بھروسہ کرتا ہے  
 لیکن میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ  
 اپنے آپ کو بھروسہ کرتا ہے

<p>                             قدم زمین پہ نہ رکھو یہ آسمان گستاخ                              قدم نہ رکھو کھجور سے متقبل گستاخ                              کہ نہ دے متو قے ہیں کثر خیرا دمان گستاخ                              مزاج جسکے ہو غیور حایان گستاخ                              کھڑی کھڑی نہ گدا ہوں سچ دمان گستاخ                              نظارہ بازو سے ہوتی میں خوش گستاخ                              کہ تو وقار طلبی لگی ہو زبان گستاخ                              کسی بزرگ کی خدمت میں جہاں گستاخ                         </p>	<p>                             ضرور ہو ادب خفگان خاک سے یار                              اویسے چلنے چل کے وزیر و سلطان کو                              سمجھ کے ملک کو کیسیانہ گو گد زراہر                              اوسے بہت در منعم سو اخذ شکل ہے                              تو بادشاہ گدا میں سوال مستقل                              کچھ اور کی بے ادبی کا گنہ نہیں بجاو                              بنجائے کھجور سے شیخ بزم خوبان گستاخ                              نہیں مرا سخن طبع زاد اسر سودا                         </p>
---	--

کوئی کسی کو دیکھ کر کہتا ہے کہ یہ تو ایک  
 آدمی ہے جس نے دنیا کو بھروسہ کر لیا ہے  
 اور اس کی ہمت اور دل بہت بڑا ہے  
 لیکن میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ  
 اپنے آپ کو بھروسہ کرتا ہے  
 لیکن میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ  
 اپنے آپ کو بھروسہ کرتا ہے

<p>                             گرا نھوں سے کسی ہرزہ گو جو ہیں ورنہ                              پیر پیر چاہے پیر ہو بھر دمان گستاخ                         </p>
--

# روایت الہامیہ

<p>                             صاحب دلی رکھتا ہی نظر سے پیوند                              شاخ آہو کی نوش شاخ شجر سے پیوند                              بنام آتی ہو اسے کراڑ سے پیوند                         </p>	<p>                             اشک کو کب ہر شمسائے گہری پیوند                              شہت معنوی لازم ہو دو صبح میں ہم                              ہو موشین شہر مندہ و صبح گریاں گہرا                         </p>
---	--

کوئی کسی کو دیکھ کر کہتا ہے کہ یہ تو ایک  
 آدمی ہے جس نے دنیا کو بھروسہ کر لیا ہے  
 اور اس کی ہمت اور دل بہت بڑا ہے  
 لیکن میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ  
 اپنے آپ کو بھروسہ کرتا ہے  
 لیکن میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ  
 اپنے آپ کو بھروسہ کرتا ہے

کوئی کسی کو دیکھ کر کہتا ہے کہ یہ تو ایک  
 آدمی ہے جس نے دنیا کو بھروسہ کر لیا ہے  
 اور اس کی ہمت اور دل بہت بڑا ہے  
 لیکن میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ  
 اپنے آپ کو بھروسہ کرتا ہے  
 لیکن میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ  
 اپنے آپ کو بھروسہ کرتا ہے

ہوا ہی سکودا حال بلونت تھی کہ  
 زہد ایک مع نور اس کی تپتی ہو کر آج  
 بان فقط بیتی ہو تو ہر لکھن کھائی نگاہیں  
 اجر مندوں کو ہوا سکا کو کرین اپنا  
 بین بانیکی سخاوت کا نہیں مگر مقرر  
 یہ دنی جو جنگو سوچا سکا واپناست بھی  
 کوچ اس منزل تیار نہ کیا نہیں سچا  
 اسلئے خوش ہو مری دکو کھائیے خوش

جہنم کے تہا تا تو ان فریاد  
 سبھی کے بلال زار کے ماتہ  
 ہوا اور دل کے شکر کے اندر  
 جیسے ہر کامن کا تختہ گلزار  
 ہر کیمیا کا ہر دامن کے ہاتھ  
 روان ہوئے دن جانتا رہتا  
 سب سے بڑا ہر جہنم کا تہا  
 ہر کیمیا کا ہر دامن کے ہاتھ

اگر تر ہو جم جم ہو بیٹھے تو ہر سہل کا فز  
 کوئی میخاڑے گندے رات سے چٹا نور  
 ہست کھا سا تھلا پورا خلاق شمع آتش  
 غیر کی نام آوری کرتا ہر ماتم کا جو  
 چھین کب لیتے ہیں کچھ پیر کیسے لہلہ  
 لے کر یہ مکر ویکو لکا کر سب تار پود  
 ہم بھی جا پھونکے آخراں کو دوزخ  
 نالہ میرا گوش میں دوسرے ہر طرف

صد اذ دل کے ہوتے سب کھانے کا مانند  
 تھی تھانے کے ہوتے سب کھانے کا مانند  
 ہر نہیں کے ہوتے سب کھانے کا مانند  
 ہر نہیں کے ہوتے سب کھانے کا مانند  
 ہر نہیں کے ہوتے سب کھانے کا مانند  
 ہر نہیں کے ہوتے سب کھانے کا مانند  
 ہر نہیں کے ہوتے سب کھانے کا مانند  
 ہر نہیں کے ہوتے سب کھانے کا مانند

نقد دل دیکر کہیں جی کو بلاست بول لے  
 مان امر سودا نہیں نہما اس سودی میں

لے آکر دے تھے جو شکستان فریاد  
 لے نہ دوا قد ایا وہ بار بار میرے  
 کیا ہو قیوم مریشی غار غوان کا شک  
 ہزار چین کوئی بلغم میں نہیں سنتا  
 میں کھتا ہوں جو بڑا وہ آپ ہی تالان

ہوتی کیسی نہ نہیں سے راگ ان فریاد  
 کہنے زمین کو لے آیا آسمان فریاد  
 تجاویز مہر و کرم خوش خوشستان فریاد  
 چین چین پڑی کرتی میں بیلان فریاد  
 تجاویز کھینچے کس پاس ای تیان فریاد

ہر نہیں کے ہوتے سب کھانے کا مانند  
 ہر نہیں کے ہوتے سب کھانے کا مانند  
 ہر نہیں کے ہوتے سب کھانے کا مانند  
 ہر نہیں کے ہوتے سب کھانے کا مانند

# ادبیت ذال

میر تقی جاؤں رسی تیری کہیں کے تیرا بد  
بخت دیوانیہ کرتی تھی سیانے بعید

یا علی پہونچا ہر سودا در پہ تیرے آپ کو  
پھیرنا محروم ہوا اس آستانے بعید

میں چاہتا تھیں دنیا میں غزوہ بلند  
کہ او سکا ہاتھ ہر جون نشت او خواہ بلند  
بڑی ہر آشک کو آئینگی دل سے راہ بلند  
کیا ہر میل نے کیوں خمیہ سیاہ بلند  
کرے ہر تبتہ شہ کثرت سپاہ بلند  
دکھانہ سہر و مجھے ہر مری نگاہ بلند  
ہوا ہر چہرہ کی یہ سہر پہ خواہ خواہ بلند  
جو مرتبہ ہر ترا شکل مہر و ماہ بلند  
ہر ایک شخص کو یا نگاہ پست گاہ بلند  
کہ ہر دور ملک کی وسعت کو نام شاہ بلند  
خدا وہ دن نہ کرے ہر سہر و میر کی بلند

میر تقی جاؤں رسی تیری کہیں کے تیرا بد  
بخت دیوانیہ کرتی تھی سیانے بعید  
یا علی پہونچا ہر سودا در پہ تیرے آپ کو  
پھیرنا محروم ہوا اس آستانے بعید

پادری ہر ملکوں میں اب وقت کا وقت  
او سکی میں راستی تیرا شاکستہ وقت  
نہیں پاتا کچھ حق نہ ہر نظر کا وقت  
ناتوا دوس شوق کو کہیں کا وقت  
سازش و دیوانوں کو کہیں کا وقت  
افک بے غمندی کو کہیں کا وقت  
اب تو غم میں طبع کو کہیں کا وقت  
جس میں ہر خون ہون کو کہیں کا وقت  
میں سودا اسے کہا ملک میں باغ کا وقت

میر تقی جاؤں رسی تیری کہیں کے تیرا بد  
بخت دیوانیہ کرتی تھی سیانے بعید  
یا علی پہونچا ہر سودا در پہ تیرے آپ کو  
پھیرنا محروم ہوا اس آستانے بعید

<p>             چاہل تو ہوا وصل ہین بات پر فاسد              کیا فائدہ ہو جو ترے لب میں سچا              کیا جام تھی ہاتھ سے لین عشق کے              بشوکت نے ہین حسن کے کئے ندیا         </p>	<p>             ایک پل میں شب میں طرب ہو گئی آخر              عمر اپنی تو جو ن شمع پتہ ہو گئی آخر              محسن کی مشوق کو جب ہو گئی آخر              بات آن کے سوا رہے ہو گئی آخر         </p>
--	---

میںٹ پھوڑے سو داسے یہ کل ہو گئی شیخ  
شیخ تھی جو کچھ اونہیں وہ سب ہو گئی آخر

مریا ہر چہ دلوں کو سادہ لوح انسانوں کو پاک  
 دم پر گشتہ خنجر کی کیا ہو وہ میں نے ان  
 ادھٹاؤں کو زرقاں میں چھری پیل کا نظر دیا  
 میں نے ان کو کھلا کر حینہا تو ساتھ غیر  
 چھوٹو کھینچ کھائیں ان کو کھجور کھلایا ان کو  
 دل دین تجھ میں ہم تو اک بوسہ کی تمہیں

چلا جب خبر ملی خط سے نہ میں نفون کا اوسودا  
تو سچ و تاب میں آ رہ گئیں عارض پہل ہمار

بہنہ کر دیا نام اوسکا ناقص ہے کہ کسر  
ہوئے تھو جمع کی کج انصوم رہی کا کھوسو بہر

طالع قشانی

PA9



بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين

یوسف کی بیٹی گری بانا فلک پر	تیرا ہے تر رہ خریدا فلک پر
پہنچی جو مری آہ شیر بانا فلک پر	مارے یہ جسم چھوشتا فلک پر

دینا نہیں ہی یاد رکھو یہ طبع خام جمال پر  
کہا ہوں اس جگت کو میں اتنا مہربان  
انفوس کا شوق اس خط کا نہیں تھا  
دوڑی در شب خون یہ شام جمال  
اس صفحہ





تو مری کی نگہوں میں جا کر حور و شیریں کی بہتر  
یار جو من ترانہ بخش و قمر سے بہتر  
دل عاشاق جو پہلو میں جو اہر خانہ  
اشک خونین ہوا لعل و گہر کی بہتر

کبریا دے ہو کہ جو پوز تھا وہ زبان کا  
ایسی طرح سے کہ میں بھی دہن پر آتا ہوں  
بے صفحہ صاف کہ کھڑی منہ کہید شرباب  
جو ہم سے ملتا تھا یہ بجائی کہ جو ان سانگ  
چمن میں گل نہ رہا شرباب یہ بڑے جلوس  
تنگ شرباب کہوں ملک











[illegible]

مطلع ثانی

بلیبل ہو گو نہیں ہرست یا ہرک  
 قاتل نہ کیے خوئی نہ کھتا تھا آرزو  
 نرگس جو شکل چشم ادگی ہو زمین تلے  
 یائے نہ بھانسنے کبھی کھجور ہم در چین  
 پیش از رخ ز بان جو کلائی قلم کی طرح  
 قدرت نہ بکھو آہ کی نہ طاعت غلام

ہر گل کو اوس کے گوشہ و سار کی  
 اپنی بھی دم میں تھی دم تلوار کی ہو  
 کیا جانے ہر کسے ترید یار کی ہو  
 زخمی ہیں ولین رختہ دیوار کی ہو  
 اوس شوق سر زخموں ہو مجھ کی ہو  
 شکے سوس کیوں کا پوداں ارک ہو

سودا یہ جنس دل کے تیئیں ویکرا ہم آگ  
رکتے نہیں ہن کوئی خریدار کی ہوس

ہے کبھی دیر و کبھی تو دن چار کی ہوں  
 اگھر اس کا ادسی کو طائر آسمان  
 نے چین و ذروصل نہ شب بھر کی قرار  
 یوں جاہتا ہوں اغ میں دل پر ہزار بار  
 اے شیخ تیری گرمی بازار و میحکھر  
 دیر و حرم کی بوج چکا ہو وہ سخت

اب سچہ کا نہ حقوق ہے نہ ناسا کی ہو  
جسے جہان میں آن کر سمار کی ہو  
کیا جا کر لکھے اپنے دل ار کی ہو  
جس طرح باغبان کو ہو گلزار کی ہو  
غیر ابرور کھیں ہیں خیر عدا کی ہو  
جس کو برتری رسایہ دیوار کی ہو

٢٩٩

سودا ہوتی ہے کہ جس کو سب سے پہلے  
دل میں نہیں آئے وہ غائب ہو جاتا ہے  
ساتھ ہی کئی بہاؤ بھی دل میں نہ ہوتا  
تو متفقوں کی جام و دیار میں نہ ہوتا  
آج اس زمین کے نیچے کئی جاں نثار  
آب روان کوں

[illegible]

اب اس کا جو برہمن میں میرا از مذاہب  
 یان اب یہ کیا ہے اس کا راز کو آش  
 ہر گز نہ چاہتا ہوں کہ تیری راہ طلب  
 دوری کو تیری راہ میں دل زار کو آش  
 شمع سب سے پہلے میں ہوں کہ تیری راہ میں  
 نازک اندامی کروں کیا اس کا راز کو آش  
 اس کا سوزن کی تلاش ہر اور سے کا راز کو آش  
 دوزخ میں کی اور یہی سوزن کا راز کو آش

کو خاک ہوا تو بھی پھر اس کے بگولا	ہو کر نہ گئی عاشق تیار کی گردن
جنس خرد و صبر اس لکھو ہو کیا	سفل کس بری ہونی ہر سبب کی روشن
دل زلف مرغ یار میں سووانہ پھر کیوں	
خوش تھے ہر اسکو شب و صبح کی گردش	

رکھتے ہیں تری زلف کی تہہ زکاش	کس برہمن کے دل میں ہر زنا کا غلش
گر ہو نصیب مرغ میں تجھ گلی کی سر	پھر دل میں اس کے ہو نہ گلزار کا غلش
خطر انہیں کچھ اور ہیں دوزخ کی	گردل میں ہر تو نے ہی کردار کا غلش
ایسا نہیں ہر غنچہ کوئی جسے لہریں	ہو دینی تیرے گوشہ دستار کا غلش
کیا جانے کہ اس سے کیا کادہ سلج	جگو پیا مبر کی ہے گفتار کا غلش
اقرار تو کرے ہر وفا کا تو ہے شوخی	لیکن ہمارے دل میں ہر انکار کا غلش

سووا کے دل میں محشر ہر اوس شوخی کی ہوس	اے بیلویہ گل کے نہو خار کا غلش
--	--------------------------------

ماہ نو چھ ماہ ابرو میں ہر سینے کا غلش	کس لبو سے ہر کم یہ ہر سینے کا غلش
دل کے گم ہونے کا ہم کو نہ میر جاں ہر	جب سیلان کو ہو سینے میں جھینے کا غلش
کوئی چیز ایسی نہیں جگو جو ہو سو دل	تیری درمی میں گرد لگو ہی جینے کا غلش

اب اس کا جو برہمن میں میرا از مذاہب  
 یان اب یہ کیا ہے اس کا راز کو آش  
 ہر گز نہ چاہتا ہوں کہ تیری راہ طلب  
 دوری کو تیری راہ میں دل زار کو آش  
 شمع سب سے پہلے میں ہوں کہ تیری راہ میں  
 نازک اندامی کروں کیا اس کا راز کو آش  
 اس کا سوزن کی تلاش ہر اور سے کا راز کو آش  
 دوزخ میں کی اور یہی سوزن کا راز کو آش

اب اس کا جو برہمن میں میرا از مذاہب  
 یان اب یہ کیا ہے اس کا راز کو آش  
 ہر گز نہ چاہتا ہوں کہ تیری راہ طلب  
 دوری کو تیری راہ میں دل زار کو آش  
 شمع سب سے پہلے میں ہوں کہ تیری راہ میں  
 نازک اندامی کروں کیا اس کا راز کو آش  
 اس کا سوزن کی تلاش ہر اور سے کا راز کو آش  
 دوزخ میں کی اور یہی سوزن کا راز کو آش

اب اس کا جو برہمن میں میرا از مذاہب  
 یان اب یہ کیا ہے اس کا راز کو آش  
 ہر گز نہ چاہتا ہوں کہ تیری راہ طلب  
 دوری کو تیری راہ میں دل زار کو آش  
 شمع سب سے پہلے میں ہوں کہ تیری راہ میں  
 نازک اندامی کروں کیا اس کا راز کو آش  
 اس کا سوزن کی تلاش ہر اور سے کا راز کو آش  
 دوزخ میں کی اور یہی سوزن کا راز کو آش



# روایت صاحب و مصلح

ہر ایک چکر بیان ہے جو پورے عالم میں  
موجود ہے نہ چرخ زمین پر نہ آسمان پر  
بلکہ ہر ایک چکر اپنے اپنے مقام پر  
موجود ہے اور ہر ایک چکر اپنے اپنے  
مقام پر اپنے اپنے کام کرتا ہے

ہر ایک چکر بیان ہے جو پورے عالم میں  
موجود ہے نہ چرخ زمین پر نہ آسمان پر  
بلکہ ہر ایک چکر اپنے اپنے مقام پر  
موجود ہے اور ہر ایک چکر اپنے اپنے  
مقام پر اپنے اپنے کام کرتا ہے

ایک قطرہ کو لے کر اس سو دا کر جگہ سے  
باروت کے توڑے رہیں ہر ایک تل تل

دین استیغ و برہن کیا یا فراموش دیجھا جو حرم کو تو نہیں میری دست بھولے نہ کہیں لے کر مرا صبح جناح دل سے نہ گئی آہ ہوس سیر جن کی یانا لے کر کریم تو یا کر یہ کو نامح بھولا پھر دن میں آپ کو الگ کر لیکن	یہ سجد فراموش وہ نہ فراموش اس گھر کے فضا گر گیا سہارا نالہ نہ کرتے مگر گرفتار فراموش اور رہنے کیا رشتہ دیوار فراموش دو چیز نہ عاشق کو ہو کیا فراموش تجھ کو نہ کیا دل پر مین نہ فراموش
--	--

دل رہے کس طرح مرا خالی ہو سو دا  
دو تاشنوا حرف میں گرفتار فراموش

آشیان کو مست جاڑو کو فریاد فراموش دیکھے وہ آنکھیں کوئی محراب کو دل لاڑو گل سے چوچھو نہ زمین سے تنگ ابھرتے ہو کیا اجاب خطا ہو حریر سکھیند زیر قفح ملک کیونکہ سکھیں	باغبان ظالم ابھی سویا ہوا پل خوش ہو مسلمانوں کو سجد میں کان فراموش نخن ناص کو ہار غل کی مارا ہوش ایان جھک کر دیکھتے ہو ہوا ہوش انید خرد دل پر جو آہر نوہ خروش
---	---

ہر ایک چکر بیان ہے جو پورے عالم میں  
موجود ہے نہ چرخ زمین پر نہ آسمان پر  
بلکہ ہر ایک چکر اپنے اپنے مقام پر  
موجود ہے اور ہر ایک چکر اپنے اپنے  
مقام پر اپنے اپنے کام کرتا ہے

ہر ایک چکر بیان ہے جو پورے عالم میں  
موجود ہے نہ چرخ زمین پر نہ آسمان پر  
بلکہ ہر ایک چکر اپنے اپنے مقام پر  
موجود ہے اور ہر ایک چکر اپنے اپنے  
مقام پر اپنے اپنے کام کرتا ہے

دوسری کامرستین یکدگر دم آتشنا  
 اس خواند روزی که در کج  
 بود لیا عکوتیاز بر جبر  
 بود او کو بی پای ای کمار کو  
 کان دهم منوین عا سنا  
 بیو جاناس اور کتفا ناس  
 انین کی کجور در کمر  
 ز کجور ز کجور

ایک مے تجھے نہیں اخلاص	گھر کچھ تجھ کو نہیں اخلاص
روسیا ہی سوانہیں حاصل	نام سے بہت کراہ گئیں اخلاص
بڑکچھ تجھ زلف و رو کی الفت	کر کے نہیں آج کفر و دین اخلاص
روزی سے تین کھاپار	واو دار مت آفرین اخلاص
مثل نقش قدم یہ کھتی ہے	تیرے دے مری جہین اخلاص
گرتنا گھر کی سے تر کر	چشم میری سے آستین اخلاص

آدم اس دام میں چسا سودا  
 رکھے دانے سے خوش نہیں اخلاص

# روایت ضاد مجہ

چھوڑا میں کفر و دین نقطہ یار و غر	سبج سے نہ کام نہ زنا سر غرض
سینے میں دل جو ہر سوتری یاد کو لے	جزوید کیا ہی دید و خوئار سر غرض
طوبی کی جھکو چھاؤں مبارک ہر لہا	ہر و لگو لینے سایہ دیوار سر غرض
پیارے کسین یہفت تہ دام مرچا	غافل نہو تو مرغ کرفار سر غرض
آئے ہیں تیر کو چرمین سر کفن کجا	جھکوڑا نہ شوخ تو دو چار سر غرض

میں کما شیلن ان کی یونون اولاد شخ  
 سات کرست کی است رخصت و عشا  
 مدعا سودا اندیسے یار سے معلوم ہو  
 جی لکھانے کی کلا دوس سے لکھانے  
 خوشینا ہو تو لکھانے ہی و تافاض  
 بننے ہو یار و بہ صورت حال انھیں  
 شخ صاحب میر و کو نوین زنا فیض  
 بننے ہو زنا و کلا و کا جیہ و تافاض  
 خط سیرا دوسکے کا فیض سہوئی و تافاض  
 یزدہ آئینہ تیرو چا دی جیسے زنا فیض  
 فیض ہو دالہ تیرا عقیدت و زنا فیض  
 فیض ہے شخ بننے تیرے تیرا فیض  
 فیض ہو دین و لکھانے کی تیرا فیض  
 جو دوسلے تیرے کو یونون تیرا فیض  
 تیرے کو یونون تیرا فیض

روایت  
 تیرے وہ سودا زبان رکھتا جاکر  
 تیرے وہ سودا زبان رکھتا جاکر  
 تیرے وہ سودا زبان رکھتا جاکر

# زویف طانہ منملہ

<p>پس منہ حسن کھتی ہے تیرا بار خط آنکھیں ہیں بربک نقش قدم ہو گئیں سفید یہ مہر خط جو تونہ میں آسکو تہا اور دیکھ خط کی طرح سمجھتا نہ میں خط آنکھیں تو سفید تھیں تری ہر کئی قال کے آفاق کو خراب تر ہے حسن تو کیا</p>	<p>دل کی طرح سے ہونہ ہمارا اشار خط اس سے زیادہ خاک کروں ظار خط عارض کے حال سے ہر ترا اعتبار خط گر آئینہ کے منہ یہ ہر تر سے اعتبار خط دل نہ نون ہوا ہر سائے شکار خط رسولے زلف خلق ہو عالم ہر خوار خط</p>
---	---

<p>پس منہ حسن کھتی ہے تیرا بار خط آنکھیں ہیں بربک نقش قدم ہو گئیں سفید یہ مہر خط جو تونہ میں آسکو تہا اور دیکھ خط کی طرح سمجھتا نہ میں خط آنکھیں تو سفید تھیں تری ہر کئی قال کے آفاق کو خراب تر ہے حسن تو کیا</p>	<p>دل کی طرح سے ہونہ ہمارا اشار خط اس سے زیادہ خاک کروں ظار خط عارض کے حال سے ہر ترا اعتبار خط گر آئینہ کے منہ یہ ہر تر سے اعتبار خط دل نہ نون ہوا ہر سائے شکار خط رسولے زلف خلق ہو عالم ہر خوار خط</p>
---	---

<p>پس منہ حسن کھتی ہے تیرا بار خط آنکھیں ہیں بربک نقش قدم ہو گئیں سفید یہ مہر خط جو تونہ میں آسکو تہا اور دیکھ خط کی طرح سمجھتا نہ میں خط آنکھیں تو سفید تھیں تری ہر کئی قال کے آفاق کو خراب تر ہے حسن تو کیا</p>	<p>دل کی طرح سے ہونہ ہمارا اشار خط اس سے زیادہ خاک کروں ظار خط عارض کے حال سے ہر ترا اعتبار خط گر آئینہ کے منہ یہ ہر تر سے اعتبار خط دل نہ نون ہوا ہر سائے شکار خط رسولے زلف خلق ہو عالم ہر خوار خط</p>
---	---

<p>پس منہ حسن کھتی ہے تیرا بار خط آنکھیں ہیں بربک نقش قدم ہو گئیں سفید یہ مہر خط جو تونہ میں آسکو تہا اور دیکھ خط کی طرح سمجھتا نہ میں خط آنکھیں تو سفید تھیں تری ہر کئی قال کے آفاق کو خراب تر ہے حسن تو کیا</p>	<p>دل کی طرح سے ہونہ ہمارا اشار خط اس سے زیادہ خاک کروں ظار خط عارض کے حال سے ہر ترا اعتبار خط گر آئینہ کے منہ یہ ہر تر سے اعتبار خط دل نہ نون ہوا ہر سائے شکار خط رسولے زلف خلق ہو عالم ہر خوار خط</p>
---	---

<p>تو ہو کر پس منہ حسن کھتی ہے تیرا بار خط آنکھیں ہیں بربک نقش قدم ہو گئیں سفید یہ مہر خط جو تونہ میں آسکو تہا اور دیکھ خط کی طرح سمجھتا نہ میں خط آنکھیں تو سفید تھیں تری ہر کئی قال کے آفاق کو خراب تر ہے حسن تو کیا</p>	<p>دل کی طرح سے ہونہ ہمارا اشار خط اس سے زیادہ خاک کروں ظار خط عارض کے حال سے ہر ترا اعتبار خط گر آئینہ کے منہ یہ ہر تر سے اعتبار خط دل نہ نون ہوا ہر سائے شکار خط رسولے زلف خلق ہو عالم ہر خوار خط</p>
--	---

<p>تو ہو کر پس منہ حسن کھتی ہے تیرا بار خط آنکھیں ہیں بربک نقش قدم ہو گئیں سفید یہ مہر خط جو تونہ میں آسکو تہا اور دیکھ خط کی طرح سمجھتا نہ میں خط آنکھیں تو سفید تھیں تری ہر کئی قال کے آفاق کو خراب تر ہے حسن تو کیا</p>	<p>دل کی طرح سے ہونہ ہمارا اشار خط اس سے زیادہ خاک کروں ظار خط عارض کے حال سے ہر ترا اعتبار خط گر آئینہ کے منہ یہ ہر تر سے اعتبار خط دل نہ نون ہوا ہر سائے شکار خط رسولے زلف خلق ہو عالم ہر خوار خط</p>
--	---



بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين

<p>ترے وہ معنی قرآن کے جو نور و مجھے یہ فکر تیر تو اپنی ہرزہ گوئی کا خدا کیو اسطرح ہے ہا تر تو میرے سنا کسی سے تو نام بہشت پر تجھ کو ثبوت حق کی کریں تجھ کو پہرین ڈرون ہوں میں تجھ کریں تیر تیری ہزار شیشہ کی اسین تین چھاپا ہر بہن ہر وہ کہ موثر دلون کا ہوا</p>	<p>پچھٹے دہن کے سین ان کی کر خود جو اب یو گیا حق کے رد و روا حدیث و آیہ کو مت پر ہر تو خود گل بہشت کی پہونچی نہیں ہر خود تری تو نفی کرم پر ہے گفتگو تبرکات میں اخل ہر ایک سود تری جو گپڑی جو یہ صورت سب یہ لوح گوئی جو جس سے تجھ کو خود</p>
---	---

کما لو مان لے سودا کا توبہ کر اس  
دل بہ دہن کر تین کر کے شبہ خود

### روایت عین مہملہ

<p>اشک کہ تیرا یہ نسیان کا تر کھتی ہو کوئی ہو میرا بجز پر دانہ مع نام تو میری غمت نہ دیا اور میری غم کی پر</p>	<p>سہ سے لیکر تاقدم ملک گھر کھتی ہو شرح کوکتوب کے سیر و خبر کھتی ہو شام کو تاج اپنی چشم تر کھتی ہو</p>
--	--

جان بگوئی کہ بات اپنی بول ہو جان  
دل اس کی کا تیرا وہ دہن ہر نام  
یہ لکھا اس کا تیرا وہ دہن ہر نام  
یہ لکھا اس کا تیرا وہ دہن ہر نام

عزل

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين

لفظ اس پر تیرا کہ کوئی کھتی ہو  
فہم نظر دین یہاں کھتی ہو وہاں کھتی ہو  
یہ لکھا اس کا تیرا وہ دہن ہر نام  
یہ لکھا اس کا تیرا وہ دہن ہر نام

ادبیت غنیمت محرمہ  
از دیوبند خواجہ خواجہ

۱۰۴

کے لالہ گوشت کے ذریعے بنگالیوں کو روغن  
میں اگے کی شکل میں آؤں گا  
باب چھٹا جس میں اس کا ذکر ہے

ادنیٰ علیہ السلام

دوستداروں کی پیروی کیلئے

ماشاء اللہ

عزیز

لوہر انگشت کہ جسکو بہان بخشو کر شمع  
شام و صبح تملک شاک وان حق ہی ہر  
ایک عالم کے تین گریہ کنان بکھتی شمع  
ہم بھی کہدیں جو کئی بوجھ کہ بان بکھتی ہر

کشتی بر دریا مسافت های این زمین کم کنی  
تیر به جای که بالین به پشته آید  
شش شهاب و محرم کی طرح انچه مرا  
شهر کتابت با لبس جز بان انچه

پروانه جلی از نو دود و خوش داران  
آتش از میوه بوج محمد داران  
سوزش من گهوان این گریه  
پروانه که از آتش گریه

ای یقین کر سودا  
سوکمان بختی و شرم

سوز تاسدیز آقاوت	
وانغ جو دلیہ ری انی	۵۵

عاشق ہی کہ عشق کو کھر کھر دوش

سینہ بھی بیاں باوجود جنگ و جدوجہد  
سیخا نہ شکل کعبہ نہیں تنگ و دوسرا

مغربکان کی گرفتاری کا بدلہ ڈھنگ ہو سکا  
زادہ جگہ نہ وان ہو تو حاضری گھر

علاء

آینه خانه در نه بهر سنگ هر وسیع  
مانند دامن چین و گناسم هر وسیع

نقص صفاتی اپنا نہ پہنچا تو دلائل  
وہاں سبب شک مرا جبر میں ہے

اسودا کو کھانے کے لیے باجھ کر نکال دیا

روزِی برائے کور و کر و لنگ ہو وینے  
شہبازِ عشق کا بھی عجب چنگ ہو وینے

بے ہمتی سبب تگم دو کا ہر ورنہ یا  
چڑیا سے لڑ پھا ہرنہ سحر خ تگم کجھو

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

کاشن میں تختہ گل اور نگہ ہر وسیع  
و گز زمین ندان تہ سنگ ہر وسیع

نعمون کیواسیے تریثمہ کے سر و نام  
خواہش خجین و ملک کی و ناموہین

وہی ہے جس نے ان کو اپنا

سودا کیو بطریق رنگ و روغن

بادہ پہ گو کہ عرصہ کیا محتسبے تنگ

عشق میں میں نے اپنے کو  
خوار کر دیا، خود کو کھانا

بسم الله الرحمن الرحيم

وہ کہیں سے کہیں نہ آئے

و انظر اما، اي بيارا سے

والله اعلم بالصواب

بارون کے لئے

مجلس شورای ملی

پانچا لکھ سید علی بن ابی طالب	جون جرم عشیقہ ہمارا جگر کی آغ
ہوتا ہوں خیل بندت میں پانہ کنگے	جب شمع کو کرتی ہر تہی ہادیہ کی آغ

جوں جرم عشیقہ ہمارا جگر کی ملاح  
جب شمع کو کرتی ہوتی ہے جگر کی ملاح

طاہر گوین پر دوزمین جب تکھونج ہن عودا  
کرتی ہر تہ نی مجھے بے وبال یرسی مانع

سر دھری جو بیان کوڑا گیا ہوا  
وہ اس پیشیہ ایسی بلبل کی قید  
ملکت ساری میں یہ درگاہیں کھنچا  
بلبل خوش نغمہ ہوں ایک گشت گاہ  
دشمن بھائی من میں دل دیکھو کجا  
یہ گشت گشت عشق کو کوئی نہیں

کریو یا ان طلباء کو جس نے ملک وکلا کے چار  
خواہش میں کوچہ کوچہ کر کے سوا باغ بہ  
گوشہ خاطر میں اپنے سر کچھ کر کے فرائ  
نالہ مرغ حسن سے کم نہیں فرماؤں  
دل دم مینا ہی و تازی جہنستا  
گل سہیل سی ناخوش مجھے تو سید

دل الکرکھو یا ہی سو و اچھو رست منبال علی  
شامہ اسر ہوئے کالکر کونے تو مائے سراغ

سطح و حیجاب و بخت جوین سینه بین دماغ  
 رافت و کھویا کمر یا چشم یا ابروی کمر  
 مقوله ری هر شیشه همی نه میر عشق

والہی گھر کی بستی پر چور شون چور  
اتنی راہ میں لکڑی کی ٹوکیاں  
تجھ پر ایسا قہر مانتا ہے

[illegible]

اب ہونو دم اگر ہے کفایت میں دین  
 جو تا اگر ہو چھ چاہ زخیمان میں دین  
 پڑھتا ہے تبار کی کوئی شائیں میں دین  
 آنکھ میں نظر باز دینی امی کوئی شائیں میں دین  
 بسا تھا زینت کے دل و جان میں دین  
 بیکل سے کہا دیکھ کچھ بے جا میں دین  
 کاش کہ تو میری کھلتان میں دین  
 کی میں بسنے دینا میں دین  
 کی تو میری کھلتان میں دین

[illegible]

سودا

دوسرے سائنس دانوں کی طرف سے

یہاں سے لے کر پورے پاکستان میں ہونے والے  
موتوں کی تعداد کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔

ادب کا عارف

**دیف قاف**

<p>ثابت ہنود کو خون ہزار ہزار پرین          پتھر کی لیک تھا خن اس کا سر حریف          طرے کو تری دانستے صد شائبہ کا</p>	<p>بولین کے زور و جوش سید جلاد کی طرہ          بول زبان تیسرے نہ فرہاد کی طرہ          قمری گئی برکائے شمشاد کی طرہ</p>
---	---

یوسف و قاری غزل در غزل و غزل در غزل  
موتواری غزل در غزل و غزل در غزل

مائل تھا جسکے ذیل مرا جیدہ کی طرف  
 غیر وزن کی بات پر کھنکھوں کا گستاخ  
 پہچانین ہم نہ گل کو نہ ہم گل کو کشاں  
 جو رستم تعہدی وادہ دہم در دہم  
 ستان نالہ شب عز و ہمایا پر ای اثر  
 خون نہ چلا بدن تو تو جلا و کیطرن  
 لیکن کچھ تو سیر ہی بھی فرما کیطرن  
 مٹھ کر کے آنکھیں کھولیاں صبا کیطرن  
 مائل ہو کر میں نے سن لیا شاد کیطرن  
 مینی و کچھ تھاموں خیر ہی وادہ کیطرن

خون کز زلف او چو بزمین رن جان بدین تری  
نیسود ایند ویکه فتنه فساد کی طرب

مرضی جو آئی چرخ کی بیاد کی طر  
تصور ہوئے آپ ہی خیرانہ رہ گیا  
دیکھتی ہو ایک آن ترا سر نہ خوام  
ماں کیے دل و سر ہم اچاؤ کی طر  
میتھا تو منہ کو پیچہ جو ہنرا کی طر  
قمری نہ ہو سکے کچھ بھی ششاکو طر

[illegible][illegible]



گر کین عاشق و دوسو تو می بیند  
و در عمل من لایق چونیک میگردانمش

عشق کو ذرہ شریعت سے قدم باہر نہ

سمجھو دوزخ کو اپنا ایک شہ نہ مار عشق

نامح نہ اونسے کج ہمیں آگاہ عشق  
 جسکے ہوا نہیں عشق کی بجو کوئی  
 پر دانہ رات شمع کو کتا تھا راز عشق  
 سیدہ سپر ہوا و کساہ پیش تیغ کا  
 اگر سخت تر ہو سنگ و پتھر جان غاشقان  
 ہر حق بجانب ایک پیارے غرور کا  
 محراب تیغ و دوست سلامت ہو گیا

وہ کہ حکیمین میں مین جان عشق  
 جون سمع ہو رہی ہیں سراپا گدا عشق  
 مجھ ناتوان کو کیا اٹھایا ہوا عشق  
 میں جو کیسے ہوئے بھمان سرور عشق  
 ہر شل سو مہمان ہی جہان گنا عشق  
 دیکھا نہیں ہوا جملگان زنا عشق  
 کہے میں کہ میں ہر گز ہو گنا عشق

سو دایہ قصبہ خطا سے نہ کو تاہ ہو سکے

ہر محسوس، ہر لطف، ہر بارے عمر و دراز عشق

حسن که بازار میں گم گایہ جزایا سوز فرا  
دوستان فتنہ کا اتنا فراق ایل تجھے  
لظلمات ازل و ازرقاقون سر محبت کا  
دیکھ کر نقد دل بکری نہا سودا فراق  
مل سینگے ایک دن گریز نہیں ملے فراق  
خانہ دل کو عیش کیلین کج واد فراق

گر کہیں عاشق ہو کہ سودا تو میں ہوں  
 وہ عمل میں لائیو جو نہ کہ کردار عشق

عشق کو ترہ شریعت سے قدم باہر نرہ  
 سمجھو ہر دوزخ کو اپنا ایک شمع نار عشق

نامح نہ اونسے کب ہمیں آگاہ از عشق  
 جسکے ہوا و نہیں مشکلی تجلی کہ جو کوئی

پروانہ رات شمع کو کتا تھا از عشق  
 سیدہ سپر ہوا و سکا سہ پیش تیغ کا

اگر سخت تر ہو سنگ سے بھی جان عشق  
 ہر حق بجانب آئیکے پیلے غرور کا

محراب تیغ دوست سلامت ہو گیا  
 سودا یہ قہقہہ خط سے نہ کوتاہ ہو سکے

حسن کے بازار میں کیا ہر جزا شایہ فراق  
 دوستانہ نہ کہ اتنا فراق یہ دل تجھے

لعلات لعل و دوزخ فاقون سے محبت نہیں  
 دیکھو نقد دل کو کز نہ سودا فراق

دل میں بیگے ایک دن گر نہیں جان فراق  
 خانہ دل کو عیش کیوں کچھ یاد فراق

# غزل

دیکھا کروں میں دیر کی یادیں  
تیرا کس مہر ایہ دل نازک تنگ  
لوں کو دینے سے پہلے فکر وصال میں  
چھوٹا دھل بن نہیں افسانہ کر تنگ  
خوبیوں کو تو جرم میں یہ تیار کب تک  
کئی اگر ہو بات تو اسے غلوں میں

جھوٹے قبول کیجیے اور اگر تنگ  
دور کی پیارسے پیارسے گلزار تنگ  
پیارے جو در تنگ بھی تھے وہی باغ  
خفت جو در تنگ میں خندہ دوار تنگ  
جھانک کر دن میں جوافت کا تھمن  
رشتہ نہو جنم کی جوافت کا تھمن

کروں میں بہ ہر عشق کی دوا  
اب کیچے مہر سے مغل عشق کی دوا  
یہ سہن نہ ہاتھ آتے جو سودا  
خط آچکا ہے دکان پر خیرا رب تنگ  
پیشا رسے ہاتھ آتے جو سودا  
خط آچکا ہے دکان پر خیرا رب تنگ

دیکھا کروں میں دیر کی یادیں  
تیرا کس مہر ایہ دل نازک تنگ  
لوں کو دینے سے پہلے فکر وصال میں  
چھوٹا دھل بن نہیں افسانہ کر تنگ  
خوبیوں کو تو جرم میں یہ تیار کب تک  
کئی اگر ہو بات تو اسے غلوں میں

دل دیوانہ کو تو تنگ کو دیکھ کر  
باغ ہاتھ آوے تو کر لیں غضب اہل اتقا  
کوئی عارف کو بیان معوی کا نہیں  
فی الحقیقت جو مقام وجد ہے تو شیخنا  
خوبی بچانہ دساقی نہیں اسکی نصیب  
رجو ہر دوسرے کی شبیہ نہ تیار کب تک

یہ غزل سودا گری کی نوے اس انداز کی  
مہند سے پہونچیں گے ہاتھوں ہاتھ نیشاپور

رہی اس فصل ہم یوں گل ناتوانیک  
کوئی بیار داروں کو کیو جا کو جانیک  
عجب اندھون ہوں کچھ لکھ شرح ال ال ال  
ترسے غم کا دل پر خون استقبال کنیک

روا کر لہو کیا دلو کھو اگر خال پر سودا  
کسین خطر گیا اسکو تو ظالم حزن ہر جا

آباد شہر دل تھا اس شہر یاز تک  
پہونچانہ آ کوئی پھر اس اچھر دیار تک

دیکھا کروں میں دیر کی یادیں  
تیرا کس مہر ایہ دل نازک تنگ  
لوں کو دینے سے پہلے فکر وصال میں  
چھوٹا دھل بن نہیں افسانہ کر تنگ  
خوبیوں کو تو جرم میں یہ تیار کب تک  
کئی اگر ہو بات تو اسے غلوں میں

عالم سے کی ہر صلح کو ایک میر عرسا  
 دیکھتے نہ بجاؤ تانہ کر می تیغ پر نگاہ  
 سنستا ہی جس تجھ وہ مرادو کر ایک بار  
 جھگڑو وہی غیبت کو وہی جنگاں جنگاں  
 یا تنگ ہو میر قتل کا ازہنگاں جنگاں  
 بھاگو ہوا سے لاکھ ہی فرسنگاں جنگاں

سودا نکل چکا ہر وہ ہنگام ناز سے  
پر مجھے براد کا وہی رنگ اب تلک

راج سو کچھوں میں اس افسیہ فاکم  
 شام کو صبح ملک صبح کو رات شام  
 یک نفس کہ چین ہم نمودیا بال نشان  
 آشیانہ کو واٹھاک ات گودا تم ملک

آپ صاحبزادہ کو نہ سمجھ کر سودا  
خط خواہے پڑھا ہوں میں خط جام ملک

شاعر وین کی کجی ہر تیر کی نفیر چنگ  
 بعضے ایسے بھی ہیں نامعقول ہر چنگ  
 پوچھ کوئی سر نہیں ہٹتے بیدار ن سخن  
 یلدر کر مہ تاجی ہر قسم سخن پر اعتراض  
 برود و خرقا کو مضمونین کر جو ادب و دل  
 بین جو حیران ہیں بانا شاعر وکی وضع

نہ بدل تقریر میں انجی نہ در سخن چنگ  
 اپنی شہرت ہوئی تکی تحسین ہر چنگ  
 کرتے ہیں گویا وہ جبر کار پانوں میں نہیں چنگ  
 اسکیا لازم جو کچھ ہو گریا ایک چنگ  
 کہنے یہ اُس کی لگین نادان تیغ و تبر  
 کرتے پھر تو میں جیڑہ پڑھ غمرا تا چنگ

انگریزی تری از بس کی محمد بن علی





یوں سے میں غائے سحر کھول دوں تو کینا را می سحر  
شیشہ ٹوٹا ہونہ جا کر رود اجاب بیہ ڈال

پوست پیتے ہیں روئے ہفتہ ایک کوسول  
دل پر خون کو نہ وہ پنجہ لیرو نہ گاہ  
راہد الفلق گہرا رہ پو اعظم گہرا  
خروج دل کے جو شکاری ہیں اگر صید ہم  
نڑیاں نول مٹیابا کی خاطر لاری شوخ  
شوق کسکو ہر منگیوں کر لڑائیکہ شلاق  
عکس رواؤں سے کتا دل آئینہ میں کج  
کوڑہ پشت لٹے ہوئی شیخ چاروئے  
محتجب رحم کراب مغلی زندان پر  
بے زبری خلق کو ہر یہ کہ کج کاکیسا

خمس دلہنی کو کہنے کو کہیوں کیا سودا  
مفت بر لگئے تو ہستی دے دے خاک کو مول

سرالکتابہیلچایغبارقیرچمن میں دل | لکویونکرکیٹایا ربن سروغن میں دل

[illegible]

جو ان کے لئے طاعون ہوا وہیں پہنچا رہے تھے  
 خیر سچ کہہ کر حسین بیوہ تیرا واس جگہ  
 ہزاروں میں پیدا ہو رہا تو اس کو جان

رنجھے کی اس جہن کو ہر سر اس کی  
 لاؤ تو نہیں جو کچھ گفت شنید  
 بلبل جہن میں مہر کی تیرا دریدگی

بہت نہ عندریںبہتے مسو لو کو کہہ دیتو  
میں نے یہ ان کا ہر شری وہ شہید مہل

جائنا ہر دل تو بایہ و خیال آجکل  
خجھر شرہ ہر تیر نگہ تیغ ابرو مان  
کوئی دو انہیں ہر سوافق بغیر وصل  
کر زمرہ یہی ہر ہمارا تو ہم صغیر  
سبج گریہی ہر جو رکھتا ہر شمع شہر  
عرصہ سمجھ بہار کا ساقی پہنچ ستابا  
گر ہر تراسلو کہ یہی ہے اے صنم  
مست چل تو اس لشک کو کہ ظالم قدم تل

تیری زبان سے عہدہ برآ کیونکہ ہو کوئی	
سودا سے ہی جو کچھ تری گفتار آجکل	

دیکھ باس آئینہ میں ہوتا ہے جو  
 نور کا ہے جس کی خلقت انسان کا ہے  
 ہر اس ہی دیکھنے کی بنا پر جو  
 وہ دن ہو وقت روز کی ایک گھنٹہ  
 فانی ہو گا اگر کسی کو نہیں ہے  
 عطا الزماں کی ہر ایک بات





جو فضائے باد و درخت چنانہ جسم  
 و سوز دل پر دامن چنانہ جسم  
 چنانہ جسم و سوز دل پر دامن چنانہ جسم  
 چنانہ جسم و سوز دل پر دامن چنانہ جسم

کیا مچائی ان سیر دل کو کا کا ہر دم  
 مست گئی وہ شور و گلو و تباہی بسا  
 لڑت کو کھولا تو کراں کی شور و کا ہوا  
 تجھ مجھ گرم کی حسرت سول را روضہ  
 اس قدر میں لاغری میری تو خوشنما و  
 دلکوس کو حسین تیرا ب چل میں سگ

شور و جیکے لکھو میں تجا زمین ہوم  
 ورنہ کیا کیا ہم بھی کرو شہر و دیار ہوم  
 سخت دیوار سے کی پھر کجا زمین ہوم  
 راکو دیکھو نہ میں جس شمع پر دیا ہوم  
 جون ہلال عید پر سیر نظر از زمین ہوم  
 ہو گی ہیو جبہ ان اطفال دیوار ہوم

کب سے ای سودا شرباب میں م پیر ہوم  
 تو نے ای کم ظرف کی پہلے ہی پیا زمین ہوم

و اعطای سوز جسم سے نوازا ہو کہ  
 دامن چنانہ جسم و سوز دل پر دامن چنانہ جسم  
 چنانہ جسم و سوز دل پر دامن چنانہ جسم  
 چنانہ جسم و سوز دل پر دامن چنانہ جسم

کب سے ای سودا شرباب میں م پیر ہوم  
 تو نے ای کم ظرف کی پہلے ہی پیا زمین ہوم

دیر سے جو تھے خشک بھر گئے ہم  
 دکھ بھرتے ہی بھرتے مر گئے ہم  
 اپنی ہی تو خوب کر گئے ہم  
 سو داکے جرات گھر گئے ہم  
 محتاق سو گذار کر گئے ہم  
 گر شام نہیں سحر گئے ہم  
 اس بزم سے آکھ ہر گئے ہم

لے دیدہ تر جد ہر گئے ہم  
 تجھ عشق میں روز خوش نہ دیکھا  
 تیرا جو ستم ہوا و سکو تو جان  
 یہ قطعہ پڑھے تھا سوز دل سے  
 جون شمع لبوں پہ آ رہا جی  
 رات ہی پتنگ پیش قدمی  
 ہو گی نہ کسی کو یہ خبر بھی

آپ کی دوا میں دامن چنانہ جسم  
 و سوز دل پر دامن چنانہ جسم  
 چنانہ جسم و سوز دل پر دامن چنانہ جسم  
 چنانہ جسم و سوز دل پر دامن چنانہ جسم







دل جان پر محبت و مودت تری کی ہو  
ہمارے دور کی تدبیر ایسی ہو  
جس کے انصاف میں عشق کا تیرا  
تیری تسبیح کا دشمن نہیں ہو

دوہین ہادی ہر سنگ تفرقہ سودا کو یہ ظالم  
اگر بیٹھے ہوئے دیکھے فلک دوچار آپس میں

قیس کی داری ہو بسین مجھ کو کوکون  
 چشم کم سر خلق کو آپس میں مست کیا کر  
 مسکند اور کرغبین کیا ترغوا و شنج  
 نام کو نیست آن آنکھوں کی کیا پوچھو تم  
 جاتے ہو پیش تم و نیلین جس کو شون  
 کرتے ہو ہر دم جو وصف چٹنا بختیا  
 ورنہ سیلی ہر ہر اک محل میں مجھ کو کوکون  
 زور ہو چھوٹا ہر شست گل میں مجھ کو کوکون  
 شیشہ ہو تھیر کی ہر اک سل میں مجھ کو کوکون  
 مجھ سے عاشق ہو گیا اک دل میں مجھ کو کوکون  
 عیش ہو دنیا کی جو محفل میں مجھ کو کوکون  
 آب ہو جو خیر قاتل میں مجھ کو کوکون

تم جو پوچھو جو بھڑک دل ہی کا سودا سوا  
جو تڑپ کا، مزا اسل میں سمجھو تو کھون

خوبو نہیں بلکہ ہی کہ دش کہ بہت ہی پاک  
خوایان جان جو چاہو تو عالم بہت ہی پاک









وہ خطا اور سن کی کتابی پیہم پوچھا ہر مری گردن عشاق کہ بیخ بخت بخت صاف طینت سے نہ خوب کو خاطر غلام ہر جوار و چل سی گچھ کام نہیں ہو گا عمر دہ روزہ بھی عشرہ ہو محرم کا سا کار فرما جو میں بوجھ پڑ گیا دیو جواب	سیکڑوں شوق تم کو میں مضامین ہر حال میں مجھ میں مست گلزارین زشت و کلا ہر دل تہ سے کو میں بات وہ کیجے کہ ایک لگو ہو کہ میں کہ دل فخر کو سا پاؤں ہاں میں وہ کیا کام نہ دنیا موی نو دین
---	--

لطف کیا کھے ہر اس رخ کی سیرا سووا  
شاخ پر دیکھنے دے گل کو نہ گلچین حسین

تجھ بن بچیں ہر خس ہر خار پریشان سنبھل سے صبا کسے نے تو بے نفع کیا چیز دل او سکا ہر جزا دل ہر کہ کفر کا مائل یہ یہ دل گم ہو گیا اس خسر کا انسان ہو تو پیار کی بھینچ میں حال ال اس واسطے کہ نہ نیل اظہار آخر نہ سمجھو یہ مری آہ شر بار	حیران ہو کر گل گلزار پریشان ہر زمرہ مرغ گرفتار پریشان کرو بھی جمعیت کسا پریشان ہر در طلب سچہ وزنار پریشان یوسف کی جمعیت بازار پریشان ما غم نہ کری خاطر غمخوار پریشان ہوتی ہر فلک پر شب تار پریشان
--	---

نفس کو نہیں دنیا میں کی کا خط  
نفس کو کوئی دامن دامن  
نفس کو کوئی دامن دامن  
نفس کو کوئی دامن دامن

وہ خطا اور سن کی کتابی پیہم پوچھا  
ہر مری گردن عشاق کہ بیخ بخت بخت  
صاف طینت سے نہ خوب کو خاطر غلام  
ہر جوار و چل سی گچھ کام نہیں ہو گا  
عمر دہ روزہ بھی عشرہ ہو محرم کا سا  
کار فرما جو میں بوجھ پڑ گیا دیو جواب  
سیکڑوں شوق تم کو میں مضامین  
ہر حال میں مجھ میں مست گلزارین  
زشت و کلا ہر دل تہ سے کو میں  
بات وہ کیجے کہ ایک لگو ہو کہ میں  
کہ دل فخر کو سا پاؤں ہاں میں  
وہ کیا کام نہ دنیا موی نو دین  
لطف کیا کھے ہر اس رخ کی سیرا سووا  
شاخ پر دیکھنے دے گل کو نہ گلچین حسین  
تجھ بن بچیں ہر خس ہر خار پریشان  
سنبھل سے صبا کسے نے تو بے نفع  
کیا چیز دل او سکا ہر جزا دل ہر  
کہ کفر کا مائل یہ یہ دل گم ہو گیا  
اس خسر کا انسان ہو تو پیار کی بھینچ  
میں حال ال اس واسطے کہ نہ نیل اظہار  
آخر نہ سمجھو یہ مری آہ شر بار  
نفس کو نہیں دنیا میں کی کا خط  
نفس کو کوئی دامن دامن  
نفس کو کوئی دامن دامن  
نفس کو کوئی دامن دامن

کس طرح کہو عالم آلودہ ہو روزی سر  
 دن رات نہیں دلیں تم کو دلستان  
 بیوتی تو صدق ہیں تو دلستان  
 خیرین کو عاشق کی زبان  
 کس طرح کہو عالم آلودہ ہو روزی سر  
 دن رات نہیں دلیں تم کو دلستان  
 بیوتی تو صدق ہیں تو دلستان  
 خیرین کو عاشق کی زبان

ایک شمع کو دین میں تباہی رحم	ورنہ ہوسوں پہی لٹ دگر مچھو
کوئی چوچو تو تہو نہ ہوا کیا مجھ سے گنا	تہا کیوں مجھ پر دوا جو رستم کھینچ
تجسس واقف جو ہوں دنگو ہو دگر	تیری قسموں کی عوض ہم تو قسم کھینچ
جتنے ہیں یہ فلک عاشق شیدا منتوں	چھاتی پر اپنی یہ سب غلہ ہم کھینچ

جہاں مولا ہی علی باغ جہان میں سووا  
 وہ نہیں دل میں کی طرح کا غم کھینچ

دی صورتیں الٹی کس تک بستیاں ہوں	ارہے کھینچے کو شہر آگے تیرے ستیاں ہوں
آیا تھا کیوں عدم سر کیا کر چلا ہوا	یہ مگر رست تجھ بن آہستہ ستیاں ہوں
کیونکر نہ ہو شب شیشہ سادل جارا	اوس شوخ کی نگاہ میں تیرے ستیاں ہوں
برسات کا تو موسم کا نکل گیا پر	شرکائی یہ گھٹائیں اب تک بستیاں ہوں
لیتے ہیں جیسے کر دل عاشق کال میں کچھ	خوبان کی عاشقوں پر کیا بستیاں ہوں
اسو اٹھو کہ بہت دھڑکیاں جاوین	آنکھوں کو میرے شرکائیوں کو بستیاں ہوں
تیمت میں دنگو گو ہم دو جگ کو کچھ	اس مار کی نگاہ میں تیرے ستیاں ہوں
بس میں کمالیہ سو سو داسیوں کو	اس سال تو ہر ساقی اور بستیاں ہوں
اُن کو گناہ مجھے اب چھوڑ دخت نگو	پیری میں جاوے ازیہ کو بستیاں ہوں

کس طرح کہو عالم آلودہ ہو روزی سر  
 دن رات نہیں دلیں تم کو دلستان  
 بیوتی تو صدق ہیں تو دلستان  
 خیرین کو عاشق کی زبان  
 کس طرح کہو عالم آلودہ ہو روزی سر  
 دن رات نہیں دلیں تم کو دلستان  
 بیوتی تو صدق ہیں تو دلستان  
 خیرین کو عاشق کی زبان

کس طرح کہو عالم آلودہ ہو روزی سر  
 دن رات نہیں دلیں تم کو دلستان  
 بیوتی تو صدق ہیں تو دلستان  
 خیرین کو عاشق کی زبان  
 کس طرح کہو عالم آلودہ ہو روزی سر  
 دن رات نہیں دلیں تم کو دلستان  
 بیوتی تو صدق ہیں تو دلستان  
 خیرین کو عاشق کی زبان

آن روز حلال اسکا و کئی بیت کہ روز نکمہ کھایا  
نے فکریہ دنیا کی نہ دیرن کا ستلا شمشیر  
تیز نگہ ہوں آتی نہیں خوش محلوں کو  
ملاوٹ مانتی میں نہیں اپنے کہہ کی  
سندہ تر خدا کا تو یقین رکھ کر کہ تیاں کو

نور کز جلا اینیوں و جامہ کا ہو نہیں  
اس ہستی و وجود میں کس کلام کا نہیں  
منکر سخن و شعر میں ایسا م کا ہو نہیں  
طالب محبوب و دشنام کہ ہو نہیں  
بندہ بجا مان لڑو پیدا م کا ہو نہیں

ہر شیشہ ہی سیک پر ہی مجھے مسودا  
نظارہ کن اب تیب کے آیام کہ ہونہیں

زندگی محبوب کیا اس میں ہر محبوب  
 ہاتھ پیچیدہ کو جو نفع دے دیتا ہو  
 رکھتی ہر چشم محبت کیا ہر فوج  
 آہ و نالہ سے ساقیوں فلک سے بابت  
 عشق یا پیغمبرقت اسکی یاد کیا کہوں  
 حسن البدر سے تیرا کیا مسہ عاشورا  
 نصیب ہر مہر کی نگین تھی یا کہ طوفان  
 بی بی زینت کا میں دنیا کی نہیں پایا

بیوفائی سے پرہیز کیلئے یہ سب خوب  
 مسطرح اس پر کھلے با تیرم ہر کھسکا  
 جس سے نظر دشمن از لطف میں آئے  
 رہتہ میں غیبی گوش بہ نشوئے ویا  
 دل تو ایوبی ہوا آنکھیں معین معیوبیا  
 تیر کو چرمین سدا رہی میں سینہ کو  
 ساتھ پھر یہ جواک عالم کو لیکر دویا  
 نائل غرض میں اپنی طبع کی مرغیا

ہاں در حلال اسکوئی میں کر لے لیا  
 نے فکر و دنیا کے نہ دین کا مشا مشی  
 یلرنگ ہوں آتی نہیں ترس مجھ کو تو گئی  
 ملاوٹ ماحق میں نہیں پڑے کسی  
 سندہ زرخدا کا تو یقین کر کر تباں کو  
 ہر شیشہ ہو سیک یرہی مجھے مسودا  
 نظارہ کن اب تیب کے آیام کا ہونین  
 زندگی مجھ کو کیا اسنیں میں جموین  
 ماسپہ پیدہ کو جن شمع وہ دیتا ہو  
 رکھتی ہر چشم نجت کیا ہر بار فوسن  
 آہ و نالہ سے سارن فلک تو فکرت  
 عشق یا پیہ وقت اسکو یاد کیا کون  
 حسن اب دوست تیرا کیا مہ ماشوراء  
 نصین مرئی گھین لہی یا کھٹوفان  
 زیبیت کا میں کیا کی نہیں مانگا

نوکر خدایا اب میں وجام کا ہوں  
 اس ہستی ہو ہوم میں کس کام کا ہوں  
 مسکرت سخن و شوخن یہاں کابو نہیں  
 غالب اب محبوب کی دشنام کو ہوں  
 بندہ بجاں بزر و بیدام کا ہوں  
 بیوفائی سے پر اسکی یہ تیج خون  
 مسطرح اسپر کھلین با تیرم ہی کھین  
 جس سے نظر دشمن از یوسف ہون  
 رہتہ میں فیہ گوش بنے رشک ویا  
 دل تو ایوبی ہوا نکھین معین یوین  
 تیرم کو چور میں سدا رہی میں سیکوین  
 ساتھ تو یہ جو اک عالم کو لیکر ویا  
 نائل غرض میں اپنی طبع کی مرغین

ادنیٰ تر توں کی زبان پر سے  
 کچھ نہ کہیں توں کی زبان پر سے  
 رات دن زبیرت کی جلد پہ  
 زخم دل قابلِ رحم کی جلد پہ  
 کچھ نہ کہیں توں کی زبان پر سے  
 کچھ نہ کہیں توں کی زبان پر سے  
 کچھ نہ کہیں توں کی زبان پر سے  
 کچھ نہ کہیں توں کی زبان پر سے

کر کہ کوشش علم نیاور نہ یوں کجا  
 باغبان ست دور گر گلشن سے توں کو کجا  
 صبح دیکھا تھا جو کچھ وہ کم نہیں  
 بے تجلی طور گر کس سے یہ دل کی کر  
 زار کنگھی کی ست کر فکر آئینہ توں کچھ  
 مگر کس ساتی نے نہ پکا اس طرح مینا  
 تھی نہ آبادی جہاں ایا توں اور نہ  
 آشنا ی رنگ گل سے سبزہ بیکار نہیں  
 توں کو اسکا شام ہو توں پیش از انسا نہیں  
 جل کچھ ہر شمع پر اپنا وہ پر وانی نہیں  
 چین چیت جانی کاں دور اس کی کجا نہیں  
 ہو جہاں ہمیر نہ اسکا کوئی سچا نہیں

کوشش کوئی کمان لب و لہجہ کا  
 خار سے نظر اس کی بھی جاتی نہیں  
 گل جھین کیے سودہ گل توں کو جاتی نہیں  
 ابرو دگان کوئی دیکھ کر توں کو جاتی نہیں

کے نامع کا حق مجنون ہے سودا سکی  
 ایسے احمق سے مخاطب میں جی توں آئیں

حق بجانب ہو توں میں اس کا پہاڑ  
 درد دل میرا تو اسکو پیش از انسا نہیں  
 گر تجھی منظور وان سر گز نہ رہا نہیں  
 یہ دل صداک بھی توں کچھ کم از انسا نہیں  
 پھر پھر اس گلشن میں انا توں جاتی نہیں  
 آئینہ دل کا مجھے اس تجھ پر ٹھکانا نہیں  
 جان کہانی اسکو توں میں سچا نہیں  
 آپ کو توں کو سمجھتا ہے کہ وہ دانا نہیں  
 گر کو غمیں حال پنا کے غافل ہو نہ  
 عشق کر کہو چیراں پناستہ قدم کھڑے ہو  
 زلف میں شانہ کو دی گئے تو اسکا کیا گنا  
 پھل نکلی کا تو لیتا جا اگر کیا سکے  
 سنگ سے میت الحرم کی شیخ اوجھا توں  
 ناصحا بالین سے میرا ٹھنڈا کیو سطر

کوشش کوئی کمان لب و لہجہ کا  
 خار سے نظر اس کی بھی جاتی نہیں  
 گل جھین کیے سودہ گل توں کو جاتی نہیں  
 ابرو دگان کوئی دیکھ کر توں کو جاتی نہیں

کچھ نہ کہیں توں کی زبان پر سے  
 کچھ نہ کہیں توں کی زبان پر سے  
 کچھ نہ کہیں توں کی زبان پر سے  
 کچھ نہ کہیں توں کی زبان پر سے

اتنا شکر تیرے مری جان جان جان  
 کیاں نہین بیجا تران ان مان  
 کہ کیا جاتی صورت سناں جان کو  
 کہ جاتی غافل نے خاک کو  
 کہ جاتی تیرے دل سے دلین دی جان  
 کہ جاتی تیرے دل سے دلین دی جان  
 کہ جاتی تیرے دل سے دلین دی جان

جلد و سر ریا را و زنده گان  
 مہر خورہ دین بجا ہی نظر آتا ہے  
 تم جی تک دیکھو کہ صاحب نظران  
 پانچ موس متھے عشق کا ہوا نیل  
 ورنہ بیاں کونسا انداز فغان  
 کہ جاتی تیرے دل سے دلین دی جان

اسکے شکر تیرے مری جان جان  
 موی بایک تیرے مری جان جان  
 جرم کی اس کے تیرے مری جان جان  
 کوئی تو بولو لومیاں تیرے مری جان جان  
 یہ تو تھا ال کہ رو دین سودا کی کہ نہ

ایک ایک ہو کے بے ساختہ لگا دینے  
 کہ جاتی تیرے دل سے دلین دی جان  
 کہ جاتی تیرے دل سے دلین دی جان  
 کہ جاتی تیرے دل سے دلین دی جان  
 کہ جاتی تیرے دل سے دلین دی جان  
 کہ جاتی تیرے دل سے دلین دی جان  
 کہ جاتی تیرے دل سے دلین دی جان

اجا ہوی سونا تری شیریں جی سے	سودا دم عیسیٰ تری ناز و قلمین
جب بون پارکستی کی ہڑان کیا	عشق و دلہا کو ہر سرسرا کر لاشک
دماغ چھپک کہ سے بتلا تو تھر اکثر تیرے	دیکھ لو اس شمع کی نفلو نکوسر پلپا
عبد میں تجھ حسن کہ اپن ہون کہ چوچ	کیونکہ لال چاکہ زندگی کو اب سو
جون حل کی ساعتیں اس مہاج کھان	سوئیوں کی عاشقوں کو شہ پہ پڑاں بھیاں
چنیاں ہی ہوا دس کفری جہان بھیاں	حسن کو اپون پر بخیر چ پڑاں بھیاں
پھولوں کی جن کچھ جھوٹی چھڑاں بھیاں	صورتیں کیا کیا زمین پر گر پڑاں بھیاں

جب کرو عدہ تو تے سودا ہر کی ہر مصل کا	آٹھ ہیرا اسکے تین گنتے ہی گھڑاں بھیاں
---------------------------------------	---------------------------------------

خاک و خون میں تیرے کیا یہ لیاں بھیاں	وہ رہا دست بستہ کرتیں ملتا ہوا
ہاں جس دن گر گیا ہو خفا وہ تندہ	کسکے گھر میں چپ گیا اس سوخ تو کیا بجا
آہ ایہی میں تیرے ہونے کو اسودا	ایک ایک ہو کے بے ساختہ لگا دینے
ایک ایک ہو کے بے ساختہ لگا دینے	ایک ایک ہو کے بے ساختہ لگا دینے
ایک ایک ہو کے بے ساختہ لگا دینے	ایک ایک ہو کے بے ساختہ لگا دینے
ایک ایک ہو کے بے ساختہ لگا دینے	ایک ایک ہو کے بے ساختہ لگا دینے
ایک ایک ہو کے بے ساختہ لگا دینے	ایک ایک ہو کے بے ساختہ لگا دینے



کوئی تیسری کیلئے جو تینوں پر اپنی سیما  
فکر موزون نہیں کر نیکو گرفتار  
سب سے بڑا بن پختہ تیج بن سخن فزونی  
گرم جوشی نہ کر دجے کہ مانند چنای  
ہو نہیں و دوشی زم فزونی کہ کاوش علی

بھیکل نو آخرا بی کی میں بھاجا آتا ہوں  
 خون میں شوق ہی تو نہیں بھاجا آتا  
 گاہ بیکھا اگر آپ میں آجاتا ہوں  
 اپنی ہی آگ میں میرا آپ بھاجا آتا  
 بات کھڑکے ہو تو اٹھ کر بھاجا آتا ہوں

نہ ہستی نہ تک حرف لفظ اسے شہودا

ادباً مجھے دیکھنے بیٹھو تو اوٹھنا جاتا ہوں

یہ بے پناہ نیرنگ گل نو ہمدرد ہوں  
سراپنی مشک تیشہ و خندان بطن زبا  
تو آپ سے زبان نرد عالم فرستے  
کوئی جو پوچھتا ہو کہ کس پہ ہوا درخشا  
تیغ نگاہ چشم کا تیری نہیں حریف  
کس سے کروں مین و عیال کا رخصا  
کس کا ہو جائے گل کی تسلی چمن میں تو  
فائل ہی کیوں امری صورت کو گول

سین موسم بنیادین شاخ بریده چون  
اس میکده کبکج عبثت آفریده چون  
نیمخت آرزو و لب تاب رسیده چون  
چون گل هزار اجاسو گریبان گریبان  
ظالم تن قطره مفرغ خون چکیده چون  
دل دوا ده ترکفت رخ و لب نریده چون  
خون جگر سزمین بجی آودا کشیده چون  
آموخیز من ناله جلق تبریده چون

21





کیا چاہیے تجھے سرانگشت پر شا  
 کیوں کہ میں ہوں کہ تو دل کو لکھو

کیوں کہ میں ہوں کہ تو دل کو لکھو  
 کیوں کہ میں ہوں کہ تو دل کو لکھو

سو داکے دل سے صابن زرتی تھی زلف پار  
 بٹانے نے سچ ٹپکے گھرہ ادسکی گھولیاں

نہ اسکا گھوڑو تیرے دل سے کشتی پر  
 جسے گلشن میں کتا لہ تر اس پر سبز ہوئی

نہ اسکا گھوڑو تیرے دل سے کشتی پر  
 جسے گلشن میں کتا لہ تر اس پر سبز ہوئی

تو تو سودا کو تین تھل کیا کتہ میں  
 جس سے پوچھا کہ میل خورشید کو تین تھل

تو تو سودا کو تین تھل کیا کتہ میں  
 جس سے پوچھا کہ میل خورشید کو تین تھل

گشتن بین دارین بشعربا ز جام بین  
 لادسبب از شغل ملاقات است در بین  
 کاشن از خون بول بر ز جام بین  
 لادسبب از شغل ملاقات است در بین  
 کاشن از خون بول بر ز جام بین  
 لادسبب از شغل ملاقات است در بین

صورت کو اپرا آیین موجود جاتی  
 دونون سرآپ ہی کو مقصود جاتی  
 کیسب سو نمین جاگزده کو د جاتی  
 شیخ آپ کو اسی پر موجود جاتی  
 ہم عید سی جدا کب معبود جاتی  
 اپنے قدم کو اپنا سجد جاتی  
 کرنے دعا دواسی ہم سود جاتی  
 تیزیر ہم ہی یہی محمود جاتی

برشت کو اٹھا کر کھینچ چشم دل  
 کیا شکر و کیا شکر کایت پی ہی شکل  
 کاڑا قدم چھون کو کو تو قناعت  
 آدمین کا نہ گر کھر ناجو ہو حال  
 عجز و غرور دونون ہی ہی ات بین  
 ہم سر نو آئین کسے آگے کہ بید آنا  
 سودا سی یہ کیا میں تجھ درد کو  
 یہ بات شکے مجھے بولادہ آہ بکر

آزادگان سے کنگد میں دوبارہ  
 ان خوش قد و نحال کا انداز  
 گھوڑی کی ریل سے تینیں میں  
 سودا سے ہم سخن تھیں آزادوں

لیکن نہ وہ دعا ہے جسکو اثر کی درکار  
 گویندگان آیین مرود د جانتے ہیں

سویسر نہوا تا ملیب گور ہمیں  
 نہیں بھرنے کام سردی مقدور  
 آنکھ خالق نے قیو لکودی سوز  
 جام بچھا اور نوسو دیتا ہر تو سوز  
 لکے آئینہ مجھ بل خانہ زمزمین

باتیں کہتی ہیں نہیں لکھو نہ نظر  
 قدرت اور نکو ہر گرم سخن ہوگی  
 کام ہر شمع کا نظارہ پیدائش  
 سنا قیاس نہیں آج خلل شوال  
 نشین کام چلی ہیں آئینہ شکر

آئی ہو بلوکی مجھے ادھر خاک میں  
 کھینچے اوصاف تمکی زور و فائین  
 خطا آئی ہی سب جاگتی آہ بین  
 خطا آئی ہی سب جاگتی آہ بین  
 خطا آئی ہی سب جاگتی آہ بین

گشتن بین دارین بشعربا ز جام بین  
 لادسبب از شغل ملاقات است در بین  
 کاشن از خون بول بر ز جام بین  
 لادسبب از شغل ملاقات است در بین  
 کاشن از خون بول بر ز جام بین  
 لادسبب از شغل ملاقات است در بین

آؤاد ہوئے اور گرفتار رہا میں آنکھوں کو تری دیکھ کر بیا رہا میں اسی شوخ تراب کہ خریدار رہا میں از میں تری ہاتھوں دل نگار رہا میں	آئے تھر بھی اس کبار تہ دام پیارے نگہ لطف نہ بھر کر کی تو نے تجھ حسن کن اس واسطے جو گرمی بازار اکدم نہ تھنبا خون مری گلوں کو کھویا
--	--

صد شکر کہ رحمت کا سزاوار ہوں سودا گر شیخ کے نزدیک گنہگار رہا میں
---

تاوک فریسیے سید بچوڑا زانو میں کیونکر نہ چاک چاک گریبان دل کروں زینت دلیل سفلی ہو چاکان کو دیکھ اس مرغ دل سمجھ کے تو مشم طبع کو کھول پلے میں کھینچ کھینچ کیا قد کو جون گاں پایا ہر ایک باتیں اپنی میں یوں تجھے دست گرہ کشا کو نہ تر تین کر و فلک ہمسا تجھ تو ایک ہیں تجھی میں کسی سودا خدا کی واسطے کرتے تھر	ترسے پہی مرغ قبلہ نما آشیاں میں دیکھوں میں تیری کو میں دستاؤں میں نقش و نگار چھپ نہ میں مجھے کسفاؤں میں تو فوسا ہوام جسے ہر وہ دامن تیرا در پر نہ بٹھایا نشانے میں معنی کو بسطی سخن عاشقاؤں میں منھدی بھی نہ دیکھی میں آشاؤں میں جادیکھ لے تو آب کو آئینہ خانوں میں اپنی تو نیند آؤ گئی تیرے مناسک میں
--	--

اے کوئی کہ میں نے تیرے لیے  
 کیا کیا کوششیں کی ہیں  
 اے کوئی کہ میں نے تیرے لیے  
 کیا کیا کوششیں کی ہیں  
 اے کوئی کہ میں نے تیرے لیے  
 کیا کیا کوششیں کی ہیں

جو کہ اس شعر کو سن کر  
 دل میں غم نہ آئے  
 جو کہ اس شعر کو سن کر  
 دل میں غم نہ آئے  
 جو کہ اس شعر کو سن کر  
 دل میں غم نہ آئے





[illegible]

آبادین چون چو مری چشم کلمین  
هو جای شیخ کعبه نه میت انجم کین  
هر آن هی یغوث نکر جای کرم کین  
کوئی سنا نه بچو لارا و عزم کین

گردون پھر جواب کی صورت بہا جا  
 لیکر چلے میں مہربان ہم سدو حرم  
 آہوین کو رام کیا ایک عمر میں  
 درکار کچھ نہیں مجھے چلنے میں خیرا

سودا رہی آہ اگر آتی متصل  
اندیشہ ہر نچھ: نکل جاوے دم کین

فنائے نہ حسن ناز کی کر شان مجھ میں  
سجدہ کیا ہر تجھ کو میں پہچان مجھ میں  
وعدہ تجھے ہر ایک سو بیان مجھ میں  
ہو تا نہیں کہ شوخ تو ناوان مجھ میں  
کرتے ہیں ہم بیات و احسان مجھ میں  
یوں ہیں اٹھا ہوا شک کا طوفان مجھ میں

مست پھر تو سب تبخیر کا انان نہیں  
 جز رنگ کیا ہو دیر و حرم میں جھک  
 میری ہی دلچایا رچنے پر یہ ہست ترا  
 جو جو تم میں ہم یہ کیے او سکر بخان  
 جو جو تم میں ہم یہ کیے او سکر بخان  
 معمورہ پھر قلم و اسکان میں چو

عقبہ سے کچھ ہر کام نہ کچھ دیر سے غرض  
سوداگری دیر یہ اکتان کہیں

اور ایمان و بلیغ تیری دی و یاقین نہیں آتی ہے! | کس معشوق کا کسری جو نکھیں بھی شکر تیری

[illegible]

کریمین  
 فریقین عاشقون کو اسباب  
 جو عجب ہو کے عاشق  
 فریقین عاشقین کو اسباب  
 دل کیجئے جو کرنا عجب  
 کریمین

غیرت خیمین بی حق از سلب کس برین	هر ایک نیک و بد سرل شینا بتان کا
هم دل جلوه نکا او سکو مکتوب است برین	بجود و شمع بسا فلویت این نغمه سار

کہتے ہیں جسکو سودا آفاق و مذہب  
تقویٰ کو شیخ حبی کے وہ خوب جانتے ہیں

چاہ کی غرق تجھے ہم یہ گان تو زمین  
 اب تو اس بحر سے تیرے ہی انجمن اسلام  
 غمت یوں ہی ہم میری سر نہیں میں تجھ میں  
 وصل کی رات بھی محروم ہیں اب بوسے  
 دکرستی میں تجھ کو میں جہاں ریا تھا  
 شہر میں تیری سی جو کھنٹی ہے اب داتا تھا

ڈوبو گردابِ نعت کے کہاں تو زمین  
 تہ کو بیٹھے ہوئے بھی کوئی سیانہ تو زمین  
 برگ گل جوں بدی آب دان تو زمین  
 آب حیوان میں پڑے نشہ دان تو زمین  
 آج تک یا ربط کو ٹپسے دان تو زمین  
 بحر مروج سخن میں وہ جان تو زمین

صاحب فہم اوسے کہتے ہیں جو ہر سودا  
دست و باز کے بیگانہ جہان ترقی میں

تن سر و قدر کی دوستی میں کچھ تر نہیں  
 تن گندل کو حال پی میری نہ آیا تم  
 قوت لعل یار سے بہتر نہیں ہے

محل محبت آہ مرا بار و زمین  
 احو آہ و ناله جیت کہ تم میں نا تر نہیں  
 اہر جو ہری کو اس کی رکھ کی نظر نہیں

سودا

کہ بیان پڑھنے مغزی میں خیال عام کرتا ہوں  
 نصیحت کر دینے سے وہ خیال عام کرتا ہوں  
 جسے شام تک میں درود پڑھا کرتا ہوں  
 بچے کی باتیں دہرائی دم گذرتا ہوں  
 کی بریل بیان قاضی کا میں اہل علم کرتا ہوں  
 طلبہ کی کتابیں خرید کر دیتا ہوں  
 نذرانہ پوسٹ میں بھیج کر دیتا ہوں  
 دینا تھا کسی غریب لڑکے کو کتاب

سو و اتھی بدون گامین کار قراول  
 شہری غزال یہ جو کسی سے ہلا کرین

مجھے معلوم یوں آتا ہے میری بھی کچھ  
 خدا جانے کہ ہر کوئی کیسے جگہ جگہ  
 ہجوم از بس شامی کا تیر قہر پہ چڑھا  
 مری کھنکھانے میں ریزہ ریزہ کیا جو  
 نقابا بد در کر چہرے کس سے منہ چھپا  
 تراہ حسن دلکش ہر نکاح کو گھر سے  
 کسی کی کھنکھانے میں شامی جہان میں  
 بزور پیسیان ڈیروں جو کب تک  
 بسان سہ گز سر سبز پارسی کھنکھانے  
 ترخی لہون لڑکیا کیا کھنکھانے  
 قدم تیر کو کھنکھانے میں عالم کی گئی  
 پلٹ کر پھر طرنگہ کی گئی کھنکھانے

مرے رونیکہ کا آگے یار کے ہر دم یہ باعث ہو  
 دکھائی تہیں دوسو سو واپس پائی کھنکھانے

طلبہ میں سلطنت جم کی نہ صبح و شام کرتا ہوں  
 پرستار خدا کہ کیا بڑا میں کام کرتا ہوں  
 روا کی باز پرس مختص ہے مجھ پر زلمہ  
 جو آزادی میں یاد آج ہی ولادت میری  
 جو دل تھا کر دیا مال تو فوج میں جان پر  
 دریں خانہ پر جا کر سوال جام کرتا ہوں  
 جہان جس کو کچھ جھوٹ نہیں پناہ کرتا ہوں  
 کہ سستی از نگاہ ساقی گلفام کرتا ہوں  
 تو کر روز گلشن سے تلاش و ام کرتا ہوں  
 کسی ہو جا کو اکل دل و در و من و نام کرتا ہوں

اس کا دین میں سے نہ تھک کر رہتا ہوں  
 کہ کھنکھانے میں نہ تھک کر رہتا ہوں  
 کا دین میں سے نہ تھک کر رہتا ہوں  
 کہ کھنکھانے میں نہ تھک کر رہتا ہوں  
 کا دین میں سے نہ تھک کر رہتا ہوں  
 کہ کھنکھانے میں نہ تھک کر رہتا ہوں  
 کا دین میں سے نہ تھک کر رہتا ہوں  
 کہ کھنکھانے میں نہ تھک کر رہتا ہوں

کہ بیان پڑھنے مغزی میں خیال عام کرتا ہوں  
 نصیحت کر دینے سے وہ خیال عام کرتا ہوں  
 جسے شام تک میں درود پڑھا کرتا ہوں  
 بچے کی باتیں دہرائی دم گذرتا ہوں  
 کی بریل بیان قاضی کا میں اہل علم کرتا ہوں  
 طلبہ کی کتابیں خرید کر دیتا ہوں  
 نذرانہ پوسٹ میں بھیج کر دیتا ہوں  
 دینا تھا کسی غریب لڑکے کو کتاب

کہ بیان پڑھنے مغزی میں خیال عام کرتا ہوں  
 نصیحت کر دینے سے وہ خیال عام کرتا ہوں  
 جسے شام تک میں درود پڑھا کرتا ہوں  
 بچے کی باتیں دہرائی دم گذرتا ہوں  
 کی بریل بیان قاضی کا میں اہل علم کرتا ہوں  
 طلبہ کی کتابیں خرید کر دیتا ہوں  
 نذرانہ پوسٹ میں بھیج کر دیتا ہوں  
 دینا تھا کسی غریب لڑکے کو کتاب

کہ بیان پڑھنے مغزی میں خیال عام کرتا ہوں  
 نصیحت کر دینے سے وہ خیال عام کرتا ہوں  
 جسے شام تک میں درود پڑھا کرتا ہوں  
 بچے کی باتیں دہرائی دم گذرتا ہوں  
 کی بریل بیان قاضی کا میں اہل علم کرتا ہوں  
 طلبہ کی کتابیں خرید کر دیتا ہوں  
 نذرانہ پوسٹ میں بھیج کر دیتا ہوں  
 دینا تھا کسی غریب لڑکے کو کتاب



چن میں پھر دیکھتے شاخ گل پھول کا میل	جو اس گل کو کوڑا کا حق فاشاں کھلاؤں
پہل اٹھ سایہ سے دیوار حرم تماشیاں آج	تجھے نیرنگی تہ رت بزمیر تاک دکھلاؤں
پڑے دونوں کی ناکہ دقت میں توالی ہی	گل و میل کو گروہ روی آتشاں کھلاؤں

یہ سستش چوڑے کعبہ کی سودا شج گرا دسکو	
جو میرے دل میں بتا رہی بت بیباک کھلاؤں	

## روایت واو

روان احوال اور خوش کام نہی کہہ دہالی کو	کہ فک شعری اس وقت خیر و طبع الی
بغیر از بادہ بچھون بزم کوین حلقہ تہم	تصور قالب بیان کہ وں شایہ خیالی کو
تر افتادیکہ یوں بھولیں میں سب تو آں کا چنا	کہ جو نہ تہ کر کہیں قلوبم ہاوی پالی کو
کوہ بر سنگوں اس باغ میں کثرت تعلو کو	شمر کر بشیر نہوا چھو تیار و ڈالی کو

لشت شج نے مجلس میں توجہاں پکاوالی	
لاؤ دیان کوئی سودا ہی آج بالائی کو	

چہ بے گنہ چہ گنہ گار یہ نہو وہ ہو	وہ شج قتل کو تیار یہ نہو وہ ہو
بغیر از ہو کیسا ہی کچھ تو مارین ہرین	ہم ایسے ہونے پو پیزا یہ نہو وہ ہو

قد زاد ساری تبت ہو جب تہا نہ ہو وہ نہ  
 ملاحظہ فرمائی کہ تہا نہ ہو وہ نہ  
 دیکھ کر ہنسنا ہی حال پکا وایان ورفش  
 تھلک لگنے سے ترس گمراہ نہ ہو وہ نہ  
 غلغلی میں نہ ہو وہ نہ  
 غلغلی میں نہ ہو وہ نہ  
 غلغلی میں نہ ہو وہ نہ

یہاں فرمایا کہ ہر ایک کو یہ سننا چاہیے کہ جو اس گل کو کوڑا کا حق فاشاں کھلاؤں  
 تجھے نیرنگی تہ رت بزمیر تاک دکھلاؤں  
 گل و میل کو گروہ روی آتشاں کھلاؤں  
 یہ سستش چوڑے کعبہ کی سودا شج گرا دسکو  
 جو میرے دل میں بتا رہی بت بیباک کھلاؤں  
 روایت واو  
 روان احوال اور خوش کام نہی کہہ دہالی کو  
 بغیر از بادہ بچھون بزم کوین حلقہ تہم  
 تر افتادیکہ یوں بھولیں میں سب تو آں کا چنا  
 کوہ بر سنگوں اس باغ میں کثرت تعلو کو  
 لشت شج نے مجلس میں توجہاں پکاوالی  
 لاؤ دیان کوئی سودا ہی آج بالائی کو  
 چہ بے گنہ چہ گنہ گار یہ نہو وہ ہو  
 بغیر از ہو کیسا ہی کچھ تو مارین ہرین  
 وہ شج قتل کو تیار یہ نہو وہ ہو  
 ہم ایسے ہونے پو پیزا یہ نہو وہ ہو  
 قد زاد ساری تبت ہو جب تہا نہ ہو وہ نہ  
 ملاحظہ فرمائی کہ تہا نہ ہو وہ نہ  
 دیکھ کر ہنسنا ہی حال پکا وایان ورفش  
 تھلک لگنے سے ترس گمراہ نہ ہو وہ نہ  
 غلغلی میں نہ ہو وہ نہ  
 غلغلی میں نہ ہو وہ نہ  
 غلغلی میں نہ ہو وہ نہ



ایک سال کوڑے لے کر آیا کیا تو  
اسکی ملت میں گنوں پ کو بتلا آوے  
مجھ میں اور بارون میں جو ربط سینہ

پیر کو جو چین کنا اس سے کہ ویران مجھ  
تو مجھے گبر کہے گبر مسلمان مجھ  
انکی جوشش نے کیا انسر گزراں مجھ

پہنچتے اور کبھی دنیا میں رہے اس سو دا  
جینے دیو تے جو کبھو کاوش دوران مچو

بس ہر نور کھوٹا بھونٹیں اُفت جاوے  
 جب غم کروں گہری کوئی دُست کا یا  
 جو جب میری خوشی کا جو چوچو تو جان  
 ابرو نے مڑوے تکیہ یا نے یارو  
 سر از خرابات سے واقع ہو جزا  
 یہ رسم نہیں تازہ چھدا شیخ جہان  
 صبح یہ مجھے راست کی تھا کہ جبرائیل

اور دیکھنے دوں میں نہیں کو زبان کو  
 دشمن ہی مرا وہ جو کہے یہ کہ کسان کو  
 سوز و گمانہ پھر کھول کر جو غنچہ دل کو  
 بے رتبہ کیا تیغ کو خنجر کو سان کو  
 کعبہ سے نہ کم سمجھے در پیرِ معان کو  
 جاگم حرم و لہجہ جو میں ہی ہر بیان کو  
 کیا ایو بگا دل کی کو تو ان ملاہ رخاں کو

دل کے دم تیغ کا پیا سا ہر کہ سودا  
بہل کی طرح تڑپ رہی ہے دیکھ آج دان کو

مذاکره تمام این حقوق بین کیونکه از وی است و نه از ملکات عارضه ملک است و نیز که حق است

ایک سال کوڑنے لے دیا کیا کیا تو  
 کسی ملت میں گنوں آپ کو بتلایا  
 مجھ میں درباروں میں اور بڑا سید تھا  
 پرستہ اور بھی دنیا میں رہی سو دا  
 جسے دیو سے جو کھجور کاوش دران کھجور  
 بس ہر نور کھجور کھجور میں آفت کھجور  
 جب غم کر دے گھر کو بیست کا یا  
 جو جب جری بخش کا جو چوچر تو جان  
 بر دے مڑوے نگہ یارے یارو  
 سر از خرابات سے واقف ہو جزا  
 بہ رسم نہیں تازہ کچھ ایسی شمع جہان  
 صبح یہ مجھے راست کی تھاکہ کچل غ  
 دل کے دم تیغ کا پیاسا ہی کہ سو دا  
 بس کی طرح تڑپ سے دیکھ آت دان کو  
 نہ لوگات عارض ملے نہ کچھ تو  
 نہ لکھتہ تم اپنی حق میں کیوں نہ تو



ہر ایک کو اپنے حق کا پورا حق ملے اور ہر ایک کو اپنے حق کا پورا حق ملے  
 ہر ایک کو اپنے حق کا پورا حق ملے اور ہر ایک کو اپنے حق کا پورا حق ملے  
 ہر ایک کو اپنے حق کا پورا حق ملے اور ہر ایک کو اپنے حق کا پورا حق ملے  
 ہر ایک کو اپنے حق کا پورا حق ملے اور ہر ایک کو اپنے حق کا پورا حق ملے

<p>                         تو پھر جو قتل کرے میں سو ہیرو اسکو                          یہ ملاشیں ہشتیہ ہے کہ اسکو قتل کرنا                          شکار انداز انسان کا جو کہ چاہو میں                          سب رام دل ہیرو کا ہو رہا ہستی کی                     </p>	<p>                         چلے تلوار کو آب وال کی ہری اسکو                          نصیحت کرنے سے منظور کی ہری اسکو                          ہلوا می غزل کی ہشتیہ ہری اسکو                          نہ لینے سے محبت ہری نہ مہر غریہ اسکو                     </p>
<p>                         گیا برکت دین سودا کو کسی فکر کی مرگانج                          کہ سہرہ چشم کا اب خاک راہ دین ہری اسکو                     </p>	<p>                         فالتو انو صبح سلامت کو تینے دم                          دائم انیس کی یاد دل میں ہائے غم کو                          ورنہ بدنام نہ کر تو نسب آدم کو                          دیکھ ڈالا ہری ایک آن ہم اک عالم کو                     </p>
<p>                         تو سودا تو شب چہرے جیسے ہم کو                          شادی خوشی میں کئی ہر آفات کچھ                          آدمی ہو تو ہم آید میں ہر دو کچھ                          ہم کو کئی چیز نظر نہیں غنا کچھ                     </p>	<p>                         زخم الماس طلب لائے ہو تو ہم مہر کو                          مست نصیحت ہو محبت کر کے نصیحت ہم کو                          خیر ہو چھوٹے میں اسخ دون نامہ ہم کو                          جسکے دامن سے چنے ہری گھر شہنم کو                     </p>
<p>                         بادہ پیتا تودہ اک لطف اٹھا سوا                          من نیاض ہر گل کا کہ سحر خیر                     </p>	<p>                         فائدہ جام بنائے ہو کیا ہم کو                     </p>

ہر ایک کو اپنے حق کا پورا حق ملے اور ہر ایک کو اپنے حق کا پورا حق ملے  
 ہر ایک کو اپنے حق کا پورا حق ملے اور ہر ایک کو اپنے حق کا پورا حق ملے  
 ہر ایک کو اپنے حق کا پورا حق ملے اور ہر ایک کو اپنے حق کا پورا حق ملے  
 ہر ایک کو اپنے حق کا پورا حق ملے اور ہر ایک کو اپنے حق کا پورا حق ملے

ہر ایک کو اپنے حق کا پورا حق ملے اور ہر ایک کو اپنے حق کا پورا حق ملے  
 ہر ایک کو اپنے حق کا پورا حق ملے اور ہر ایک کو اپنے حق کا پورا حق ملے  
 ہر ایک کو اپنے حق کا پورا حق ملے اور ہر ایک کو اپنے حق کا پورا حق ملے  
 ہر ایک کو اپنے حق کا پورا حق ملے اور ہر ایک کو اپنے حق کا پورا حق ملے



<p>             عالم کی گفتگو سے ترقی ہو جو بزرگوں کا              ہمارے فیخ ہو مینا ہو جام صبا ہو              روا ہو کہ تو بھلا اے سپہ سالار نصیحت              بھرا ہو اس قدر اسی ابرو دل چاہیگی         </p>	<p>             بندہ ہے اک نلکہ کا گتہ کا رچو پاؤ              ہوا ہوا برہو ساقی ہوا درو نیا              ریاضت و زہد چھپے راز عشق رسوا              کہ ایک لہر میں جسے زمین میں ریاضت         </p>
--	---

چو مہربان ہوں وہ سوار کو منتظم دین  
اسی ہی زاد و فے ملتا ہر دے کیسے کیا ہو

برون میں تنہم دل کو واجہان قوم  
 اپنے عین کو فائدہ کیا تھو سے اس صبا  
 اس مرد دل سے موت ہو یا لکھا ہے  
 اس شکس کے دام سے کیا کام تھو  
 ازلہ سے سبک ہو گا جگر سے تو  
 اس مکان شکسے جو دیو کی آہ  
 جو مرغِ پیسا دھل اندام نفس ہو  
 ماضی ہو اسی پر تیری چشم کا بیل  
 چھوڑ دو بگا نہ داماں اسیری کو پیسا

نہیں  
اے میری جان میں کون سا درد ہے کہ  
کبھی تیرا دل نہ ہو میرا دل  
میری آنکھوں سے نہ ہو تیرا دل  
تو میری جان میں کون سا درد ہے





مردمت جو کہ زمانے سے تری برائی  
شادی آنی کی نہ کریر نہ جانے کا غم  
سینہ قانون غنا نالہ دول پر مشر  
دوست و حق میں ترقی و تشریف اپنے  
منفعت و نااطاعتی و سبھی مضائقہ

سیر کی قدرت خالق کی تہاں میں سودا  
مشیت بھرناک میں جلوہ ہر جہاں کیا کیا کچھ

کہان وہ لور کا شمس قمر میں ہو چو مل  
 نظر کر دودہ بنا گوش گوشوار میں  
 غضب جو درہ دل کی دین تو کو کم جان  
 شرسد کم نہیں آتا ہر گرم قطرہ اشک  
 مسموم عشق کی تاثیر نے جلا مارا  
 سدا تلاش میں یار و اس آتشیں خج کہ  
 نہ تو نال کی تکلیف نہ صغیر مجھے  
 پڑا جلون میں تینا گھر اپنی تہن  
 جو حسن پار کا اپنی نظر میں ہو شعلہ  
 کہ بحر حسن کی ہر ایک گھر میں ہو شعلہ  
 کہ سنگ میں ہو تراد و شریں ہو شعلہ  
 ہم عاشقوں کی گھر چشم تر میں ہو شعلہ  
 تری بھی مانوس سرد سر میں ہو شعلہ  
 یہ رات ان سہ خور کا سفر میں ہو شعلہ  
 کہ نالہ بان طبعین اسشت چہر میں ہو شعلہ  
 طح اُجاق کو دیوار دور میں ہو شعلہ

کسان کہ لوہ کا مسق قمر میں ہو شعلہ  
 نظر کرو وہ بنا گوشہ گوشہ اور زمین  
 غضب جو درہ دل سکین ہو تو کم حالت  
 شریک کم نہیں آتا ہر گرم غلظہ اشک  
 مسموم عشق کی تاثیر نے جلایا مارا  
 سدا تلاش میں یار و اس آتش فشانہ کو  
 نہ سرتوانا کی تکلیف تہہ صغیر مجھے  
 پلا چلون میں تیرا گھر تو یہ تیرا بن

جو حسن یار کا اپنی نظر میں ہو شعلہ  
 کہ جو حسن کی ہر ایک گھر میں ہو شعلہ  
 کہ سنگ میں ہو تیرا در شریں ہو شعلہ  
 ہم عاشقوں کی گھر چشم ترین ہو شعلہ  
 تری بھی مونس سرد سرین ہو شعلہ  
 یہ رات ان سے فخر کا سفر میں ہو شعلہ  
 کہ نالہ یان زمین اسشت چرین ہو شعلہ  
 طرح اُجاق کو دیوار و درین ہو شعلہ

حیرت کی قدرت خالق کی بتان میں سووا  
 مشت بھرناک میں جلوہ ہر بھلا کیا کیا کچھ

حیرت ہو کہ زائے سے تری برائی  
 شادی آئینک نہ کر یار نہ جائے کاظم  
 سینہ قانون غنا نالہ دل ہر منظر  
 دوست و حق میں ترقی و تشرل اپنے  
 نفع و ناطا قتی و سستی مضاعفی

تھا دو کیا کیا کہ نہ بگڑا نہ کیا کیا  
 آ کیا کیا کہ نہ بگڑا نہ کیا کیا کچھ  
 نیچے ہو ساز محبت سے صد کیا کیا کچھ  
 کیا کہین ہم کہ نہ مانہ سے ہوا کیا کیا کچھ  
 ایک محض میں جوانی کے بڑھایا کیا کیا کچھ



اگر تیری دعاؤں سے سنو اسوی ترانہ

جلوہ گر نور ہی نور شد کا ہر فرد کو  
خندہ باگر یہ جو کچھ جو کو سو گنت ملک  
معنی اس ستارے کہ ہم ہیں وہ آور ملک  
زر کو نسبت نہیں عاشق کو زور ہے  
چوٹ کھاتی نہیں وہ نر جو ہر فرد کو  
نہر جو صاحب ہر کچھ نامور کو راستہ  
کل نے بسیل کو خرما ہر فرد کو  
شعر مٹھا وہ یہ پڑھا تھا نہایت کد

ہو گئی جان ہوا اک نفس سرور کے ساتھ

دائمہ ہو طلسمِ جہانِ شہزادِ مکران  
جو یانِ سزا شد چلا سگیا در دروغِ مکران  
پانی ہو پرورشِ مری دلِ نالِ مکران

[illegible]

منی بھر آئے ہو گئے تیرے اوپر آئے ہو گئے  
 دیکھتے ہیں تجھ کو باندھ کر گزرتے ہیں  
 منکب ہے آپ کو ہم نے چوم لیا ہے  
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے  
 منی بھر آئے ہو گئے تیرے اوپر آئے ہو گئے  
 دیکھتے ہیں تجھ کو باندھ کر گزرتے ہیں  
 منکب ہے آپ کو ہم نے چوم لیا ہے  
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے

لوہو سے گئے سر کے دیوار درگاہ کو	جس سمت گئے تھے اودھر نظر آتا ہے
کستا ہر نہو سے گبار دگر آلودہ	جب میں تھے بچہ کراہ رہا تھا
یہ کہ آؤ حرد حرد یا وہ میں آؤ حرد آلودہ	لیکن یہ نصیحت ہر بیفائدہ کیا چاہا
پانوں سے جو تو خون میں ہوا ہر آلودہ	اسہایت میں ہی نادان بڑا تو گر آیا ہوا
اتنا ہی کہا بھر کر آہ اثر آلودہ	جس وقت فرض ان کو یہ بات نہ تھی

لذت کو ہلاہل کی کیا آنکھ بتاؤں میں
ہر کام و دہن جبکہ شہد و شکار آلودہ

منے ہی باد شمع کو گلزار کے بو آئینہ	نہیں تو اٹھی ہر جسم دیکھتے تو آئینہ
دیکھ پاؤں کا کہیں گسری نہ دے کو آئینہ	حسن لاثانی کا تیری دوسرا ہوا گسری
دیکھ میں شان کے جب کچھ گیسو آئینہ	چاہتا ہوں یہ سینہ کو اپنی کروں میں چاک
روبرو ہوئی نگار پاسے کا قابو آئینہ	باز رکھے گا تاشے سے تجھے گلزار کے
عکس ڈھیر سے ہو جاتا ہی ہر فراتینہ	فیض تیرا حسن کا یہ عام ہر ای سروش
روبرو دیکھوں ہوں و کیا پہلو آئینہ	ایس قدر ہی شوق نظارہ ہو اپنی یار کو

کیا لگا لیتا ہوں سرویون کو سو و آپسو
چشم میں اپنے گھر رکھتا ہے جاو آئینہ

تو وہ غافل ہے کہ وہ کس کی نظر آئے  
 دیدہ پر آب ہو کر تاشے نظر آئینہ  
 لیتا ہو کسی کا دھول سے بچا ہے  
 کیا کیا ہی ہیں خاک میں دان ہوئے ہیں گل

۳۵۲

گداز میں اپنے چاک کوں کے  
 خورشید کی کرن سے چھپے  
 غریب کی پادریوں کے چھپے  
 قابل زمین کی کوئی ملاقات کے  
 مٹا کر کسی سے توں لے  
 راز چھپ چھپ تو چھپے  
 جامد سے میں کیو پر ایم کہتے ہیں  
 آپ بچ سائی کیو پر ایم کہتے ہیں  
 فصل گل کے پچھتے دن چھپ چھپ  
 اس قدر باندھتے ہیں ہی خال خال  
 دل مرچا ہو زلفوں پہ چھپ چھپ  
 کیونکہ غازیوں سے بھونچا ہوا  
 دل لگاتے تم نہیں نہیں  
 دل تو ہے آفت لب کی اس کو دکھاتے ہیں  
 ہوا ہی برائے اس کو دکھاتے ہیں  
 غیبی عشق سے اپنا بھی لانا دیکھ جاتے ہیں  
 دل کو

منی بھر آئے ہو گئے تیرے اوپر آئے ہو گئے  
 دیکھتے ہیں تجھ کو باندھ کر گزرتے ہیں  
 منکب ہے آپ کو ہم نے چوم لیا ہے  
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے  
 منی بھر آئے ہو گئے تیرے اوپر آئے ہو گئے  
 دیکھتے ہیں تجھ کو باندھ کر گزرتے ہیں  
 منکب ہے آپ کو ہم نے چوم لیا ہے  
 ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے











نیکو سو نیا ہزار کے تین قسمت ہے  
ایکے کے لیے کیا سیر ملے بتاؤ  
نیکو کو پیش ہے کہ تیری کہہ نصف تیر  
زلفن میں تیری میں اسو اول و دنیا  
کیوں ہر فاشی میں طرح میں میل  
کام دیکھا میں بہتانی و ہزار کا  
نیک و ہمت نہ کروں ان پر لکھو کا شکوہ

جتنے ہیں کام ترے سو نہ خدا کو سودا  
تیری تدبیر سے نقدیر بہت اچھی ہے

ماشق تھا کہیں تجھ پہ یہ پھول تو وہی  
خورشید کو کیا رہو ترا چہرہ وہ ہو  
کب کر سکے وہ شیخ ادا سے ہر جگہ  
ہو دینگے تر کو چڑھیں دل تو ہزار  
خواب کو تبدیل کر کے تھی جو تجھ میں  
کیا فائدہ گر خلق پہ ظاہر ہر حال

[illegible]



پہنچاؤ میں ہونے والا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے  
 اوتار میں کیا ہے جس کے وہ سرور کے  
 اور یہ ہے کہ اس کے سرور میں اس کے  
 اور یہ ہے کہ اس کے سرور میں اس کے  
 اور یہ ہے کہ اس کے سرور میں اس کے

میں بند ہو گیا سو وہ اب اس نازکی نالی کا  
 کہ یا اپنے کو سمجھوں ہوں مری پہلو میں تھا ہر

ہاں جہ جفا کے عشق اگر میں ہی ہی  
 دریاو عشق کیا میں تباؤں کہ سب کچھ  
 یہ دل نکھول زلف سے طاف لاکھوں  
 پکڑی ہو تیرے ہاتھ کو ہر ایک دم تیرے

سو وہ تو چہرے کو تری سمجھو ہر آفتاب  
 کہتے ہیں گو کہ اس کو مغل سب ہی مہی

یہ بار کی آج اپنے سر شام خبر لے  
 پیغمبر من کے تجھ کو یوں گے عشاق  
 ہر تنگ زمانے میں بہت عمر کا عمر  
 دکھ دی نہ کسی لکھتیں بلکہ جہان  
 خاک اس کی پر کھڑو کوئی جو ہر ہی خوش  
 جوں خضر ہوس عمر ابد کی نہیں جگو  
 دیکھ اس کو اکیلا جو کیا عرض متا

اس رات خدائی ہو تو ظالم وہ سحر  
 قرآن کی صورت جو خط اس کے ہاتھ  
 اس میں غل نیک کیا چاہے تو کر لے  
 مگر غل حیات اپنے سے بڑا ہے کہ شہر لے  
 لے گے لب دندان کتری لعل و گہر لے  
 اُس دم کی تمنای جو تجھ پاس گذر لے  
 بولا کہ تجھے خیر ہی کچھ اپنی خبر لے

اس دلی کو چھپا کر مجھے غافل  
 اس غواہ میں جوں نور عبور ہو رہا ہے  
 ساقیا جامے آگے مقابل  
 دیکھ کر تباہوں تو اس غم سے مہل  
 توڑوں ہوں سر کھینچ کر اچھل  
 نام سو وہ اک میں کچھ چہرے زلف کراچ

۳۵۹

درد نہ دو باندھ کے نکال کر ہی ہر ہر  
 دینا تمام گردن شمشیر غلام بھڑو  
 مانی ہزار رنگ کی اس چاک سے بنی  
 اچھل جگر دھڑکے کہتے کیا یہ دیکھ  
 ملک نہیں ہمارے کہ ننگ سے بنی  
 جیت مری نہ اس بے شک و شک میں

سو وہ ایہ ہم زار کی تب خاک کوئی  
 ہر

بادہ کن میں ہم چمن چین کس کو نور شمس کو نور شمس کو نور شمس  
 اس سو طالب نہ دنیا کا ہون لذت پر اس  
 باورسے خوش رہے غم کو وہاں میں چاہیے

اک ہم صغیر نے بھی نہ چوچھا کہ ان چلے  
 جون گل ہم اس کو باغ سودا نشان چلے  
 مقراض نہ طرحے کہ جسکی زبان چلے  
 اگر خوف ایسے تیرے جو زبان چلے  
 دنیا سے تیری جو کہ ہاتھ ایسیاں چلے  
 آتش نشان ہر کہ جبکہ روان چلے

جب جس چمن چھوڑ کر ہم آشیان چلے  
 کیا لے لیا تھا ہننے لکھتا ہو کو قرار  
 ہر بات میں ہر ایسی کہ تیرے تیرے لکھو  
 غافل ہر جی آوے رہنا نہ بیخطر  
 جانیکو اپنے گھر سے کون تھا او دم  
 سینہ مفارقت نہ ہو فرنگان کو داغ

راہ عدم بھی زور ہر سودا کہ جسکے بچ  
 جسطرح پیر جاسے ہر دوہین جوان چلے

جا توہین لوگ قافلہ کہ پیش رہیں چلے  
 کہیو صبا سلام ہمارا ہمارے

دنیا عجب سرا ہر جہان کہ بس چلے  
 ہم توچمن کو چھوڑ کے سو قفس چلے  
 جمعیت دلی پہ تری پھول نہیں چلے  
 مانوں ہزار بار اگر دل ہو بس چلے  
 سن مردمان قافلہ باگ جرس چلے  
 ظالم پھڑک پھڑک کو پردہ بال گھس چلے  
 کیا تاباں کہ قدم جو اوہر لوہوں چلے

ای غنچہ آنکھ کھول کو تک توچمن کو دیکھ  
 تیرے سخن کو میں بسرو چشم نامھا  
 نکلا جودل سے نالہ تو سینہ سے دور کر  
 صیاد اب تو کیجے قفس سے ہمیں با  
 کام اس گلی میں ہر یوہو اگد چکا

لا کہ اہل دل عین کے کھجور شادمان  
 ہم دعا تو مانگین اپنے حق میں پر سالان  
 میں کہا اس شمس کے کھجور شادمان  
 انیس کے کھجور شادمان کھجور شادمان  
 ہاتھ پر سینے ہاتھ پر سینے ہاتھ پر سینے

کہ تیرے قفس میں بار بار تیرے قفس میں  
 کہ تیرے قفس میں بار بار تیرے قفس میں  
 کہ تیرے قفس میں بار بار تیرے قفس میں  
 کہ تیرے قفس میں بار بار تیرے قفس میں  
 کہ تیرے قفس میں بار بار تیرے قفس میں

جہاں میں کہ تیرے قفس میں بار بار تیرے قفس میں  
 جہاں میں کہ تیرے قفس میں بار بار تیرے قفس میں  
 جہاں میں کہ تیرے قفس میں بار بار تیرے قفس میں  
 جہاں میں کہ تیرے قفس میں بار بار تیرے قفس میں  
 جہاں میں کہ تیرے قفس میں بار بار تیرے قفس میں





ہر قسم کی خدمت میں حاضر ہوں اور یہی ہے جو کاغذ اور  
 ہر قسم کی خدمت میں حاضر ہوں اور یہی ہے جو کاغذ اور





چند روز دل تلخ نہ رہا کہ جو وہ فغان  
 بنی بکبک بنی بکبک سے وہ فغان  
 بنی بکبک بنی بکبک سے وہ فغان  
 بنی بکبک بنی بکبک سے وہ فغان

جب سے کہ چشم خلق ہم سے جہ عالمی	کہتا نہیں جرات کوئی یاغی عالمی
پامال غم ہوا ہر مردان جانے	باتھون سر کے پانوں میں ترنگ عالمی
بلتر کی چراگ اللہ گلشن میں زبان	کس لہلہ کی باغ میں یہ بد عالمی
فرہاد میتوں میں بانہ جو تھا تشکر کو	پرہت بندھا وہ نقش کب جہ عالمی
کافر ہون گرا راہ وہ پنجو تہا تشکر کا	کی یک نگاہ نامان میں گویا عالمی
گلہ طغی کی طرح یہ تھی ہر اک سوشن زمین	تلکو بھی اب لانے کی پیاری عالمی

پھاڑے نہ کیونکہ سودا گریاں کو اپنی
چپان ترنگ سے جو ہو کر قبائلی

مرئی نکھو نہیں بارہ شکا یا سوج مار	کہ جیسے ساغر میں جہ مہیا سوج مار
روا ہر بار دریا دل کے حال یا	کہ یوں سرسبز ہو کر آج مہیا سوج مار
پھنسے ہیں بسکہ دل ریا دہ کو گھیر لیا	ترنگ کھڑی یہ کیا زلف چلیا سوج مار
تری ریا دلی کا شور ہر جہ مہیا سوج مار	ہمارے دل تو ریا دہ کو گھیر لیا

عیش تو سیر میں دریا کے مت اوقات نکھو سودا
سرسبز چشم کو دکھ، بیکھ کیا کیا سوج مار

بہیں کیا لطف ہو نہ کھینا دل کی	جہان ویدہ اور عالم سودا مار
--------------------------------	-----------------------------

جہ میں خدانے دی ہر زبان بات اپنے  
 نہ رات وصل دوست کی یاغی عالمی  
 جہ میں خدانے دی ہر زبان بات اپنے  
 نہ رات وصل دوست کی یاغی عالمی

۳۶۵

جہ میں خدانے دی ہر زبان بات اپنے  
 نہ رات وصل دوست کی یاغی عالمی

دل میں خدانے دی ہر زبان بات اپنے  
 نہ رات وصل دوست کی یاغی عالمی

دل میں خدانے دی ہر زبان بات اپنے  
 نہ رات وصل دوست کی یاغی عالمی





کون فل فتن من کما سنا و کما یوم  
 غموت من من کما سنا و کما یوم  
 کون فل فتن من کما سنا و کما یوم  
 غموت من من کما سنا و کما یوم  
 کون فل فتن من کما سنا و کما یوم  
 غموت من من کما سنا و کما یوم

لیکن شفا کو گردش تقدیر شرط ہے  
 دیوانے کے علاج کو تدبیر شرط ہے  
 پتھر کے نرم کرنے کو تاثیر شرط ہے  
 سس کے طلا بنانے کو اکسیر شرط ہے  
 کچھ عاشقوں کے قتل کو شمشیر شرط ہے  
 ہر گھر کے دیر پائی کو تعمیر شرط ہے  
 لغزیر کے تودا سطلے تقصیر شرط ہے

کون فل فتن من کما سنا و کما یوم  
 غموت من من کما سنا و کما یوم  
 کون فل فتن من کما سنا و کما یوم  
 غموت من من کما سنا و کما یوم  
 کون فل فتن من کما سنا و کما یوم  
 غموت من من کما سنا و کما یوم

سودا میں اس چین ہوں جو غنچہ دل گرفت  
 ماتم سرا میں صورت دگر بشرط ہے

مجھے تجھ زلف کہ سنبل سمجھ میں تامل ہے  
 عبور اس بحر بے پایاں کہ کہیں چین تامل ہے  
 سود کی گوش فہم یا رشتہ ہر نہیں رز  
 یکہ نیست میں ساقی جنوادی برق چشک رز  
 بنایا صانع قدرت تو جگہ جگہ گلدستہ  
 زخندان سیب گشن جس قاست ہو یا پاشا

کون فل فتن من کما سنا و کما یوم  
 غموت من من کما سنا و کما یوم  
 کون فل فتن من کما سنا و کما یوم  
 غموت من من کما سنا و کما یوم  
 کون فل فتن من کما سنا و کما یوم  
 غموت من من کما سنا و کما یوم

کون فل فتن من کما سنا و کما یوم  
 غموت من من کما سنا و کما یوم  
 کون فل فتن من کما سنا و کما یوم  
 غموت من من کما سنا و کما یوم  
 کون فل فتن من کما سنا و کما یوم  
 غموت من من کما سنا و کما یوم



[illegible]

یہاں صورت دہشت سب سے گستاخانہ ہے  
پیراہ مجتبیٰ و فونن کو کس خالی  
جلوہ تو فدا کی کا دیجھا اور بیون ہی میں  
کچھوئے کو پھر آئے ایک آیات تالی  
اک رنگ کے جلوہ سے چھینا اور زور دیا

طاسو ۱۰۰۰

صورتِ تونہ میں  
غویوں کے تین تہ کیا صحت  
کالی بھی جو وہ دیوین تو شوق جالی ہو  
دل کو تو کیا کھڑی اس زلف کو طے  
پینچل سے بلا کے میں اک جان بجالی ہو  
توڑی منہ کو سب بدریا آئینہ ہو  
ادہ وفا لی ہو

اولاد زبان ست کر یا اسم جلالی  
جس پر مہر نغان ہے مین  
یو لاکھ سعاد

قسم ہے مجلسیوں کو کہ تیری آئین  
کشتہ پیرمغان کا ہی یہ کہ بردور  
کشتہ باپ کا بیٹا ہی باپ بیٹے کا  
نظر تو شیخ کو رہتی ہوں و سلا پر  
چلوست تخت پہ جو خوش گدا شاہ کا  
نہیں نظر میں تری وسعت کرم و غلظ  
کتابی چہرے کے ملا کو حسن معنی میں

کرمی ہر توبہ جو داغظ کی ہرزہ گوئی سے  
مگر بہار کو سودا نے دور دیکھا ہے

<p>کس سے جا اٹھا ہر دل میرا مجب و آزاد  وسعت دنیا میں اتنا تنگ یکا شانہ ہر  عکس دل اپنے پچھپا پ ہی نہیں غفلت و غش  کسی زلف و نوک تصور میں ہر بار بوش  مزیخ امید عاشق ہو تو بیاصل گھر  بیقرار ی دل کا نایز ہے کیا ہو دیکھ</p>	<p>شور محشر ایک جھک شوخی جانا نہ ہے  پر تو مہتاب ان موقی کا جسکے دائرے  جو ہر آئینہ تیکس شمع کا پروانہ ہے  ویدہ آئینہ مڑ کا کلی جھپک سوتا ہے  اپنی خاکستر میں کچھ بود و نود و نرسا ہے  برق سو بوجھو تڑپ ہو او کی جویا ہے</p>
--	--

عسکرت سر ایک بسوہا ستری ہوئی  
تربیب کو فخر بوداں خلیفہ کی اس مہجور  
دار و زمین ہوا اب ہے چیل چالی ہو  
نیویری کے حشر چھا صورت پھر انالی ہو



دہن کو اپنے پیراؤں سے آدھی  
 گزرتی تو سودا ہر بازار کو آدھی  
 دلا تو بار کو عمر  
 وہ شعلہ طور کا ہے تو شہر آدھی  
 لکھنے کی بیل خبر لگا  
 ہمارے کی بیل یادوں سے لگا  
 ہمارے بزم میں یادوں سے لگا  
 ہمارے بزم میں یادوں سے لگا  
 ہمارے بزم میں یادوں سے لگا

کیونکہ سب کی جوت کہ لڑکتا چٹکتا ہے  
 تھری کو نغمہ جیج ہر ایک سے تلی لڑکتا ہے  
 نجانوں پیدی کے دھول جو جیج ہر ایک سے  
 سچ جیج کا نغمہ جیج ہر ایک سے  
 ہر ایک لہو میں جیج کا جیج ہر ایک سے  
 کیاں بہت بھی ہے جیج کا جیج ہر ایک سے  
 تمہاری ٹون میں آج ہر ایک سے جیج کا جیج

جیج پیدیا جیج کہ پیدیا کی ہر ایک سے  
 ہر ایک لڑکتا ہے جیج ہر ایک سے  
 کو جیج کا جیج ہر ایک سے  
 کبھی لگا ہر ایک سے جیج ہر ایک سے  
 کوئی جیج ہر ایک سے جیج ہر ایک سے  
 گئی جیج ہر ایک سے جیج ہر ایک سے  
 جیج لڑکتا ہے جیج ہر ایک سے

ہونے سودا اس جگہ کے پوچھا جیج ہر ایک سے  
 یہ رکے مجھے کہا کسی کے لڑکتا میں لڑکتا ہے

ایسا کوئی نہ دیکھا وہ جیج ہر ایک سے  
 جس کا ندیم ہوئے اس کی نظر کو ہر ایک سے  
 جو صاحب ہر ہو وہ ہی ہر ایک سے  
 جن میں نہ جوڑے کوئی لڑکتا ہر ایک سے  
 جو قطر ہر ایک سے لڑکتا ہر ایک سے  
 ظالم اگر تو میرے لخت جگر کو ہر ایک سے

گو ہر کو ہر ایک سے لڑکتا ہر ایک سے  
 وہ شخص بار خاطر ہر ایک سے لڑکتا ہر ایک سے  
 جو ہر ایک سے لڑکتا ہر ایک سے  
 دیر سخن کے خواہاں وہ یار میں لڑکتا ہر ایک سے  
 خاطر میں وہ نہ لڑکتا ہر ایک سے  
 سمجھے کہ چشم عاشق مشوق کا ہر ایک سے

بیاض اس کی تو کبھی ہر ایک سے  
 قن کو جیج ہر ایک سے لڑکتا ہر ایک سے  
 کے جیج ہر ایک سے لڑکتا ہر ایک سے  
 سیلون لکھنے کے لڑکتا ہر ایک سے  
 مغللام کی ہر ایک سے لڑکتا ہر ایک سے  
 برساتنے اس کی ہر ایک سے لڑکتا ہر ایک سے  
 جیج کو جیج ہر ایک سے لڑکتا ہر ایک سے  
 کوئی سخن کو ہر ایک سے لڑکتا ہر ایک سے  
 بیان ہر ایک سے لڑکتا ہر ایک سے

جہان میں جیج کے ہر ایک سے  
 ہر ایک سے لڑکتا ہر ایک سے  
 ہر ایک سے لڑکتا ہر ایک سے  
 ہر ایک سے لڑکتا ہر ایک سے  
 ہر ایک سے لڑکتا ہر ایک سے  
 ہر ایک سے لڑکتا ہر ایک سے

مری زبان تو کبھی ہر ایک سے  
 خن تراش میں وہ ہر ایک سے لڑکتا ہر ایک سے  
 خن تراش میں وہ ہر ایک سے لڑکتا ہر ایک سے  
 خن تراش میں وہ ہر ایک سے لڑکتا ہر ایک سے  
 خن تراش میں وہ ہر ایک سے لڑکتا ہر ایک سے  
 خن تراش میں وہ ہر ایک سے لڑکتا ہر ایک سے







نیچ کر سری یا خواجہ شکر چور  
 جو خوار راہ طلب میں ہوا چور  
 بیچارے کی ایک لکیر سے  
 بیچارے کی ایک لکیر سے  
 بیچارے کی ایک لکیر سے  
 بیچارے کی ایک لکیر سے

سودا کو عاشقی سے رکھا جا رہا ہے  
 ناصح نصیحت اپنی سے خوبی تصور کی

بولو نہ بول تیج جی ہم سے کڑی کڑی کیا سیکہ میں آن کو جو کچھ گاہ قاست نہ تیرے باغ میں جانے بند کی مل جا لگو سے اب تو مرے یا کیا ہوا کیا قدر دل تباں کو جنہوں لگو کر کچ از بسکہ تنگنا ہی گذر گاہ آخرت دندان دہن میں قہقہہ نہ دیکھو ہم بوسہ نہیں تو گالی ہو گالی نہیں تو مار	یاں چٹ کی میں اس سے غماض بڑی پیونیکہ اکی اند سے تو اب ہم کچھ کچھ لکھو الیا ہر سر و چین سے کچھ کچھ دور روز دوتی میں جو با ہم لڑی لڑی دل خاک ہو گئی میں کروڑوں پڑی پڑی جاتی میں اطراف جو کہ وہ چھڑی چھڑی سوتی سے کچھ میں نظر آئے جڑی جڑی عاشق نہیں ہیں بند چڑی میں پڑی پڑی
---	---

سودا کہ ہوتے واسق و مجنون کا ذکر کیا  
 عالم جہت اکھاڑی ہو مردی کڑی کڑی

دہی جہان میں رموز کلن رہی جائے غلام آگلی میں ہمت کا ہوں کہ جو ہے فہیم ہے دہی آفاق میں ترا جو یا	بھسوت تن پہ جو ملبوس قہری جائے جگر کے خون کو خوان تو نگری جائے کہ جہین پاپی تیجے اُس سے بہتری جائے
---	--

سیاب دہن میں زبان ہو بخوری جائے  
 درخت کو تو خواص جگر معنی پائے  
 کہ وہ کیسی ہی کوئی شادوری جائے  
 کہ وہ کیسی ہی کوئی شادوری جائے  
 کہ وہ کیسی ہی کوئی شادوری جائے  
 کہ وہ کیسی ہی کوئی شادوری جائے

گدا نوازی و درویشی کا کوئی لازم  
 گدا نوازی و درویشی کا کوئی لازم  
 گدا نوازی و درویشی کا کوئی لازم  
 گدا نوازی و درویشی کا کوئی لازم

کہ جسٹا ایشان کی طرف سے  
 نہیں شایان زیب گنبد سار  
 کہ مساک ہوا دوس پر کس ہو  
 نکرتیغ لہات جان خاموشی  
 شہیت ہو تو دان قوم عدس  
 نہوس سلطنت ملک سن ہو  
 ہوا قمر چور کچھ عس ہو  
 پہنچ سکایا یان کنی قہقہ  
 رہی میرا دگر زیاد رس ہو  
 وہ کب عیسیٰ علی بن موسیٰ  
 کہ تو نہال آواز جرم ہو

ہر ایک خور و کلان میں برابر  
 کہ حسین جانہ خلقت کی بہتری  
 کہ جس سے کا خلافت کی اتہری  
 ہسان اہر سر سایہ گسری جانے  
 مساوی ازا مرا تا بہ لشکری جانے  
 نہ یہ کہ مرے کو بیجا سپہ گری جانے  
 یہ کیا ستم ہے نہ آئین و ادوری جانے  
 خیال اپنی میں سر و سر کہ ہوری جانے  
 خروس آپ کو سلطان فلوری جانے

مقام عدل پہ جدم سر آ رہا ہو  
 وہی ہو راوی مبارک میں اسکو گشتہ  
 ملازمن سے نہ لاوی یہ اسکو بر سر کار  
 چمن ہر ملک رعیت ہر گل انھو کو لیے  
 ہمیشہ جود و کرم میں سچہ ہر ایک کی قدر  
 بجا جو طخ سپاہی ہوا اسکو سمجھ مر  
 جو شخص نائب و اور کسای عالم میں  
 سوا سے ان بخون کو جو تاج زرین کو  
 یہ فخر تاج تو یوں نزد فہم ہر صلیح

ہمارے کونے پہاڑوں کی راہ یاد  
 پیام اب تو دیا ہے نامبر کو اسکی  
 دینا چار اس کی ہوسے پر فواد  
 پیو و چوڑا اب بقا پر لب بانی  
 زخمان کا کسی گراویں جانے  
 گلے سطح جی نور میں بھجن کیجیے  
 خانی ہو خاطر میں جدم آہ یاد  
 بہن اگر گرد چپے زری روی خطا  
 نہ پوچھی جھوٹا اسکو کلام اللہ یاد  
 اگر کیا ہی کوئی مشورت چہ کرے

غرض یہ وہ غزل قطعہ بند ہے سودا  
 کہ اسکی قدر کوئی کیا جزا نوری جانے  
 کہ مجھ میں یک سن باقی نفس و دگر  
 ہمیں تو یک نگاہ لطف میں دگر  
 جو یوں تخم گل نوبخار میں دگر  
 تو سر پر سائہ بال گس ہو دگر

مرے ملکی اسکو تب میں دگر  
 کمال شفاق کا لازم نہیں دگر  
 زمین شبت امیدانی کی ہو سر سبز  
 فلک کو عید و چہ قیمت و فل تہا ہو

یہاں تارک ہونظر وین جہاد  
 فرشتے کی گاہ بھونگا دیوار  
 یہاں تارک ہونظر وین جہاد  
 فرشتے کی گاہ بھونگا دیوار  
 یہاں تارک ہونظر وین جہاد  
 فرشتے کی گاہ بھونگا دیوار



۲ دگر نه آب کردینا است فولاد آتانه  
 نهین که دل که ترنا کامیرونی چون جام  
 دهن چرخ کاغذی که کنا کوسه یاد آتا  
 کیون ابوس که کنا کوسه یاد آتا  
 کونی خاطرین اسکافی بهر آتانه  
 زبیت مثال هر می بخورن این بنام  
 شبیه تنه بقره که تیغ خون آتانه  
 بینه بین موج نفس که تیغ خون آتانه  
 بینه بین موج نفس که تیغ خون آتانه

زیست قابل آدمی بخوبی باطنی  
 نیستین من و نفس که تیغ خون آشام  
 شبانه تنها بقراری کربچه گو کام  
 لوس شمس اس شرفان چون برق بزار کام  
 بسکه سو جایگاه شوق پیدا کی با  
 اعتبار ان خض کتیا میام  
 کیا او دو جو سر فرار گرو باد  
 بست کو طریان تنون کافیس و خالی  
 جب گره کجا بودم آدم آورد  
 عشق و انجام کو کونج  
 عیسے دو دای کہ دریا بین جان امیر  
 منوری موقوفانی چھگل دل چین  
 لالہ سان بے زخون میر سے میرا جام  
 و جل کرو عدو کی خادگی ترض دام  
 دیو جانی خاد کے غم سے ترض دام  
 میں کہا سب سے رواں خاص عالم  
 کیا ہو جب کہ لیے سواں خاص عالم  
 سکے پر لا کہ نادان شمس پر داغ خام  
 جان جو ہون خاموش غم  
 نور نہ سکام

نمیز خوب فرشت از سران کتب عشق و فانی  
مری تری ہی نسبت گل و بلبل نمی کتوبن  
برای خوش قمان و خوش حاضران ضرورت کو  
سمجھ کر بول جو بول انہیں پھر باز آشت نام  
نہیں ہر گچھ کوئی ایسا جہان اسکو بچھاؤ  
بغیر از گوزرا ہر گچھ تنہائی کسان سوجی  
محبت کی کروں بھج بل کی قین کر کیا دے  
بخز خون جگر ساتی تہ دیکھا و سٹو اپنے  
جھکایا تھا مجھے زاہد نے کوچہ رنج و ناکا  
شمر دلت جو خواری برگہ ہر اک شاخ تازی  
کسین مہن ماروین مجھے عجب ہی لطف سوجی

محبت میں جی کیسے لیں کیا کیا ہے  
 ترا چلو مرا دلکش ہر نگاہ کی کسائی  
 جو نقد دل تھا سب تو کہے کہ تم چاہا الہی  
 سخن ہیروں سے تھو تو مجھ سے ہم راہی  
 کنہیاں نہیں سمجھیں کہ ہم میرا وہ ہر حال  
 نکیر و منکر و جان و بدن تو پھر معلوم  
 ہستم پریت ہو تو اسکو اٹھالیا جو جان  
 کر مجھ بام بلورین میں ہونہر چرخ سنا  
 مغان نے رحمت دنیا کی جھکوا تیرا  
 بوئے نہر تاج دل میں کہ مجھ کو محل رسوائی  
 چمن میں شبنم گل نگہیں کیا ہے کیا

پراس جو کیا تری ملت کو عارض ہوا تکھون کے  
پیاری بانٹ لی باہم مری تکھون کی منیالی

جس نے ان گھوڑوں کا غمخوہ ہر سر پر ایسا تاج  
خیال لب سر جو یوں نقویں مثال کو کہ کا

میں کہا جس نے سوچا کہ  
 کیا جو جس کے لیے سوچا کہ  
 اس کے لیے بلا کہ نادان چکر والے کو دیکھو  
 جان جو ہوں خاموش تو میری نہایت کی ہے  
 ناز و برداروں کے فخر و عزت کی ہے  
 وہم و لا بائی بندھا لون متقا ست کی ہے  
 دولت بخشش کی شان کیا چھوٹا کی ہے  
 ملک جانتا ہی کی خالق نے نظامت کی ہے  
 ہر کیا سر و فخر و بکا ترے قارے کے حضور  
 ہی تو تیرے ہی کو سزا قاسمت کی ہے

کتابخانه عمومی

کیا جانے کس کس سے تنہا ہو سکی لڑی ہو جس کو چر میں جاؤ کیجو تو اک لوتھڑی ہو

دل اگر ابرو کو  
 جان من تیری تو اس وقت  
 غنیمت شمارا جو کجا  
 کون کو فائدہ تیری کجا  
 ہنسی دیکھ کر سب سے کجا  
 کیا تماشاً ہو کہ سب سے کجا  
 ایسی مجلس من میں نہ ہو  
 جہاں اس کے ہر حال پر  
 قدر





جو یوں لاکھ لکھاتا ہوں دانت پڑو تو چڑھا پھر شیخ مرگ پڑو تو نہر کھنڈ افراساہین بابر غوی ز سر تا پا بے پڑو	رقیب کو تری دی مجھے بندر کی کھڑکی مرید و نوکر یو تو تیا خال و کھڑکی کہ گنگا ستان میر کو یو جو قوم آزر کی
چاہتا ہوں تم تھیں کچھ ہوسنا کی ہے گدرا فسان کا یہاں سے جو چا لائی ہے زخم شمشیر جو دوست کر لذت یا ہے یہ تو بوجہ سنبھل میں نہیں ہے کچھ سر کو ٹھٹھرا کے مصلے پر جو بیٹھا ہے عشق وہ شہر کہ معشوق سوں کی ہے ہوش میں کیونکہ وہ حکاک ہا ہے جسکے ز اہد اور ہشتی پتری تو ہر نظر	کیت خامہ تازی ہر ترا پر کیا کروں سودا چلا دو سے تمام او کی عراقی کی ہوئی ترکی
چاہتا ہوں تم تھیں کچھ ہوسنا کی ہے گدرا فسان کا یہاں سے جو چا لائی ہے زخم شمشیر جو دوست کر لذت یا ہے یہ تو بوجہ سنبھل میں نہیں ہے کچھ سر کو ٹھٹھرا کے مصلے پر جو بیٹھا ہے عشق وہ شہر کہ معشوق سوں کی ہے ہوش میں کیونکہ وہ حکاک ہا ہے جسکے ز اہد اور ہشتی پتری تو ہر نظر	دشمن جو قلعہ گروٹس افلا کی ہے جو ن کمان مریج ہوا جلد عریض کی ہے و نذر کرنی اور تخاص ہوسنا کی ہے زلفت کی کسے مہارت گروہ واک کی ہے کچھ مراقب نہیں پس کیا میں تیرا کی ہے شکر لہر ز جو ہو دی تو زبان شاکی ہے ہاتھ ہے لعل لب یا پر چکا کی ہے ہنسنے بھی میکہہ میں دختر ز تاک کی ہے
غم کہے کا تجھے صبح برا ہے سودا دل میں تین گہر و سلمان کے اگر جا کی ہے	

غم کہے کا تجھے صبح برا ہے سودا  
 دل میں تین گہر و سلمان کے اگر جا کی ہے  
 چاہتا ہوں تم تھیں کچھ ہوسنا کی ہے  
 گدرا فسان کا یہاں سے جو چا لائی ہے  
 زخم شمشیر جو دوست کر لذت یا ہے  
 یہ تو بوجہ سنبھل میں نہیں ہے کچھ  
 سر کو ٹھٹھرا کے مصلے پر جو بیٹھا ہے  
 عشق وہ شہر کہ معشوق سوں کی ہے  
 ہوش میں کیونکہ وہ حکاک ہا ہے جسکے  
 ز اہد اور ہشتی پتری تو ہر نظر  
 دشمن جو قلعہ گروٹس افلا کی ہے  
 جو ن کمان مریج ہوا جلد عریض کی ہے  
 و نذر کرنی اور تخاص ہوسنا کی ہے  
 زلفت کی کسے مہارت گروہ واک کی ہے  
 کچھ مراقب نہیں پس کیا میں تیرا کی ہے  
 شکر لہر ز جو ہو دی تو زبان شاکی ہے  
 ہاتھ ہے لعل لب یا پر چکا کی ہے  
 ہنسنے بھی میکہہ میں دختر ز تاک کی ہے  
 غم کہے کا تجھے صبح برا ہے سودا  
 دل میں تین گہر و سلمان کے اگر جا کی ہے

غم کہے کا تجھے صبح برا ہے سودا  
 دل میں تین گہر و سلمان کے اگر جا کی ہے  
 چاہتا ہوں تم تھیں کچھ ہوسنا کی ہے  
 گدرا فسان کا یہاں سے جو چا لائی ہے  
 زخم شمشیر جو دوست کر لذت یا ہے  
 یہ تو بوجہ سنبھل میں نہیں ہے کچھ  
 سر کو ٹھٹھرا کے مصلے پر جو بیٹھا ہے  
 عشق وہ شہر کہ معشوق سوں کی ہے  
 ہوش میں کیونکہ وہ حکاک ہا ہے جسکے  
 ز اہد اور ہشتی پتری تو ہر نظر  
 دشمن جو قلعہ گروٹس افلا کی ہے  
 جو ن کمان مریج ہوا جلد عریض کی ہے  
 و نذر کرنی اور تخاص ہوسنا کی ہے  
 زلفت کی کسے مہارت گروہ واک کی ہے  
 کچھ مراقب نہیں پس کیا میں تیرا کی ہے  
 شکر لہر ز جو ہو دی تو زبان شاکی ہے  
 ہاتھ ہے لعل لب یا پر چکا کی ہے  
 ہنسنے بھی میکہہ میں دختر ز تاک کی ہے  
 غم کہے کا تجھے صبح برا ہے سودا  
 دل میں تین گہر و سلمان کے اگر جا کی ہے

نظر آن مہوشان کی ہے غلام  
 کی غیب آن بان پر غنی ہے  
 قدر زار و نظر میں سپید لب  
 آتری سی کچھ کمان پر غنی ہے  
 بات اس دل کے دزدکی یاد  
 گفتگو میں مدان پر غنی ہے  
 ایک کے منہ سے جہاں سے  
 پھر تو سو کی زبان پر غنی ہے  
 لب لعل اتنا کوئی کسے جہاں سے  
 کھو ایک کی کان پائی ہو

ہمت پہ فلک کے گرجے چمکے کی	چاہا بھی تو کچھ اپنے ہی دم اور ہم سے
یہ رنگ میں تصویر نہ تیری ہر حرکت	ہم کو نہ کوئی دیکھ سکا دیدہ نعمت

نجلت نے کیا آب صدف کو تین سووا  
 در زری یہ کچھ مار ہوئی تیرے قلم سے

بنیہ کو دور کر مرے سینہ کو داغ سے	سور شب فراق کو دیکھ اس چاغ سے
آغا خط کا دیکھ کے رخصت پر تر سے	شرمندہ ہو بہا چل دی باغ سے
بے باو یہ دھن سخن آشنا نہ ہو	جون غنچہ لب بھلین میں تجار باغ سے
گدرا ہو تو میں کہ بلیل کا اب نگاہ	آتی ہر روی گل کی طرف کس باغ سے

سودا اسودہ پاس ہے ہر از تحت سلطنت  
 اک کنج عافیت میں جو بیٹھا فرغ سے

غفلت میں زندگی کو کھو کر شعور ہو	یہ خواب زیر سایہ بال نیلور سے
شع و چراغ کو مری شب سو دور سے	تو گھر میں ہو مری توانہ حیرانگی تو نہر سے
دل کو مرے سے ہے آہ سحر شکنگی	شعبے کو گلستان میں جیسا ہے سرور سے
بلیل چمن میں سیخ نگہ کی چل گئی	جس گل کو دیکھتا ہوں ہر گھوڑے پر سے
موسے کو کچھ عیسا کی اپنی عداوت سے	گنتے نہیں عقل کا انیس و نور سے

کہ ان کے سے اصفہان پر غنی ہے  
 نے سوئے کفر و دین کا ہے  
 دور را جو کفر و دین کا ہے  
 دین کی شر سے پر غنی ہے  
 دین کی شر سے پر غنی ہے  
 دین کی شر سے پر غنی ہے  
 دین کی شر سے پر غنی ہے

چه چاکر کنیز بدین تن کا جامه کهن بر تنانده ای  
 هاری دولت بدیده محرم عین رحمت از نونوکی  
 عیسکیان از تواج کا هر کیوان صبح کا هر  
 کدرا و هر چه می شاه خوابان که عو یکدم در خواب  
 ز بسکه لوناها ناپایا امین عشق تریر شمشیر  
 قافان امین عشق که هر چه اگر کفر خیرین اگر کجا

حاکم از نیکو سخن معنی سخن بر زبان نهاده ای  
 جو سر نکونان بن آقا آقا تو را کی سوم مراد  
 کونی بیکاری نایج کا هر و یکسایا هر که مراد  
 هونی در آگهی از شاهنوشی طرح کی اگر نوازی  
 عو تو را کام کی ححر کاشیت عین جان و چشمت  
 حوتق دل تها ای تو را در نکالی نهر زبان ای

اگر یہ عمر فخر کی بھی ہو زیادہ روزگار کا طول اس کے  
نیائی لیکن انھوں میں سب و اشتباہ ان کی درجہ

<p>دل کسی سو کہ جب پلٹتا ہے          طرہ زلف شکل چنگل باز          شرہ برگشتہ بیان کا حسن          گل ہر عاشق ترا قسم مت کھا          غنچے بیٹے تو سیٹھ عکس ہے          نہیں شرم اتنی کم زبدا می          کیا کہوں اس صفا و عارض کو</p>	<p>دین و دنیا سے جی چلتا ہے          مرغ دل پر مرے چھپتا ہے          صفت آرام دل لٹتا ہے          یوں گزریاں کہی کا پلٹتا ہے          دل جو کجفر تو کب مٹتا ہے          اس قدر مجھے کیوں دکھتا ہے          دان نگہ کا قدم ریٹتا ہے</p>
---	--

جہاں کہ تو مہرین تن کا جامہ کسین مہرین تن کا جامہ کسین  
 ہماری دولت بدیدہ ہمیں عین عین بدیدہ ہمیں  
 ہیکو یان خزانہ تاج کا ہر کسکوان طبع کا ہر  
 کدرا و ہر بھی شاہ خوابان کو بیکہ ہر کسکوان  
 ز بسکہ ٹوٹا ہوا پانیا مین عشق تیرہ شمع شعل  
 قارنالمین عشق کہ ہم چھڑا کر کھینچ کر رکھا  
 حاد کو نر سیک اسی صفا نہیں مہرین تن کا جامہ کسین  
 جو سر نکوین مہرین تن کا جامہ کسین  
 کوئی بیکاروی تاج کا ہر کسکوان طبع کا ہر  
 ہوتی تو اگر کسی بادشاہی طبع کا ہر کسکوان  
 تو تو کو نام کی جھڑکا شمع شعل  
 حوتق دل تھا تو تیرہ شمع شعل  
 اگر یہ مہر غرض بھی ہو زیادہ زلف کا طول ماسکے  
 نیا ئی لیکن انھوں میں سو و اشفاق ان کی دریا  
 دل کسی سو کہ جب پلٹتا ہے  
 طرہ زلف شکل چنگل باز  
 شہرہ برگستہ تان کا حسن  
 گل ہر عاشق ترا قسم مت کھا  
 غمخسے سے تو سٹے گلن ہے  
 نہیں شرم اتنی کم زب دنامی  
 کیا کہوں اس صفا عارض کو  
 دین و دنیا سے جی پلٹتا ہے  
 مرغ دل پر مرنے چھپتا ہے  
 صفت آرام دل لٹتا ہے  
 یوں گویا کنسی کا پلٹتا ہے  
 دل جو کبھی تو کب مٹتا ہے  
 اس قدر مجھے کیوں کہتا ہے  
 دان گمہ کا قدم پلٹتا ہے

ایک دوست نظر آتا ہے کہ یہ کون سی بات ہے  
 جو کہی تو نہ توں سے مراد ہوتی ہوگی  
 گالی کچھ نہ دے گی سوا ب بات ہوگی  
 باقی ہمارے کئی سوا ب بات ہوگی  
 ان لوگوں کے لئے کہ اس کو ناچا ہوگی  
 ان لوگوں کے لئے کہ اس کو ناچا ہوگی  
 ان لوگوں کے لئے کہ اس کو ناچا ہوگی  
 ان لوگوں کے لئے کہ اس کو ناچا ہوگی

میرے چھوٹے بھائی دین سو دو  
 پاس آئیے جواب ہو دو

جان تو عافریہ اگر چاہیے گھر سے بھگتے ہی تجھے ہر سحر عشق سو ڈر تو وہ خاشاک کو	دل تجھے دینے کو جگا چاہیے تبتل کو اک پیش نظر چاہیے آگ کے شعلے سے حذر چاہیے
--	--

خدا تون میں کہاں ہے خلیق کا کہنہ سو نہیں ہے رطبت سے خالی بے بیر یا کا ملنا بہار ہو تو ہی آتی خزان کی فضا کو نہیں ہے نقش سپر رنگ مٹنا تجھ کو نیجان ہیں یہ تر و خشک کے بیار کئی کوئی مسکتا ہے کوئی تڑپ رہی کوئی بھونک عشق ہو شہر ہے کیا ہو مرض الموت ہو بلبو محب کو نہ تکلیف کرونا لے کی شمع جگنو نہ ڈرا اپنی بڑی گہری خوب دیکھا میں چان چان چان چان چان	غرور و کبر جو ان میں ہوا کجا کہنہ سو بجا نہیں مہل کی تہم قدر عمر کا کہنہ سو جو یہ نہیں تجھ منظور جلد کا کہنہ سو جو کچھ مسج سے ہو تجھے دخل کیا کہنہ سو مر گئے بخت و خیر کان کے دل نگار کئی آج دیکھے تیرے کوچہ کے گرفتار کئی یا رب انسان کو مرنے کے ہر آن اڑ کئی ڈوہیا وین گوہر میں گل گلزار کئی ایسے تو دیکھے ہیں میں گنبد و تار کئی ایک نہ ملان کر کہ حسین میں گنبد گار کئی
---	--

ہونی جو کچھ کی درگت سے یار نہ تھا  
 ان لوگوں کے لئے کہ اس کو ناچا ہوگی  
 ان لوگوں کے لئے کہ اس کو ناچا ہوگی  
 ان لوگوں کے لئے کہ اس کو ناچا ہوگی  
 ان لوگوں کے لئے کہ اس کو ناچا ہوگی  
 ان لوگوں کے لئے کہ اس کو ناچا ہوگی  
 ان لوگوں کے لئے کہ اس کو ناچا ہوگی  
 ان لوگوں کے لئے کہ اس کو ناچا ہوگی

خانہ خراب دل تو ہو لیکن جگہ جگہ  
 خانہ خراب دل تو ہو لیکن جگہ جگہ  
 خانہ خراب دل تو ہو لیکن جگہ جگہ  
 خانہ خراب دل تو ہو لیکن جگہ جگہ

سو دو اس کی صورت کی حکایت کی  
 سو دو اس کی صورت کی حکایت کی  
 سو دو اس کی صورت کی حکایت کی  
 سو دو اس کی صورت کی حکایت کی

سو و افغان کو فدا یہ کیا اٹکھارے  
 نرسا و فغان جہاں عزیز عاشق ہو گیا  
 شیرین نے جو رکبے کیا کو کھن کو سیر  
 کل ہی پڑوس کے تھو لیل حین کینچ  
 یروانہ رات شمع سے آتی جلی کی صبح  
 میں تازہ کچھ کیا ہے کہ پد نامی کو مرے  
 حرمت رکھی نہ رکھ کی فریاد فزتری  
 لو ہو تی تیری سر کے ہو دیوار گھر کی سرخ  
 دل کو ترے نہیں ہو اگر تائب و مجر  
 الفقہ فط کو پڑھ کیہ آن لو کما فیہ  
 شیرین کی ایک بین فرکھوں رنہ بلرا  
 یا شک تو گھٹ میں لیلی کی مجنون سا گیا  
 جاری ہوا تھا خون مرگ مجنوں وقت نہ  
 ظالم کرو رگل کا گریبان ہوا ہر چاک  
 پروانہ کون سا نہ فلاں شام کو شمع

چنان  
 عبا سے زانیہ میں جاگل سکھان کھل کر  
 جب اپنے بند قبائشے جان کھل کر  
 جانمہنوں ایک دین دل پر آئندہ  
 نسو و ایمان میں آکر گئی کچھ نہ  
 اسی پر غم فکر جمع سے مست خون دل سے  
 آخر ہوا گئی نذر گل لغت میں قہر  
 طاشاک آستینان کے  
 اڑیے اب

ہر قوم سے خائفانہ کہ ہر قوم سے  
 معلوم ہے کہ دیوانہ کی حالت کا لاکھون ہن کو  
 ایک کو تر تو زلفت کا لاکھون ہن کو  
 بہت ہمارے خون کی جہنم کو کیا ہے  
 اس بیطرفیہ زخم کو اس کو گوندو  
 اس کا گندہ کاروان ترسے ناہی کو بڑوں  
 میں چمن سے خائف لاکھون جلا دیں  
 دیو ہمارے کہ ہر قوم سے









بولی جان چکی کہیں سے خوشی ہو چکی  
 اس نکلنے میں آکر دل کے خوشی کا پتہ  
 بیان حال کا تو سب کو زور دیا  
 کہیں آکر کے تو اب اس غزل کو پڑھو  
 کہیں آکر کے تو اب اس غزل کو پڑھو  
 کہیں آکر کے تو اب اس غزل کو پڑھو  
 کہیں آکر کے تو اب اس غزل کو پڑھو

جوں غنچہ شقائق خاموش کر دیا  
 جوں غنچہ شقائق خاموش کر دیا  
 جوں غنچہ شقائق خاموش کر دیا  
 جوں غنچہ شقائق خاموش کر دیا

مجدد حال دل کی شاہ پر چکی کہ جسکو شمل پڑا ہوا تھا کیوں تیری چھریاں آستانہ میں شیخ جی کو داڑھی پستی تک اثبات کر کے تجھے ایک بات کہ کنین آتا ہر یاد کوئی تیر میں وقت تجکو	تو نے دکھا دکھا کر اسکا لہو پیا پکڑی کو تیری ان نوکیا اگر دھڑکا ایک چوہاں ہوا یہاں وہ کاٹھن ہیں لیکن نہ کہنے لگیو مجھ پر یہ طوطا اکثر تو دیر کے سر نہ دیکھا میں دیا
---	---

برونے کے تھے سودا تا شیر کیا کنین  
 عالم کے دل کو جن نے خوشاب کر دیا

ارض سہا شفق نے لوہ میں بھر دیا سینا بل پتہ دل پر کرنے لگا تھی جوں گل ہر چھوہ حسن کیا مانی لک کس سے کون بتا کوئی نہ تھک نہ ہی کا دل پر کبھو چار سے تجھ کو نہ رحم آیا یا یہ دھلک جو تجھ کو احسان کش کر دیا اسکی بڑی عنایت اس دل پر یہ چھو سودا سے یہ کیا میں کچھ کر کر ہی کا	یاد دل کو نے جا کر فانی کیا از بسکہ نہ تم اسکا چھا ہوا دیا نیری سو سے تجھ کو اک جام بھر دیا ان کا فون نے میرا دل کیوں لیا آئینہ کو جو میراں دیکھا تو رو دیا اس غلے کے کو تو اپنا وہ کیا دیا جو غنچہ سو جگہ سے پیوند کر دیا خاموشی تو تیری عالم کا جی لیا
---	---

دیا یاد دل کا پھر وہ کچھ دیا  
 دیا یاد دل کا پھر وہ کچھ دیا  
 دیا یاد دل کا پھر وہ کچھ دیا  
 دیا یاد دل کا پھر وہ کچھ دیا

نہری غنچہ شقائق خاموش کر دیا  
 نہری غنچہ شقائق خاموش کر دیا  
 نہری غنچہ شقائق خاموش کر دیا  
 نہری غنچہ شقائق خاموش کر دیا



۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

اب شد زندگی کی باتیں  
 بھنکے دل میں ہر باتیں  
 شکر میں برق کا ہون  
 ام فدا میں ہر باتیں  
 ال گے ہر باتیں  
 ان چاروں میں ہر باتیں  
 لگا دو کون جاکر ہر باتیں  
 محی دیتا ہوں اب ہر باتیں  
 غلجی دینا ہوں اب ہر باتیں  
 غم دوری کی ہر باتیں  
 بھڑائی آن بھڑائی ہر باتیں  
 جو تری زلفوں کے گزرا ہر باتیں  
 جون صدائے گزرا ہر باتیں  
 ناتوانی بھی غیب کی ہر باتیں  
 منت سے بھی غیب کی ہر باتیں  
 جاکر دیکھو ہر باتیں  
 ساری ساری ہر باتیں  
 مختصر ہر باتیں

میں پھر کر سب فسوی ہر ہفتوں میں سید کا درو دل پیارو تھا مارا کیا گھر رہا کرتا ہین عیاد اب پال کر تاجر نہ پوچھو داد کو ہر گز تری کوچہ کا فرادی نہ پوچھو مجھے سیرا حال تک تیا میں کہا چارو تھا کچھ تجھے لیکن اٹھ کر چر گزری رات میری کیو معلوم ہو چھین	نہ کچھ کوئی شہساز خوابا باد کو پچھ جو گزری ضیہ کی اپو شہساز کیا گھر پچھ کرنا بھی جو بھولا ہو سو پوچھ کر اسکے شور و مشین کوئی آواز کیا گھر خدا جانے میں کیا بولوں کوئی غار کیا گھر کہ میری بات کو ڈھب کوئی غار کیا گھر دل پرواہ نہ کا شمع کوئی غار کیا گھر
--	---

نہ پڑھو یہ غزل سودا تو ہر گز میرے آگے  
 وہاں طرزوں کی کیا واقف وہ یہ انداز کیا گھر

جسد تری گلی کی طرف تک پہنچی پہنچی نہ جگواہ مری خال کی خبر تر پے ہر دتوں سے مری جان پر کیونکر چلے نہ رشک کو فالوں سے بچا	میں آپ کو جلا کر کروں خاک تو سہی قاصد گیا تو ان کو بھی بچا ہی ہو سہی کچھ سخت آرزو ہے کہ اب تک لاک رہی اجا نہ تری بدن میں ہر اس رات کتنی
--	--

سودا جو بے خبر ہے کوئی وہ کرے جو پیش  
 مشکل بہت ہر انکو جو رکھتے ہیں آگہی

۹۲  
 بابت عشق کی تکیہ ہر باتیں  
 کی ہر باتیں کہ ہر باتیں  
 سخت رسوا ہر باتیں  
 سکھو سو ہر باتیں  
 جانتا ہوں زبان حال جو ہر باتیں  
 بوتا ہوں یوں زبان حال جو ہر باتیں  
 چپائی کو اور پچھو ہر باتیں  
 سو دھون شمع نہیں گری ہر باتیں  
 بون نہیں آتے ہر باتیں  
 بون نہیں آتے ہر باتیں  
 بون نہیں آتے ہر باتیں

بون نہیں آتے ہر باتیں  
 بون نہیں آتے ہر باتیں  
 بون نہیں آتے ہر باتیں  
 بون نہیں آتے ہر باتیں  
 بون نہیں آتے ہر باتیں

بن نرسا ادب پیدا کر دے  
 بن نرسا سے تم کہیت پیکر دے  
 اس کی اسیری نہیں چھوڑے  
 اس نالو بجا سنا سن آزار کر دے  
 عشق کی دریاں آزار کر دے  
 بن نرسا سے تم کہیت پیکر دے  
 اس کی اسیری نہیں چھوڑے  
 اس نالو بجا سنا سن آزار کر دے  
 عشق کی دریاں آزار کر دے

پر مین حیران ہوں کہ یوں سایہ تراف  
 مسرت و دل و دم در و چلا میری  
 تم گلزار محبت چمن عشق میں تھا

نہ پھر ملک عدم سے کوئی یاری سودا  
 جانا اب ادنیٰ خبر کے لیے ناچار مجھے

اس قدر ایک ہوا ہے ہر دیر لڑکی  
 جل ہوا شمع کو دیکھا جو مری بالین پر  
 شکر صد شکر نہیں میں کی خاطر کاغیا  
 کسی لڑکے کو نہیں سہ کر کسی لڑا لڑکی  
 بدگمانی نہ میرا بے رغ ہوں پودا کی  
 خاک کعبہ کی ہوں یا گرد منہ خالی کی

شیخ و درویش تہ سے زنا رہا جہاں سے  
 بھاڑ ڈالی سے ترے سچ کر ہر حال کی

نہ تپا لب لاس کے خوشید عشق کرتی  
 کہو نے حال سے میری کی یہ تجسرات  
 گیا نہ سہرے مری تاہنوز شوخ و خن  
 نشان کفر سے میری نبی ملاستین  
 نہیں ہر رشتہ تہ تیغ صورت زنا  
 نہ طاقت اب کسی شعل کو ہر شعل کی  
 اگر کسی بھی کہو تو ملے پہ طلب کی  
 بہار خط کی تری ہوئی خزان کہاں  
 ہر اس سخن کی علی الرغم راسی کہہ  
 شمع ہر طرح تھیں ہر دین غم کی

بن نرسا سے تم کہیت پیکر دے  
 اس کی اسیری نہیں چھوڑے  
 اس نالو بجا سنا سن آزار کر دے  
 عشق کی دریاں آزار کر دے  
 بن نرسا سے تم کہیت پیکر دے  
 اس کی اسیری نہیں چھوڑے  
 اس نالو بجا سنا سن آزار کر دے  
 عشق کی دریاں آزار کر دے  
 بن نرسا سے تم کہیت پیکر دے  
 اس کی اسیری نہیں چھوڑے  
 اس نالو بجا سنا سن آزار کر دے  
 عشق کی دریاں آزار کر دے

بن نرسا سے تم کہیت پیکر دے  
 اس کی اسیری نہیں چھوڑے  
 اس نالو بجا سنا سن آزار کر دے  
 عشق کی دریاں آزار کر دے  
 بن نرسا سے تم کہیت پیکر دے  
 اس کی اسیری نہیں چھوڑے  
 اس نالو بجا سنا سن آزار کر دے  
 عشق کی دریاں آزار کر دے



دل کی ہوس نکالے لکھتو کو شیخ نے

پونہ کر کے ریش کو سو ہزار سے

سودا نہ پوچھ کس سے وہ کلہوڑا تھا

ہو دین جو ایک دو تو بتاؤں ہزار سے

مرجان کا نخل ہون پھلون بگ بگ ہا

خجہ طلب ہر مرگ سے ہزار ہوی حرم

مجھ سے بیان نہ کر پیش برق کا کردہ

ساتی سوچ شباب کہ تجھ بن نہیں مجھے

کھو دین مرگ صافی غیبت کی قدر کو

جس خاک میں بیان کردن در شکست دل

سودا جو پرست جہان کہیں اگر تو

ادسکو یہ شل دانہ انگور دین گرہ

قطرہ بچے انھوں کو اگر زہر مارے

شکوہ ہر دور ظالم کر نامرتوتوں سے

پر زنی بغیر دل کر ممکن نہیں کہ ہو سے

ہو فاسد شک ریزان پیش رخسار کے

کبر زور نہ دل ہر تیری خیا توں سے

معلوم حال میرا جھوکتا توں سے

کاغذ کی چھائی بھائی تیری حکایتوں سے

نہایت غریب و بیچارہ تھیں کہ تم کو  
بہت شکر ہے کہ ان کی خدمت میں  
میرا چہرہ پہنچاؤں۔ وہ فغان سے  
نہایت غریب و بیچارہ تھیں کہ تم کو  
بہت شکر ہے کہ ان کی خدمت میں  
میرا چہرہ پہنچاؤں۔ وہ فغان سے  
نہایت غریب و بیچارہ تھیں کہ تم کو  
بہت شکر ہے کہ ان کی خدمت میں  
میرا چہرہ پہنچاؤں۔ وہ فغان سے

دل کی ہوس نکالے لکھتو کو شیخ نے  
پونہ کر کے ریش کو سو ہزار سے  
سودا نہ پوچھ کس سے وہ کلہوڑا تھا  
ہو دین جو ایک دو تو بتاؤں ہزار سے

مرجان کا نخل ہون پھلون بگ بگ ہا  
خجہ طلب ہر مرگ سے ہزار ہوی حرم  
مجھ سے بیان نہ کر پیش برق کا کردہ  
ساتی سوچ شباب کہ تجھ بن نہیں مجھے

کھو دین مرگ صافی غیبت کی قدر کو  
جس خاک میں بیان کردن در شکست دل  
سودا جو پرست جہان کہیں اگر تو  
ادسکو یہ شل دانہ انگور دین گرہ

قطرہ بچے انھوں کو اگر زہر مارے  
شکوہ ہر دور ظالم کر نامرتوتوں سے  
پر زنی بغیر دل کر ممکن نہیں کہ ہو سے  
ہو فاسد شک ریزان پیش رخسار کے

کبر زور نہ دل ہر تیری خیا توں سے  
معلوم حال میرا جھوکتا توں سے  
کاغذ کی چھائی بھائی تیری حکایتوں سے

نہایت غریب و بیچارہ تھیں کہ تم کو  
بہت شکر ہے کہ ان کی خدمت میں  
میرا چہرہ پہنچاؤں۔ وہ فغان سے  
نہایت غریب و بیچارہ تھیں کہ تم کو  
بہت شکر ہے کہ ان کی خدمت میں  
میرا چہرہ پہنچاؤں۔ وہ فغان سے  
نہایت غریب و بیچارہ تھیں کہ تم کو  
بہت شکر ہے کہ ان کی خدمت میں  
میرا چہرہ پہنچاؤں۔ وہ فغان سے  
نہایت غریب و بیچارہ تھیں کہ تم کو  
بہت شکر ہے کہ ان کی خدمت میں  
میرا چہرہ پہنچاؤں۔ وہ فغان سے







با اعتبار شام شام کو دوزخ سے  
 ہمیشہ فکر میں رہا دوزخ سے  
 کہ اس جہان سے کوئی خاک رگدرو  
 تری لگی سے گدڑا ہوا اس طرح ظالم  
 کہ جیسے ریت کی پانی کی دھار گدڑو  
 بین وہ نہیں کہ کوئی مجھے لکھو بدنام  
 بخانے کیا تھے خاطر میں یاد رگدرو  
 مجھے تو دیکھ کے فوج و فوج نمود

کہیں تیرے وہوم پہ بازار ہر تواری یار  
 تینہ ترے ماتم میں نہیں شام سے پوش  
 کچھ اپنے شہر و زرگی ہر جگہ خبر بھی  
 رہتا ہر سدا چاک گدڑیاں ہر بھی

سو و اتری فریاد سی آنکھوں میں کٹی رات  
 آتی ہر سحر ہوئے کوہک تو کھین مبر بھی

نہ مجھے کہ کہ چن میں بہا آتی ہے  
 نہ چھوڑے مڑگان تو دست طفل شرک  
 اثر کیا تر و دل میں مجھ اشک فر تو کیا  
 تری نکالو سچ گھر سے کون جاتا ہر  
 غرور تقویٰ سے کتنو تھوڑے ہی سر تن  
 گئے تھے آپ خداوند سیرانج گدل  
 کرین میں در پہ سے شیخ و بر سر جہ  
 جہان سرکندن دل سخت کا رگدرو

تن گداز میں دل کیونکر تین رکھا سودا  
 یہ آگ پانی میں کس سحر سے چھپائی ہے

ہمارے سپر جام یاد رگدرو ہے  
 لیسیم تیری چھاتی کے پار گدرو ہے

اسی ہی سچ میں فصل ببار گدرو  
 یہ آدمی کی کہ سارا چھری رنگ  
 کہ بابتندہ سے کوہا رگدرو  
 اس ملک کی قضا آہ کب شکستہ آدو  
 جلی کو دم سحر سے جسے حار راوی  
 ایک داغ سے چھاتی کر سر جابو جابو  
 ایک کشتہ تین قدرت خالق نظر آو  
 دیکھو کی وضعت ہو ہیں شرم  
 غنیمت کی طرح کدو کی ہر خنک جگر آو  
 بان تک نہ دل را خلاق ہو جو کوئی  
 سینوں کو دلون سے تو خالق کر تبا  
 دیکھو کی وضعت ہو ہیں شرم  
 غنیمت کی طرح کدو کی ہر خنک جگر آو  
 بان تک نہ دل را خلاق ہو جو کوئی  
 سینوں کو دلون سے تو خالق کر تبا

ظالم کو سدا چاک گدڑیاں ہر بھی  
 رہتا ہر سدا چاک گدڑیاں ہر بھی



[illegible]

جگہ میں شراب خوار کی تشہیر کے لیے  
سودا اور تیسب ہو تو زائد کو خر کرے

اپنا ہی تو فریشتہ ہوئے خدا کرے  
آئندہ تاکوئی نہ کسی سے وفا کرے  
یاں ہم نہ ذمی حیات کو کوئی نفا کرے  
یا لے کی گر مچن میں تو فرشتہ یا کرے  
اس نہ کی مین اب کا کوئی کیا کرے  
گر نیم لب کوئی ترے تلمو، یوں کرے  
زا بر تجھے قسم ہے جو تو ہر تو کیا کرے  
جز بخت اس نہ دے تیج کو ہر نہ دے کرے

بدلتیست ستم کا کوئی مجھ سے کیا کرے  
 قافلہ ہائے فراق کو تشویر ہے ضرور  
 اتنا لکھ آئیم مرے لوح خراپ پر  
 جلیل کو خون گل زین ثایا کروں بجز  
 نگر سناش عشق تیرا یاد و حکان  
 نا اہل ہے کچھ مجھ نہ رہے رستم عاشقی  
 اگر ہوشیار برفقوت مجھ کو بجاویدو  
 کھلیں گریہ و دل اگر ابر بہار کو

پروانه سال و سال بن هر شب جلای کریم

شهر شمس بهمن جان بر تهموری قصه  
آجرا که آنکو چری گشتی بین پوری پوری  
ورنه جایان آن کولای بی تصدیق پوری

ساں پیر تو شہنشاہ گوری گوری  
نیشہ کے گیسں تریب سیکھا تھا دغوی  
آگیا راتا سبز چوان فرد خاتیر کی دھڑ

[illegible]





[illegible]





عجب  
شاید

نہیں کہ یکساں میر سے نالہ جاکا کہ کو  
مستق کو کویر میں جلوہ ہر تاب کا چکا چکا  
وہ ہند رہی کہ نہ کائنات میں یاد لگو  
مستم دیکھ تیرا کیوں دل تباہ بن جاو  
آس دل یہ تجھ رحم قمار کا نہیں ہے  
تسلیاں اس کے اٹھ جاو جو چو کہیں دو کو  
میں بختا ہوں لہزہ کو کہ نہ نام کو  
موتوں کیا عشق کی آتش سر یا ہر چو کہیں  
کسائیں داغ غریب کا جو دل چاہے  
چہن میں بلبوں نوبت پر عشق کو چکے  
کل جو بیٹھا پاس کہ جاتری ہم نام کے  
قائد یہی پیام تو جانو یا رے  
اشراف یا کینہ طلبکار ہو کوئی

تو نگاہ کر مرے مرغ نامہ بر کا دیکھ  
کہ دان اڑی ہو جہان پر طلیق فتوح کے

یہ وہ نامہ انکسار ہے کہ ہر دل پر دیا تو کیا  
اسی تو زمین میں ہر جگہ پھیل گیا تو کیا  
یہ وہ نامہ انکسار ہے کہ ہر دل پر دیا تو کیا  
اسی تو زمین میں ہر جگہ پھیل گیا تو کیا

کیوں مجھے ایسا بنایا کیا کہوں  
ففر سخی چکر چلا دیکھا ہوا کا رنگ  
کشتی عمر مری دیکھے کس کس لگو  
اگر کلی سود دیکھے تو نہ ہر آب ہو جاوے  
جس دل سے دل ہو کھانا زار میں ہے  
محبت سخت بیماری ہو یا رداہ کیا کچھ  
نہو یہ بات لہزہ میں تو کیا آرام کو نہ  
سنی خوش فہمی سر گذشت اپنی تو رو گردانی  
دیا جواب مجھے ترک تنوع نے کہ بے  
کلی مار میں کواکب قمر کو نہ لہے  
رہ گیا بس نام سنتے ہی کچھ شہام کے  
اک شخص جان بلب ہو تر و نظار سے  
دونگا اسی کو دل جو خریا ہو کوئی

جنگد ہر چہ نہیں شہید و شہس کا نام  
بیرہ بختا ہوں کہ اس دین میں کیا نام  
ان سوا ہو کوئی ہے وہاں نام  
اس نام کا جو ہو رے عالم  
مادہ کی از بیکہ جو چہ باہر  
کے کھلا فاقہ جو چہ باہر  
سہا ہوں کہ میں جانیکا مسوقت کہ نام  
درد آن کے سودا و پر دہر کہ نام  
اگر تو ہی حقیقت میں نہ ہو تو کہ نام  
تھا کاہ نقیب کے پیر دہر کہ نام  
بیاغرف آپ ہی میں بنگون پراد کو  
بکجا ہو چکے تو نہیں ہر ہی مشرم  
بکجا ہو چکے تو نہیں ہر ہی مشرم  
بکجا ہو چکے تو نہیں ہر ہی مشرم  
بکجا ہو چکے تو نہیں ہر ہی مشرم

افسانہ کی شہرہ آفاق داستان  
 جس میں ایک عورت کی زندگی کا  
 ایک عجیب و غریب سفر ہے  
 جس میں ایک عورت کی زندگی کا  
 ایک عجیب و غریب سفر ہے

جب سے حسن میں نور آیا  
 غفلت میں رکھا دل غور و لالہ نے  
 سن چشم خسرو سے دل بیاٹھا اٹکا  
 یہ خانہ خراب عشق جس نے یارو  
 تیشہ سے جو کو کہن بنے سر کو چکا  
 دے درد کی دا دکیا ہمار کوئی  
 آس قش غم سے دل یہ کیونکر اٹکا  
 طاقت نہیں نالہ کی اب آس کو تیرا  
 میں دیر و حرم ڈھونڈنے کی یار دہارا  
 دل داغ سو روشن ہوا جب ہم دون  
 جو تیر فاکہ جیسی کہ یہ موجودات  
 اس شمع کیا خوب یہ ہے تحقیق  
 باریک و طویل آئنا ہوا کے پرت

یوں قافانے جگمگا لادان سے  
 جون بجان تہی ناک سے بھلے عروت

ایک نئی شہرہ آفاق داستان  
 جس میں ایک عورت کی زندگی کا  
 ایک عجیب و غریب سفر ہے  
 جس میں ایک عورت کی زندگی کا  
 ایک عجیب و غریب سفر ہے

ایک نئی شہرہ آفاق داستان  
 جس میں ایک عورت کی زندگی کا  
 ایک عجیب و غریب سفر ہے  
 جس میں ایک عورت کی زندگی کا  
 ایک عجیب و غریب سفر ہے

کشتون کا جہان میں رسواں ہر شکر  
 یہاں شکر تو سب کرتی ہیں لیکن سودا  
 کیا جانے بسا ہے آج کے جاگہ  
 جی میں ہر نہ اٹھیے تابہ منج منشر  
 کل آکے جھون نے برد فاسے پا کر  
 سن آج کی بات کیا کہیں گے جھکو  
 اور صورت انسان حقیقت میں خر  
 فر سے ہر کہ وہہ کے خر لٹے کی قدر  
 آکر داب تو انہیں جہان کے ہتھو  
 الطان و کرم کا ہر جہان میں جو کام  
 دنیا جہیں کستی ہر کہ ذل مجھے موڑا  
 وارثی کی سیاہی پہ سفیدی دھڑی  
 اور نفس ملی حوت کو میر کر کر گوش

کشتون کا جہان میں رسواں ہر شکر  
 یہاں شکر تو سب کرتی ہیں لیکن سودا  
 کیا جانے بسا ہے آج کے جاگہ  
 جی میں ہر نہ اٹھیے تابہ منج منشر  
 کل آکے جھون نے برد فاسے پا کر  
 سن آج کی بات کیا کہیں گے جھکو  
 اور صورت انسان حقیقت میں خر  
 فر سے ہر کہ وہہ کے خر لٹے کی قدر  
 آکر داب تو انہیں جہان کے ہتھو  
 الطان و کرم کا ہر جہان میں جو کام  
 دنیا جہیں کستی ہر کہ ذل مجھے موڑا  
 وارثی کی سیاہی پہ سفیدی دھڑی  
 اور نفس ملی حوت کو میر کر کر گوش

کشتون کا ہی بادشاہ اقبال ہر شکر  
 شاکر ہر وہی جسکو ہر حال ہر شکر  
 آتی نہیں غنید جھکو ہر سا پا کر  
 اس بات کو سوئیے کچھ ایسا لکھا کر  
 میں ترک کیا تھا عشق نہیں بھاکر  
 کس منہ سے دکھاؤ گناہ گناہ جو جا کر  
 دوسرے توفیر طلب پوچ و پچس  
 ہے پوچ فریڈ جو نکل جاوے زر  
 ہم چشم کی حوت تجھے سب کی نظر  
 ایزو نے کیا اسپہ بھی گونا مور  
 مجھ فاحشہ پر تو نہ یہ جی چاہہ توڑ  
 ابرات نہیں منج ہوئی ہر جہں چڑ  
 دنیا کی طلب میں جو رہا ہوتا ہوش

اُس جیفہ پر غرانہ اسے دیکھ کے سگ  
 تیرا تو ہم جنس ہر وہ بھی خاموش

کشتون کا جہان میں رسواں ہر شکر  
 یہاں شکر تو سب کرتی ہیں لیکن سودا  
 کیا جانے بسا ہے آج کے جاگہ  
 جی میں ہر نہ اٹھیے تابہ منج منشر  
 کل آکے جھون نے برد فاسے پا کر  
 سن آج کی بات کیا کہیں گے جھکو  
 اور صورت انسان حقیقت میں خر  
 فر سے ہر کہ وہہ کے خر لٹے کی قدر  
 آکر داب تو انہیں جہان کے ہتھو  
 الطان و کرم کا ہر جہان میں جو کام  
 دنیا جہیں کستی ہر کہ ذل مجھے موڑا  
 وارثی کی سیاہی پہ سفیدی دھڑی  
 اور نفس ملی حوت کو میر کر کر گوش

کائنات پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ ہر شے اپنے مقصد کے لئے پیدا کی گئی ہے۔  
 اگرچہ انسان کو علم حاصل ہے مگر وہ اس علم کو صحیح طور پر استعمال نہیں کرتا۔  
 اس کی فطرت پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ انسان کو علم حاصل ہے مگر وہ اس علم کو صحیح طور پر استعمال نہیں کرتا۔  
 اس کی فطرت پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ ہر شے اپنے مقصد کے لئے پیدا کی گئی ہے۔

جہاں پر ہر بندہ نہیں تراہی احکام  
 تجھ سے بچتا ہے ہر جہاں پر جہنم نور و نور عالم  
 باہر میں تیری ذات سے پناہ عالم  
 روشن چون آفتاب مشرق عالم  
 یوں چلے ہے افروں رکھو ایسے سرتیم  
 ہے غلو بہ از قبضام از ہر کریم  
 قدر اس سے کچھ اپنی نہیں ہوتی ہر کم  
 خلقت کی نظر میں نہیں آسکتے ہم  
 اور انکی ہوتی خبر شہادت کی عدم  
 سو دانتے کہ ہاں جان جاناں ظلم  
 میں شیشہ ہوا جان میں ظالم سل تو  
 تیرا دل میں ہوں اور میرا دل تو  
 جب شکل ملاقات کی باہم یوں ہو

اور میں فیض و لطف سے فاسد ہوا  
 تو ام سے دل سے تیرے شادی سرور  
 شاید تری طرف سے نگاہ عالم  
 قائم رہے تا مشرق تیرا جاہ و بلال  
 ہوا لا کا اگر غیب نہ ہو کیا ہی پیچ  
 بندہ گنہ گار ہے لازم لیکن  
 بچہ پھر ہے ہر کو دیکھ کے ہر کو عالم  
 اتنا ہے بڑا ہر کو کیا خالق نے  
 منظر کا ہوا جو قاتل اکبر پر شوم  
 تاریخ وفات کی اندر دوسے درد  
 کیونکر کون تجھے یہ کہ مجھے مل تو  
 جانے گا تب ہی تو اس محبت کی قدر  
 دکھ تفرقہ یاروں کا کچھ بہت پوچھو

دیکھیں ہیں لب زخم کسین سیتے وقت  
 آپس میں جوئے ہیں تو لو ہو تو درد

کائنات پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ ہر شے اپنے مقصد کے لئے پیدا کی گئی ہے۔  
 اگرچہ انسان کو علم حاصل ہے مگر وہ اس علم کو صحیح طور پر استعمال نہیں کرتا۔  
 اس کی فطرت پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ انسان کو علم حاصل ہے مگر وہ اس علم کو صحیح طور پر استعمال نہیں کرتا۔  
 اس کی فطرت پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ ہر شے اپنے مقصد کے لئے پیدا کی گئی ہے۔  
 اگرچہ انسان کو علم حاصل ہے مگر وہ اس علم کو صحیح طور پر استعمال نہیں کرتا۔  
 اس کی فطرت پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ انسان کو علم حاصل ہے مگر وہ اس علم کو صحیح طور پر استعمال نہیں کرتا۔  
 اس کی فطرت پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ ہر شے اپنے مقصد کے لئے پیدا کی گئی ہے۔

کائنات پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ ہر شے اپنے مقصد کے لئے پیدا کی گئی ہے۔  
 اگرچہ انسان کو علم حاصل ہے مگر وہ اس علم کو صحیح طور پر استعمال نہیں کرتا۔  
 اس کی فطرت پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ انسان کو علم حاصل ہے مگر وہ اس علم کو صحیح طور پر استعمال نہیں کرتا۔  
 اس کی فطرت پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ ہر شے اپنے مقصد کے لئے پیدا کی گئی ہے۔

رومانوں کے سپہ سالار جسک جارجا نے  
 چھین چھین کر کھینچ کر اپنے  
 چھین چھین کر کھینچ کر اپنے  
 چھین چھین کر کھینچ کر اپنے  
 چھین چھین کر کھینچ کر اپنے

اس مل کے کنارے جاری رو	کچھ لگی تھی سو جیسا کی تھی
سورج و اجمان اپنی زبان تو ہے	آفاق بین خاقانی ثانی تو ہے
وہ نے لطف کا ہر چند نہیں قحط	پر لطف کا خلاق معانی تو ہے
خاندانہ وہ ایسا ہے کہ عالم کو دے	دار اکونہ تنہا نہ فقط جم کو دے
پہونچا کے ہم دیکھ تو کیا کیا منت	کھاوی نہ آئے آپ وہ اودھم کو دے
جینا یہ تڑا وہ ہم کا اک ریشہ ہے	اور فکر عیشت کی ترا پیشہ ہے
مرتا نہ تو کیا جاسیے کیا کرتا تو	ایم خانہ خراب اسپہ اندیشہ ہے
آنکھوں سے پڑا اشک مرز و جلالت	سرب سے تری پاؤں تلوار تار
ایم خیمہ جن پیار ہو یک ہنس کے بل	کیا دل ہے بھرا کو کہ نہیں بھلتا ہر
کو تباہ نہ عمر پرستی کیجیے	زلفون سے تری دراز دوشی کیجیے
ساقی جو نہ شراب ہر آج وہ اب	پانی پی پی کے غامہ سستی کیجیے
آنکھیں کھینچو کہ جسک دیکھیے	ہر ایک پکچا چاہے کہ آپ ہی کیجیے

آتی ہر لمحے شرم میان یہ دل ہے	
جواں کی ہوجیت سوا کسی کر دیجیے	
آیا ہوں بے تنگ دور رہتے رہتے	لوگوں سے ٹھکا پیام کہتے کہتے

میری تو مراد زید کا ہی ہے  
 انہوں کو ادا غن ترادول ہے  
 ہر وقت میں چہ تو میں ترادول ہے  
 دیکھتے تو ہے موت کی چھل کی ہے  
 کہہ سکتے کہ میں ان کے گروہی  
 اسے خون ناس کی دے گروہی  
 شہادت کو میرے جس جگہی ہے  
 کہا میں کہ لازم ہے کیا قتل ہوا  
 انھوں نے ہنس کر کہو اہی خواہی  
 نیت دل سے غبار غم ہی دھو لگڑی  
 دیکھنا کبھی خواب میں اپنا دوست  
 اس چند غم علم سوسے گزری  
 یا فارسی سے بوجہ اسکا گزری  
 خنوں کسانت کی بددست سنا  
 خود تو نہیں یہ جسک دیکھتے  
 کہ جو سو دیکھتے اسکی تین تین  
 ہونے دو کہ اسکی تین تین  
 ہونے دو کہ اسکی تین تین  
 ہونے دو کہ اسکی تین تین  
 ہونے دو کہ اسکی تین تین

کہ جو سو دیکھتے اسکی تین تین  
 ہونے دو کہ اسکی تین تین  
 ہونے دو کہ اسکی تین تین  
 ہونے دو کہ اسکی تین تین  
 ہونے دو کہ اسکی تین تین  
 ہونے دو کہ اسکی تین تین

اب ایک کی ہورہ یہ نظر اگر کسی کو  
 میں صورت نہ  
 کی بولتی سنیں دنیا میں کیا میں جاؤں  
 کی بولتوں میں سے ایک کا فراموش  
 کی بولتوں میں سے ایک کا فراموش  
 کی بولتوں میں سے ایک کا فراموش

سو دم تھارے میں ادب کی ہجو	لا حول ولا قوۃ الا باللہ
پیٹ اپنا ہر طرح سے ناجد پالے	کو اودہ چیل وہ گلہری کھالے
نیند کچھوٹے نہ چھپکلی زساہا	اُسکے پھر عریض ہوئے ہنر کا لالہ

سویں نامہ  
 قطعہ تاج بانو  
 صنعت اللہ کہ کھتا  
 شہرہ بود

### رباعیات مستزاد

دنیا کی طلب میں دین کھو کر بیٹھے	ہو کر گم راہ
کرنا ہی نہ تھا جو کام سو کر بیٹھے	اس عقل تباہ
ہے عارضی خانہ جسم خاکی سو وا	بڑا شہر و شک
سو مالک ہی اسکے آپ ہو کر بیٹھے	سجان اللہ
طاقت نہیں مرنے کی بہت خبر تویری	گو دل میں تو کمر
کوئی دم کی رفق ہے اب تن میں جیسے	سو چشم میں نم ہر
بھولے ہی نہیں یان کچھ بھیر آتا ہوا	اور جای ہر سدا
کیا مجھے ترا جرم ہوا سا بھد سویرے	جواں تاسم ہر
ہر چند جہان میں کم ہیں دافر ہم ہیں	کر دیکھو گناہ
منزل بھی ہیں ہیں اور مسافر ہم ہیں	ہر شام و بکاہ

کلیات  
 نام  
 پوچھا یہ کیا ہے  
 سب سے کیا ہے دل  
 سب سے کیا ہے عقل  
 سب سے کیا ہے جسم  
 سب سے کیا ہے روح  
 سب سے کیا ہے جان  
 سب سے کیا ہے کائنات  
 سب سے کیا ہے خدا

جہاں دھوکہ دے دیا ہے  
 جہاں دھوکہ دے دیا ہے  
 جہاں دھوکہ دے دیا ہے  
 جہاں دھوکہ دے دیا ہے  
 جہاں دھوکہ دے دیا ہے  
 جہاں دھوکہ دے دیا ہے

# قطعہ خوش طبعانہ

لو کھیلنگ تبت قلندر میں پین لوک منتر جبراد کو کافر باد میں پین پین ہو میں بن بام اسکو کھانج جہان میں کس کر سیر غیاث انکی ظاہر ہر عالم	بکرا کھجہ جہان میں پین پین لوک گور کو گوی چنڈ چنڈ پین پین لوک کہ وہینڈل در چنڈ پین پین لوک لوٹی اور لوہہ قلندر میں پین پین لوک
--	---

# قطعہ بطریق طنز شاعری گفتہ

بوقت صبح مری بلبل طبیعت سے تری ہی جنس کا گلشن میں ایک طائر کہا یہ ہے تری دوستی ہی اسکو تین جو گلستان جہان میں ہوا جان پرور	ہر ایک مرغ جن آن کر لگا کئے ترے ترانہ کو نوع و گر لگا کئے یہ کو حق میں تو ہی جبر لگا کئے تو اسکو حق میں یہ بال ویر لگا کئے
دیا جواب جو سینے بھی بد کہا تو کسا میں آدھے نالہ کو بد گاہ گاہ کتا ہونا کہا یہ سنے مری بلبل طبیعت نے	اب اسکا مالہ جہان بوا لگا کئے ہر ایک بد اسے شام و صبح لگا کئے بڑا مجھے وہ اگر سر لبر لگا کئے

باز بانوں میں اس کی توجہ نہیں  
جدا برادر سے حق میں لگا کئے  
چند چہرے میں اس کے ہر توجہ نہیں  
باز بانوں میں اس کی توجہ نہیں

اسکو بادل میں نہ پین پین  
خسک زمین تودہ لگا کئے  
سے ترانہ کو کافر باد میں  
ہو میں بن بام اسکو کھانج جہان میں

شاعر ہوا ز ندوی کا شاعر وں کا  
مادہ وہ زن نفس یار وں کا  
سقول شاعر اس سے بڑا شاعر  
کئی بے نام شاعر اس سے بڑا شاعر

قطعہ کہ در سوال بادہ چو باد  
دویم کو توجہ نہیں پین پین  
ایک دینا کردہ بودہ  
دین

کہ دنیا ہے طبع کوئی کونست نہ کہ  
 حق کا سلسلہ دیکھ کر اس شہنشاہ  
 نے زمین لاون نظر میں تیرا در  
 شہزادہ نور میں سے خالص برین  
 چھین لینے کا جسک ہو دست زوال  
 تو سپاس ملک سے زوال  
 زور اور نور تو جسک ساتھ  
 حمت و جہاد سے جو پوچھے اگر  
 کہے انسان بنام اسکے  
 فی الحقیقت وہ ان سے  
 جنبش پاس کرے

یوں مناسب کہ خضر واک عنصر  
دیکھا دیرویش کس کو خضر دے  
رو کیے آخرت کو بیٹھا تھا  
دستِ مطلب کو کینچ عالم سے  
بادشہ نے کیا جب اسکو سلام  
اور بعد از تامل بسیار  
دیکھ کر یہ سلوک سلطان نے  
کہا ورویش سے کہ احوال  
مجھ سے خضر کے تین بھائی  
کون دنیا میں آج ہے مجھ سا  
کون ایسا عراب جان میں گود  
مجاو جتا ہے جانتہ نخت  
کہ تو کس چیز سے تھے ہر داغ  
جب سنایہ گدا نے خضر سے  
یہ تو روشن ہے آفتاب کی طرح

۱۲  
 تہذیب بین کیا ہو گی  
 مہینہ ہونے کا حق کہ تو جو کہ  
 غرض اتنا کہ آئی باتوں سے  
 کیا اس بارش کے دل میں  
 چھینک کر سے کسی قدسوں  
 کہ پڑا اوطاق کے اس سو  
 آخر الامر ان سے اٹھانے  
 مال اور ملک سے اٹھانے  
 چھوڑ کر بادشاہ

کیا یہ ہمہ گیر ہے کہ جو اس آجہان پر عین  
مذہب کی سلطنت پر ہے  
قطعہ در بیان ہے  
وہ فکری عقل بیان کی گئی ہے کہ  
کچھ آدمین تو پرین دم گمان پر ہیں  
اس



جو زمین سے بنی ہوئی اس میں جو  
 زمین سے بنی ہوئی اس میں جو  
 زمین سے بنی ہوئی اس میں جو  
 زمین سے بنی ہوئی اس میں جو

قطعہ درج نواب  
 عماد الملک

عماد الملک  
 قطعہ درج نواب

دارکار دو عالم حصول ہر اہل  
 اس میں اس میں اس میں  
 اس میں اس میں اس میں  
 اس میں اس میں اس میں

اس میں اس میں اس میں  
 اس میں اس میں اس میں  
 اس میں اس میں اس میں

اس میں اس میں اس میں  
 اس میں اس میں اس میں  
 اس میں اس میں اس میں

اس میں اس میں اس میں  
 اس میں اس میں اس میں  
 اس میں اس میں اس میں

اس میں اس میں اس میں  
 اس میں اس میں اس میں

قطعہ درج

اس میں اس میں اس میں  
 اس میں اس میں اس میں  
 اس میں اس میں اس میں

اس میں اس میں اس میں  
 اس میں اس میں اس میں  
 اس میں اس میں اس میں

کما دے آپ کو پیشکش سے پہلے غلام  
 کی زندگی دولت و دین بادشاہ عالمگیر  
 فیض کفر و شر و سدا جس سے اور قوی اسلام  
 رہے وہ خیر و شہ و سدا جس سے اور قوی اسلام  
 بہتر و شہ و سدا جس سے اور قوی اسلام  
 جہان پناہ پری از حق شریف و سدا جس سے اور قوی اسلام  
 یہ عالم ہے و عاقبت پری از حق شریف و سدا جس سے اور قوی اسلام  
 اس کی شان فلک و عاقبت پری از حق شریف و سدا جس سے اور قوی اسلام  
 رہے کفر و شر و سدا جس سے اور قوی اسلام  
 قطعہ نمبر ۱۰

قطعه سنہار کیا دوزارت  
نواب ایصف الدولہ  
بہادر

بایست که در این باب وزارت

قطعه سہا را کیا و فتح

تصريح  
شجاع الدوله بهادر  
عاجان بن

کتابخانه

ولم

باغ ولی میں جو ایک روز ہوا سپر گلزار  
 شغل بے بار پڑی سو کئی ٹپری میں شہین  
 سکر اتھا جان غنچہ گل نہ تھا تھا  
 جس جگہ جلوہ نما چشمے تھی سرشار  
 دیکھتا کیا ہوں گے سو کئی ایک شغل اوپر  
 بدم سر و بدم سرست و بدم سر و بدم سر

حیف در چشم زدن محبت یا آخر شد  
رو گل سیر ندیدیم دہار آخر شد

قطعه مبارک باد عید و مرج عالمگیر بادشاه ثانی خلد الله ملكه

<p>نویز زیر فلک چون ہولی ہو شہرہ عالم          دہل بجاکے سنائی گاوی انھوں کے خبر          نقشا حشر و طرب غریب ہن امان          صبا عید یہ حاضر نہ نیست کو لبر</p>	<p>ہلال غنجد ہوا اور گیا یہ ماہ صیام          جہان کی کچ یہ مشہور ہو خبیون کا نام          خوشی و خوشدلی و شیش عشرت و آرام          آس آستان چکر بگیا وہ جدہ گاہ اہام</p>
---	---

فصل فی بیان حقایق و معانی  
الحقیقات است که در این کتاب بیان شده است

اور کرنے تیری بخشش کا بیان میں  
 نگاہ کی میا تا شیر تیری  
 کیا سائل انگ پل میں جو ستے  
 سمجھتے تھے وہ قوم عادی کو  
 ہر اک اپنے تین مردانگی میں  
 ندان آئی جو میدان میں نشین ہیں  
 مقابل ہوتے ہی افواج دین کی  
 بہت سی دست و پا مار کر انھوں نے  
 غرض اس فتح فیروز کی جو جسم

کروں کیا ہی آدھرا زحمت ادا  
 ظلام معدن میں کردیتی ہے فولاد  
 غرور کبر میں ثانی شداد  
 اور اپنی تیغ کو سب قوم ہر باد  
 گئے رسم بھٹا گاہ پیلا داد  
 طلب کرب و دروینہ سے ادا  
 انھوں سے آگ بھاگ انکے ہنر  
 نہ پہنچی روج دروینہ بفسر  
 ہوا دل دوستوں کا خرم و شاد

تولین ہاتھ سے پوچھا سال تاریخ  
وہ بولا ہے یہ فتح نو خداداد

قطعه متبارکباد عمید و روح نواب وزیر الممالک  
شجاع الدولہ بہادر

یہ روز عیدِ عرفا فاقین ہر دمِ تدبیر  
موالی چاہو سولا کونڈ روئیں دیکھ

**قطعه مبارکباد عید و روح نواب وزیر الممالک**

**شجاع الدولہ بہادر**

یہ روز عیدِ عرفاں میں ہر رسم قدیم  
سوالی چاہیے سولا کو نذرین و بکیم

توین ہاتھ سے پوچھا سال تاریخ  
وہ بولا ہے یہ فتح تو خدا داد

کروں کیا ہو ادھر از حد تعداد  
للا معدن میں کردیتی ہو فولاد

ہو کر نہ تیری بخشش کا بیان میں  
بجاء کیما تا شیر تیری

غزوہ کبر میں ثانی شداد  
اور اپنی تیغ کو سب قوم ہر باد

کیا ساصل انگو پل میں جو ستھے  
سمجھتے تھے وہ قوم عاد و سب کو

گئے رسم بھجنا گاہ پیلا د  
طلب کریں دروینہ سے امداد

ہر اک اپنے تئیں مردانگی میں  
نمان آئی جو میدان میں صفیں اہم

آئیں انھوں سے اگر بھاگا اُنکے ہنزداد  
نہ پہنچی روج دروینہ بفساد

مقابل ہوتے ہی افواج دین کی  
بہت سی دست و پا ماری انھوں نے

ہما دل دروینوں کا خرم و شاد  
غرض اس فتح فیروز کی جو جہدم

# نواب وزیر الممالک مبارکبادور نواب وزیر الممالک مبارکبادور

علی الصلح جو غلامین بندہ خانہ سے  
تہہ ہی آستانوں کو کر کے دیل کر دیا  
دو چار گھنٹے ہو کر عید گاہ کر دیا  
کی سٹاف میں پوچھا کہ عید گاہ کی  
پھر اس کے عید گاہ کی عید گاہ کی  
سے عید گاہ کی عید گاہ کی

اعتقاد اپنے لائق انعام  
پایا اک سال کی کمی کا مقام  
پڑھے جا کر حضور میں غلام  
ہوا حق کی طرف سے ایسا  
کہ کہ ہے فرما دے آقام  
۱۲۹۲ھ

کئی تاریخ میں تولد کی  
ایک بعد از حساب کی مین  
لیا اندیشہ نے کہ کیونکر آئے  
تھا اسی فکر و سوچ میں کہ مجھ  
تج اقبال سر پر ہوا اسکے

چلا ہون میں اس جناب عالی کو  
کہ جسکے جنت کو اب عید کی مبارکباد  
وزیر اعظم ہند و نواب عید کی مبارکباد  
ہم کر کے عید گاہ کی عید گاہ کی

## قطعہ مبارکباد و نوروز

ہوایہ سال نور خندہ فیروز  
ہوا اس سال کی ہر فرحت آفرین  
بسان شمع جو تیرا ہے دل بوز  
ترے اعدا کو ہے تیر جگر بوز  
تجھے ہر روز ہووے عید نوروز

تری مغل میں شمع دولت افروز  
تری طبع مبارک کو جہان میں  
فروغ فیض سے تیرے ہر روشن  
نگہ ترک فلک کی باز گشتی  
تفضل سے جناب مرتضیٰ کے

۴۱۴  
کے سے فیض میں ناز عالم میں  
زبان فانیہ کا جسکے نصرت ارشاد  
برجگ گل جو چین میں جان کو درخشاں  
ادسی کے دست خائے تلخ و شیرین  
برائیت اب کہ کو تو بھی کچھ سودا  
چل اس جناب میں گھر سخن کی شعرا  
چل اس جناب میں گھر سخن کی شعرا

## قطعہ مبارکباد و عید اضحیٰ

ہر دوست ترا خرم و شادان ہووے  
دیکھے وہ ترا خاہ اور حیران ہووے

یار بے بہک کہ عید قربان ہووے  
جون دیدہ ندب و سعادت ہووے

خانیچہ کے پڑھنے سے ایجاب  
پیشہ شکر کرانچا میں طبع سے ایجاب  
نشا و عید و شب قدر شادی نور سے ایجاب  
جہان سیکھو جب تک غدا رکھے ایجاب  
سعدت دولت ہر دست دن میں ایجاب  
جی بختی ایام اس طرح سے ایجاب  
کہ چھوڑ دینا کی دے کچھ تہنیت عالم  
۱۲۹۲ھ

قطعة سالک

قطعه مبارکباد و سبکدوشه نواب شجاع الدوله بهادر

منبار کبیرا و سالگرہ نواب محمد خان

۱۵۴ / کوهستان / ابراهیم / فداوند / وزیران

فقط

مجلس شورای ملی

نواب شیخ الدولہ بہادر  
 قلم مبارک باد

ہر ایک عید و خوشی کے لئے  
 بے شمار ادب و دوستی کے لئے  
 غلامِ تہذیب و تمدن کے لئے  
 لکھنؤ کے ایامِ عید و خوشی کے لئے  
 کوئی توفیق دے

قطعہ مبارکباد عید و عید نواب وزیر الممالک  
 نواب عماد الملک بہادر

ہمیشہ آن کے حاضر ہوں انسا  
 صبا و شام پر از بادۂ نشاط عید  
 ہر ایک سال ہوا فرود افتخار عید  
 بچھے قیام قیامت تک مبارک عید

فلک جناب برابر گاہ پر تیرے  
 پھر اگر تیری محفل میں عشرت پیش  
 دونوں سو آنکھ جو تمام اسباب کران  
 اتنی مسند دولت کی تیرے ریانماز

نہایت میں جسے جو شہر آتی تندر  
 اگرچہ محل و گھر تک سمجھوں کہ کدرا  
 پر اس جناب کی شان پائی تندر  
 مگر حضور میں اس عید کو تری خاطر  
 شفا سلامتی تابش لائی تندر  
 قطعہ مبارکباد عید و عید  
 در میں نواب  
 ۱۸۴۸

قطعہ مبارکباد غسلِ صحت نواب احمد خان  
 غالب جنگ بہادر

رکھے قیام تک صبح و درست  
 کسل کو تیری طبیعت کو کھنکھات  
 کہ آج تک نہ ہونی ہو دیگی زرد و زخمت  
 بسان غمہ قبائے کسی کو تر چہ پست  
 سلامت ہر آفاق در سلامت

جہان میں آب ہوا کی موافقت مجھ کو  
 جو کچھ کہ جنس موالید ہو عالم میں  
 پر آب خوشی ہو چھت کو تیری ہمت  
 برنگ گل کوئی بچھو لا نہیں تہا جو  
 غرض و عایہ ہر سودا کی تو سلامت

شجاع الدولہ بہادر  
 جہان میں شادی عید الفصحی کے لئے  
 خوشی و دل میں ہر چیز قاتل کو تان  
 خدا کا عید کا ہے فضل میں بیان  
 کہ جسے نہ سو مخدور تو تیری ہر جانب  
 سدا سطح میں ہر کمال و شرف  
 پین کر وہ جو ہوا کو دل سے دیکھ شکل قربانی  
 کہ دن بعد کو تر سے دیکھ شکل قربانی  
 تری جناب میں ہر دیکھ سب ہی ہر طواف  
 فلک یہ عرض کرتا ہے کہ جو ہر چیز کو تندر

نواب شیخ الدولہ بہادر  
 قطعہ در طرح نواب  
 از خوش حال سکون و بہار  
 عید کو تری قوت و در سلامت

[illegible]

اپنی قوم جہان تک پہنچانے کا مقصد  
 اس بیاد میں سے گذرے جہان عالم کو  
 اس زمانہ سے ہر جہان کو  
 دونوں کو چاہیے آرام ہو جو دونوں کو  
 ہے فقیہ ہو و عیش سے ہو کہم فقیہ  
 شاد کامی میں میرا فقیہ رہی دن اور دن  
 ہندی میں وہ اب آپ کی کر دین عرق  
 دینی ہو کہ نوید اس کی ہوئی تو فیضان  
 پاپا اس بیاد کی ہم دیکھنے کے سال تاریخ  
 ہر اور ماہ سے یہ ایک قرآن السجدین

# قطعہ

چلے تلم کہ حسن خضانتان	در دولت ہزار جو تیرا ہے
ہر عجب طرح کی زیارت گاہ	جس سے تحصیل دین و دنیا ہر
یان علم نہ حضرت عباس	جنہ قی اول سے ترو جو تیرا ہے
اس سب گل زمین میں گھر کی	یہ نظر سر پرش اعلا ہے
اھی خوشا حال ہر کلاس کو	تخلصی آخرت کی سمجھا ہے
شاوہ آفتاب محشر کے	کیا تمارت سے تجھ کو پر ہے
سال تاریخ اس علم کی جوت	ہر تیرا بیاد اس علم کا ہے

شب میں سے طرب سے کج  
 ہے نشہ فری کا ہر سر زمین  
 فوشہ کی ایک سی دین پناہ مون  
 ام غریب و غریب پرور میں  
 از قس اور راگ رنگ شام دوم  
 جہان سودا

## قطعہ عامل خیر آباد

حضور میں جو کوئی ہر مقرب الخاقان	کڑی ہر لطف و کرم مجھ پر ہر عنوان
کوئی قلم سے کوئی ماتہ کوئی زبان	میں چاہتا ہوں تیری ات ہو جان
خدا کے واسطے ہر جا کی جکی احوال	مرا بخیر تو اسید نیست شہر مرسان

## قطعہ عامل شادی

وہ غور سے اپنے سے جو ہم آتش  
 ہو کے پیچھا بخوشدلی شادی  
 بول اچھا بافت از سر شادی  
 ہے ہر آفتاب کے برین  
 قطعہ  
 خیر نصیب سودا ہے  
 ہے چاہتا تھا ایک آتشک پرورد  
 دیو دیوار سے لیکر زون و دیو  
 بیان



پورا حسن و حسن شادان  
 بدی جان و دار شکلی اور شری کا  
 حب لبزیر پنا ہے شب و روز  
 نہیں اس پیش سے کو دور  
 رہا ہے ہر کون سے ہر کون سے  
 جہاں کوئی ایک سے ہر کون سے  
 قریب جس کو گر دیکھو تو گویا  
 صفت جس سے تاجدار خاوری کا

اور شمس ہے جامہ حق سے چلیے  
 بچے موت شراب دہری کا  
 جھکا دی ہے زردی کی  
 صبح میں نعل کے مجھ سے پیری کا  
 روتن تعویذ کیا اہل حبس

صلاست سر بنیاد  
 شاد و سبیل میں رہا اس فلک کو  
 کو تھما او گئی چمک اہل سری کا  
 بنائے پھول آرائش کے ایسے  
 کہ گویا کام سے یہ زرد گری کا  
 لگی وہ ان اشرفی جھونکے کا  
 جہان شلوب تھا گل جھری کا  
 تو جگر اس سے بیان نکلی ہر گری کا  
 کہ ہے جھلجھلک ہر اک سے زردی کا  
 مٹی کشا ہے ہر کون سے ہر کون سے  
 تماشے ہر کون سے ہر کون سے  
 فانی سے تازنی ہر کون سے ہر کون سے  
 دکھایا ہے ہر کون سے ہر کون سے  
 غافل امتار و اج افان ہر کون سے ہر کون سے  
 شایان مانی دغل ہر کون سے ہر کون سے  
 کہ ہے رنگ میں یون شکر و نقل ہر کون سے ہر کون سے  
 کہ ہے فقہر بکست دری کا ہر کون سے ہر کون سے

کرسے تھا جوں مہاسر پر گولی گرد نہ جراسکی رکھو ہے ساز سے برد اگل نور ستہ آگے جنگے تھا گرد نظر جو آج سبز آؤی سونل زرد معیقت کی ہر وہ ہر ایک کی فرد حباب اٹھ جائے ہے بھر کر دم سرد جنون نے سوز لیں آنکھیں وہ ہر مرد	ہسان گل کو نے جیب کی چاک عجب گشتن ہے یہ لیکن کوسے لئے یان سے وہ مہربان دنا لگامت دل کو بلبل اس مہن سے لگی ہوا اسکے دیوار دن میں خوش لب جو پر تو مہکی مچھلتی ہے آنکھ ستار سے غرض اس بیوفا کے
--	---

<b>قطعہ</b>	
عالی گوہر کو شاہ شالمان سے یہ سمجھ کیوں نہ فیض یزدان دے شہر کے بچے کو قلمدان دے	لے کے جب جیسے سو وزارت جب بہر تار یخ غزل و نصب آنکے خان خانان نے سیل سے لے کر

<b>قطعہ مبارکباد کہ بخدا تھی مہربان خان</b>	
جو عاشق ہے محبت یوروری کا کرے ہر خامہ یون صنعت گری کا	صبا اس دم دست کو جات نیست یہ کیو پڑھ کہ سببت نامہ تحسیر

کہ ہے رنگ میں یون شکر و نقل  
 کہ ہے فقہر بکست دری کا  
 کہ ہے مٹی کشا ہے ہر کون سے  
 کہ ہے تماشے ہر کون سے  
 کہ ہے فانی سے تازنی ہر کون سے  
 کہ ہے دکھایا ہے ہر کون سے  
 کہ ہے غافل امتار و اج افان ہر کون سے  
 کہ ہے شایان مانی دغل ہر کون سے  
 کہ ہے کہ ہے رنگ میں یون شکر و نقل ہر کون سے  
 کہ ہے کہ ہے فقہر بکست دری کا ہر کون سے



کہ تو بھی ریکہ جو بانساقان نہ کری  
 وہ آدمی جو بہت دور آدیت سے  
 زبان میں بیان میں لکھان نہ کری  
 یہ سبکے اس سے کہ اسے ایک سو دو  
 شکایت اتنی کسوی کے پیچھے انجان نہ کری  
 یہ چار کر کوئی جگہ اتان نہ کری

زانفت اور ابدیق قائم خان از من چہ پیش چہ پر سید سال تاریخ اوز روی بنا	اگر واصل سادت دوسرا گفت فی الفور ابن جن سووا یا قسم فخر مسجد اقصا
---	---

قطعہ تعریف مسجد

مسجد نور اسے موت و صلوٰۃ گفت سووا بحسب ایمایش بہر بت دور ازین خجستہ سرا	سادت چون مولوی فضل عظیم سال تاریخ او بدین سلیم ان ہذا مقام ابراہیم
---	--

قطعہ

کہ کلام یہ سووا سوا یکے قتل نے کیا جو تجربہ ان دوشون کو بد پایا چکھا آنخون کی جواسی یار دوشی کا بشند بغیر نخل و مسجد چاہیے کوئی نہ کور میں لے ملے نہ ان اختیار عزت کی	کسوی ربط کوئی زیر آسمان نہ کری ہدی کا جن پہ کیطرح گل گمان نہ کری وہ تلخ کام کوزہ ہر دشمنان نہ کری آنخو کا مہر و موت کو دبیان نہ کری دو چار آنخون کو خدا محکوم و جان نہ کری
---	--

قطعہ  
 میں ایک فارسی دان کی کار کا بجا  
 ہوتی ہو بندش شاخ از من نہ بین  
 جو آپ صحیحہ اصلاح شعر کی ہے  
 نہ پائے غلطی کو معادہ میں مجھیں  
 سچا اور زیر فکرت ات میرزا ناصر  
 سلامت آنکور کو حق سدا بہ و زین  
 سوک آنخون کو حق اصلاح کا کس کو دین  
 قبول کہ کرے انکی سبابت نہ بین  
 کیا یہ بعد مال کے دوین جواب نہ بین  
 جو میری بات کا ای بار چکا دوین نہ بین  
 ہو چاہے یہ کہ کو ہند کا زبان ان نہ بین  
 تو بہتر اوس سے لے رختہ کا سر نہ بین  
 دیگر کہ کیجی وہ کیوں شعر دین نہ بین  
 ہمیشہ فارسی دان کا ہر نور نہ بین  
 کوئی زبان ہو لازم از فونی نہ بین  
 زبان فرس پہ چھ خضر حق تو نہیں  
 اگر فہم کو تو ہم دل سے کہ تو نہیں  
 زبان کا مہر سدی کیسے کیا تو نہیں  
 زبان انکی زبان تو دہشت تو نہیں  
 کہان تک انکی زبان تو دہشت تو نہیں  
 زبان اپنی میں تو بانہ میں تو نہیں  
 دیار منہ میں دو چار ایسے ہو گذر  
 حقون سنا نہ رکھا شک کی تو نہیں  
 یہ چنانچہ

# قطعه در شکست نواب ضابطہ خان

خیت رہنے سے بار و جاندار  
نیم افغان کار بگیاں  
ضابطہ خان سے در بخت خان  
ضابطہ خان سے در بخت خان

نکھچہ سید گری کا درجہ  
نکھچہ سید گری کا درجہ  
نکھچہ سید گری کا درجہ  
نکھچہ سید گری کا درجہ

سخن انخون کا سفل کے ہو قابل حسین  
سواد ہند میں وہ ہی ہو بامزہ مکیں

چنانچہ خسرو فیضی آرورد و فقیر  
سواہی انکے کوئی اور بھی ہو پیر

نکھچہ سید گری کا درجہ  
نکھچہ سید گری کا درجہ  
نکھچہ سید گری کا درجہ  
نکھچہ سید گری کا درجہ

## قطعه بطور بند

دل میں پاتا ہوں تری الفت کسا ہونو  
انے جو ہو سی سلمان آو دوری ہونو  
حشر کو دن بھی تو ہو ہو گیا انھیں نہ نشو  
پر جواب سا کجا تجھ دوں ہوں میں ہو کونو  
دھونے سے پانی کر دہ پاک ہوا اہل شور  
پاک کرنے پہ کی طرح نہ ہو سے مقدور  
حق نجاست سے رکھو انکو رگ نفس کو دور  
پانی سے چاہی ہو پاک سویہ کیا نہ کو  
عافیت پانہ زوال کی تب آو و طلبور  
اس نصیحت سے مگر دل شکنی تھی منظور  
سگ مرا بھی جو تھر کاٹی مجھے رکھ مذکور

ایک عاقل نے یہ سو واسکسا اور بند  
نجل العین فقیہوں نے انھیں لکھا ہر  
صحت انے تو نہ رکھاتی و گرنہ ای  
سکے بولاکہ تو امی دوست یہ سچ کتا ہر  
سح سوانکی نجس ہو میں بن جو غصو  
ایسے کہ کیا ہو نجاست وہ کا یہ تارا  
سیریز نزدیک ہی ہوں یہ جو ہر لپڑی ہر  
غیر خروتاب جگر بار ملوث اس کا  
اور جو اس سے کسی جی کو ادیتا ہوئی  
سو تو یہ سگ نہ جدا تھے ہوا زو ہوا  
کا ٹوٹی کا تار سے سگ تو مجھ پر ہوا

نکھچہ سید گری کا درجہ  
نکھچہ سید گری کا درجہ  
نکھچہ سید گری کا درجہ  
نکھچہ سید گری کا درجہ

نکھچہ سید گری کا درجہ  
نکھچہ سید گری کا درجہ  
نکھچہ سید گری کا درجہ  
نکھچہ سید گری کا درجہ

ہر وہی قاری ہے پیر کے مہملیٰ | لوگ کہتے ہیں ہر کتاب ہے

تاریخ	محل وقوع	ملاحظات
-------	----------	---------

میں خبر کی ہے وہ کہے : ایسے | اجمل اس کا مجھے ہے بہت پریم

ایسی غیرت کسی بشر کو ہو

جو میں لیے قدم کو اُس گھر لے کر گیا یا ہر برابر ہو

یوں ہوئی ازل آسمان سے نیا  
تھے واکین زمین کے چھ انکو

جاتے یا بول اب ہے یہ تباہی

ہو کے بے آبرو یسین امیں | آج مجھ کو جہنم جیسے بنا دو

قطعه در تعریف مرغ سبز واری

بہار: کھنگ غر، مسر، آگ، سنس فار کو ! جو مسر، کایر، ہو تو میں، کاکڑ، کاکڑ

ہڑائی میں بھی ماسی کو سیسہ قریب آ

پہلی زبان

سبحم ورواؤا ورواؤا

۱۰۰

من دھگ رہت پکرت بن دول  
پہنیاں کیں تھیں

ان کی ہمار کو دی گئیں  
پہنیاں کیں تھیں

سنگ تو یاد ہے تو نہیں  
پہنیاں کیں تھیں

چون میں اسکا نہیں منسل  
پہنیاں کیں تھیں

<p>تب سے کچھ باہر لے جاؤ مبین          ہوئی کھا کے جو دے چکا کتنی          چھوٹ جاے تو پھر اتر آئے</p>	<p>پہلے سر کے زائون مین          چوڑ لینے کو وہ کرے جھوٹی          کپڑو ہی کپڑو ماؤ سے اٹھا ہے</p>
--	--

سید

ایک پرکہ دونا کہتا دین	بن جی کی جی تن کو بھادین
پانی میں جب ڈوبے ایک	تجی دوسری اسٹکے بیگ
کے پرکہ سون بیک بکار	پھرا دھڑے بودو بے نار

سید

دو ایہوں کی ہے اک پسینہ	کھجے ہے ہونہم و تیسرہ
ایک چر بنادہ ایک پر بند	حرمت طاعت میں پابند
صورت سیرت میں بھی ایک	کھاوین انکو ہر اور نیک
نام میں باہم یہ سخجورگ	فرق سے لیوین کج و نیک
خلقت میں تو وہ سہ نبات	اسم بخنے ہیں حیوانات

[illegible]

موزون ہوئے ہیں  
سب مہیا کھائے ہیں  
افواہ کیا تو بولا لب دازن  
کنا

سونا نار جو دن اور سات  
 رتی سے وہ سب کے سات  
 خالی اس کے کوئی ناخن  
 جو ہے دیکھو اس جگہ ناخن

پہیلی  
 پون چلنے پھرنے کی پاری  
 پون پون پون پون پون  
 پون پون پون پون پون

کرنا نہیں ہے کام تیا س | ہو دے گی کچھ باو تیا س

پہیلی شمشیر

سر پر تھنی کھر پر باز | اس نار کا ہے یہی پکار  
 بیٹے فقیر کرے وہ دو | جب وہ ناری پاری ہو

پہیلی سپر

ایک نار جو نر اسی کالی | جان نہیں وہ پنے بالی  
 ناک نہیں وہ سو گئے چول | جتنا عسفرن تناسے طول

پہیلی جازوب

نیزہ پازون کا ایک ہے لشکر | ایک پکے سے سبہ باندھین کر  
 زہو کرین جس طرف براس صاف | گھر کے گھر کر دین ایک پل نین منا

پہیلی

پہیلی  
 پون پون پون پون پون  
 پون پون پون پون پون  
 پون پون پون پون پون  
 پون پون پون پون پون

ایک نار جو دن اور سات  
 رتی سے وہ سب کے سات  
 خالی اس کے کوئی ناخن  
 جو ہے دیکھو اس جگہ ناخن

۱۰۰

ایک ناریں ناری میں پاری  
آدھی گوری آدھی کا ری ہو  
دیکھو دوا کا ایک بیٹا  
گوئی آئی کا دوا

١١١

بعضی بات کہی نہ جائے  
ناری ہو کہ نہ کھلا

ایک بیچ و کر

مجلس شورای اسلامی  
کتابخانه مجلس شورای اسلامی

دور کے نزدیک اور  
سب سے پہلے

سید عالم برن الہ  
ایک نون دوا اور آج کل کے  
کرکٹ اسٹے کے  
آج ہی سے

سلسلہ سید

١١

ایک بچی سو لائے ہر رات  
جب چوکے پر دے منہ خال

پیتے میں آگے چوکا دھمہ  
سیاہے سو ہو اُس کا کال

ایک ناری کے انچھتر بن	گیا ہے وہ تہا اسے پیر
ہر انچھتر بن وہ فورن	بدلے ہے ایک اور بن
تریا سے یا حبس دو گرا	ہر دو نم ہونا ری سے خرا
سینل انچھتر بن ہوا نرا	دوسرے انچھتر بن ہو مار
تیسرے انچھتر بن ہو تیر	چوتھے انچھتر بن ہو لیر

پیش

ایک بار وحشی اور جل سے  
جانتے جاگ میں دو پانچ کو  
بشتر کا کرکا کرکا کر پڑا ہے  
جو برسات لگا دیے جی کو

پیشانی

سید کا نام

کتابخانه عمومی  
ریاستی



بہار بارہ کابینہ داسا  
چکر کوئی پتھر تار سے لایا

پہیلی جام  
سند ایک سبھی کا بنا  
یابن پون نہ آوے کس  
اس سندر کی ریت دیوانی

پہیلی چار پانی  
سوسنے کی وہ تار کھاد سے  
بنا کسوں کی بان دکھا دے

پہیلی مستی

انزاریان کوئی کوئی بنا کڑی پڑ لوہر کی وہ نار بنائی تانہ کوڑی پڑ

پہیلی از گجھا

آدھار نار نار امانھی جن دیکھا ان لایا چھاتی

پہیلی شمع

سر طرامشیش کا اور گوری سنگت کھڑی کھڑی دوئی کو کھنڈ پڑ

پہیلی گلگیر

گال پھولائے لینا تاکے جب منہ کھولے سر کو کاٹے

پہیلی شمع

چٹھ چوکی پر بیٹھے رانی سریر آگ بدن پر پانی

پہیلی انار اتھپاری

راست سین اک بیوہ آیا

چھوٹوں پاتون سب کو بجایا

گوسے وہ ہو دوسے روکھا

پہیلی گچھا

ایک راجا کس کھڑی

تک کی پسندی پیوسے پانی

لاجن ماسے ڈوبی جاوے

ناتق چوٹ پر دیسی کھاس

پہیلی ٹیکہ

ایک پرانہ کھین اب ساڑھ

سب کسے داکا لیکھ

شاہ وگد امین داکا نانون  
بوجو پریس کی پانچا نہ دگ فون

پہیلی لڑوہ  
کیا دو سال کا ایک کھاد سے  
جا کھلا کاد جا بھا دے  
تول

آدمی کا آدمی ساری  
سبحان کو لایا ات پیاری

سید

ایک ناری بان ویوانی  
سہیلی

پیشانی

پہلی

مہر

ایک پہلا سدا انیلا جو بوجھ تو زندگی

پیشاپہ

پیشاپیش اپکار  
دوا چرخین چار ہر یکا چرخین چار  
پیشاپیش

اسماء

میں اپنے  
سہیلی پر  
آدا بخیز بن کر اپان  
انت انجھ بن جاٹ پنجان  
ن او دے جو گ  
کھجور

۱۰۰

19

五

ای ی علی

پہیلی خوبکلاں

اس بن جب کا کام ادھورا  
وہ لے آخبر پر کہ کہا و ک

تول تال کے کیا پورا  
جو کوئی ہم کو لارود کھاوے

اتنک سی مین دیکھی ناز  
بھلی بڑی ہے داکا ناٹون

چہت ہے وا کو سب سنسار  
بوجھ پھیلی یا چھائے و گائون

پیشگی باز

ہمارے ایک سو پڑکھ کہاؤں  
وہاں آنکھیں تیس دکھاؤں

نت اُچھو بھور مہینا کھاوے  
پھیر من اسکا تاؤن بتاؤن

پہیلی پالی

ایک ناروچھیل جھیلی لوگوں کو سودا کرتی

او پرانی مرد چڑھاوی مردوں پر دھڑکتی ہے

پہیلی وشنام



ہمیشہ شادمان  
 ہر روز خوش  
 ہر وقت دل  
 ہر لمحہ دل  
 ہر لمحہ دل  
 ہر لمحہ دل

ہمیشہ خوش  
 ہر وقت دل  
 ہر لمحہ دل  
 ہر لمحہ دل  
 ہر لمحہ دل  
 ہر لمحہ دل

ہمیشہ خوش  
 ہر وقت دل  
 ہر لمحہ دل  
 ہر لمحہ دل  
 ہر لمحہ دل  
 ہر لمحہ دل

ہمیشہ خوش  
 ہر وقت دل  
 ہر لمحہ دل  
 ہر لمحہ دل  
 ہر لمحہ دل  
 ہر لمحہ دل

ہمیشہ خوش  
 ہر وقت دل  
 ہر لمحہ دل  
 ہر لمحہ دل  
 ہر لمحہ دل  
 ہر لمحہ دل

ہمیشہ خوش  
 ہر وقت دل  
 ہر لمحہ دل  
 ہر لمحہ دل  
 ہر لمحہ دل  
 ہر لمحہ دل

ہمیشہ خوش  
 ہر وقت دل  
 ہر لمحہ دل  
 ہر لمحہ دل  
 ہر لمحہ دل  
 ہر لمحہ دل

ہمیشہ خوش  
 ہر وقت دل  
 ہر لمحہ دل  
 ہر لمحہ دل  
 ہر لمحہ دل  
 ہر لمحہ دل

ہمیشہ خوش  
 ہر وقت دل  
 ہر لمحہ دل  
 ہر لمحہ دل  
 ہر لمحہ دل  
 ہر لمحہ دل

ہمیشہ خوش  
 ہر وقت دل  
 ہر لمحہ دل  
 ہر لمحہ دل  
 ہر لمحہ دل  
 ہر لمحہ دل

ہمیشہ خوش  
 ہر وقت دل  
 ہر لمحہ دل  
 ہر لمحہ دل  
 ہر لمحہ دل  
 ہر لمحہ دل

ایک نہاے ایک تاپن ہارا

ہمیشہ طاق

و این مو کو بھون نہ بھاوے جفت نہیں پے طاق کماوے

ہمیشہ کاغذ

وہ تاشتی ناوہ لڑھا سدا رہے خشکی میں پڑا  
 جیتا لاو پیٹھ پر لے (بھون پانوں پانی میں نہ دے)

ہمیشہ سنگھار

ماں دیت رنگ سادو و سینگ بڑاچہ مارو ناہر سب کین پخت ہر حال

ہمیشہ طلبہ مرونگ

مارے سے دوجی اٹھے بن مارے مر جاوے  
 بن پانوں جگ جگ پھرے ہاتھوں ہاتھ بکاوے

ہمیشہ خوش  
 ہر وقت دل  
 ہر لمحہ دل  
 ہر لمحہ دل  
 ہر لمحہ دل  
 ہر لمحہ دل

ہمیشہ خوش  
 ہر وقت دل  
 ہر لمحہ دل  
 ہر لمحہ دل  
 ہر لمحہ دل  
 ہر لمحہ دل

پہیلی عینک

ایضاً

## پہیلی بندوق

ایک نار دوا این کھاے  
بن بھو جن وہ کرے نہ بات  
نہ پٹھ مار جو رہے کھاے  
بول بول سب بھار جھاے

## پہیلی بندوق

ایک نار دوا این کھاے  
پیٹ مین واسکے ہاتھی جاے  
اس نار کا یہی سبھاؤ  
بن دیکھا تن چھاتی لاؤ

## پہیلی دھوتی

ایک نار دیکھی اردھنکی  
راکھے ہے وہ ٹانگین منکی  
جو دھو بن کرتی ہے کام  
سو ہے واتر یا کا ہنام

## پہیلی آئینہ

ایک مار پیسا کو بھانی  
تن واکو سگر اجون پانی

پہیلی قبلہ نما

ایضاً

پہیلی غریب

پہیلی دودھ دی

پہیلی بادکش

ایک پڑاؤ دو بیکو بھادسے  
بنائین کوئی نہ تود لاؤ

ایک نار دوا این کھاے  
پیٹ مین واسکے ہاتھی جاے

ایک نار دوا این کھاے  
پیٹ مین واسکے ہاتھی جاے

ایک نار دوا این کھاے  
پیٹ مین واسکے ہاتھی جاے

ایک نار دوا این کھاے  
پیٹ مین واسکے ہاتھی جاے

مجلس شورای اسلامی

نہان و بیگانہ چوسنا

9

پہلے پھر

۱۵۰

دارو بخورید عیالات به  
بسم الله الرحمن الرحیم  
بر واکون زنن آن دوده دارو  
پیش از آن که یک پات دارو  
از آن

ایک تہ کے ایک چار  
بن اُن کے دس اُنھی  
تہ کے دس پورک کوں

آن دو جب کہ گایا کرے

۱۰۰

مین کس دیا واکا نا توں	بوچھ پسیلی یا چھانڈو گانوں
------------------------	----------------------------

بوجھ پھیلی یا چھانڈو گائون

پہیلی عرق

وہو چکے سو کئی نہیں ان چھانوں کو کھلا  
 میں تجھ کو چھوڑاں کسی ہون کو فرجے

مین تجر پوچھوں اے کئی بون لگوں جا

پہلی جوڑ

چتر دھسا کی سولہ ہائی  
مرزا بیہندار کے ہاتھ

تین پرکھ کے ہاتھ بھائی  
کبھی نہ سوئی پی کے ساتھ

پہلی قندیل

سہرا باندھا پانوں کا پونگہ اڑا سیکرنا

پیشیت میں جو اکوڑ لگا دی گار میں ایک ڈالی چھائی

پہلی ہندو

اک سواری ہر تیار ہی پر پر طوطا پاک  
الٹا ہاتھی اپنے بھیر ڈالے اوز گلے

اک سواری ہر تیار شی پر پر طوطا پاک  
الٹا ہاتھی اپنے بھیر ڈالے اوز گلے

سیکی بندوبست

سید محمد

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين

جگہ چلا کوئی کھینچے تیار  
دوسری ماری ایک تیری جور

پہلی لوح طفلان

پہلی ناز و چوبی کسان  
اور گات چہل پست کسان

پہلی ناز و چوبی کسان  
اور گات چہل پست کسان

جو پیوی سو پیوی چلت تری ہن لڑکوں  
پر ان ہر ان ہر پیوی چار لڑکوں

پہلی

ایک ناز کے سانج گھنیرے  
جو کی ناتھ اور سینکے پورے  
ایک آنکھ سوچ پچھ گورے  
ایک آنکھ ساکے کن بہنیرے

پہلی بانسری

چکی پیسی ہر پست چنگت اٹھ کپار  
نمان بان ماری سالی ہنسی یہ بپار

پہلی چاکو

بہت کام کا ہے اک نہر  
کبڑا ہو کر گھر میں بیٹھے  
آدھے ڈھیر میں اسکا گھر  
کام کرے نہیں ٹھالا بیٹھے

پہلی دوات قلم

ایک پر کھ اک تیرہ سون کالا  
کالا شہہ کر داسون بھگا

پہلی تاتی یعنی خط

ایک نازات پاتری کچھ کوری کچھ بپام  
بن گیا بختن جان چلی آوت تری کچھ  
آوت تری کچھ دین میں کچھ کو بجاوے  
بجان حاجات ہی دینی اور بجاوے

پہلی

پہلی

پہلی

پہلی

پہلی

نواک  
کیون کیا کرتا ہے جو خاص دعاء  
یہ لکھتا ہے تو سیدہ جون میں  
یہ لکھتا ہے تو سیدہ جون میں  
یہ لکھتا ہے تو سیدہ جون میں  
یہ لکھتا ہے تو سیدہ جون میں





سختی سے نہ بولنا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا  
 میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا  
 میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا  
 میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا

اس اسی کو بھی اکثر اسے لکھتے ہیں  
 موری کے بیج کا اک سٹا جو وہ  
 کو تھپتھپی بھیجیں سیدنا فہیم  
 کہہ کر اس سید کو بوسے طعام  
 گھر گھر دوڑاتی پھرتی جو  
 سون سا تیرنا عاشو سے مین

سیدنا عمار میں یہ مشقاب حلیم  
 فی الحقیقت ہے تو صفحہ مفاک  
 یہاں تو کچھ تیرا ہو ہو ذہن  
 وہ تو ہے مفاک ہشت بین  
 تو ہنس دے اسکو جس کا ہونہر  
 کھڑے سید کے نو آپ کو  
 سرور بھیجے مگر تیرا جیس  
 تیرا پیوستہ سید کہ چوشتین  
 دل خلائی کا کرسے آؤ دویم  
 اس گل مرقع کے سبک ہون مین  
 لہذا اسی نادان ہونہر  
 نام سوزاک پوری تو کھلا ہویم  
 نام سوزاک پوری تو کھلا ہویم  
 نام سوزاک پوری تو کھلا ہویم  
 نام سوزاک پوری تو کھلا ہویم

بھیجے تو ناسوس جن کا تابہر خشک ترکانہیں ہوا و جس جگہ جس گھر میں ہونہر شے کی جگہ یہ ترا سوتی کا ہے قیمت نکلن مرغ ہو دیوید آبادی تو خلق گراصلات کے نشان پر پہنچنا اب نسب تیرا جو اس وضع پر	وہ بھی تیرا بھیجیں میل و ترک وان گھیرے خلق چوب ترک بار کتس بھیجے گا اُس کو ہر ترک پھر بہا کب اسکا سیم دم ترک دیکھ لو ہے لکے بال و ترک پہونچے ہر وہ کو دکھلے گھر ترک پہونچے کب پیغمبر و حیدر ترک
--	---

ریم سوزاک پوری تو شہریر	رحم مادر میں آگٹ کھلا ہو میر
-------------------------	------------------------------

تو نہیں سید کیا میں اتیان جگہ میں اب تیری سیادت کا وضع کو تیری نہیں اب فائدہ بل اگر پاتے ہر آمد کا ترے اسی نبی ہول ترا روز ازل جو کرتا ہوں تو ان اشخاص کی	آل پیغمبر کی کب ہے یزبان سبھے ہن نبوی ملک پیر و جوان کیجیے کر قصد بے تیر و کان ایک گز کے بیچ پھر تو تھا کمان خاک آدم میں اگر ہوتا نشان وہ جو ہن ممتاز زیر آسمان
--	--

اس گل مرقع کے سبک ہون مین  
 لہذا اسی نادان ہونہر  
 نام سوزاک پوری تو کھلا ہویم  
 نام سوزاک پوری تو کھلا ہویم  
 نام سوزاک پوری تو کھلا ہویم  
 نام سوزاک پوری تو کھلا ہویم



نیکو گفتار شایان ہر مرد و بان  
 صاحب خانہ آشنایان ہر مرد و بان  
 بیچہ کے لئے صورت انسان  
 بیچہ کے لئے صورت انسان  
 بیچہ کے لئے صورت انسان

میں کیا فن شاعری ایچسا  
 گوش دل سے سنئے مرا ارشاد  
 سخن اُسکا سخن کے ہوا استاد  
 کہا اُس نے کہ خاتمان ہوا  
 پھینک دی اُسکی کھو دکریا  
 بیت سعدی کی یہ مجھے ہے یاد

فدویا بوسے ہر مین ہوں و ساد آسے شدیداجو ہومرا شاگرد مرتبہ اُسکے شعر کا ہو یہ رفتہ رفتہ سنا یہ شیدا نے معنی کے گھر کو تو نے ویران کر کس طرح سے مین ہوں ترا شاگرد	میں کیا فن شاعری ایچسا گوش دل سے سنئے مرا ارشاد سخن اُسکا سخن کے ہوا استاد کہا اُس نے کہ خاتمان ہوا پھینک دی اُسکی کھو دکریا بیت سعدی کی یہ مجھے ہے یاد
--	--

کس نیاید بزمیر سایہ بوم  
 در ہما از جہان شود معدوم  
 اپنا شاد تو کیونہ کر  
 تیری بولی کا ہوگا مٹھن اثر  
 اُجڑے اُسکی صدا سے کس گھر  
 تیر گولی چلے گی وان باس پر  
 در ثالوتھ اُسکی کھاٹ پہ دھر  
 یہی کہ کہ کے اپنا سینہ دسر

کس نیاید بزمیر سایہ بوم  
 در ہما از جہان شود معدوم

بان سیرا کہا خدا سے ڈر بولی تیری جو کوئی بولے گا آگے کو دیکھیے خدا جانے جس جگہ مٹھی کر وہ بولے گا مار کر جب کوئی گرا دی اُسے چلین کا ندھے پہ دھر تو نہیں کے	اپنا شاد تو کیونہ کر تیری بولی کا ہوگا مٹھن اثر اُجڑے اُسکی صدا سے کس گھر تیر گولی چلے گی وان باس پر در ثالوتھ اُسکی کھاٹ پہ دھر یہی کہ کہ کے اپنا سینہ دسر
--	--

کس نیاید بزمیر سایہ بوم  
 در ہما از جہان شود معدوم

میں کیا فن شاعری ایچسا  
 گوش دل سے سنئے مرا ارشاد  
 سخن اُسکا سخن کے ہوا استاد  
 کہا اُس نے کہ خاتمان ہوا  
 پھینک دی اُسکی کھو دکریا  
 بیت سعدی کی یہ مجھے ہے یاد



داغ جبران شریک چنانچه  
 کا پودا نہ گری شمع شبان جری  
 استغنیایم سے پریشان جری  
 سکا چو بسکے قدر آئینہ دیدن داشت  
 سکا چو بسکے قدر آئینہ دیدن داشت  
 سکا چو بسکے قدر آئینہ دیدن داشت  
 سکا چو بسکے قدر آئینہ دیدن داشت

در فرقت بین آسان بجز کستار  
 کیون تو لیتا ہری جان بجز کستار  
 انچہ کردی تو دلا با خود با جان سن  
 کس نہ کردست چنین کار گویا دشمن  
 مسفت میں جگہ بھی لیا کیلا میں ڈالا  
 کیون ریو دل کہ تو جلائی تر گیا دلا  
 باوری ہری ہری میں شمع کیون میں پالا  
 امین زمان چارہ ہماریم ویتہ بدیریم  
 کمرہ خود کہ گویم وچہ تقریر کنیم

بلکہ پھر تاتھا تو ہر ایک کے گم ہو سوار  
 اپنی مجلس میں نہ دیتا تھا کوئی بجا و بار  
 آیت زمان با کی تو دریدہ مردم شہادت  
 اسے لیرا کی تو دریدہ مردم شہادت  
 پہلے ہی دل کو درستی لیا کہ شمع  
 اب جھڑکے ہوتے دیکھ کر غم میں اس جان  
 دلوں میں کی دل اپنے میں نہ لے لیا جان  
 لیکن ہوا نہیں کیچے غم زار ت با شہ  
 تو آئی کہ غم ماک گذارت با شہ  
 تو آئی کہ غم ماک گذارت با شہ  
 تو آئی کہ غم ماک گذارت با شہ  
 تو آئی کہ غم ماک گذارت با شہ

در فرقت بین آسان بجز کستار	کیون تو لیتا ہری جان بجز کستار
انچہ کردی تو دلا با خود با جان سن	کس نہ کردست چنین کار گویا دشمن
مسفت میں جگہ بھی لیا کیلا میں ڈالا	کیون ریو دل کہ تو جلائی تر گیا دلا
باوری ہری ہری میں شمع کیون میں پالا	امین زمان چارہ ہماریم ویتہ بدیریم
کمرہ خود کہ گویم وچہ تقریر کنیم	کیا کر دل بھی بڑھا ہر محبت کا سن
اس غم و درد بلا بک کستار کس کیون	اب میں تائب بان کو جو میں غامیوں کیون
شرح امین آتش جان و بکلفتن تاکر	سو ختم سو ختم امین را و بکلفتن تاکر
بار تجر رشت کہ سودا میں ایشان جری	تیر و یار کا جوں آینه حیران جری

وہ وہ ایسی ہی دیکھی میں غم ماک گذارت با شہ  
 کوئی یہ ملازدا دیکھی میں غم ماک گذارت با شہ  
 میرا واسطہ جو چاہتا ہوں غم ماک گذارت با شہ  
 میں تو پا جا ہوں غم ماک گذارت با شہ



دیکھا اندھ بھی کچھ ایک نظر پیاہست  
 کن سب بات میان پینے آواز کی  
 جگو دم نہ کہ لذت دیدار کی  
 میت چھانچہ کو بچن پرانے  
 جسے جانب سوداگر کا ہر باقیست  
 بلکہ از لطف باور غم گلشن باقیست  
 مہدی





خسرو آنچه سا کوئی دروان بهم بپوچد تو	باب تخت سلطنت ایسا همین بگلو تو
تجده در دولت پیون و اسلیان آ تو	ای قیامی بادشاهی راست برالاک تو
زینت تاج نگین از گوهر الاسب تو	
و یکد تجده شاه بلند اختر کو بولین نیک بر	آسمان جاها رسه تیرا طوع تا اب
ذات سیر سیر نورانی نسب تیر کی	آفتاب صبح را هر دم فروغی سیدم
از کلا و خسرو می رخسار مه میا س تو	
آسمان کمک گر کوئی پیون زمین سرگزشت	کرد و تیر کی که هر تیر کا جوت
فیض کو تیر قدم کا کسا پیون فیض	گر چه خورشید فلک ششم و چراغ عالم است
روشنائی بخش مشیم دست خاک یا عاود	
مرد بک بر ششم تیر کی مودس خسرو	خاک کو بکی نگم کردی طلای گیسو
اوج دولت کو نه پیون کوئی بن تیر عطا	جلوه گاه طائر اقبال باشد هر کجا
سایه انداز هما از جیر گردن سار تو	
علم کی بحث میں با سیاست ہو کی تو فرمان	اگر سر کر کہ سکتا ہے کہ بقول مقول
حاشیہ تصنیف کا تیر کی نہ لکھیں بر فلک	در علوم تیر و حکمت با ہزاران قلم
انگشت کا ہر رشد فوت از ول و انام تو	

خسرو و آنچه سا کوئی دروان بهم بپوچد تو  
تجده در دولت پیون و اسلیان آ تو  
زینت تاج نگین از گوهر الاسب تو  
و یکد تجده شاه بلند اختر کو بولین نیک بر  
ذات سیر سیر نورانی نسب تیر کی  
از کلا و خسرو می رخسار مه میا س تو  
آسمان کمک گر کوئی پیون زمین سرگزشت  
فیض کو تیر قدم کا کسا پیون فیض  
روشنائی بخش مشیم دست خاک یا عاود  
مرد بک بر ششم تیر کی مودس خسرو  
اوج دولت کو نه پیون کوئی بن تیر عطا  
سایه انداز هما از جیر گردن سار تو  
علم کی بحث میں با سیاست ہو کی تو فرمان  
حاشیہ تصنیف کا تیر کی نہ لکھیں بر فلک  
انگشت کا ہر رشد فوت از ول و انام تو

خسرو و آنچه سا کوئی دروان بهم بپوچد تو  
تجده در دولت پیون و اسلیان آ تو  
زینت تاج نگین از گوهر الاسب تو  
و یکد تجده شاه بلند اختر کو بولین نیک بر  
ذات سیر سیر نورانی نسب تیر کی  
از کلا و خسرو می رخسار مه میا س تو  
آسمان کمک گر کوئی پیون زمین سرگزشت  
فیض کو تیر قدم کا کسا پیون فیض  
روشنائی بخش مشیم دست خاک یا عاود  
مرد بک بر ششم تیر کی مودس خسرو  
اوج دولت کو نه پیون کوئی بن تیر عطا  
سایه انداز هما از جیر گردن سار تو  
علم کی بحث میں با سیاست ہو کی تو فرمان  
حاشیہ تصنیف کا تیر کی نہ لکھیں بر فلک  
انگشت کا ہر رشد فوت از ول و انام تو

خسرو و آنچه سا کوئی دروان بهم بپوچد تو  
تجده در دولت پیون و اسلیان آ تو  
زینت تاج نگین از گوهر الاسب تو  
و یکد تجده شاه بلند اختر کو بولین نیک بر  
ذات سیر سیر نورانی نسب تیر کی  
از کلا و خسرو می رخسار مه میا س تو  
آسمان کمک گر کوئی پیون زمین سرگزشت  
فیض کو تیر قدم کا کسا پیون فیض  
روشنائی بخش مشیم دست خاک یا عاود  
مرد بک بر ششم تیر کی مودس خسرو  
اوج دولت کو نه پیون کوئی بن تیر عطا  
سایه انداز هما از جیر گردن سار تو  
علم کی بحث میں با سیاست ہو کی تو فرمان  
حاشیہ تصنیف کا تیر کی نہ لکھیں بر فلک  
انگشت کا ہر رشد فوت از ول و انام تو

مجلس عمومی  
مجلس عمومی

آؤر دیکھارا  
میں نے اسے حفوظ

ایک دل بود تو یوسفی از غنای دل  
جای دیناس بد دل در گرد

جو چاہو تو کہ گرفتار ہوں میں تیرے پر	باطلت و خلاق تو ان کو رسیدہ ہوا
برہم دوا نہ نگیرند مرغ و انار	
ہر اس حسن نہیں جب میں تو ہوں لاریب	وے نہیں نہیں معلوم سر عالم غیب
جو فکر قیچ میں اب سر کولای محویب	جز ایر قہ نہ توان گفت و جمال غیب
کہ خال ہر دو فانیست و عزیبار	
لبون اگر دجیب نس جوان تو خط کو کھا	چمن چمن میں پڑا شور ہر طرف غوغا
ہر ایک مرغ نے وہی بالی باغ ہو یہ دعا	شکر فروش کہ عمرش دراز باد چرا
تفقد نہ کنند طوطی شکر خارا	
انصیب کر کو سعادت کا تیرے برین دست	جو دیو یں جام تحیم اور کعبہ کا تحف دست
گدشتگان کی طرف نہ کہہ تو دل کو نہ	بغیض محبت احباب آشنا و غیبت
بیاد آر حجاب و دشت چہار را	
اتنی ربط محبت کرے خودانی نیست	بتان کو تانہ کرے خلق کو جدائی نیست
کرگی ہستی کو انکی تو بیوفائی نیست	ندائم از چہ سبب بگ آشنائی نیست
سہی قدان سہ چشم ماہ بیمارا	
کھلے ہر سودا پر راز نہفتہ حافظا	کرستے تو نے ہی شعر شگفتہ حافظا

کے دوستوں میں محمودی ادب کی غنیمت  
اور اکھنڈ طبع کی نعمتوں کا دل پر سلا لگا کر  
میں نے ہم میں جو بچھا یہ جو فیض کی فواری  
غیاں میں غبار کیسے پیدا نہ فسون قدوداری  
جہان کو حق تو ہے کہ چور کے چاہنے والے  
اقاوت میں غبار راہ چکر ہو حق شکر  
غرض اودھ جب چھوڑ کر گیا نیست کامل  
ہم ہر فردہ چھینے نیست بہر وقت خال  
کجا جان دن

ول کو دھو ڈال کر لٹافش کر لو جام بہت  
غصہ بندہ و آنادہین یکہ صروت

پیت آمانش کونین بهکاری مل

چشم غارتگر آرام ہو ایسی ہی کہ بس  
صبر کی غیب سے چھوڑیں یہ نگاہ ان کی

دل کو بیجا تر کو چڑھیں ہر نالے کی ہوس۔ - مائیں مانو دیا نگہ فریاد دہریں۔

ترک ینما کنند غمزدات ازاری دل

کجے سودا دیتی بات جو اسکا بڑا علم  
دل کا اس بن نہیں چارہ کہ یہ جو عاویز

کون اس حال میں انداد کرے یا روئیے

لیست خردواغ که آید پسپرداری دول

مخمس چهارم

[illegible]

نه طوطی چون که دل میر فضایل عیاج

مین چون کاویں استیاری کی ہی بہار ہے	نہ باغچہ اس سرسبز دامن نہ باغچہ اس سرسبز دامن
-------------------------------------	---

بهر جا سیروم از نویس می آید	بهر جا سیروم از نویس می آید
سیروم از نویس می آید	سیروم از نویس می آید

در ایام اسدربان و پسر محمد اسدربان

پہنچا اور وہی ہر نین | چن چنیں اور اور سہ سین

کدام دوزخ است که در آن ایستاده اند و در آنجا خواهند ماند

۹. در بیان حقیقت

وہاں کے لوگ اس کی طرف سے ہرگز نہیں آئے۔

پاکستان کے لیے مسکن کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔



[illegible]

دل کو کشتی در شت کاهن که پانیان پانند  
ازین خرابات سگست دور دستان









کونکے لڑکی کو کبھی نہ دیکھا تھا  
 کونکے لڑکی کو کبھی نہ دیکھا تھا  
 کونکے لڑکی کو کبھی نہ دیکھا تھا  
 کونکے لڑکی کو کبھی نہ دیکھا تھا

بسمند کو فرو و آتش گل هزار رو بھائی	
محبت جب کان عشق میں آتی ہر بہت پر	اگر کو دل الٹی چہ وزن کو نقد دل گیر
اگر تو عاشق صادق چہ جو یہ سخن یاد پر	محبت ہر وہ شاطہ کہ جن در شکل زشت اکثر
ابہ از یوسف بنا کر شرم میں خوبا کو دکھائی	
محبت میں نہیں جو بول اگر زشت نا کار	محبت ہو تو ہون رنگی پر کریش کار
انکہ میں عشق کو لگے ہر وہ نون ایک دیکھ سکا	جواہر سر سرہ چشم مرغ کوہین صبح کو کار
ہر فلک شام کی شمع کی آنکھوں میں مٹائی	
تیز ترین کہان پر شراب عشق چہ سہلی	وہ ہر خوب الٹی آنکھوں میں جو ہر کسک کائی
بہمنہ غیر حزن رشتی اپنا نہیں ہر ذی	کشش دل کی ہوا یہی شکر کہ جو جس مسرور کی
نظر میں حسن طوبی کی حسن سر و بالائی	
دل فرماؤ گھون لیلی شیریں پید تھا	حسین ان نون میں چھ گوت کیں سو پید تھا
وہ لکھیاں تھا حال انکا آنسو ہر پید تھا	جمال ارد و نو کو دلون میں چہ سو پید تھا
محبت میرے خوب زشت میں کی نکتہ سیرانی	
تیز ترین کہ بدوان کبھی الفت کی جان نہ گئی	خرد ہر پش چہ دم مقام شبنم میں نہ گئی
نقہ وہ چہ ہر تفریق کی مدد کی در پر نقی	سنا ہر ربط محمود وایا تاخروہ کی شگفتی

کونکے لڑکی کو کبھی نہ دیکھا تھا  
 کونکے لڑکی کو کبھی نہ دیکھا تھا  
 کونکے لڑکی کو کبھی نہ دیکھا تھا  
 کونکے لڑکی کو کبھی نہ دیکھا تھا

کونکے لڑکی کو کبھی نہ دیکھا تھا  
 کونکے لڑکی کو کبھی نہ دیکھا تھا  
 کونکے لڑکی کو کبھی نہ دیکھا تھا  
 کونکے لڑکی کو کبھی نہ دیکھا تھا

[illegible]

شیراز است ریائی کو بین دور آفریدم  
خاکم خزان کو بهت آرمیدم  
ز جیل قفس زندگان

<p>خضر بن کیکاؤراک ایسا کہ نہ دید نہ شنید گر چہ یہ بات جو فہم خلافت جو یہ</p>	<p>جو کس وضع کا بلوہ شب تار پرید دیگر بامین وزلف اس کی رخ و فہم</p>
---	---

این کرم بهار زن شاخ  
یارب ای کجی

جن نے کچھ نہوں یا رویشستان گل صبح

از ایام گذشته

کچھ بہاراں گزرن ان کو بھی ہونی سوتار  
دیکھتا کوئی نہیں سو دھرم بھر کر نظر

گلاب نیچو غم سے نہ چھوڑو

جلوه نظرون من نہیں دیکھیں چنانچہ کل صبح

کے لیے یہ کہ

اج شادی ہاگردہترین کل نامہ ہر  
میرہ سکھے ہر جو تحقیق سکھے محرم ہے

کتابخانه عمومی

روى ششمین بچہ ہوا ورنہ جو خندان گل و صبح

الذي يمان

هززه گردی در نقطه یونبه اگر شیشه تمام  
 بود میسر بود به سامان تو هر چیز پیش تمام

۱۹۵۱  
کتابخانه مسجد جامع کربلا

دیکھنے باغ میں کہوں ہاں عیسا دان گل و شمع

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم  
موسمًا من موسمي الدنيا والآخرة

مین کون تجھے سزگوش سزدل کز تو اگر  
کیمبر سز و سز برا نخل تم و ابان سحر

انہما ران جا مجھے  
تو بیاں زو عالم ہی در  
تو بیاں زو عالم ہی در

انجمن توحید و کمال و انوار و نور

من از تو

١٠٠

کے لئے جو کہ

۱۰۰

نفاذ و سبب

میں نے اپنے آپ کو بے پروا کر دیا۔

فایز علی

۱۰۰

میرزا قوام

١٠٠

مجلس

2

三、





# منہاج

ست پوچھو ہری دل کا سر پر مر ٹھانا	منہ کر کے سیکھو ہر صبح نکل چلنا
جب رات کہ ہوتی ہے پھر تیرے منہ کلنا	ہر روز کا وہ مرنا ہر رات کا چلنا
کیا کام کیا دل نے دیوانیکو کیا کہی	
تقدیر کے لکھے کو امکان نہیں ہونا	تقصیر نہیں دل کی قسمت کا بڑھونا
ہر چند سلیم ہے اب جی کو نہیں بھونا	لیکن مجھے آتا ہے پھر پھر کہ یہی دنا
کیا کام کیا دل نے دیوانیکو کیا کہی	
اس جیسے سہتر تیرا بت چل رہا ہے	جل بھیجے کہیں جا کر یاد و کہیں ہے
کس طرح کثیرین اتین کس طرح سخن بھرے	مجھ میں نہیں آتی ہر حیران ہوں کیلئے
کیا کام کیا دل نے دیوانیکو کیا کہی	
گلشن میں باز کے یوں عمر کٹی ساری	ہر ایک طرف پھرنا کرتے ہوئے خود خاری
آزادگی میری بھی سردار ہے بھائی	انصاف کرو یا رو میں اور گرفتاری
کیا کام کیا دل نے دیوانیکو کیا کہی	
جو مجھ پر گذرتی ہے سحر و نہیں بہنا	خون جگر آنکھوں سے دامان تک بہنا
جواب کوئی ہو چھوٹھو دیکھو کیا کہنا	وینا نہ جواب اسکو کہنا تو یہی کہنا
کیا کام کیا دل نے دیوانیکو کیا کہی	

منہ کر کے سیکھو ہر صبح نکل چلنا  
ہر روز کا وہ مرنا ہر رات کا چلنا  
کیا کام کیا دل نے دیوانیکو کیا کہی

تقدیر کے لکھے کو امکان نہیں ہونا  
تقصیر نہیں دل کی قسمت کا بڑھونا  
لیکن مجھے آتا ہے پھر پھر کہ یہی دنا  
جل بھیجے کہیں جا کر یاد و کہیں ہے  
مجھ میں نہیں آتی ہر حیران ہوں کیلئے  
کیا کام کیا دل نے دیوانیکو کیا کہی  
گلشن میں باز کے یوں عمر کٹی ساری  
ہر ایک طرف پھرنا کرتے ہوئے خود خاری  
انصاف کرو یا رو میں اور گرفتاری  
کیا کام کیا دل نے دیوانیکو کیا کہی  
جو مجھ پر گذرتی ہے سحر و نہیں بہنا  
خون جگر آنکھوں سے دامان تک بہنا  
وینا نہ جواب اسکو کہنا تو یہی کہنا  
کیا کام کیا دل نے دیوانیکو کیا کہی

منہ کر کے سیکھو ہر صبح نکل چلنا  
ہر روز کا وہ مرنا ہر رات کا چلنا  
کیا کام کیا دل نے دیوانیکو کیا کہی

تقدیر کے لکھے کو امکان نہیں ہونا  
تقصیر نہیں دل کی قسمت کا بڑھونا  
لیکن مجھے آتا ہے پھر پھر کہ یہی دنا  
جل بھیجے کہیں جا کر یاد و کہیں ہے  
مجھ میں نہیں آتی ہر حیران ہوں کیلئے  
کیا کام کیا دل نے دیوانیکو کیا کہی  
گلشن میں باز کے یوں عمر کٹی ساری  
ہر ایک طرف پھرنا کرتے ہوئے خود خاری  
انصاف کرو یا رو میں اور گرفتاری  
کیا کام کیا دل نے دیوانیکو کیا کہی  
جو مجھ پر گذرتی ہے سحر و نہیں بہنا  
خون جگر آنکھوں سے دامان تک بہنا  
وینا نہ جواب اسکو کہنا تو یہی کہنا  
کیا کام کیا دل نے دیوانیکو کیا کہی









سوارزدہ چیل میں نو پچھڑا رہا ہے | پر غم ہو پچھڑا ہوا ہے سوئی جم سے آگئی

پھر چند کر کے تم سے ہم اظہار رکھتے

دلیلی بر کینا قیسمین جرح و جحد بجا گیا۔ دلال کون ہاں تھے اُس سے روایا گیا۔

تو کوٹریوں کے سولے سوا تھو گیا | قیمت نہ ایک دل کے تو ظالم بچا گیا

یوسف کے ہاتھ ملتے خریدار رہ گئو

شب تین کی تھی وہ غوری تم کو ڈھونڈتا تھا۔

اکا پڑی انوی ہو پھر

عجیب کاری سے اپنے وہ ہوشیار بن گئے

منہ ان کو اسے اتھو یہ کون سا نیکو شخص ہے  
لیکن (ہمارے) مات کوئی ماتھو تو

ایماندارم تو کشتای تو سه بار تو دگر

ملنے کو تیر تو غیر ہے ہم تن کے رہ گئے

اترے کے چرہ شکستہ و جل چکر رو گئی | دیوانے ہوئے تنکوں ملک چکر رو گئی

لیا گیا ستم یہ ہے کہ ہم اسی پارہ کئے

نورانی بیسی کوئی کدو میں لائق جیسا | بے غیر لی تو اپنی سمجھتے ہیں خود نما

میں نے اس کے لئے دعا کی ہے کہ وہ جلد صحت یاب ہو۔

مونس

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible][illegible]

میں نے اپنے اٹھارہ بیس دیواروں پر ایک گڑھ

غلام سے دل میں قادی سالاد ہو کہ نہ دانی  
 اس راوی سے دل میں نہ کر نقش خجیان  
 کسی بی بی نے بگو تا جی ہر کیوں دان  
 حال میں سست رہا تو سدا ای نادان  
 غم کی ہوتی تھی نہ ہوا کی کچھ کام  
 غم کی ہوتی تھی نہ ہوا کی کچھ کام  
 غم کی ہوتی تھی نہ ہوا کی کچھ کام

## مخمسبت و سوم

ایک تاریخ جو کبھی تو پڑھا کیا کچھ	کیا کون ہیں کہ سوخ لڑکھا کیا کچھ
وہ تو وہ نہیر فلک چھوٹا کیا کچھ	مہتاب آگے نہایت ہو کیا کیا کچھ
تو بھی ہم غافلون نے ک کیا کیا کچھ	
کیا کون تجھ کو میں نقصان کی اپنی تین	پانی چہو نہایت ہے جاگ انھوں میں
راہ بیچاروں نے پانی نہ کہ وانشکین	دل جگر جان یہ بے دست ہوئی سینہ
لکھ کر آتش دی محبت نے جلا کیا کچھ	
کیا کون میں کہ تر عشق میں کیا کچھ ہوا	جیسے کتا ہر کوئی نہو تر اصفافا
زندگی کے غرض اباب سب کچھ نہوا	دل گیا مہر گیا ہوش گیا ہی کیا
شغل میں غم کے تری ہے گیا کیا کچھ	
نامہا گر وہ میں چاہا بہت ہی بگفتا	نہ سے عشق کی مچ پاس سماع بازار
شکر صد شکر بدر گاہ خدا بلکہ ہزار	حسرت واصل و غم جہر و خیال آزار
مر گیا میں یہ مری جی میں رہا کیا کچھ	
عشق بازو نہیں مرا کیونکہ نہو جانا تھا	کوئی جگ میں نہ رہا کچھ عشق

ایک عالم نے فرما دیا کہ نام مرست  
 داو داو ہے میان جگو تو قیاسی  
 کوئی بات ہی ہر ترست سے کہ سنگدلی  
 طوف محبت کی کہ سننا نہیں تو ایک مری

دہلی ۴۶۲  
 دہلی ۴۶۲  
 دہلی ۴۶۲

ایک لفظ اس میں ہے اب کہ ہو جائے نقصان  
 کہ ہوں کیا رہے شوق کی کہنے لگا کیا کچھ  
 کہ ہوں کیا رہے شوق کی کہنے لگا کیا کچھ  
 کہ ہوں کیا رہے شوق کی کہنے لگا کیا کچھ

اور سب کے تئیں محل بھی نکال کر دینا  
 اس میں کچھ اور بھی دینا چاہئے  
 اور سب کے تئیں محل بھی نکال کر دینا  
 اس میں کچھ اور بھی دینا چاہئے

آخر عاشق کو اس کی محبت میں جبروت کے ساتھ  
 جب ملا ہے تو کیا کام تھا اس کے  
 دوزخ سے آخر کے جبروت کے ساتھ  
 اس کے پسند میں جبروت کے ساتھ  
 اس کے پسند میں جبروت کے ساتھ  
 اس کے پسند میں جبروت کے ساتھ

میسے ہم آؤ تو سو وادہ میں نیا سو کر	لاؤ اس باہن کی جبر کے گویا نر
دور افلاک فریاں نشو و نہادی کے	ایک غروم سے میر ہین نیا سو
دور نہ عالم کو زمانہ نے دیا کیا کیا کچھ	
محسن نسبت و چہارم	
لے کشو بکشو ہو کیوں بھڑال انکار کرنا	کچھ مجھے کام نہیں بادہ گناہ کے
ہو رکھو ذوق ملاقات میں غار کے ساتھ	جی میں پسین نہیں مریں تو گئیں باہر
سر شگشا ہوں پڑا اب دو دیوار کو ساتھ	
کیا کیا وعدہ کیے تھے میرے کو میرے دان	کہ شگشا تھے میرے چہرہ گرا در آب دان
سو تو ان چہروں میں اک پزیر نہ کی تو میرا	یاد رکھو تھے میرے لالہ و گل میں ہو کمان
سر شگشا توبہ آیا تھا میں کے سار کے ساتھ	
ہم کو تو قید نفس کی نہ تھی کچھ تم سے سید	کہ میں نام میں لا کر کروں غلام
فصل گل حیف ہو جاتی ہے چمن میں میری	ہاوی میا دیہ انصاف سے تیرے کھانا
اس قدر غلام و ستم اپنے گرفتار کے ساتھ	
عند لیبروں کے زمرہ عالم کو بھلا	آفری کو سر دینے میں میری کھلا

اس کی کو اور تم کو کم کر دیا ہے حال  
 اس کی کو اور تم کو کم کر دیا ہے حال  
 اس کی کو اور تم کو کم کر دیا ہے حال  
 اس کی کو اور تم کو کم کر دیا ہے حال



\_\_\_\_\_



میں نے کہا کہ جو کچھ میں نے دیکھا ہے وہ سب  
میں نے اپنے دل سے لکھا ہے اور میں نے  
اپنے دل سے لکھا ہے اور میں نے اپنے دل سے لکھا ہے

میں نے کہا کہ جو کچھ میں نے دیکھا ہے وہ سب  
میں نے اپنے دل سے لکھا ہے اور میں نے اپنے دل سے لکھا ہے

لفظ سے ربط لازم کو جو میں بھرن	چشم کو آہو میں شاخ یہ بہت نکرین
۶	ابر دو کو تیغ سوشنیہ نہ دین پرستقل
ریش بابا جو سنی ہے کوئی قسم انگور	شانہ و وسدہ بن اسکادہ نہ لاوین غور
ربط الفاظ کو معنی سے نہ دین مقدر	لف و نشر انگور تب جو ہرگز نا منظور
برام پور کی یہ کشاری لکھنیں اور ستیا کیل	
لفظوں کو ایک معنی نہ ہو غنوم کہیں	آفرین کر زمین قفہ ہو تو ہوں میں کہیں
کور عرفی سے طلب کر میں جا کر تین	زلف و عارض کر چاں مانیں کہیں تین
شب شود نیم رخ درو شود مستقبل	
ہو عبارت میں کہیں انکو جو لفظ درو گزرت	آستین لاکے نکالیں میں تھنیں سرگوش
معنی پوچھو تو یہ بھیجنا میں کہ چھل چوشر	پادی مطلب کبھی مذکر نہ صاحب ہوش
لفظ لفظا نکا اگر دھو نہ جو وہ لیکر شغل	
یاں ملک ان میں باد گرا سچہ ہوش	زلف کو واسطے بندہ جا کو میں شپ کل
چشم کے وصف میں گو ہو دی ہو کر	نہ تلاش انکو سخن کا سا کہ حسین یہ تہر
باندھیں لب کو جو نہ انکو تو میں کو نقل	
عالم ربط میں تھا آنسو تو میرا نہ تھا	جام و دھام کا شعر میں انکا شاہش

گفتہ بود  
آئی کہ طے ز قفہ اجبہ کردہ  
گویا زبان ہر سخن و خدا کردہ  
چندین خلل بننے و ان کی کردہ  
ایسی چنی خامی کہ چہ بیدا کردہ  
جس زبان سے جو کی سادات کی تہو  
اس کو تو فن شعر کے بتلا دیل اصول  
در طفت این لب است کی بات تو تہو  
بیکاد کردہ خصم تو داد کردہ  
ہفت کی نئیات کو اصول نہ دیکھو  
جلدی جلا دی اسکی وہ اثبات کر کردہ  
پوچھو اگر وہ کیا میری قصیر تو یہ کہ  
ای زیادہ کہ تو شہزادہ کردہ  
ای زیادہ کہ تو شہزادہ کردہ  
ای زیادہ کہ تو شہزادہ کردہ

یاد دہان دین نہ توان کردہ  
نقصیر کی کہوں میں تری آں بی زمین  
کہا گوین کا یہ میری ذکر منہ  
یاد دہان دین نہ توان کردہ  
نقصیر کی کہوں میں تری آں بی زمین  
کہا گوین کا یہ میری ذکر منہ

بان بک ہوئی بہت مہنہ نکل تری زبان  
 من ہم جہ نیش کہ چارہاں دلا  
 جان توڑی والد بہار خان  
 این لہجہ را گو کہ را استاد کردہ  
 شہزادی تھانہ پای تراودنہ آملی  
 دہ خوس گمنل گوی ہوگا تو کا ملی  
 کو نان کو کو فون مکتے پتہ تری زبان  
 ہرگز کے نگویست آغا علی شہ

لغت خدا کی بھڑو تھنہ سنجہ قلیبان	ملکت کہ ہووہ لعل اب خود بھی بران
آزبروہ اش ز خجرید اد کردہ	
اکدم تری چچا کونہ دیتی تھی خلیچین	دارالامارہ آگہی کستی تھی دن درین
چکار تھی وجہ لغت ہر فرضین	کام نیریدہ دادہ از کشتن حسین
بنگر کر اہ قتل کہ دل شاد کردہ	
ناما تری نے پاکو جی اہل جرم پست	یون کر بلا کہ بن سہرچہ جوں شہر پست
ہراک نے اس لعین سہو کما او شکم پست	بہرے کے کفار درخت شقاوت است
دریاغ دین چہ با گل و شمشاد کردہ	
ہوگا فرشتگان مغرب کا جب رود	قتنا کیسکا تو کہہ دین شیعہ مون ای ہود
دینے وہ یہ جواب چلا کر تری نمود	چندین ز شیعہ بودت اعدائے عیسیٰ نمود
آخر عمل بہ سنت اجداد کردہ	
لغت بڑوں کو اپنی جو کراہی لعین	ہر مومنوں کی بہت خوشامد نہ پادین
ایمان ہو تری تو نہ سادات سہو مکین	از زاد ہا سے طبع تو معلوم شہدین
دنیا دین تو ہر و بر افتاد کردہ	
جیسی یہ جو تو نے کی باشد کار کست	شاعر چھٹ اسکا شہر نہ دیکھا نین است

پتہ نکل روان شہزادی زبان  
 من ہم جہ نیش کہ چارہاں دلا  
 جان توڑی والد بہار خان  
 این لہجہ را گو کہ را استاد کردہ  
 شہزادی تھانہ پای تراودنہ آملی  
 دہ خوس گمنل گوی ہوگا تو کا ملی  
 کو نان کو کو فون مکتے پتہ تری زبان  
 ہرگز کے نگویست آغا علی شہ

۴۶۸  
 مکتبہ

وہ دن تھے جو ہر کوئی کتا تھا آپ کو  
 دینے نہیں ہو بس تو گالی ہی ایک د  
 غصہ سے اب کہو جسے چھینوں جیگا  
 کالہ بین کہ اگر تو ہو جسے چھینوں جیگا  
 با دو سندل شہر چنیاں تین تین  
 جیسا کہ



# منہج

منہج کی جو جوئی نازنین حال غم فتنہ خور  
دل سن چہ زین حال غم فتنہ خور  
جس کو کی جو جوئی نازنین حال غم فتنہ خور  
دل سن چہ زین حال غم فتنہ خور

جب معلون کو باپ تراش کر تھکا	سمجھا کہ اس شکر سے نہویں کس جہا
جھنجھلا کے اس عریضے تختہ کیوں کہا	آزبگو نہ لے سیرا میں وضع تابجا
کوئی راگر دکا نیچہ قہر اور کردہ	
سیدالین کہ بھری تھا آویں دیوید	قالب تہی کرے تھاب تہی نارسید قہ
کرتا تھا عشق تو دیکھو تھاجت کی سید قہ	نا نصف گیر رشہ زد دست بریدہ تیغ
فی الفور قصہ رستم و پهلاد کردہ	
کم ظن کس قدر تو ای بھڑوی جیلہ جو	مارے اگر پیش لو لگو کہنے آپ کو
میں وہ سپاہی ہوں اژدہ رستم سوز	وریشات گزیدہ راشا لے گفتگو
شاعر سدی و مرثیہ ایجاد کردہ	
مر کب نہیں ہر اس پر ابلکہ ہر وہ شک	بے آئین ہی ہر وہ جو نہ کھتی ہوشک
کھینچو تو دل ہر وہ جو چاہو چڑھو تو شک	در گہر کم گردش چہ نفس سوختی چوشک
خز کرہ را تو کرہ حد اور کردہ	
آری زنجیل جو چھری سو و اس حوت رشت	کتون کتاب پٹائی تھہ نہ کو ملک و است
پھر گھر جو کھایا تو زنیوا سکی باز و است	بات شد شمع سوختن و کشتہ ر و است
مدوح خلق را تو زیدم یاد کردہ	

کما ان نفس سرفراز کی جو جوئی نازنین حال غم فتنہ خور  
دل سن چہ زین حال غم فتنہ خور  
جس کو کی جو جوئی نازنین حال غم فتنہ خور  
دل سن چہ زین حال غم فتنہ خور

منہج کی جو جوئی نازنین حال غم فتنہ خور  
دل سن چہ زین حال غم فتنہ خور  
جس کو کی جو جوئی نازنین حال غم فتنہ خور  
دل سن چہ زین حال غم فتنہ خور

منہج کی جو جوئی نازنین حال غم فتنہ خور  
دل سن چہ زین حال غم فتنہ خور  
جس کو کی جو جوئی نازنین حال غم فتنہ خور  
دل سن چہ زین حال غم فتنہ خور



آتش کی شمع کیان نوال کی شمع کیان  
 شمع مادیہ سودا کے پیر چار شمع  
 آتش کی شمع کیان نوال کی شمع کیان  
 شمع مادیہ سودا کے پیر چار شمع

میں مل رہی تھی کتا ہوں اگر بحث کر	ہم شترزدان ہم ہتر بستیاں چار
طرح شخو ایش زچا ویدن بہر چار شمع	
ناگ کشمیری کی ہر خرطوم سی اور دونوں	ایسی باہر تیری دندان طرح کو کچھ پون
جو کوئی پوچھو نشان تجھ شکل کا کین کین	ہندیش خرطوم دوزلش چولہا لیر پون
برسر خود خاک زیرین رو چل بالا رختہ	
ناگ تو خرطوم سی ہاتھی کی تیری کم نہیں	اگر طری کہہ چور و کا داس لیس کہ کہ نہیں
دیکھ کر تیرا تلون یہ کہے وہ نازنین	ہست سودا محسن امین پیر و لہجین
ایکیش ایشا و قدرت پیل ناز شمع	
مراہ کوچ کر چلاب گھنٹن پو تو کر لہ	بدر خایون تجھ کو تیر لگی وہ شکاہ
میری زلفوں کی طرح خواب بہتیا لاکہ	ہم زبان دیم دیش ہم رو واد با شکار
طرح ایجاد تو اسی میں زشت بیمار شمع	
جب تیرے سین میں افان لوی آواز شہید	یاز کا جوڑ کی تیر و خواب ہونو نا پید
لے چھری پو وادہ مارا کو کرین بچلہ شہید	چون خردن بر محل بایدہ گلو و او برید
خون خود این شکاک و از شور بیا رختہ	
عشق کی تپ تری جوڑ کا میں تپا کر	اور عارض بھی ہوئی تھی جوش سودا و کر

باندھ میں جسکے پیر چار و انداز  
 دوزدوب از غصہ کی چھپ چھپ و انداز  
 ہم خود بند و شستن ازین سودا و انداز  
 آپ کو منت دیکھو دوا و دوا و دوا  
 غیبت اس میں کہ کہ شہر کو صلی کی کو  
 حق میں سودا اگر تیری غائبیت پون  
 رنگ میں مستکار دی بخت ناز بیت پون  
 ہر دم تیرا پختہ گئی دوش مار پختہ  
 شمع کی شمع کیان نوال کی شمع کیان  
 شمع مادیہ سودا کے پیر چار شمع  
 شمع کی شمع کیان نوال کی شمع کیان  
 شمع مادیہ سودا کے پیر چار شمع

میں تیری دلی کو مولیٰ درد کو کی جان  
 ایسا نہ نہ تیرا ہر طرف و کام تیرا  
 جس نے تیری کو تیرا بلو وادہ کر کے پھال  
 گھوڑ کو دہندہ و کام تیرا پھال  
 اسی طرح تیری کو تیرا بلو وادہ کر کے پھال  
 ایسا نہ نہ تیرا ہر طرف و کام تیرا  
 جس نے تیری کو تیرا بلو وادہ کر کے پھال  
 گھوڑ کو دہندہ و کام تیرا پھال



نفسہ سے آج انھوں نے جو کیا ہے میرے لیے کیا ہے  
 یہ لا نفسہ نہیں ہے میرے لیے کیا ہے  
 یہ لا نفسہ نہیں ہے میرے لیے کیا ہے  
 یہ لا نفسہ نہیں ہے میرے لیے کیا ہے

سکر کے چچ آج یہی قبل اذ قال ہر	بھائی کی چیز کھانیکا بسکویاں ہے
یہ دن دخل امر دہی میں کرنا محال ہر	جو بقہ دان میں سبکا پائے سدا چ
اک سخرایہ کہتا ہے کو ا حلال ہے	
عامی انھو کو قول کا ہو دوی چا ندان	اور دوسری میں کیا کون کا پر ہر
کچھ شک کہ ہر کوئی کی حلت کے دریا	ہے جو کوئی پوچھ تو ہم بھی کہیں کہان
اک سخرایہ کہتا ہے کو ا حلال ہے	
یار دہو ہو تم اسی دیر خراب میں	بیٹھا اٹھا کر دہو سدا شیخ و شاب میں
حلت رکھے ہر زاغ کس کو بھی کتاب میں	جتنی کتب میں فقہ کی آئیں جواب میں
اک سخرایہ کہتا ہے کو ا حلال ہے	
بکڑا ہر آج مجتہد دن چچ کیا نیل	ملا لطیف بو کہ کھانا مار دہر چل
کستا ہر چا ندان کیا کن زور ارم نیل	حلت پہ فیڈ کی کیا بھی ہو نیل
اک سخرایہ کہتا ہے کو ا حلال ہے	
ہو گا اگر حلال تو کو ا پستار کا	لیکن نہ یہ غضب کہ کٹا ہی کو جھار کا
لازم ہر کیا چوڑا ہر ایک ہار کا	ارور آدھی سمجھ کہ مر اپنی دھار کا
اک سخرایہ کہتا ہے کو ا حلال ہے	

نفسہ سے آج انھوں نے جو کیا ہے میرے لیے کیا ہے  
 یہ لا نفسہ نہیں ہے میرے لیے کیا ہے  
 یہ لا نفسہ نہیں ہے میرے لیے کیا ہے  
 یہ لا نفسہ نہیں ہے میرے لیے کیا ہے

نفسہ سے آج انھوں نے جو کیا ہے میرے لیے کیا ہے  
 یہ لا نفسہ نہیں ہے میرے لیے کیا ہے  
 یہ لا نفسہ نہیں ہے میرے لیے کیا ہے  
 یہ لا نفسہ نہیں ہے میرے لیے کیا ہے

ایک سحر ایہ کہتا ہے کہ اگر کوئی مرد جو  
 دنیا کی ہر چیز کو دیکھ کر کہے کہ اے خدا  
 میں نے تجھ کو دیکھا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ  
 سے دعا کرے کہ اس کو ہر چیز سے محفوظ رکھے  
 اور اس کو ہر چیز سے محفوظ رکھے

اک سحر ایہ کہتا ہے کہ اگر کوئی مرد جو	
جس وقت بڑھڑی غرض پسند نہ آئے	ایدھر سے دھول چلے گی اور دوسری ایتھ
پکڑی انھوں کی ان کنجیب لگی ہوئی	سدا جو اس فساد کا پوچھو تو اتنی بات
اک سحر ایہ کہتا ہے کہ اگر کوئی مرد جو	
لوگوں نے مار مار کے آنکھوں پر لٹا	چیرا اٹھا زمین سے یہ سج کر کر لٹ پڑا
بولے میں پاصیوں سے بدوں تو نہیں	لیکن میں کیا کروں کہ دل اس بات کو
اک سحر ایہ کہتا ہے کہ اگر کوئی مرد جو	
انفار بھی بگٹکے اس بات پر اڑی	ہم کو طریان طلب کی تو لینے کھڑی
یہ بول میں لڑو گا وہ بول کہیں لڑی	دی لڑ پوچھیں کہیں نفری مڑی مڑی
اک سحر ایہ کہتا ہے کہ اگر کوئی مرد جو	
تنخواہ دیکھو نہ درم آن نہ نہ درم	ناچار ہوا انھوں نے کیا صلح کا پیام
سکر لگے وہ کہتے کہ اپنا نہیں یہ کام	رہنا انھوں کو گھر خنیں بولیں میں خاص کام
اک سحر ایہ کہتا ہے کہ اگر کوئی مرد جو	
گذران ہمو کرے تھو کھا کھایا نہ	انکی زبان کی چپکوں کی لیکن نہ اب نے
کو تو آنکھوں میں غدا آنکر ٹھنے	یوں ہر سے وہ کہیں میں نہیں مجھ میں جس

عالم تمام کھانا ہو گوشت سوکھ جائیں  
 آؤں گی ہم اگر تو اسی شہر کا رہا رہا  
 ایک سحر ایہ کہتا ہے کہ اگر کوئی مرد جو  
 دنیا کی ہر چیز کو دیکھ کر کہے کہ اے خدا  
 میں نے تجھ کو دیکھا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ  
 سے دعا کرے کہ اس کو ہر چیز سے محفوظ رکھے  
 اور اس کو ہر چیز سے محفوظ رکھے

جہان بن لوں بنانا تو ہے کیا  
 کسی سے بن کوئی تم سے تو ہے کیا  
 بننا بھی تو ہے کیا تو ہے کیا  
 بننا بھی تو ہے کیا تو ہے کیا  
 بننا بھی تو ہے کیا تو ہے کیا  
 بننا بھی تو ہے کیا تو ہے کیا

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے کہ جو لوگ اس دنیا میں آتے ہیں وہ سب کچھ دیکھتے ہیں  
 میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے کہ جو لوگ اس دنیا میں آتے ہیں وہ سب کچھ دیکھتے ہیں  
 میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے کہ جو لوگ اس دنیا میں آتے ہیں وہ سب کچھ دیکھتے ہیں  
 میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے کہ جو لوگ اس دنیا میں آتے ہیں وہ سب کچھ دیکھتے ہیں

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے

کیا ہر چیز ہمارے ہاں ہے	نہیں ہر شے ہمارے ہاں ہے
جہاں ہم ہوں وہاں ہے	جہاں ہم ہوں وہاں ہے
کے ہر خلق وہ جہاں ہے	کے ہر خلق وہ جہاں ہے
اگر کرو تو کہہ دو	اگر کرو تو کہہ دو
کیونکہ ہر شے ہمارے ہاں ہے	کیونکہ ہر شے ہمارے ہاں ہے
ہر ایک دیکھنے آتا ہے	ہر ایک دیکھنے آتا ہے
نہیں ہر شے ہمارے ہاں ہے	نہیں ہر شے ہمارے ہاں ہے
اگر جو کچھ ہمارے ہاں ہے	اگر جو کچھ ہمارے ہاں ہے
میں جب اپنے ساتھ ہوں	میں جب اپنے ساتھ ہوں
کیا ہر کام ہمارے ہاں ہے	کیا ہر کام ہمارے ہاں ہے
بہت کچھ دیکھنے آتا ہے	بہت کچھ دیکھنے آتا ہے
میں کارگر ہوں	میں کارگر ہوں
کہہ دو ہم نے یہ سب دیکھا ہے	کہہ دو ہم نے یہ سب دیکھا ہے
بہت یہ سب دیکھا ہے	بہت یہ سب دیکھا ہے

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے کہ جو لوگ اس دنیا میں آتے ہیں وہ سب کچھ دیکھتے ہیں  
 میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے کہ جو لوگ اس دنیا میں آتے ہیں وہ سب کچھ دیکھتے ہیں  
 میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے کہ جو لوگ اس دنیا میں آتے ہیں وہ سب کچھ دیکھتے ہیں  
 میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے کہ جو لوگ اس دنیا میں آتے ہیں وہ سب کچھ دیکھتے ہیں





کرمی نہ خرم سوسہ غمناک تہنہ  
 آج تو کوری ہے کہین نہ چہ چہ تہنہ  
 سو با تہا کا اسکے ہے کچھ نہ تہنہ  
 کس کوں کی خیال کا اسکے ہے کچھ نہ تہنہ  
 سو کیا وہ تو کوری ہے کہین نہ تہنہ  
 آج تو کوری ہے کہین نہ چہ چہ تہنہ

اسی خیال میں تھی کہ قتل ڈالوں ڈول	
اور اب جو زعم میں آقا کے فیضانا ہر	جو تہنی راہ میں ہی زمین تو ہاتھی کا ناہر
نہ لگوں چاروں کا رات کا فٹھکا ناہر	ہر ایک بھوک سے سوی عدم روٹا ناہر
اب اسکو خواہ وہ پائل کھیلین خواہ کچھول	
کری تہ بھوک سے شاگرد پتہ یہ پیش	کھین پٹا تو باورچی دان کا پویش
کریں تہنا توں میں بہان ٹھو پر وہ فاش	تلے سے کھینچ لے سند کو آنکر فروش
اگر کہیں کہ شا اچھو جانہ کی کا بھول	
یہ خادمان محل کی ہر اندون ہورت	نہ خوان دھوئے کا شہر فی ہر ہوت
کہ بوری بلیک کے جھٹھ جی گپول	
مچا رکھی ہر سلاطینوں کی یہ توبہ دھاڑ	کوئی تو گھر سے نکال آئی ہر کیسیا بھاڑ
کوئی درانچہ پہ آوی دی ماتا ہر کوڑا	کوئی کو جو ہم ایس میں جی ہی کی پھاڑ
تو چاہے کہہ میں سکوز ہر دیے گھول	
غرض تال ہر اس گنگو سے یہ میرا	کہ بے زری زو جیایا گھر آنکر گھول
تو کوئی قصد کہے تو کوری کا بہتیرا	نہیں یہ فائدہ کچھ تا وہ چھوڑ کر ڈیرا

جو پچھون مانہ جو تہنہ راہ میں  
 وہ تو کوری ہے کہین نہ چہ چہ تہنہ  
 سو با تہا کا اسکے ہے کچھ نہ تہنہ  
 کس کوں کی خیال کا اسکے ہے کچھ نہ تہنہ  
 سو کیا وہ تو کوری ہے کہین نہ تہنہ  
 آج تو کوری ہے کہین نہ چہ چہ تہنہ  
 کرمی نہ خرم سوسہ غمناک تہنہ  
 آج تو کوری ہے کہین نہ چہ چہ تہنہ

اور اب جو زعم میں آقا کے فیضانا ہر  
 نہ لگوں چاروں کا رات کا فٹھکا ناہر  
 اب اسکو خواہ وہ پائل کھیلین خواہ کچھول  
 کری تہ بھوک سے شاگرد پتہ یہ پیش  
 کریں تہنا توں میں بہان ٹھو پر وہ فاش  
 اگر کہیں کہ شا اچھو جانہ کی کا بھول  
 یہ خادمان محل کی ہر اندون ہورت  
 کہ بوری بلیک کے جھٹھ جی گپول  
 مچا رکھی ہر سلاطینوں کی یہ توبہ دھاڑ  
 کوئی درانچہ پہ آوی دی ماتا ہر کوڑا  
 تو چاہے کہہ میں سکوز ہر دیے گھول  
 غرض تال ہر اس گنگو سے یہ میرا  
 تو کوئی قصد کہے تو کوری کا بہتیرا  
 کہ بے زری زو جیایا گھر آنکر گھول  
 نہیں یہ فائدہ کچھ تا وہ چھوڑ کر ڈیرا



ہر کیا سبب اس شخص کا جزئیہ کہ حیات	حور و مکانہ عاشق ہوں کہ جو بہر گنا
دلکش بت ہندی مری حور و تری گواہ	
یہ فرض کیا ہے ہوں میں بچا ہر تر اول	ہر بے مجھے کس طرح تو نظروں میں لیا اول
صفت مری تیری کا تو اتنا ہی اول	تیں دیکھ مجھے حور پر حیا میں لیا اول
بہر کسی کو چرمین گلین گہو بیگاہ	
اکثر تو مرے ہفت میں بہتا ہر عیبت	کتو نہیں غلامی کی شب و روز ہر ادیت
خود اسکی نجاست کا نہیں کوئی پشابت	لازم ہر مسلمان رخ کر و اس سے ملاقات
یہ چاہیے محبت سے رکھے ایسی کر اکراہ	
یہ بچا ہر جو کہتا ہے تو مجھ پر یقین ہر	کتے کو کہے پاک سو وہ دشمن میں ہر
لیکن وہ سگ نفس اس سے کہیں ہر	تجھ پر جو ہر اک لحظہ ہر آن میں ہر
لو اتنا کہ نہ کہنا کرے تب پاک ہر اول	
دنیا کہ بھی جیسے کا سگ نفس ہر طالب	شیر وں پہ جو گیدڑ کو پیکر والی ہر طالب
وہ مرد ہر جو امین کرے نیت طالب	نہ خیر جو وہ گواہ ہے ہر مرد کا طالب
اس حور میں رشک معلقا کو ہر نہ شہاب	
سچا ہر سگ نفس کو تو سنا ہے شکاری	اس واسطے اس ساتھ بھول سے ہر یاری

[illegible][illegible]

در نہ باسی علی باغ خان این ہمہ نہیں دولت آگے کہ بیافزون دل بدلیکن  
 کون ہو کہ لگا دولت کی بات کو نازندار  
 بنو خال بن پوچھن کے بولا کہ بار  
 مات آیا وہ قسم نہ تھی زار و زوار

# مرزا علی

اک قصبہ میں ساخا دم سے یہ قضا  
 بیت الخلاء گئے تھے مرزا علی بیار  
 ناگاہ کھڑی اوپر گیدڑ نے جا کھاڑا  
 تیر رو کو اس جگہ پر لاندی ڈھین پکارا  
 دل میر و در و دم صاحب دلاں خدا  
 درد کہ از زمین خواہد شد آشکارا  
 وہ دوزخ پر پکارے بیت الخلاء تک آکر  
 پھر کئی ہوتی تھا اس بات کو نہا کر

نہو گا پھر کھجوا سرت رجو ہو سو ہوا	
کیسے ہیں جن نے دیوے کئی ملک یارو	دکھا کے چہرے کی انچوٹ کا کجھا یارو
ہو اسی میرا ہی قاتل وہ تک پک یارو	پسوخ چکا ہے سر زخم دل تک یارو
کوئی سید کوئی ہر دم کر دہو اسو ہوا	
دیا جو آپ سو جنے جو دل کو اپنے کھجوا	تو چاہیے کہ رہو ہاتھ اس سہی تم دھو
عبث ہر یہ کہ جو باتیں کر دھو تم روز	یہ کون حال ہو احوال تم پراکھو
نہ پھوٹ پھوٹ کو اتنا ہو ہو اسو ہوا	
دلون کو قتل کے تیش لایاں ہو سو	جنون کی فوج کا یار و نشان ہو سو
کیا بیٹاں نے قلندر زندان ہو سو	دیا اسو دل و دین بے جان ہو سو
پھر آگے دیکھیے جو کچھ کہ ہو ہو اسو ہوا	
مسدس	
صبر دم کو جو میں ہو اسو اگا لگا	کسا کہ لیل نالان سو کہ ای عاشق اگا
دیکھنا گل کا تنگ آٹھ پہر کاوش فار	کہ تو کیا لطف پسر ہو جو یں قتل اگا
دولت آگے کہ برفون آ لیکر بنا	در نہ باسی علی باغ خان این ہمہ نہیں

اک مار کو زور جو بنی شاید بیجا کر  
 جب آجنگہ بیٹے مادی کیا کہ جگر  
 کشتی غلغلہ کا ہم سے باد و طوفان  
 باشد کہ بنا بنیم آن یار و نشان  
 چہ بات کہنے اسکی جو رو و پانچو بی  
 رہتی کی ہون میں بن ہون نہ ہون  
 نام و فخر سے تو کہہ نہ جگہ میں ہون  
 وہ تیغ و داغی آن فکرت سے قضا  
 در کو سے نیکتا می مارا کو زور و زور  
 گر نہ ہو پسندی تو سے کو زور و زور

عجب جیسا کہ غافل میں یہ قوم کشمیری  
 سب جیسا کہ غافل میں یہ قوم کشمیری  
 عجب جیسا کہ غافل میں یہ قوم کشمیری  
 سب جیسا کہ غافل میں یہ قوم کشمیری



42

[illegible]

اگر تو خود را بر جان نقد آفرینی انس هم گسری

خیمه صاف از باغ غیر چو بود مرزا علی بیگ  
 ز بس کی ناصی متاع از حدیشتی بیگ

چو این دلاخان فیه که چو نوبت بود و جمعی  
 که در کیمین غزل سکه بود و آفرین بیگ

اگر قحط الرجال فتدانیة ہا فیس کم لیری

دوہم مرا سعادت پادشہ کی گستاخ	وہ غائب حق جدا ہوا نہ کاتبہ کی تیر
چو جان و نفس گنبد تو پیر آسکو دھرتا ہر	وہ یک گستاہوا و لنگر اپنے گھر دیرا ہے

اگر قضا الرجال فتداینہا انس کم گیری

جہاں انکو ہی یاد تو ہیں آل عیاد ہیں  
محبت میں داس میں کیا ہو دو کی طاقت کو دینا

اگر قضا را حال افتد از شما انسر تم نمی

اور ان پر اپنا آہن چسپاں و قائم کیا کہ	انھیں نابینا کر کے اس موضع کو گھوڑا بنایا کہ
یہاں ہر ایک کو لاکر کے بھڑکتا ہوا	کو انہی راہ نمبر ہسٹل جلیختہ کو لکھا ہوا

اگر قضاا اا افتد از تمنا نبر کم گهری

یہ نیکو کیا کہوں بدنام نہیں دوزخ میں اوپر	بدنی ثابت ہو انکی ایسے جاکو اہل دین اوپر
سہمہ داند اوپر اسے اگلا رہے کہ اوپر	کہہ دے غلام اللہ تو یہ ازبغوش رہا اوپر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

والتواقي المذمومة  
على ابن اميرالمؤمنين عليه السلام  
صباري زير و مدبر و شوق خوي  
ساقی است که از بسبیل و فتنه گران آید  
بمخاض حقیقت ان فی ربه و تعالی  
ابصار موجی چایه اودای  
قلقل بنیام و شاه اود خورشید  
برافروخته که نیست موش بیان خوش  
نیم

این از صفت و شوخ و غول که در  
 تمام از قش آسمان پائین آمد  
 مطلع من مشغول در زلف و دریا  
 و با او قش و غول و آسمان و قش

نه سپهر و روی کش جام جان بخشش و عالم جرمه نوش جام وحدت آستانش طرنگهای  
 خیالات سرخوشیت از ساغر موشن بالین ساغر گل سید کونین متوقع قطره و ابله  
 از جام ستانه او طبل عالم علم بطون بی وقفه بحس طلیح خ خوان و صلواته اطلیل  
 مع آله و اولاده و اتما ابدی المیج التکلم و اکلام طبع اگر اثر کلام خوابی  
 را از دست مده و بیا بوضع سلطان المعانی ننگ بحر خندانانی المیج البغاف و فیض  
 سیر زامحیر قمع سودا که حالا اقلیم سخن انصاف زیر نگین حکم ایشان است و کلام  
 ایشان منعنان عالم را عزیز تر از جان است علی مخصوص شرح این مرثیه سلام  
 که مسمی بسبیل و ایت است تحت تبر بلاغت و روزگار منیر و محض از برای تربیت اهل محبت  
 نه برای مخالفت سر انجام شده متفق علیه طبل طبع منعنان عالم بیوفیش نغمه است  
 شیرینی مغشوش اگر مورچه از کاغذ پیدا کند روست افسون بلافتش کرار چون گل  
 سر را گوش گرداند شکر خوابی معیش هر کس از ملاحظه میوش سازد از معشش مطلع  
 آفتاب پال میرت میشود و اگر اثر تسبیح الفاتش هر خاک رده بگو بند هاندم قیامت  
 میشود هر مهرش چون سرو آزاد است از خلل ننگ بی انصافان هر تیش باغ گیرنده  
 از بیت ابروی خوبان بر ریاض بن السطوش از صد صبح صادق و مقابل و  
 مصرع مقابل طاق ابروی هوشتان عاشق و تیش شک چهار ابروی دلبران

این از صفت و شوخ و غول که در  
 تمام از قش آسمان پائین آمد  
 مطلع من مشغول در زلف و دریا  
 و با او قش و غول و آسمان و قش

این از صفت و شوخ و غول که در  
 تمام از قش آسمان پائین آمد  
 مطلع من مشغول در زلف و دریا  
 و با او قش و غول و آسمان و قش

این از صفت و شوخ و غول که در  
 تمام از قش آسمان پائین آمد  
 مطلع من مشغول در زلف و دریا  
 و با او قش و غول و آسمان و قش







جایہ شوق و شفق کی یہاں  
میں ہی جو چاہو اس میں تم کو جان

۲۰

اسی سبب اول جو الاخر کو ماکہ العتیق  
دی سبب انطا سبب سبب الباطن کو ماکہ الباطن

5

<p>گرمین جانتے تو سن لو اب          گر تعلق کمال کا ہوتا          ہضم کچھ نہیں نسب پر کمال          بندش الفاظ کی غلط اسکی          پیش مصرع میں لفظ یہ مراد          یہ نکلتا ہے اس میں یوں اگر کہ</p>	<p>ساتھ اس کے ہر جگہ نام و نسب          پس نوح باپ شاہوتا          جس پہ ہر فضل از در تال          برمی ہے سنی کی خط اسکی          آب کو یہ ہے بزرگی امجداد          سب تصدق پذیر سے تاجد</p>
---	---

ش

لا مہکن بھلی یک بازگاہ طفلی ہر ترا  
کوئی مکان ہم زمین بامیں خالی اسلام

خ

عوض کوئی مکان جو لفظ صحیح	بولنے کوئی جا تو صحیح
---------------------------	-----------------------

ش

ہی گریبان گیر گردون تیر و ستر کا نام

شہ

شرح	
خون ہوا ایسی جا میں لفظ ہو اور لالی کا حرف کرد و حک	نہیں آیا محاورے میں کہو ہو نہ ثابت شقوق سے یہ جب تک

١٢

ہو الاول و ہو الآخر  
شکیا ہو الباطن و هو الظاہ  
حق کی جانب پھری اسی ضمیر  
اس خواجہ چسپے کے  
کیا یہ خاطرین آپ کے آیا  
اک اک اسکا حسین چسپا

تمن

تشیع شہادت تیری تابعدار ناشر کی تھی

۸۴

یہ حدیث شکر تھے خیالی اسلام  
عید ہو کہ بات تم نے ساری ملی اسلام  
دو نہ تم بابت شہدہ دیکھ کر عید پریم ہو  
لی مع الشربک ہو تم ہر وقت عالی مقام

مشق

مطلب اس ہر سر مشرق سے خندوم  
کی بند سے ہے آپ کا معلوم  
مقطب یون بلام  
سا کلام

کتب و تالیفات کی ہے وہ جب باہر سے آئے ہوں تو ان کو قلم سے لکھ کر اس کا نام لکھ کر رکھتا ہوں  
 جس سے تالیف کی ہے وہ جب باہر سے آئے ہوں تو ان کو قلم سے لکھ کر اس کا نام لکھ کر رکھتا ہوں  
 جس سے تالیف کی ہے وہ جب باہر سے آئے ہوں تو ان کو قلم سے لکھ کر اس کا نام لکھ کر رکھتا ہوں  
 جس سے تالیف کی ہے وہ جب باہر سے آئے ہوں تو ان کو قلم سے لکھ کر اس کا نام لکھ کر رکھتا ہوں

لی مع اللہین ہر زمان سے مقیم  
 بتدریج لفظ کی پراستی جس سے  
 سمجھے وہ ہی جسے ہو مجھ سے خلیفہ  
 وان خدا ہے خدائی ہر نبی  
 مسلمان کا ہے صبح و شام اوراد  
 آپ کو عید کہہ جایا ہے  
 وحی پر پیرو وہ جان  
 مفصل باندھنا نہ میں سمجھا  
 جس طرح چاہیے سولے رسول  
 یوں زبانی ہے انکے مجھ کو یاد  
 لگے کرتے تو بولے یوں کفار  
 اور محمد جو کچھ کہے ہے تو  
 اپنے آئین کی بات ہے نہ کر  
 ہوئی نازل ز خالق اکبر  
 سننے میں معنی یوں اس آیت کر

تو بلا شک ہے احمد ہے ہم  
 ہے تصوف کی راہ یہ درست  
 نہیں لفظوں سے معنی کو کچھ ربط  
 اور ہے راہ جو شریعت کی  
 کلمہ ہے جو کہ دین کی بنیاد  
 وہ نبی نے جسے پڑھایا ہے  
 آنا بشر ہے آیہ قرآن  
 مشکل کم جزو ہے اس آیت کا  
 کس کا اسکا بیان ہوشان نزول  
 علاوہ جھین ہے عقل معاد  
 دعوت دین جب احمد مختار  
 دل چھپاتے ہیں اپنے ہم اس  
 نہیں سنتے ہماری گوش بین کر  
 تب یہ آیت غرض پران سرور  
 عالموں سے میں گوش دل کو دی

جس سے تالیف کی ہے وہ جب باہر سے آئے ہوں تو ان کو قلم سے لکھ کر اس کا نام لکھ کر رکھتا ہوں  
 جس سے تالیف کی ہے وہ جب باہر سے آئے ہوں تو ان کو قلم سے لکھ کر اس کا نام لکھ کر رکھتا ہوں  
 جس سے تالیف کی ہے وہ جب باہر سے آئے ہوں تو ان کو قلم سے لکھ کر اس کا نام لکھ کر رکھتا ہوں  
 جس سے تالیف کی ہے وہ جب باہر سے آئے ہوں تو ان کو قلم سے لکھ کر اس کا نام لکھ کر رکھتا ہوں

یہ مکتب غایت حق تعالیٰ کی ہے جو  
 طوطی نابھہ شیریں سخن ہو پس پسند  
 صحیح کلام و تفسیر سے مستعد کاغذ و قلم  
 روزگار کروں تا زوال و فنا  
 کاغذ و قلم و تفسیر سے مستعد کاغذ و قلم  
 روزگار کروں تا زوال و فنا  
 کاغذ و قلم و تفسیر سے مستعد کاغذ و قلم  
 روزگار کروں تا زوال و فنا



ہر ایک جان اس غم سے غم طلب ہو  
 زمین آسمان ہر ہاں ہے غم کی آواز  
 ہر ایک جان اس غم سے غم طلب ہو  
 زمین آسمان ہر ہاں ہے غم کی آواز

غرض کیا کہوں کہ درش کا غصہ ہے  
 حسین علی کی شہادت کی شب ہے

## مرثیہ عن شرح

یہ مطلع جو ہے آپ کا تو مجب ہے  
 کہ یہ ریختے کئے والوں کا ڈھب ہے  
 دل فیض کا اقلید کی سبب ہے  
 نجانو کہ یہ مرثیہ یونہی سب ہے

## متن

تمہیوں نے دل جو خوشی سب بھی ہو  
 ہر اک گھر میں ماتم کی مجلس پڑی ہو  
 مجب طرح کی ذات سے ویلا پڑی ہے  
 کہ روز قیامت کی کو یا یہ شب ہو

## شرح

مچی کا رچی قافیہ شاکگان ہے  
 سو وہ ہر سہ صبح میں صورت کمان ہے  
 رچی اور مچی قافیہ جب کہ یان ہے  
 کوئیہ قافیہ ہر طرح سے اکڑ چ ہے

## متن

کوئی دل میں جسکو ماتم نہ ہوگا  
 وہ دل دیر ہی حسین یہ غم نہ ہوگا  
 یہ دن کچھ قیامت ہی کچھ نہ ہوگا  
 قیامت میں کچھ نہ ہوگا کا جواب ہو

## شرح

شرح با صلا  
 کہیں کہیں ہر صبح میں اس کا نشان ہے  
 کہیں کہیں ہر صبح میں اس کا نشان ہے  
 کہیں کہیں ہر صبح میں اس کا نشان ہے  
 کہیں کہیں ہر صبح میں اس کا نشان ہے

شمع  
 کہو چلنا معیہ کو یوں مجھے سکر  
 زمانہ سائیں ہر سمت سے شور و غم  
 یہ نقشہ ہر ناموزون اور بندہ پر ہو  
 زبان پر نصیحتوں کو لانا غصہ ہے  
 متن  
 ۹۰  
 کہو چلنا معیہ کو یوں مجھے سکر  
 زمانہ سائیں ہر سمت سے شور و غم  
 یہ نقشہ ہر ناموزون اور بندہ پر ہو  
 زبان پر نصیحتوں کو لانا غصہ ہے

شمع  
 کہو چلنا معیہ کو یوں مجھے سکر  
 زمانہ سائیں ہر سمت سے شور و غم  
 یہ نقشہ ہر ناموزون اور بندہ پر ہو  
 زبان پر نصیحتوں کو لانا غصہ ہے

[illegible]

سب اہل دم سب سے زود زبان بگوین  
 کہ دین دہ چارون اہل سار  
 کہ دین دہ چارون اہل سار  
 کہ دین دہ چارون اہل سار

تقصیب اس سوا قسم ہے پارچہ کی	تہ اس مٹی سے بھی ہوا بنی سکتی
جگہ آب و فوجیں لڑاؤ کی گائی	سوفی نقوشوں کے اہل کا ٹھکانا عجیب ہے
کہو مریض یہ رولا دے گا کسکو	روئے گا سر اس کا کوئی ہے ایکو
زولا نیکی کا قطر سناؤ یہ سیکو	کہو کیا جو یو جھپے وہ کیا شر و تھپے

کما شاہ دین وادی میری غریب	کرا بلوے ساری عمر بے اختیار
خران دل باغ کی عیب لیس	عجب طرح کا شرم اور فہم الہی ہے

خران دل باغ کب گوش زد ہو	خران دل باغ دل کی کو تو نہ ہو
فدا گوئی کہتی غرض بیان کہ ہو	اگر غرض وہاں نہیں سب سے

نواب، ماتم سے کم رضا کو نہ دیا	جو آدمی سر و چشم پر اسکو لینا
ای میر و خیال و برتری میں ٹھیکہ دیا	تھیں سنے ان کے کہ تو سنیا اب ہی

خیال و ملازان کی کب اسو اور	تھیں دفتر و خواہ اس جا کہا اور
-----------------------------	--------------------------------

کہ دین دہ چارون اہل سار  
 کہ دین دہ چارون اہل سار  
 کہ دین دہ چارون اہل سار  
 کہ دین دہ چارون اہل سار

کہ دین دہ چارون اہل سار  
 کہ دین دہ چارون اہل سار  
 کہ دین دہ چارون اہل سار  
 کہ دین دہ چارون اہل سار

کہ دین دہ چارون اہل سار  
 کہ دین دہ چارون اہل سار  
 کہ دین دہ چارون اہل سار  
 کہ دین دہ چارون اہل سار







کہ در کجی اب اگر جو در کجی  
کہ در دست دینج امیر عرب ہے

کہ در کجی اب اگر جو در کجی  
کہ در دست دینج امیر عرب ہے

کہ در کجی اب اگر جو در کجی  
کہ در دست دینج امیر عرب ہے

میں صفر کو جی اس گھڑی بھول گئی ہوں  
میں اس دم تو فانوس سی جل اٹھی ہوں  
آتے میں آوہر عابدین نے پکارا  
کہ بابا ہی میں کیا کرونگا بچارا  
اتھ بابا اکیلا میں اب کیا کرونگا  
اسی بابا مصیبت میں کیا کیا بھر دنگا  
میں تم بعد احوال کسکو کہوں گا  
اس آتشکدے میں میں کیتک دھونگا  
تجھے کھیسے ناموس کیدھر لیجاؤں  
کہان جا کر عورات کو میں چھپاؤں  
ولیکن میں اب انکو کیدھر لیجاؤں  
کہان میں اب یاں مدینہ کو لاؤں  
گمشدہ سے ہر اک کو چھاتی لگا کر  
ہر وقت مصیبت زاریات اظہر  
یہ فرما کے شیریں کو سدھارے

کہ شب جب کو ساری ہلائی رہی ہوں  
مرا تن بدن شمع سان ملتب ہے  
سر پہنے کے تین چار پائی ہو مارا  
مرا دل عجب طرح سے مضطرب ہے  
یہ ناموس کیدھر میں لیے پھر دنگا  
میں کیا جانوں قسمت میں کیا کیا ہے  
بچوں کا بلکنا میں کیونکر سہوں گا  
مرا دل تو تندور سا ملب ہے  
میں چاہتا ہوں کہ سر کو کٹاؤں  
کردن کیا وصیت کہ پاس ادب ہے  
میں چھپنے کو انکے کہہ کر گھرتاؤں  
یہ صحرانویں جد عرب ہے  
کہ اسی سیکو صبر ہے ابتلا پر  
قصیر آجیلا ہمیں قنقب ہے  
کھڑے ہو مخالف کو تنہا چارے

کہ در کجی اب اگر جو در کجی  
کہ در دست دینج امیر عرب ہے

کہ در کجی اب اگر جو در کجی  
کہ در دست دینج امیر عرب ہے

یہ لڑو پیاڑہ کی بیت کا دھبہ  
 بلایت سے دور اور کیا کہین  
 کیا کہیں پڑے تو ہوزوں نہیں  
 کیا کہیں پڑے تو ہوزوں نہیں  
 کیا کہیں پڑے تو ہوزوں نہیں  
 کیا کہیں پڑے تو ہوزوں نہیں

بر سے یار جو چاہے سو جگو کہ جا	یہ کیا تو ہے حاجی مونس کا لجا
کہا میں زبان ہو کہ خاموش چجا	زیادہ نہ یک آگے جای ادب
درست اور تو بے معنی کی رسا	تجھ راجو ہے طور اس گفتگو کو
اسے میں نہ سمجھا یہ یو جیون کہ سو	محبت کا قربان ہو نامحب

مثنیٰ

پھر آئی جو اولاد حیدر کی باری	تو کیا کہیے ہر ایک کی کیا سنو
ہزاروں بی ماری وہ مرداد زاری	پڑا لشکر کا قرآن میں شوبہ

مثنیٰ

دل جان سے قائل میں اس نظم کا ہون	کہ یہ ہر شے صریح بخوبی ہر موزوں
مگر لفظ ہی جو تھے مصرع میں ہر دن	پڑا معنی سے اور تو ٹھیک رہے

مثنیٰ

غرض آخر شے پائی شہادت	چہ اصغر خدیا کبر کے سہرے جنت
رہے شاہ تنہا بمیدان بہت	کہ کیا باری کی فوج کیا دے

مثنیٰ

ہمیں ہر شے صریح میں ان بھی جنت	دو جی ہی رہی کوئی لیکن نصرت
--------------------------------	-----------------------------

حال پسند معنی سے یہ درمیان  
 جگہ اور کہ سے کو ہمیں گمان  
 مگر کو کہو عمر یہ کیا زبان  
 پھر اس گفتگو پر یہ شور و قب  
 بچیں بولوا انسان سے صفحہ اس

۲۹۶

مثنیٰ

یہ پتہ ہے دین کو بیکار  
 کہ اب کیا ہو جگو کیا کہنے  
 فتنہ کے جو کہ باری میں حق  
 یہ تعداد فرماتے ہیں آپ حق  
 شہ دین کے تھے جسم بزرگم تھے

جو جگہ ہو تم قول راوی وہ کہ  
 عزیزان نے جب صفت سرور کو دیکھا  
 کیا شاد و شاد و شاد و شاد  
 عزیزان نے جب صفت سرور کو دیکھا

یہ لڑو پیاڑہ کی بیت کا دھبہ  
 بلایت سے دور اور کیا کہین  
 کیا کہیں پڑے تو ہوزوں نہیں  
 کیا کہیں پڑے تو ہوزوں نہیں  
 کیا کہیں پڑے تو ہوزوں نہیں  
 کیا کہیں پڑے تو ہوزوں نہیں

ان لایق بیگم کے حسن نے تباہ  
کیے تھے تم کو بھی بڑا لائق

میں کا بیوہ  
میں اس میں سے کسی بانی  
کیا فرض یوں کر ہے کہ  
تجربے کا شوق کو چھڑ جائیگا  
جو جو میرے نام کو پڑ جائیگا  
یک مریض میں ایسی مریض کب ہو  
میں ان کے

دین کے فراموشی کے ایک بے پرواہ  
کہ میں کہوں اب ایک نماز شادی  
شادی کے چاروں طرف کو جو بے پرواہ  
کہ اب چنانچہ خیر میں

نماز شهادت سنی یونین  
سندھ اسکریپچر کمیٹی ازل یونین  
یگانہ لومہ سکی کمیٹی کین  
و دین وضعی نوکر یہ بھی دھرم ہے

<p>اسے تم سناؤ گو بس اہل دین کو          کہلو گا بجا سمجھتے ہو اس لعین کو          علی کا اگر بولسب ہوئے قاتل          فقط قافیے کے لیے حرف باطل</p>	<p>کہیگا تحقیر آفرین اس لعین کو          زبانی پھر ایسے کہ یہ کیا غضب          رکھے تب یہ تشبیہ اک نوع حاصل          جناب ایسی میں کیسے دور از ادب</p>
--	--

5

جی کو مراحق نے قائل کیا ہے	یہ ابلیس کا تجھ کو صفحہ ملا ہے
بھلا کہ تو کیا تیرا شیئ کیا ہے	کہ میرا لہو تجھ کو شہد و در طب ہے

ش

بقول آپ کرشن نے یونین لہا  
تو یوں کیوں کہیں میں تیرا کیا کیا

5

یہ سکر تمر آئے بیٹھا سر جانے  
لگا ڈھونڈنے مارے بھانے

زبانِ تمھارے فقط یہ ہر انشا  
کچھ آیانہ تھا تمھارا کا بھیجا

[illegible]

اس کا چاند چھری کی طرح ہے  
 کہ گناہ کے آئینے میں  
 اپنے آپ کو دیکھتا ہے  
 اس کا چاند چھری کی طرح ہے  
 کہ گناہ کے آئینے میں  
 اپنے آپ کو دیکھتا ہے

کہ سجدہ بھی کر نیکی پائی نہ فرصت  
 تناقص سخن میں ہوا تنہا غصیب

وہ گھر جس میں دیوای دیلا چکا تھا  
 کہ عرش اس گھڑی خوف ہی بل ہا تھا  
 تو اس گھر میں غارت کا وہ غل پڑھا  
 کہ جسکو بیان دار کنا آدب ہے

ش

مجھ حسن مطلع میں دیوای دیلا  
 اسی مشترک کھنے کا کیا سبب ہے  
 کہ معنی نہیں الفاظ اس کی غائب  
 بیان دار کھینے تو سوی آدب ہے

من

وہ جیسے کوئل مارے میں جلایا  
 پھر آہن کا ہرک کو گنا چھنایا  
 نہ چھوڑا کہ کوئی اپنے منہ کو چھپا دے  
 نہ دیکھا کہ اس سال ہی یا کہ تب ہے  
 وہ سب مبتلا اشترون پر چھپائے  
 جہاں آگنے اس ناتوان کو دکھائے

اس کا چاند چھری کی طرح ہے  
 کہ گناہ کے آئینے میں  
 اپنے آپ کو دیکھتا ہے  
 اس کا چاند چھری کی طرح ہے  
 کہ گناہ کے آئینے میں  
 اپنے آپ کو دیکھتا ہے

اس کا چاند چھری کی طرح ہے  
 کہ گناہ کے آئینے میں  
 اپنے آپ کو دیکھتا ہے  
 اس کا چاند چھری کی طرح ہے  
 کہ گناہ کے آئینے میں  
 اپنے آپ کو دیکھتا ہے

مرثیہ چاند رات ماہ محرم

[illegible]

تری تیری خاک ہے تیرا وہ لیکے نام سلام  
 تری وہ ذات مکر مہر کی دہان کر دی سلام  
 تری خاک پہ لکھ کر دین کر دی سلام  
 تری خاک پہ لکھ کر دین کر دی سلام  
 تری خاک پہ لکھ کر دین کر دی سلام  
 تری خاک پہ لکھ کر دین کر دی سلام

جو عرش پر جو مخاطب حیرت لائیں تو وہ اہام ہے جس پر ناز کے لہا لہا قبول ہو نہ عبادات روزہ داروں کی جناب قدس خالق سچ کو تیری رحمتیں ہیں بات سیرت یارے ملکوت غرض زمین سے آسمان کی خلقت تک تری وہ ذات مکر مہر کی دہان کر دی سلام	ہمیشہ بھیجی ہے تیرا وہ لیکے نام سلام جو مقتدی ہو سو بھیجا کر دی نام سلام نہ تجھ پہ جب تین بھیجے مہر صیام سلام ہمیشہ بھیجی ہے اس شاہ دین پیام سلام کہ سرنگوں ہو کرین لیکے اس جو جام سلام سجون پہ دین تری بندگی ہو نام سلام کہ تجھ پہ بھیجیں گے ماحشر خاص نام سلام
---	--

یہ سودا عرض بعجز و نیاز کرتا ہے  
 شریع مرثیہ ہو نیکو اب تمام سلام

## سلام دیگر

دہا نسو آن کے روح الامیں کر دی سلام تجھ تو عیسیٰ گردون نشین کر دی سلام جہان ہو جو کوئی تجھ کو دین کر دی سلام ہر ایک ساکن دی زمین کر دی سلام	حسین تجھ کو یہ عرش برین کر دی سلام فقط نہ گردون ہی تسلیم میں ہو تیری غم دوش خاک پہ جتنے ہیں اور ہوں میں طعن فلک پہ چہرہ سو کرتا ہی بندگی تیری
--	--

تری خاک پہ لکھ کر دین کر دی سلام  
 تری خاک پہ لکھ کر دین کر دی سلام  
 تری خاک پہ لکھ کر دین کر دی سلام  
 تری خاک پہ لکھ کر دین کر دی سلام  
 تری خاک پہ لکھ کر دین کر دی سلام  
 تری خاک پہ لکھ کر دین کر دی سلام

ارب سوزا بصدق و یقین کر دی سلام

## سلام

تری خاک پہ لکھ کر دین کر دی سلام  
 تری خاک پہ لکھ کر دین کر دی سلام  
 تری خاک پہ لکھ کر دین کر دی سلام  
 تری خاک پہ لکھ کر دین کر دی سلام

اسید دار شفاعت کا نام ہے ہر سو سلام  
 قبول ایک سے ہوا کجا عین سلام  
 اسید دار شفاعت کا نام ہے ہر سو سلام  
 قبول ایک سے ہوا کجا عین سلام





سلام اولاد پر دے اور اس کو سلام اپنا  
 ادب سے دے کہ ہم سلام اپنا  
 غلامی بندگی چھٹ کہندی سودا کا کارخانہ  
 کہ یہ تیری امانت کا گمان دہ تو کی جانک  
 نظر چشم غیبت کی کہ سے دہ ہر جگہ  
 کچھ دوان خاک کو ذری کی گئی تین کر سلام

کہ تو اس شاہ اختیار کہ تو اس صاحب حیا پہ سلام گل و گلزار مرتضیٰ پہ سلام	مستحق ہووے جسکی یاد و خلق صورت شمر دیکھہ شرمایا کہتے ہیں ساکنان عہدت
---	--

صدق دل سے یہ کہتا ہر سودا ہر دم اس شاہ انبیا پہ سلام
---

# سلام

خدا اس میں ہے کہ تباہی و جوان عالم سلامت کرین خربندگی ان غرض کنش ہم سلامت کہ سرور انجمن کے سچ کیا فدا رکھتے ہیں نہ بھیجیں پاس پر و ان حضرت آدم سلامت او نہیں کہی اسلئے یہ دو عالم میں نہ چھوڑے کہ میسے بحر بایان کو بھیجے غم سلامت جو بھل ہر شاخ پر سرسکاواں سجدہ میں نہ رکھے کیا باغ جہان کو انگوٹسوسم سلامت	ادب سے دوری کجا یہ امر حرم سلامت خدا بھیجے جو جن شخص کو ہر دم سلامت دو عالم میں کچھ تریبہ ذات پاک رکھتے ہیں اگرچہ چھپیروان ہم تو حکم خاک رکھتے ہیں بچشم غم نہ بکھو کہ انکار تریبہ کچھ اٹھوں کہ تری کر اگر سلام اپنا ہی جہان ہر سید اسکو جھکتے ہیں کہ ترش کام جدھر دیکھو گشتن گل کی وہ تسلیم میں
--	--

سلام  
 اس شمع جاکو خدا کا سلام ہے  
 اس سدن تھا کو خدا کا سلام ہے  
 اس رافعی رضا کو خدا کا سلام ہے  
 اس شاہ کربلا کو خدا کا سلام ہے  
 اس شمس کے درپہندی میں صبح شام  
 آدم کی جگہ و خزان میں جاکو وہ  
 غلطان جو خاک و خندا کا سلام ہے  
 اس شاہ اولیا کو خدا کا سلام ہے  
 اس کو بلایا میں جاکے شہید اسطرح ہے  
 اس کو بلایا میں کوئی غوث و قیاس  
 باقی رہا نہ جیکے میں کہ شاہ دین  
 کربل کی خاک کو خدا کا سلام ہے  
 اس صدر سزا کو خدا کا سلام ہے  
 اس شہید راہ حق کو خدا کا سلام ہے  
 اس شہید راہ حق کو خدا کا سلام ہے

سلام  
 اس شمس کے درپہندی میں صبح شام  
 آدم کی جگہ و خزان میں جاکو وہ  
 غلطان جو خاک و خندا کا سلام ہے  
 اس شاہ اولیا کو خدا کا سلام ہے  
 اس کو بلایا میں جاکے شہید اسطرح ہے  
 اس کو بلایا میں کوئی غوث و قیاس  
 باقی رہا نہ جیکے میں کہ شاہ دین  
 کربل کی خاک کو خدا کا سلام ہے  
 اس صدر سزا کو خدا کا سلام ہے  
 اس شہید راہ حق کو خدا کا سلام ہے  
 اس شہید راہ حق کو خدا کا سلام ہے

نازل تھا نشان میں کرآیت غیب  
 حکم و بیان کے معج و سا کا سلام  
 سب جانناں غیبنا علی بن ابی طالب  
 پتہ پتہ میں شوق ہوئے دنا کا سلام  
 پتہ پتہ میں شوق ہوئے دنا کا سلام  
 پتہ پتہ میں شوق ہوئے دنا کا سلام  
 پتہ پتہ میں شوق ہوئے دنا کا سلام

نہیں جو کہ بلالین سے پہنچا تو ب  
 کسی مجال ہی جو بیان کر سکا وہا  
 روح الامین کی ہر جگہ پر سلام  
 پاشاہ حکم و ہر جگہ پر سلام  
 جتنی جگہ کائنات جہان زیر آسمان  
 تجھے خدا پرست غلام ہے اسی شاہ دہستان

۵۰۳  
 اس فانی کے اہل دلا کا سلام ہے

سلام  
 اہل تحریک ادب سے اے صبا پر سلام  
 اہل تحریک ادب سے اے صبا پر سلام  
 اہل تحریک ادب سے اے صبا پر سلام  
 اہل تحریک ادب سے اے صبا پر سلام

<p>اے شاہ ولی شاہ لعلی          اے شاہ قتل کفا کو خدا کا سلام          نازل ہے اُسکو ناد علیا سنبلی          اے لطف لافنا کو خدا کا سلام          کہہ راجا جو اُسکو تن پہ اسی صبر کر لیا          اُس حامل بذا کو خدا کا سلام          اشک فقط بھی آنکھوں میں باقی نہیں          اُس یزنا کو خدا کا سلام</p>	<p>اے شاہ جس کہ حضرت پیغمبر خدا          مان بسکی ہو وہ حضرت خاتون کبریا          جسکے پر کو کجک لہجی کہا نہی          حضرت حسین تنکو کہیں میں سچ ولی          جس نے خدا کی راہ میں اسطرح سربدا          غیر از رضای حق نہ کیا اُن کو جبریا          ستو و اخموش اب کہ جگر آب ہوا          جس شاہ ادب کا لکھا تو نے باجرا</p>
--	---

سلام	
<p>اُنکے غلام کا یہ غلام اب درام          جسکے جناب پہنچ خدا کا سلام          حق کی طرف سے آن کو سوا آفرین          یا شاہ تنکو ارض و سما کا سلام          اللہ سے کیا ہو وہا نہ کا تعین قسم</p>	<p>حسنین کی جناب کو کوئی غلام          وان عرض بندگی کا سری مع شام          کہتا ہے جبریل انکو نکو بصدیقین          ہاں میں بعد اُسکی بولی ہو یوں بار بار          پیدا ہوا تھا رہی لیے جنت النعیم</p>

حضرت باقر اعظم  
 خدیجہ خدیجہ میں انکی کبریا  
 بعد از ان پتہ پتہ میں انکی کبریا  
 حضرت باقر اعظم  
 خدیجہ خدیجہ میں انکی کبریا  
 بعد از ان پتہ پتہ میں انکی کبریا

دل اس طرح سے یہ گھٹا کر کے ایک عالم کو  
 کہ وہ ان نہ لگ سکے اس کے ہاتھ پٹا ہوا  
 کہ وہ ان میں آتش غم نہ کرے کہ وہ ایک عالم  
 کہ وہ اس طرح سے یہ گھٹا کر کے ایک عالم  
 کہ وہ ان نہ لگ سکے اس کے ہاتھ پٹا ہوا  
 کہ وہ ان میں آتش غم نہ کرے کہ وہ ایک عالم

سو سی کاظم امام شہا میں کو جو وہ  
 بعد اسکو پہنچ کے شہر خراسان کی طرف  
 بعد حضرت نقی کو کہ آباد اب تمام  
 غرض کہ جو یہ نقی سے باخوش و خیر  
 اسکو بعد از کھٹے کو جانزدار جس العسکری

مجھے کہتا ہے یہ سودا اس سخن کو کہ ہم  
 مہدی ہادی سے کہ پہنچ و مسابہ اسلام

سلام

اسی محمد کی دو عالم میں نشانی اسلام  
 کہتے ہیں قرآن ماضی شیر حق کی آیت  
 فخر ہوا آدم کی خلقت کو تھا حق ات سر  
 بفضوہ منی کہنا میرا لہذا کو معطف  
 کہتے ہیں جسکو شہادت تہ علی ہوزہ  
 نزعہ دنیا پہ ہے سایا تراز اور جزر

و عوام رہنا حیدر کے ثانی اسلام  
 اس کلام اللہ کہ تم ہو حانی اسلام  
 اے خدا کے منظر راز نہمانی اسلام  
 اہل سرور سید احمد کی بانی اسلام  
 اے امام ربہ اعلیٰ کے بانی اسلام  
 نور چشم شاہباز لامکانی اسلام

دل اس طرح سے یہ گھٹا کر کے ایک عالم کو  
 کہ وہ ان نہ لگ سکے اس کے ہاتھ پٹا ہوا  
 کہ وہ ان میں آتش غم نہ کرے کہ وہ ایک عالم  
 کہ وہ اس طرح سے یہ گھٹا کر کے ایک عالم  
 کہ وہ ان نہ لگ سکے اس کے ہاتھ پٹا ہوا  
 کہ وہ ان میں آتش غم نہ کرے کہ وہ ایک عالم





معلوم ہوا تب جو براتی ہیں کیو غور  
 کاٹا ہوا دھس سر تھا جو ساچ کا جٹا  
 دو وطن کیو سترین دھل کی چڑھاوا  
 جو جوان کہ دو وطن کیو کھینچا کاٹا  
 دو دھل کا لہو دھنیں دھل کیو لکایا  
 دو وطن کو شب عقد جو ہیں لنگھنوارا  
 جسکے لیے سب کچھ تھا گیا غریب ہارا  
 تھکہ کو تو امارا اس کی کرد میری خواہ  
 لو تھک آئی جو اسکی میں بھان بنی والی  
 کیا شکی سوار کی کو کوئی قصہ کو باہر  
 سہری کہ تین سہری دھل کیو کھاٹ کیا بڑا  
 گرد اسکی براتی سر صورت کیو دھل کا  
 فریاد و فغان انکی سو گریبند فداک  
 تھک تھک تھا ہر اک دھک دو دھل کیو سہنگیت  
 مان باپ کی لڑکی کی گئی دھل کیو کھتر

کوئی نہ کہلا کر جو بہشتی بہان  
 دو طاس کشین چل نہ دوطن کی خوشی  
 کہتا ہوں تیرے ہو سب جو وہ میں لوگ خوش  
 اس دو طاس کو پیرا ہوا  
 یہودیہ کہلا کر جو بہشتی بہان

معلوم ہوا تب جو برائی ہیں کیو غور  
 کا پایا ہوا وہ سر تھا جو ساچن کا بٹا  
 دو وطن کی لیس تہین و لھا کی چڑھاوا  
 جو خواں کہ دو وطن کی لیس تہین کا آیا  
 دو لھا کا لہو ہاتھ نہیں دو وطن کی لھا  
 دو وطن کو شب عقد جو بین لگا سنوارا  
 جس کے لیے سب کچھ تھا کیا فریب ہارا  
 تھہ کو تو اتارا اس کی گرد میری خوا  
 لو تھہ آئی ہو اس کی ہن بھان بھوالی  
 کیا شک کی سواری کی کوئی تھہ کو باہر  
 سہری کی تین سہری کی کھاٹ کی باہر  
 کرد اس کی برائی سر و صورت ہو لھا  
 فریاد و فغان آنکی سو پر بند فلک  
 کہ تھہ تھہ ہراک دیکھ کر دو لھا کی یہ سنگیت  
 مان باپ کی لڑکی کی گئی ہو کیو کھیت

رنگت کھیلنے کی تھہ سیدان بھارن کا  
 گردن کا خط زخم تھہ لکے کا کلاوا  
 ساچن کا یہ دستور کہ کسکے لہن کا  
 تھہ خسر و خسر پورہ کا خون ہیں جیا  
 یہ رنگ ہر شادی میں بنی مانی کی چلن کا  
 بولا یہ رنگ پا کہ خدا سے نہیں چار  
 کیا فائدہ اب اس کی سنگار اور لک  
 اور خاک کھو اس کو سرائی میں ڈالی  
 اب وقت نہیں اور کسی حرف و سخن کا  
 بن سر لیتے ہیں اسی چار کا کاندہ  
 اس طرح چڑھا یا ہے شہزادہ مدد کا  
 سب چاک گریبان کیو باویدہ منناک  
 فو اشک تھام رو کا یہ دیکھ نہ زن کا  
 اس گہر کی شاید مہوئی ہو کر سو نسبت  
 چھوڑ گیا سہاگ لکھنا نشان کیو تھہ کا

بادری کی پیا پیا ہوئی یوں نہ کی کا فطرت  
 غارت کی پیا پیا ہوئی یوں نہ کی کا فطرت  
 بادری کی پیا پیا ہوئی یوں نہ کی کا فطرت  
 غارت کی پیا پیا ہوئی یوں نہ کی کا فطرت

بولی کوئی مین کیا کوئی شادی کا یوں  
 چھیدے میں کلہو کو مری خلق کی تین  
 اور خلق سمجھتی نہیں یہ دہر کی گھٹین  
 بیٹی کا جلا پا جو ہر کیو نہ تاون  
 آنکھیں جھکے سطح میں سحر سے ملاؤں  
 سنہ و یکساں بیٹی کا مری اسکو ہونگ  
 شیشے و فلک کو شیب عقد گر انگ  
 کرتے تھی جہان میں غرض بنا درختر  
 چھٹے کو کوئی کیا کیوں ان کو نکلا کر  
 سو و اندر زانی تو اعمال سے چون  
 جس در تہارت یہ قیامت کا ہنچوڑا

کوئی پڑھیا کیا اُسے کوئی نہ کہ  
 احوال روزگار سوخ لکھا گیا  
 تخریب سب واقعہ کر ملا گیا  
 کھد کھین میں پڑھ کو ملائیں کی کیا

پید یہ چاہتے ہیں اخص سارو پیا  
 یونہی کہتے ہیں اخص سارو پیا  
 یونہی کہتے ہیں اخص سارو پیا  
 یونہی کہتے ہیں اخص سارو پیا

چاہتا ہوں کہ میں ہوں  
 چاہتا ہوں کہ میں ہوں  
 چاہتا ہوں کہ میں ہوں  
 چاہتا ہوں کہ میں ہوں



بستر کرد و درین خلعت  
 دل بکشد از آن خلعت  
 بستر کرد و درین خلعت  
 دل بکشد از آن خلعت  
 بستر کرد و درین خلعت  
 دل بکشد از آن خلعت

اب کبیر لاؤنک اسیر و کونم اب  
 اپنیکو جب حرم کر گئے سب ہانکا  
 بولے حرم کہ ماری تم اپنے گناہ کا  
 کاتے ہمارے وارث کو تو اب گل  
 اب یاں سے تم بناؤ کہ دھڑکے  
 کندری میں ارٹوں کی سو آج دین  
 کاٹی ہماری خلق میں پرگت میں نیر  
 پانی سو بھی نہ تنے کیا اجاک لوک  
 آتی ہر سندھ پہ بولنے میں لہو کی لہر  
 سمجھو جو یہ گناہ کہ جتنے ہیں آج تک  
 مرنگو تو ہر شے کہ جو اس میں کیا شے  
 بوجھیں ہم اپنی کار میں نصرت تم کو  
 آل ہی پانی تو اب ہر تم کرو  
 اس کی زیادہ ہم کو تم پارت کرو  
 ہر سوای شہر کو چہ و بازارت کرو

میں قصداں مکان سو ایک کاکیا  
 اوٹو نہ ہمارا کے کر لوگو سوار  
 سینے نہیں تمھارا گناہ و خطا کیا  
 لوڑ لٹائے راگہ پیٹھ میں گھر جل  
 چھوڑو میں کہ اپنا تم اب دعا کیا  
 آنسو نہیں ہماری تھنوں میں کیچیں  
 جنگل کا چار پایہ بھی پانی پا کیا  
 قطرہ تمھاری ہاتھ کا ہر پکھو جو تک  
 اس غم میں بسکہ سینہ ہمارا کٹا کیا  
 جب میں کوئی سوا نہیں ہر جت تک  
 مرنو نہ گئے پر آپ کو ہم ادھوا کیا  
 جیڑھ کر چا موہیر میں او دھڑکے پلو  
 جو کچھ کہ کر چلے ہو سو تنے بھلا کیا  
 چڑھو اے اشتروں پہ نو وارث کرو  
 کم ہی یہ جو رہتے جو ہم پر رد کیا

۵۰۹  
 لاکر کھینچے میں سے غاصب کا دم فدا  
 جس دم ستارہ زبیر سے شقیوں نے لیا  
 اس کے حضور اس کی بہت ہو کر شادمان  
 میں بعد اس کے کہ گنوا گادو ہوں  
 میں چاہتا تھا یہ قاتل اس غاصب ہوں  
 میں چاہتا تھا یہ قاتل اس غاصب ہوں  
 میں چاہتا تھا یہ قاتل اس غاصب ہوں

اب کبیر لاؤنک اسیر و کونم اب  
 اپنیکو جب حرم کر گئے سب ہانکا  
 بولے حرم کہ ماری تم اپنے گناہ کا  
 کاتے ہمارے وارث کو تو اب گل  
 اب یاں سے تم بناؤ کہ دھڑکے  
 کندری میں ارٹوں کی سو آج دین  
 کاٹی ہماری خلق میں پرگت میں نیر  
 پانی سو بھی نہ تنے کیا اجاک لوک  
 آتی ہر سندھ پہ بولنے میں لہو کی لہر  
 سمجھو جو یہ گناہ کہ جتنے ہیں آج تک  
 مرنگو تو ہر شے کہ جو اس میں کیا شے  
 بوجھیں ہم اپنی کار میں نصرت تم کو  
 آل ہی پانی تو اب ہر تم کرو  
 اس کی زیادہ ہم کو تم پارت کرو  
 ہر سوای شہر کو چہ و بازارت کرو



عالم فخر عالم شریعت عالم ساری  
 عالم فخر عالم شریعت عالم ساری  
 عالم فخر عالم شریعت عالم ساری  
 عالم فخر عالم شریعت عالم ساری

عالم فخر عالم شریعت عالم ساری  
 عالم فخر عالم شریعت عالم ساری  
 عالم فخر عالم شریعت عالم ساری  
 عالم فخر عالم شریعت عالم ساری

عالم فخر عالم شریعت عالم ساری  
 عالم فخر عالم شریعت عالم ساری  
 عالم فخر عالم شریعت عالم ساری  
 عالم فخر عالم شریعت عالم ساری

بیشے تو تیرے کشتی کی لہت مجھ کو  
 غائب ہوش ہو رہا یہ سخن کہ کے عابدین  
 دیوان کو اٹھارہ عین ہو کر شگین  
 تسمو و افش ہو کہ یہ ہر نظم دل نگار  
 امشر میں اسکی دیو تیرا جگر دگر  
 کیجیو وہ کام تاکہ کوئی بھلا کیا  
 تائیر حزن اشک سے رو تو صوفی حافل  
 عابد کے حق میں پھر نہیں معلوم کیا  
 رو تو نہت سا عاقل و مخدوم ہر ہمار  
 حق مرثیہ کے کہنے کا تو زار کیا

## مرثیہ حضرت امام حسین

فلک تو کر ملائین ابرجدن ظلم کا چھایا  
 سنا سپکان کا کہ قطرہ نہ اس ظالم آیا  
 صدای اعطش فریاد ہو روز کی تھی کلام  
 کیا تھا بڑے بڑے وطن و دان تیرو کی عالم  
 نظر کر کو کلا کو تھی اس دکان کی خیرا  
 و غور آب پراتی فلک ایسی جفا کاری  
 یہ سو کم وہ جو حسین ہر کوئی چھوڑا ہی  
 کوئی اس وقت چھوٹی ہوئی ظلم کھ چھوڑا  
 کہاں جو کو توں قح کی طرح پڑھوایا  
 کیوں کیا تیرا ران ہوئی گھر کوڑا  
 زمین پر شکوت سرخ خون کی بو بھئی  
 گھٹا میں کر کر پلکان کی پگری کو کھلا  
 بھڑ میں جل رہا پانی جان و جان  
 جگر گوشہ کو پیسے کے پیاسا بچ کر دیا  
 بکھیرے تھے جن چن چن سلا پناسا آہ  
 پڑا ہی سرورین ان جہان سرور

عالم فخر عالم شریعت عالم ساری  
 عالم فخر عالم شریعت عالم ساری  
 عالم فخر عالم شریعت عالم ساری  
 عالم فخر عالم شریعت عالم ساری



کہا اس آٹھ روپے بیچ کر بیٹے سے  
 کیا ہی باد یہی مالک فرمائیے سے  
 جو چار پائیہ جنگل میں رہتا ہے  
 گھرانوں کوئی چوٹی کی بجائے  
 مثال آگ کے پتار کو دہ اور ہاٹوں  
 سوار گھوڑی پر یا چاند سنل محرو  
 کجاوہ اہل حرم کے گئے ہوئے مال  
 بیٹھنا شدت گرامی و انین و افسان  
 غبار راہ سے چہرہ تمام گرد آلود  
 ہوا پر سوچ سین فن دنوں جہان کا سچ  
 تمام روزہ برائے اس دربارت حشر  
 جہان ہوشام تو منتر کی چہرہ سین  
 عرض میں کیا کہوں اس شکل نو شہر مظہر  
 وہ بد رو وہان گیا آخر جہان ہمارے  
 آدمی شکر کیا جب دہ کر ملا ہو بچا

طبع سے یوں چھینا کہ سرور سینے سے  
 جسے نکال کر اس کو ہوت میں بیڑی کر  
 پنکھیر و پاتوں میں رکھ کر کھڑکھڑایا  
 ہوا ہر کیا یہ عمل سرور اس کی زور سے  
 زیادہ آنسو سے ہر گرم آنسو کی ٹون  
 چلا دو جاتا ہر شہر و چھپتا پسینے سے  
 محو ہزارت سراسر ایدر ریشیاں حال  
 کہ دل مضبوط کی مین نا داکتر آنگینے سے  
 شعل ہر سے سالو لاکر ہو گیا کچھ  
 نہ اس جا ہی ہر چھوٹی بڑی کہ جینے سے  
 جو چاہی چھپاؤ نہیں شہر تو رکھ کر  
 سحر کی وہین ہو جا ہی ہر پسینے سے  
 کرے تھا قطع سناڑل کٹا نیکو ملقوم  
 تن اس غریب کا چالیس دن و فیر سے  
 کہ امر حق کا وہ لینے کو پیشوا چھوٹا

[illegible][illegible][illegible]



القصہ زمین و اوپر کر قتل امام دین  
 کہنے لگے پھر باجم غارت بھی چلو کر لین  
 نیز دنیا اور اوٹون آگ آٹھو کو دھرت  
 یہ ستورہ کر ملعون بھرتے جو خیمے پر  
 اسوقت ہوا برپا ہنگامہ صد محشر  
 جیادری حرم میں جو چہرہ کو چھپا دیا تھا  
 شمشیر برہنہ کر اور اسکو ڈرا دی تھا  
 ہاتھ ایک لعین دور دوسری پار دی تھا  
 کہ کہ یہ عمل کرنا قسمت میں ہمارے تھا  
 ریشم کی کسا اس سو کر تو یہ بھٹا ہے  
 بولا کہ نہیں ہنسی تم پاس تو اب یہ شر  
 اسطرح کیا غارت گھر لانے پتھر کا  
 چھوڑا نہ عینون کی کپڑا بھی بدن پر  
 ہلکیا کے حرم ساری اور آگ ہی خیر کو  
 مستقل کی طرف لاکر کہنے لگا اب لو

سب شکر کو سجود میں بخشو لگو پیشانی  
تھاسب کچھ اسی خاطر استیلاؤ زین  
سر کاٹ کوہ دون کا کزنہ و نکو بند  
تینوں سے سرا پر دو لگو پھاڑا دوانہ  
جسمانی ہی لڑ لڑتا عالم روحانی  
ہر ایک میں اس جو چادر وہ چنادر  
کی اپنے سمیر کے گھر پرستہ مانی  
اور پاتون جو زیب کو خحال تدرج  
نزدیک خدا جس کو کھینچیں گے پیش  
خلخال چھانو کے ہی تو کس لیر دے  
بہتر نہ کہین ہی لون تھی تو ہر جانی  
ر لور کی جگہ ہرگز چھپ لانا راز کا  
کلنے سے بچا وہ کچھ مجھے جو عربانی  
ایک ایک شتر اوپر بٹھلا کر انھیں دو دو  
نقشبین نقشب انہوں کی جاتی ہیں چھپانی

[illegible]

بی بی جان بی لارا جان  
 فرزند کیے غلطان عطا ملکی  
 لو ہو میں کیے چھین لیں  
 میرا آئی نذر پہنچا جی ہو  
 اسکا بھی چھو جی ہو  
 اسکا بھی چھو جی ہو

اور فیض کی خاطر مال و زمین بھی بھیک  
 عابد جو بیکار و بیکس بیوہ کا وہ بھائی  
 طوق اس کی گلشن سے سن ایک کسبانی  
 اترتی ہیں پتہ کی جھلک کو شکاری  
 اس حال پر وہ ٹھون کی سوئی اس کو مانی  
 عیاس چہ وہ ٹھون کی سوئی اس کو مانی  
 اتوں کر اسے چہ کہ جب یہ چل گیا  
 بہت سے اس کے چہ کہ جب یہ چل گیا  
 نہ نہ رہا پانی اس کے چہ کہ جب یہ چل گیا

گوشه زمین می دانند که خاکریزی که در آن  
پایان کار است حالت به حق زمین و کلاهی  
چون که زمین را سطح است و کلاهی  
چون که زمین را سطح است و کلاهی  
چون که زمین را سطح است و کلاهی

ایمان کی لاسٹ راہ صداقت کی  
 دین افغانستان وہ واس امریکینانی  
 ملک و قوم کو دی قیامت نبوت کی  
 ہونے کو مانتے ہیں جو وقت نصرت  
 ہونے کو مانتے ہیں جو وقت نصرت  
 ہونے کو مانتے ہیں جو وقت نصرت

خوش ہو گئے ہم کسی یہ بات جو ہم ملی  
 عقبے میں محمد کو سنبھالو کہ دکھاؤ گے  
 لہنت کرینگے تم کو کیا اسے کیا نالی  
 خاموش ہوئے بسنے دل انہیں میں بالکل  
 خاطر میں لگو لاؤ یہ دوسرے شیطانی  
 افسوس مطہر کو سمون کو کھنڈ لو اور  
 حسن ظلم کو دنیا میں کیے کہ لڑائی  
 نزدیک یہ تھا ہو میں اور ان خاک بہر  
 افسوس مطہر کی کرتے کو نگہبانی  
 دی غسل و حجازہ پڑھ سو پڑ زمین کار  
 بوفن و کفن چھوڑی انکی تن نورانی  
 عبرت کو محمد کی کرتے ہوئی سرگردا  
 اسکی تین کیا کسی قصہ ہو یہ طولانی  
 تو دیکھو کتابی دان کن نو لکھا ہوا  
 کچھ یہ بھی عمل ہو گا بشرط اسلامی

نیز وہ ہمارے بھی سر شام لیاؤ  
 حیران ہوں کہ محشر میں بطور کدو  
 افعال یہ لچھیں تو کیا بات بناؤ  
 یہ جروں کن اکثر کے آسوار تر کر  
 کتنے جیاتی ان میں اس بات کو چھلکا  
 چاہا یہ لعینوں نووان گھوڑوں گلو  
 عبرت کو تین کی یہ ظلم بھی کھلاؤ  
 یہ تھکان کو وہ ملوں گھوڑوں پڑ چھو  
 اک شیر ہوا پیدایت میں بہ اڑ رہا  
 من بعد کہ دان کا چھنے تھے گویا  
 اور آل محمد کے تھو قتال جو چاکر  
 اس کی مہر ہونا غ پھر لیکہ وہ جو  
 گذری جو غریبوں پر دانات مصیبت  
 کہ تھو کہ یہ قصہ کچھ مٹے نہ آیا  
 سکر اسراپی تو خاطر میں یہ آیا

۵۱۶  
 آخر وہ صاف بن نہ جو چھو کہ باہر  
 فرق اس میں نہ تھا جو صاف بن  
 بات بلا شک ہو جو صاف بن  
 کہ جو صاف بن نہ تھا جو صاف بن  
 کہ جو صاف بن نہ تھا جو صاف بن  
 کہ جو صاف بن نہ تھا جو صاف بن

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ  
 سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ  
 سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ











خوشی کو رات دن کریم کریم پال کر خوا  
 الہی سوا پر رکھ سیکے کو مال مال کر خوا  
 بچاتا ہے اگر تو آپ کو نارہم سے

# مرثیہ بچا حضرت امام حسین علیہ السلام

<p>جو مجھے کہتے ہیں کہ مرثیہ سوا کچھ اور                  کبھونہ میں تو کہوں اسکا اور کچھ اور                  حدیث آتی ہے میں بنی کی کہو یا                  اس مرثیہ جو ہوا ہونی کیوں ارشاد                  پر آزار غلامی زمانہ ہوا جب خلق                  پر اس قسم کو تو دیکھو کہ کانگ خلق                  سمجھتے ہو کہ یہ ماتم ہو دلی کی                  کہانی فریبے میں جو والدین کی                  یہ تشکیو محمد کی اس سخن پر دال                  گلا یہ کاٹ بنی کا کیا ہو خوش لال                  حدیث تک لکھی کیوں ہوا مہوم</p>	<p>وہ چاہتی ہیں زبان پر ہری ناکچھ اور                  الہ سے آل محمد کے ہر بھلا کچھ اور                  بغیر مرثیہ سمجھو سنو لو کاد                  ممانعت ہر بھلا اسکی کفر یا کچھ اور                  وہ دل نہیں ہوا ہوا لم ہو سکون                  خزا ہر لاکھ طرح کی پہ یہ غرا کچھ اور                  علی وفا طہ میں ماورود ہر جس کے                  مرثیہ میں کو مجھے نہ جانتا کچھ اور                  رسول کا ہر وہ قابل جو پرستہ حال                  میں اس گھر سے گلا وہ سمجھو کچھ اور                  دوئی جو ہوا ہونی اور علی میں معلوم</p>
--	---

مرثیہ بچا حضرت امام حسین علیہ السلام  
 جو مجھے کہتے ہیں کہ مرثیہ سوا کچھ اور  
 کبھونہ میں تو کہوں اسکا اور کچھ اور  
 حدیث آتی ہے میں بنی کی کہو یا  
 اس مرثیہ جو ہوا ہونی کیوں ارشاد  
 پر آزار غلامی زمانہ ہوا جب خلق  
 پر اس قسم کو تو دیکھو کہ کانگ خلق  
 سمجھتے ہو کہ یہ ماتم ہو دلی کی  
 کہانی فریبے میں جو والدین کی  
 یہ تشکیو محمد کی اس سخن پر دال  
 گلا یہ کاٹ بنی کا کیا ہو خوش لال  
 حدیث تک لکھی کیوں ہوا مہوم

وہ چاہتی ہیں زبان پر ہری ناکچھ اور  
 الہ سے آل محمد کے ہر بھلا کچھ اور  
 بغیر مرثیہ سمجھو سنو لو کاد  
 ممانعت ہر بھلا اسکی کفر یا کچھ اور  
 وہ دل نہیں ہوا ہوا لم ہو سکون  
 خزا ہر لاکھ طرح کی پہ یہ غرا کچھ اور  
 علی وفا طہ میں ماورود ہر جس کے  
 مرثیہ میں کو مجھے نہ جانتا کچھ اور  
 رسول کا ہر وہ قابل جو پرستہ حال  
 میں اس گھر سے گلا وہ سمجھو کچھ اور  
 دوئی جو ہوا ہونی اور علی میں معلوم

مرثیہ بچا حضرت امام حسین علیہ السلام  
 جو مجھے کہتے ہیں کہ مرثیہ سوا کچھ اور  
 کبھونہ میں تو کہوں اسکا اور کچھ اور  
 حدیث آتی ہے میں بنی کی کہو یا  
 اس مرثیہ جو ہوا ہونی کیوں ارشاد  
 پر آزار غلامی زمانہ ہوا جب خلق  
 پر اس قسم کو تو دیکھو کہ کانگ خلق  
 سمجھتے ہو کہ یہ ماتم ہو دلی کی  
 کہانی فریبے میں جو والدین کی  
 یہ تشکیو محمد کی اس سخن پر دال  
 گلا یہ کاٹ بنی کا کیا ہو خوش لال  
 حدیث تک لکھی کیوں ہوا مہوم

وہ چاہتی ہیں زبان پر ہری ناکچھ اور  
 الہ سے آل محمد کے ہر بھلا کچھ اور  
 بغیر مرثیہ سمجھو سنو لو کاد  
 ممانعت ہر بھلا اسکی کفر یا کچھ اور  
 وہ دل نہیں ہوا ہوا لم ہو سکون  
 خزا ہر لاکھ طرح کی پہ یہ غرا کچھ اور  
 علی وفا طہ میں ماورود ہر جس کے  
 مرثیہ میں کو مجھے نہ جانتا کچھ اور  
 رسول کا ہر وہ قابل جو پرستہ حال  
 میں اس گھر سے گلا وہ سمجھو کچھ اور  
 دوئی جو ہوا ہونی اور علی میں معلوم









کیا کہوں اگر غرض کہ سزا کو تیرا  
اور یہ تھیں ہاں ساری خاک خندیں ڈاکر  
خاکوں کو توین تم کے غریزین کچھ  
طعنہ زن کا جرم کیا اگر کسی کو طعنہ  
ہیں سزاوارا سکو جو دینے ہو طعنہ  
مرگ کو طعنہ دیا کی تھیں ہر دم سزا  
اس طرح با ہم وہ کہتے تھیں پھر نفی  
سا سو نہیں تانیں ہو ورنہ تو گریہ

حضرت خیر البشر کے جو تھو دل بند بکر  
انہی فرشتوں آفرامی لاشیں دفنانا  
رکھو یہ کچھ اور وہ دنیا و فانی میں  
زیست تو ایں تو غرض کی ہر شان  
مرستہ دینے میں کچھ کی اختیار  
تو تو یہ بکھانا اور لاگوں کی کیا  
جو ہو سنتا تھا پائین شکستہ گرد  
ابر حرقان تو توین دین خون کا بھرا

### حضرت خضر ت امام حسین علی

ہا تو کسی تھیں کہ رن کا قصہ ہر ساریا  
ایک تو تھیں ہا جا تا کہ کسی ہر ساریا  
تو چلا میرے ہمیں کس کو لے کر چلا  
کیونکہ تھیں ہر ساریا سب کو ہر ساریا  
تھیں ہر ساریا ہر ساریا ہر ساریا

مرحمت تو تو تھیں ہر ساریا  
تو تھیں ہر ساریا ہر ساریا  
تو تھیں ہر ساریا ہر ساریا  
تو تھیں ہر ساریا ہر ساریا  
تو تھیں ہر ساریا ہر ساریا

کے کوا دیان غیر از من  
کے کوا دیان غیر از من  
کے کوا دیان غیر از من  
کے کوا دیان غیر از من  
کے کوا دیان غیر از من

حضرت خیر البشر کے جو تھو دل بند بکر  
انہی فرشتوں آفرامی لاشیں دفنانا  
رکھو یہ کچھ اور وہ دنیا و فانی میں  
زیست تو ایں تو غرض کی ہر شان  
مرستہ دینے میں کچھ کی اختیار  
تو تو یہ بکھانا اور لاگوں کی کیا  
جو ہو سنتا تھا پائین شکستہ گرد  
ابر حرقان تو توین دین خون کا بھرا

کیا کہوں اگر غرض کہ سزا کو تیرا  
اور یہ تھیں ہاں ساری خاک خندیں ڈاکر  
خاکوں کو توین تم کے غریزین کچھ  
طعنہ زن کا جرم کیا اگر کسی کو طعنہ  
ہیں سزاوارا سکو جو دینے ہو طعنہ  
مرگ کو طعنہ دیا کی تھیں ہر دم سزا  
اس طرح با ہم وہ کہتے تھیں پھر نفی  
سا سو نہیں تانیں ہو ورنہ تو گریہ

حضرت خیر البشر کے جو تھو دل بند بکر  
انہی فرشتوں آفرامی لاشیں دفنانا  
رکھو یہ کچھ اور وہ دنیا و فانی میں  
زیست تو ایں تو غرض کی ہر شان  
مرستہ دینے میں کچھ کی اختیار  
تو تو یہ بکھانا اور لاگوں کی کیا  
جو ہو سنتا تھا پائین شکستہ گرد  
ابر حرقان تو توین دین خون کا بھرا

کون گمان غلامی کنی فی سبیل  
کیون کار کشد آریاده دلاوریان  
دویمین لایقین دگر و کفن عریان  
فانی من از او هر بین بختان  
سبز زنگ خردین اس مشیت  
محبوبت سر به پوی کسی  
بر که جان را بر جان بی خودی  
پیشی این سر که در آن کی  
کوئی دم بین جان تو جان دون  
زین دکنده ام ای یک تری غلامیان  
آه اس دست بلای من یار

بایر و دست این هماره حال چون پیوستی  
با تو خاتمه بر من پیش تقدیر است  
چاپاری و جوی ابدیدین دارد  
بایر و دست این هماره حال چون پیوستی

طیبات ۵۲۶

نو طوطو کو مگر کی میں اور چشم تر زاریا  
 تو نجایا سید ان کو جب تک آیت جنت صراط  
 اگر آیت یحییٰ اس شربت الان فی  
 بانی جب تک ان پیچیدگی ان  
 مجاہد جب تک چھو کر سن جاو خط راستا  
 کہ کہ تیار نوای سرور کونین کا  
 کہ کہ اس شخص ان چیلے

مجبوریہ کی کیا  
وہ نہیں کہ تمہاری  
لوں یاں میری تحقیق  
زندہ ہر ماہر گیا باوجود  
مجبوریہ کی کیا

وہ شاہت اسکی مائی واپس پڑا کتنی  
اسکی حالت دیکھ کر سیری تو چاتی تھی  
پھول سا کھڑا کیا کیا کرایوں کھلا گیا  
کیا بڑا دن ہاں مجھ مان کر آئیں دیکھا گیا  
دیکھیں اگر انہی پویشہ خوار کی طریت  
دیکھیں اس مخصوص بقعہ صیر مار کی طریت  
ہاں اب جو زمین میں لیکر چھلاؤنگی کے  
ہاں میں بروہا پلانیو کاؤنگی کے  
دیکھیں اسکی بھی سرگرداؤں جائیگا  
دیکھیں اگر سیری پھر چھٹا کیوٹو سیکو  
ہاں وہ بالی سنگینہ پیاس سر دھان  
جینہ پر اسکی میں کاٹری پر لکھتے تب  
اک طرف شانو کہا عباس خیر کی سچ  
سخت دشت ہر غصہ و اس کی کرج  
مشک لیکر کنیوں گیا اپنی کی خاطر غصہ

ہاں توں پر سو یکایک گردن اسی لنگھائی  
 رات دن ہوں اس کے غم غم خاک پر پائیاں  
 بند بند اس کا بزم شاخ گل کا ناگیا  
 ہاں یوں مارا گیا جب سڑوہ دسایا  
 دیکھیں خلق اس کو میں پھر گزرا دیکھ  
 دیکھیں اور نہ کہہ کر دوں اور نہ نہ  
 ہاں میں تو پی شلو کا سہیاد کی کہ  
 ہاں کس کو کہہ پکاروں جان دسایا  
 دیکھیں اس پر کہہ لو ہوں نہ اے ایکو  
 پار ہو گدی سو اس کی تیر کا سیرایا  
 مرنے ہو پائی کی خاطر تو تم غصہ  
 ہو کوئی ساعیت کی مہمان اب دھڑکا  
 لاشہ اکبر کا ہوا سکو پاس ہی خیر کیج  
 ایسے ہی سو تو اب تیرے مرنا سنا بیان  
 کیوں آ یا وہاں تو وہ جیتا ہوا غصہ

مجلد دوم  
وہ منوں کہ تھیں کیسی  
کون بیان پری خرم حقیق مجکو آسان  
زندہ ہی یا مر گیا نو کا سو اس بیان  
آج بھی عالم دکھا دیں اور کیا کچھ غلاب  
ایک ساعت میں نظر آتا ہے تو مگر نہیں  
پس جس جگہ یاد دینا ہے وہی آسان

مجید



امام حسین

[illegible][illegible][illegible]

خنجر اس سپر کی گردن دو دھار پہنچا  
 سال یوں دت ظلم سما پہنچا  
 نہ رہی باقی ہر صغیر شاہ کبر میں  
 رہن بین بجان پڑی ناکوں نازک ہر دم  
 اقربا ایک جتنے تھے ہریر شیر  
 دیکھ دیکھ انکی ٹریخان میں ہم آکر  
 بسکاس دشت میں گردہ جل پڑے لڑکر  
 ہم مصیبت زدگان تنگدلی میں کھنڈر  
 چرخ کی ہمسعداوت کرتیں کچھ سیر  
 اور فرزند ہمارے جو ہیں خواب بغیر  
 دین کا جسکو خلافت کرتیں دعوت  
 بوجہ تھا ہو جو کوئی تمپہ مصیبت کیا  
 کر بلا سے چین جاتی ہیں ہر شام چین  
 کرتی ہیں خاک کی سیر پہ اتر کر زمین  
 غرض ابھی ہیں اس طرح سو کھل احرم

پانی میٹھا نہ اسی اور نہ کھار پہنچا  
 دیکھ جنگل کے میں جانوران و زمین  
 اور قاسم کی کہیں کیا جو ہوا چشم  
 دیکھ کر زخمی شمشیر و سان رو میں  
 نہ رہا ایک کبیر زمین سے نہ ایک صغیر  
 ابر کی طرح بفریاد و فغان رو میں  
 چور زخمی و بدن خاک میں ہر سر پہ  
 تن پہ ہر ایک کی چون نوہ گراں بزمین  
 وحش سیراب ہیں گل میں ہر امن ہر طیر  
 لہے یا وہ کھڑی تشنہ لبان و زمین  
 اسکی اولاد کی سر پہ یہ تم پر ہے  
 دشت غربت میں پڑی و طنان و لڑا  
 ہاتھ سے کھو گئے کیشو کی آرام نہیں  
 گاہ ہم چڑھ کر بہشت شتران و زمین  
 تھہرتا رہیں پڑے کے صولج و قلم

[illegible]

کلامی کی یہ باتیں ہیں جو کہ  
 زبانِ مازہ میں غنی زبانِ مازہ میں  
 ہر قسم کی غنی زبانِ مازہ میں  
 کلامی کی یہ باتیں ہیں جو کہ  
 زبانِ مازہ میں غنی زبانِ مازہ میں  
 ہر قسم کی غنی زبانِ مازہ میں  
 کلامی کی یہ باتیں ہیں جو کہ  
 زبانِ مازہ میں غنی زبانِ مازہ میں  
 ہر قسم کی غنی زبانِ مازہ میں

[illegible]

غرق فی کما آسمی ہوا لذت اٹھائی ہو کر تیرا  
 بنو جو فانی اگر کوں نہ کر کہ تیغ زبیر  
 مگر حق ظن ہو کر وہاں کہ جبریل بی عرض  
 ادا و دین پد زہی ہر پسر کہ تو انور  
 کہنا امام سے روح الامیں کی ایسی ہو  
 فیت یہ انکو تین دیو و خالق اکبر  
 کہنا امام سے روح الامیں زکیر  
 خدا کی راہ میں اگر قیاسل تیغ ستم  
 نہ درویش کی جھکو نہ دگر ہو خدائی کا  
 یہ روم روم تصدیق ہو کیرانی کا  
 بھو تو این ہی راحت ہوا یہ تیغ و شمشیر  
 پر اس خطا سر کی جھکھیر ناہو سو داؤد  
 بیست آن امام سے روح الامیں زکیر  
 حسین جان گرامی خدا ہو است کرد  
 جتنی شاہ شہیدہ ران تیغ تیغ ستم

یسین ہی جان یونہی الاہین میں یسین  
 بجای سبز و آگے خاک و قفا میں  
 فریج تیری کاہن نے ادا کیا ہر  
 دیت لی تب کی سراپ کو چھٹا جو سبز  
 جو عرض میں کر دن ارشاد ہو بارگ  
 شہید تیغ ستم وہ جو ہر سلاح حسین  
 دیت کر دین میں انکو محو نہ شادی غم  
 اگر موت تو سو خوش واقربا حسین  
 نہ فکر بچی کا دل میں نہ غم جمائی کا  
 حسین اُسے خدا ہے نہ خدا حسین  
 دیت ہی دین میں جن کو اگر خوشی ہے  
 تو ہو یہ امر کہ است کو بخشو ای حسین  
 پلایہ عرش کو کتا ہوا بروز نبرد  
 روستا است اگر جان کند خدا حسین  
 الی غم نہ ہو سودا کو چھٹا حسین غم

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

[illegible]







۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰







سمعیست اور اسی آواز کیا کی سنی کیا رکھا  
 تخت دوم فر کیا کھینچی ہو خاک کی مٹی کو  
 پڑی زمین کرم ایوب و صبر زانی کو  
 غم فرقت و خوار کیا آدم زار و گریان تنو  
 اور ایسا جرمین بنیست کردار پیرستان  
 بنا ہو گا جو کچھ فرعون سر سو کر لایا تھا  
 ستم کی تیغ سے صلح کا قادی میں آگیا  
 نبی جو تعار ہا ہر آن مٹنی آئی میں  
 پڑی طوفان کو باعث لوح کی کشی تباہی  
 خیال آں زمین پر پڑا لاکھوں سال تیرن  
 یہ سب کچھ دیکھ کر ایک رو کیا نہ وہ نہیں  
 تخت اکطر حکما ہر ایک پر عالم میں گندرا  
 نہیں کہیں کے قابل مسئلے کو گھر جو گندرا  
 اٹھو نہیں کا سیکو گندری کی جیسا سیر  
 پسر کا تن نظر آیا بد کو خاک و خون اندر

کتابخانه عمومی  
مکتبہ اسلامیہ  
لاہور

کتاب : ...  
نمبر : ...  
تاریخ : ...

...  
...  
...









ہندوستان کے ہندوؤں کی تاریخ  
 ہندوؤں کی تاریخ کے بارے میں  
 ہندوؤں کی تاریخ کے بارے میں  
 ہندوؤں کی تاریخ کے بارے میں

بہن تو سائو بھیدی بھالی یہ نیو کی ہوا	جو تو تھو چھو دیکھو ادا مالی اوپر سو یا
جا ما تو سی پہ لال چکیندا کا ہی یوچ ڈو بوا	تن تیندا لو سیر پیا ہر سونو کن تل کو بوا
پچھد سے ہون کبھی کھڑی ورتو تیندا کول	ماں جائے سے عھائی اصد کو تیندا بول
چھاؤ کو تینو کتول فانوان بر ایند کھڑی	عم وچ تیندی ختم ختم ہر واکلی ورتو کی
اتھائی ورتیندی بر چھی سادی چھو چھو	ناہن کسید اسچ چھوچ دقت بری لکونی
ایسا تھچھر تھر کا پنا سنگ سے ہاتھ	سر تیندا تن چھاڈ کے پلا ہر سرتی
ہو تاتیندی قسمت اجو وطن ہی چھو	فاسی اناہ کفن ملدا تو گاڑھا دھو تر چھو
یان تو پیا اسانو تیندی گو گڑھی اڈا	مینو بھی ہن چھاڈ بھروا اپلو تیندی
سکھ سچ تیندی بھاسا تیندی سنگ	کیکر چھد سے دکھ سچ ختم ختم و سنگ
اموت کا تیندی ہن دیکھا جاکھو چھو	وچھائی نوں کفن پڑو بھانج نوں ٹڈا
ایسا تھکری سر سر پدیکھا کتے تالا	گور جاتیندی ٹھیلوں کی کھولیا کھولا
جھاڑو تیندی گوروی گوروی گوروی گوروی	

راجا  
 راجا  
 راجا  
 راجا

راجا  
 راجا  
 راجا  
 راجا

راجا  
 راجا  
 راجا  
 راجا

آر سی مصحف و یکہ کر لوٹی اس کی اس

رودرگی جب تک چھے ماسنند کریاں

کون ہوا یا جو کوئی بہت سی چیزیں لکھا

ٹال کو میراجی تن میں سیلوں کو چھو جائے

بسیار تھوڑے سنگار میں مل رہی۔ لوگوں کو

حیدرآباد کے ملکہ بیگم سید زین

سوت کی مانند آئی ہر محکوم کو نہ تو ان کے

مسک موحانسی تری مری محمد ام بلکم کو

پایان

کونکے کھٹیم، نہ مہاراجہ، نہ مہاراجہ، نہ مہاراجہ

وقتے روئی ماوہر بترے انگشٹا، نیز کلہا

سنگی صورت و کج گوی و سرخ و لبر چشم و زخم

طالع

یہاں جو بیان ہے یہ جو ہر سال

بسم الله الرحمن الرحيم

ری بن پڑوس سر جہا بی میرا بن

۱۰۰

100

[illegible]

تسرسر نہ ہو کہ میں جینے کے لئے جس کو کھائی  
یا دیا یا ان کی میری امان کو کچھ نہ ہونے دیتی

سیاہ کی شب سبارا کتم سر پڑا لڑو چول  
دو لچا کی چوتھی گردن تحو کے ہون چول

یہی موزوں ہے کہ جو کتب کی نوشتہ کی حالت  
میں صحت ہے کہ کتب میں مرقعہ ہے

دولت کا اہمیت میں مزید آباد کے ہر  
صوبے دولتیں جب تک دولت کا ہر صوبہ

دلی بھی ان کی بھی ہر اس میو کو جو یہاں ہوتا  
 ماما جاسا پڑیں جائیوں جگر دلیا نکالے

یہ شادی دیکھی نہیں کہتے ہونگے لوگ  
جس شادی کی رسم میں لہو ہوز بس جوگ

جو اس دن و لھانی سہا کو حفا سے شاد  
ش غم خوشی میں اس کی ان عالم کا تیار ہو

نفس شکوٹھ پہ یوں تن کر رہو جیتا ہو  
پرو جیتا ہو گا جو نام رکھا سننے والا کتا ہو

بیشا تمنا حیرت کج قاسم ابریکانائون  
ابن عربی جو سر شریف چو درمید کجائون

البريد

شادی کا جس طرح کا ہے

سورة ازل بی

ای سنجان بزم خوس

\_\_\_\_\_

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰



خالد بن ولیدؓ کے ساتھ ہونے والے جنگوں کی تفصیل  
 خالد بن ولیدؓ کے ساتھ ہونے والے جنگوں کی تفصیل  
 خالد بن ولیدؓ کے ساتھ ہونے والے جنگوں کی تفصیل

ڈالتے تھے خاک سرخ داخل عام	مقدی کہتے تھے روز و رات
آگے پیہر کے اسی یار و امام	از جہاں ہما شکایت می کنند
جب چلا رخصت ہو وہ عالی لب	یوں کہے تھا بھرت کے آہ سرد
دیکھتے یہ اسی دل محنت طلب	سر نہ کھٹے ہے دوست بن روز و رات
خانیہ تقدیر کیا کہتا ہے اب	بشنواز نے چون حکایت سیکند
آخر شمس جن جانہ پایا قطر آب	ڈالی وان بستی مدینہ کو خراب
تشنگی سے تب ہوا سینہ کباب	تب کیا رو کر محنت کو خطاب
سب طرح شاکر رہی بندہ عیاب	از جہاں ہما شکایت می کنند
آہ جس صورت سی ابن مصطفیٰ	کر بلا کے بن ہیں با چندین جفا
ظالموں کے ہاتھ سے مارا پڑا	میں بفضل کیا کمون وہ ماجرا
دیکھ لگے خائب اب کہتا ہر کیا	بشنواز نے چون حکایت سیکند

خانیہ تقدیر کیا کہتا ہے اب  
 بشنواز نے چون حکایت سیکند  
 ڈالی وان بستی مدینہ کو خراب  
 تب کیا رو کر محنت کو خطاب  
 سب طرح شاکر رہی بندہ عیاب  
 از جہاں ہما شکایت می کنند  
 آہ جس صورت سی ابن مصطفیٰ  
 کر بلا کے بن ہیں با چندین جفا  
 ظالموں کے ہاتھ سے مارا پڑا  
 میں بفضل کیا کمون وہ ماجرا  
 دیکھ لگے خائب اب کہتا ہر کیا  
 بشنواز نے چون حکایت سیکند

۵۵

عابد بن زیدؓ کے ساتھ ہونے والے جنگوں کی تفصیل  
 عابد بن زیدؓ کے ساتھ ہونے والے جنگوں کی تفصیل  
 عابد بن زیدؓ کے ساتھ ہونے والے جنگوں کی تفصیل



مکتبہ اسلامیہ  
کراچی

بہارِ نبویؐ کے لڑنے میں جہاد کی ضرورت ہے

۵۴۷

کونی نرزدند علی پریمه سسم که تاب  
دو عالمی این احوال و دین

وہ علی بن ابی طالب (ع) کی بیوی تھی جو حضرت علی (ع) کی بیوی تھیں۔

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

ایک اور روایت کے مطابق کہیں کہیں

تو این ہمت مردانہ مبارک باشد	۱
بکفایت جو دگر سمانہ مبارک باشد	۲۱
پاس وطن کہ بجایا تھا اُسی لاکر جان	۳۱
یون لگی کہنے کہ اٹھ جلد ہو تو بیہوش	۴۱
مجلدات گور غریبانہ مبارک باشد	۵۱
تا قیامت تو آن خانہ مبارک باشد	۶۱
تیری نوبت کا ادا کر لے کھیلین جنت	۷۱
اُس بد م غم کے ازگار و نہ جگر کا بہنا	۸۱
بدلت حسرت جانانہ مبارک باشد	۹۱
آشنا سے ز تو بیگانہ مبارک باشد	۱۰۱
چاہنا کھانیکا اس مہا مین پر نادانی	۱۱۱
چلو بھر مانگو ہر نوشہ جو کسی سے پانی	۱۲۱
ناو نوش غم جانانہ مبارک باشد	۱۳۱
تو این خوردن شکرانہ مبارک باشد	۱۴۱
آخر کار کون کیا مین ز لٹیکے کھوڑ	۱۵۱
دیکھ اُس ہر کیو جو بد رکھتا تھا ہون	۱۶۱

[illegible]





ایک بیاز سارو کا ہے کوئی عابد نام	طوق و زنجیر میں رہتا ہر وہ اہل صبح شام
سودہ اس سال سے ابدہ نہیں جینیکا	کہاں مقدور رہا بسکودہ اپنے کا
جینے دیتا ہر کوئی داغ آؤ سینے کا	کیا ہر وسواس بھرا ایسے کرانے کیوڑ کا
وہ بھی حاضر ہر جوق اسکوین چاہی سوکر	جس طرح جانی نہیں مرو میں اسو خلعت زر
اس کو عابد بنایا کر کیا خیال مندم	رو بہرو اپنے طلب کرتے لگا وہ ظلم
کیا کنون جی صیبت کردہ آؤ اندم	اباب عابد کو نہ اسن ان تجھی کھنکی قدیم
سر سوڈہ بالون ملک صفت سی وہ لڑا ان کا	دیکھ نیرنگی گردن کو لین جہاں تھپا
اس میں نے یہ کیا کہ چکر بکد کھٹا	کیوں تراباب ابرا اگر تھی اسکی کاپ
رو بیت سی مری گھر کو کیا ان پر قربان	آپ توجی کر کیا بھید یہ ڈالا ہر عذاب
ہر گئے طوق تری پانوں میں تیر سے زنجیر	دیکھتے ہیں تجھے اس حال کی بڑاؤ تیر
سننے ہی اسکو وہ سرور تیر بان پلایا	کیا ہو اگر دشمن دیر سے جو میں لکھایا

ایک بیاض سالو کا ہے کوئی غائب نام  
طوق و زنجیر غن رہا ہر دو این صبح شام

سودو اس سال سربلہ شہین مجنونا  
جینے دیتا ہر کوئی دلغ آدھ سینے کا

کہاں مقدور بربا سکودا پیٹے کا  
کیا ہر دوساں بھو ایسے کران کینر کا

وہ کہیں تھیں جو حق اس کے میں چاہے سو کر	وہ کہیں تھیں جو حق اس کے میں چاہے سو کر
جس طرح جانی نہیں زمین کی تعلیم زرا	جس طرح جانی نہیں زمین کی تعلیم زرا

روبرو اپنے طلب کرتے لگاؤ ظلم  
ایمان کا یہ کوئی نہ اس کی بھی کھنکھائی

سر سز و نالون تهاضت سیه و نه لزان تها  
و کله نیرنگی گرد و کوبین حیران تها

اس میں نے دیکھا کھینکنا بکروں کا  
 روایتی شہر کے گھر کو اپنا خزانہ

کیوں تیرا باب اب اگر تھی اس کی کتاب  
 آپ توحی کو کتابچہ سے ڈالا ہر کتاب

ہر کے طوق تو رہا پونہن تیر سے زنجیر  
دیکھتے ہیں تجھے اس حال میں زانو بستر

سنتے ہی اسکو وہ سرورِ عزتِ باریک باریک  
کیا ہوا گردِ شوقِ ورنے جو مین کھایا

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

۵۲۹  
 ۵۲۹  
 ۵۲۹

مجلس اول



زبان کے کھانے کے لئے جو کچھ کہیں بھی جائے  
 وہ ایک ایک کھانے کے لئے کہیں بھی جائے  
 چھوٹی چھوٹی کھانے کے لئے کہیں بھی جائے  
 چھوٹی چھوٹی کھانے کے لئے کہیں بھی جائے

کہا سیکھنے نے اُس لاش کو لگا کر کھلے  
 نہ مان کی گود میں ششماہ کو زیادہ پڑ  
 بیا کی یہ کرتی تھی رو رو بیکھنے پلار  
 جگر پر ایک کا مجروح اور سیدہ نگار  
 زیادہ اس سوز کرب تو سو وادوں کا  
 جزا ہر دو جہان اس کی تھکا بھر گیا نام

مرثیہ دیگر

کستا ہو غم ہون کسی دم سے پوچھیے  
 گرو پوچھنا جو تو کسی محرم سے پوچھیے  
 نوع بشر میں جو بشریت کا یوں اصل  
 پرے گئے جہان سے تشریف پہنچا  
 آدم کے جب فراق نے حوا کو جدا  
 پہ جب علی سے فاطمہ ہونے لگی جدا  
 روح الامیں نے جب بدر سپد الام  
 گریان سب ابل میت تھی پر سکے پیکام

یہ بات وہ نہیں جسے عالم سے پوچھیے  
 گذری جو فاطمہ پہ آئے ہم سے پوچھیے  
 جودل جو سوغریز کے جانیسے ہولول  
 گذری جو فاطمہ پہ آئے ہم سے پوچھیے  
 ایسے بھی دل کو گرچہ نہایت عالم ہوا  
 گذری جو فاطمہ پہ آئے ہم سے پوچھیے  
 آکر دیا شہادت حسین کا پیام  
 گذری جو فاطمہ پہ آئے ہم سے پوچھیے

زبان کے کھانے کے لئے جو کچھ کہیں بھی جائے  
 وہ ایک ایک کھانے کے لئے کہیں بھی جائے  
 چھوٹی چھوٹی کھانے کے لئے کہیں بھی جائے  
 چھوٹی چھوٹی کھانے کے لئے کہیں بھی جائے

۵۵

جس دم تماری باتوں کی زبان کو لپیٹ  
 گذری جو فاطمہ پہ آئے ہم سے پوچھیے  
 دامن نہ تھا کسی کو بون پر ہر حرف  
 گذری جو فاطمہ پہ آئے ہم سے پوچھیے  
 اور تو نہیں سنا مجاز دعا کا سوار  
 گذری جو فاطمہ پہ آئے ہم سے پوچھیے

جس دم تماری باتوں کی زبان کو لپیٹ  
 گذری جو فاطمہ پہ آئے ہم سے پوچھیے  
 دامن نہ تھا کسی کو بون پر ہر حرف  
 گذری جو فاطمہ پہ آئے ہم سے پوچھیے  
 اور تو نہیں سنا مجاز دعا کا سوار  
 گذری جو فاطمہ پہ آئے ہم سے پوچھیے

گذری جو فاطمہ پہ اسے ہم سے پوچھیے  
 چنانچہ اسکو راہ کا ہر یک نام کہیں  
 گذری جو فاطمہ پہ اسے ہم سے پوچھیے  
 مارگاہوں ان ریشے کو پانی کو سوجا  
 گذری جو فاطمہ پہ اسے ہم سے پوچھیے  
 زمین البعاد کو لیکے پیش خود دین  
 گذری جو فاطمہ پہ اسے ہم سے پوچھیے  
 سبکی صدایہ سنگسار کسکی تھدی وادیں  
 گذری جو فاطمہ پہ اسے ہم سے پوچھیے  
 لائے تو دیکھ کر مستم ہو ایزید  
 گذری جو فاطمہ پہ اسے ہم سے پوچھیے  
 جسوقت کی تو کہانے زمین مار آسمان  
 گذری جو فاطمہ پہ اسے ہم سے پوچھیے  
 بیٹی جو فاطمہ پہ اسے آگاہ و امان  
 گذری جو فاطمہ پہ اسے ہم سے پوچھیے

جب یوں پہنچ اسکو لگا غار راہ میں  
از بسکاتو ابی نے کی پوچھا اسکا کہ  
جائے کوہ کس کو لگا سخت اس سخن  
جس وقت تشنگی کروں خشک اس کو آب  
اور کوزہ دیکھو مٹھ لیا حسین اس حبیب  
اس وقت وصوبت دیتی ہو وہ زمین  
جب بول اٹھا وہ قتل کروں کہ تم میں  
تو زو ملک میں لگو کرو زو مثل اسخ  
پر چکھڑی بٹھانے لگا اس کو زیر میخ  
جس دم سر حسین کو تجس میں نہ پلید  
اور چھڑنے جب اسکو لگا ایک چوبید  
یہ حال دیکھ زینب کلثوم نے فغان  
جو کچھ کنو ذریست ہو پر سنے وہ فغان  
آج میرا بن جبر نہیں بلجو بھی میں عن  
دعوا مرا غلط ہے جو کتا ہوں سخن

[illegible][illegible]



*[A large handwritten note or signature in Persian script, written diagonally across the bottom half of the page.]*

چشم سودا که شراب بپا تهرین  
جیب محرم تبین تو نامم کو تر چیه گاکرین

اجرا میں منظم کا دیوے کا خدا کھڑے  
ہوگی اس مرتبہ کے سوز و گمراہی

مرتبہ دیگر

بنی قاسم کو تھکدیر کر گناہ کی نئی دی صورت  
 تھے کو واسطی اسکو بنائیں کی دی صورت  
 بنایا وہ ہر اویار و لکس کی ات کا  
 کسو کو اسکی شادی عین مل و ان و قرار  
 چلا جہان جہان تو آ کر نہ پیغام و زنا  
 اجل فریاد کیا دیکھ اسکو و وطن ساتھ نہکا  
 کروں کیا و کر اس شہ کو گھر شاد کیا نہکا  
 و جھوٹا ہر کر گناہ جہان شہرت بلا نہکا  
 نہ شادی بنی کر آل کی تازی خرابی تھی  
 نہا کر کس لہو اترا جل کو واسطی لہی تھی  
 جو مہمان آو تھو اس جاہ میں گناہ کو نہکا

سوا حققد سرسہرا بند جانکی نندی  
غرض کہ آن گزروش از نایکی می  
پیراجودشت غربت میں وطن تو ہوا کرا  
فلک از خبر سرزدینہ بجائیک نندی  
نشان استین تو نگاہ چھان کر جا  
کہ چلتو وقت چھاتی بھی لگان کی  
بغیر از خم کیا مذکور تھا وہاں کچھ  
کسو کے خلق میں نانی جو نایکی  
جوا میں مریکی سوا نرستابی  
کہ دھکا کو دو وطن کو سیاہ لایکی  
ترب کمراسن گوارو دیا می

[illegible][illegible]

غرض از شادی که غم از جگر تران کجا بچونما  
کندله فدره فدره گوشت خنر و سی و دهنونا  
براسته از بیا بهود و کجیو بهان کس کسین  
ز بهی نه دیکه کی کی از ر و دو نو کوا بهین  
ز بهی شادی که بی نقل اس آفاق من شرا  
سنا اس سودا اب بهر تیر بهن نو بهر شرا

انگ وطن سو جو ہو لڑو ان میں خیر  
 ملو تو مل لو کوئی لڑم ہر ان میں خیر  
 حکمران جو آئے یہ سنتی سوزنا کیا  
 ہوتے جو داخل مجلس لگایہ کرنی کلام  
 تھیل میں ان لڑنے کو انچو بلوایا  
 گیا جو ان کو پھر اسکا نشان کچھ پایا  
 سہول کر تم میں جیندہ ہر افغانی خیر  
 کر زلفان اسی اس کی ہر سگند

[illegible]





ہر کسب و کار میں غور و خوض کرنا چاہیے  
 جس سے نقصان نہ ہو اور فائدہ ہو  
 ہر کسب و کار میں غور و خوض کرنا چاہیے  
 جس سے نقصان نہ ہو اور فائدہ ہو

ہر کسب و کار میں غور و خوض کرنا چاہیے  
 جس سے نقصان نہ ہو اور فائدہ ہو  
 ہر کسب و کار میں غور و خوض کرنا چاہیے  
 جس سے نقصان نہ ہو اور فائدہ ہو

<p>                             رہ گئے تھے وہ مصوم کم آنسوئی تھی                              نیچے اُس نخل کے اگلے پتھر تھا دیدیم                              اُسکی بی بی رکھتی تھی آل محمد کو عزیز                              آئی وہ ان اُسکو نظر شکل وہ خوشیدیدیم                              ہو کر تم کون نشان اپنی گھر انوکھا دو                              کوئی تپہ کو ایسی مصیبت ہر عظیم                              باپ کو فو میں ہوا آ کے تیغ ستم                              آسرا چھوٹ گیا نہیں جبر بکریم                              ایک بی بی ہر مری تپہ فدا دل جان                              رکھو گی محکوم نہایت تواضع مگر بچم                              گویا آئی تھی قضا ان کنز موصوت زن                              کہا اُس سے یہ مغز میں کرانگی ہم                              تب کیا جاریہ فوسورت احوال بیان                              پاس لڑی تھی انھیں کر کے سلام تسلیم                              ہو کر حاجت بچھ اگر محکوم نہ بچے فرما                         </p>	<p>                             قافلہ اس میں چلا جلد قضا رانا گاہ                              ہو گئی شمع تو اک نخل میں لاؤ وہ پناہ                              وار داس جا ہوئی اگر زین چارٹ کی گنہ                              پانی میں دیکھ کے جو عکس کیوں تو قینہ                              دیکھا کون سے کہا ان ہے کہ صاحبزاد                              کس لیے آن کر اس نخل تو بیٹھے ہو                              بٹکے ہو بے کہ دو فرزند ہیں کم کہ ہم                              نہ کوئی رویت ہوا سجانہ کوئی ہر نہ ہم                              تب کہا ان کو کہ تپہ سر میں جاؤ کہ بیان                              چاہے تم گھر میں رہا سو کوئی دم نہ مان                              غرض اُس جا چہ وہ فدا سے کرتی تھی سخن                              لیکٹی بی بی کہنے انکو زبرد اس                              پوچھا خاتون فریڈ کہوں جہاں میں یا                              سنتے ہی بی بی تدم ہر گری ہو کر گریان                              پتھر لگی کس کروں آپ کو میں تپہ فدا                         </p>
--	---

ہر کسب و کار میں غور و خوض کرنا چاہیے  
 جس سے نقصان نہ ہو اور فائدہ ہو  
 ہر کسب و کار میں غور و خوض کرنا چاہیے  
 جس سے نقصان نہ ہو اور فائدہ ہو



بیست و پنج اس غزل کے ترکہ کو کمال  
 میں کیا کہن کہو نو بیان و اصیبتا  
 راہِ پیا جو درینِ کمالِ لیسویں بیت  
 بیرونِ کون در بیانِ کچھ آخاں کی کونیت  
 شاعر سے شریعت کی لافانِ خفین جان  
 اس بدترین خلق کے ترغیب سے نہیں آج  
 جس سے ہر گریہ حرکتِ جبر سے اور  
 اس آغہ گر گیا حرکتِ جبر سے اور  
 ایسا کہ گھر کی بیچ کی بیچ سے نہیں آج  
 وہ بیچارہ جو ان میں ارکانِ کمال  
 تہیہ کے ہر ایک جوان و اصیبتا  
 جیوان تمام تعلق و طلاقِ بختا  
 سب بے بین بلکہ جادات و عہدِ بخت  
 بی بی غیر ساجھ کو شریکی و تریاست

آئے کیا اسکو تم کوینِ کون وادیا جسکا تھا نام محمد اسے پہلے مارا راوی کستا ہر کہ جب کاٹ کر انکسیر بیٹھ گئی چھاتی سے چھاتی کو ٹاکیہ گیر آج سودا ہین تو فوٹ لایا تو نے کہہ کے یہ مرثیہ جیسا کہ پٹایا تو نے	اسطرح دونوں میوں کو تین قتل کیا پھر جداتن کو کیا ان کو سرا بہیم دوہین دریا میں دیا وال تو کو لیکر آخر الامر تہ آب وہ مظلوم یتیم دل سے ہر ایک کو شادی کو بھلا لیا تو حشر میں اسکی ہزا دیو تجھے رب کریم
--	--

## مرثیہ دیگر

گردون پر از خروشِ نغان و اصیبتا آفاق بزمِ ماتمیان و اصیبتا خلقتِ ز شکلِ جونِ نہ نو خاکِ سولی ہر شہر کوچہ کوچہ و ہر وہ گلی گلی گرنیکو سر پہ خاک اٹھا تو ہین یہ ملک ارواحِ الامین کے فوسر پر آغشتہ ہر ملک آفاقِ گردون و بر در سر پر از طال	لشیون درون کون مکان و اصیبتا عالم تمام گریہ کنان و اصیبتا دنیا کی جیب چاک ہر جون گل کی ہوگی واصر تا جویان ہر تو وان و اصیبتا زیر زمین عجیب نہیں آجا کر فلک حورون کو جو یہ در در زبان و اصیبتا اسے فرش تا بعرش کیا غمِ نیا مال
--	---

اس غزل کے ترکہ کو کمال  
 میں کیا کہن کہو نو بیان و اصیبتا  
 راہِ پیا جو درینِ کمالِ لیسویں بیت  
 بیرونِ کون در بیانِ کچھ آخاں کی کونیت  
 شاعر سے شریعت کی لافانِ خفین جان  
 اس بدترین خلق کے ترغیب سے نہیں آج  
 جس سے ہر گریہ حرکتِ جبر سے اور  
 اس آغہ گر گیا حرکتِ جبر سے اور  
 ایسا کہ گھر کی بیچ کی بیچ سے نہیں آج  
 وہ بیچارہ جو ان میں ارکانِ کمال  
 تہیہ کے ہر ایک جوان و اصیبتا  
 جیوان تمام تعلق و طلاقِ بختا  
 سب بے بین بلکہ جادات و عہدِ بخت  
 بی بی غیر ساجھ کو شریکی و تریاست  
 اس غزل کے ترکہ کو کمال  
 میں کیا کہن کہو نو بیان و اصیبتا  
 راہِ پیا جو درینِ کمالِ لیسویں بیت  
 بیرونِ کون در بیانِ کچھ آخاں کی کونیت  
 شاعر سے شریعت کی لافانِ خفین جان  
 اس بدترین خلق کے ترغیب سے نہیں آج  
 جس سے ہر گریہ حرکتِ جبر سے اور  
 اس آغہ گر گیا حرکتِ جبر سے اور  
 ایسا کہ گھر کی بیچ کی بیچ سے نہیں آج  
 وہ بیچارہ جو ان میں ارکانِ کمال  
 تہیہ کے ہر ایک جوان و اصیبتا  
 جیوان تمام تعلق و طلاقِ بختا  
 سب بے بین بلکہ جادات و عہدِ بخت  
 بی بی غیر ساجھ کو شریکی و تریاست

اس غزل کے ترکہ کو کمال  
 میں کیا کہن کہو نو بیان و اصیبتا  
 راہِ پیا جو درینِ کمالِ لیسویں بیت  
 بیرونِ کون در بیانِ کچھ آخاں کی کونیت  
 شاعر سے شریعت کی لافانِ خفین جان  
 اس بدترین خلق کے ترغیب سے نہیں آج  
 جس سے ہر گریہ حرکتِ جبر سے اور  
 اس آغہ گر گیا حرکتِ جبر سے اور  
 ایسا کہ گھر کی بیچ کی بیچ سے نہیں آج  
 وہ بیچارہ جو ان میں ارکانِ کمال  
 تہیہ کے ہر ایک جوان و اصیبتا  
 جیوان تمام تعلق و طلاقِ بختا  
 سب بے بین بلکہ جادات و عہدِ بخت  
 بی بی غیر ساجھ کو شریکی و تریاست



یونہی چاہئے کہ تیری بارگاہ میں  
 نہ پائے بے جا شوق و اشتیاق  
 نہ پائے بے جا شوق و اشتیاق  
 نہ پائے بے جا شوق و اشتیاق

شاہد ہمشیر اشک مری چشمِ مہر میں  
 اس رو سے کہ یوں تین اینچ غم میں  
 اپنے عوا کے باقیات الم میں  
 نکلے بدن کی کشتی یہ جان وایت

## شریہ دیگر

<p>فاطمہ کے من کا پیار یا یا بنی                  کیا کموں کس طرح مار یا بنی                  تھے جہاں سیراب حیوان بہر                  وہاں سے دریا کا کنار یا بنی                  اذ کو بھی دیتے ہیں پانی اولاً                  نیریز میٹھا نہ کھیا یا بنی                  دیکھنے والے کا دل ہو دھول                  ظالموں نے سزا تار یا بنی                  قتل یوں بھیسر ہو دے بے گناہ                  وہاں چلا خنجر و دودھا یا بنی                  اسکو بھی ملتا ہر دس گز کا کفن</p>	<p>ہا سے وہ نالی تھا ریا بنی                  ظالموں نے کر چیا ریا بنی                  وہاں سوایا سا تر اٹھت جگر                  گرچہ تھا اک تیر کے پر تاب پر                  گو سفند وں کا جو کائین میں گاما                  فوج کرتے وقت ایسے کو بھلا                  شاخ سے کوئی اگر توڑی ہو چیل                  اس تن نازک سے کہ تو کس مول                  فاطمہ سے کہ کہ ہو دین داد خواہ                  وہ گلو جو تھا ترانت بوسہ گام                  اگر کہتین مر جائے کوئی بو دین</p>
---	---

۵۶۱  
 ایک تو غم سے بدستار یا بنی  
 ایک تو غم سے بدستار یا بنی  
 ایک تو غم سے بدستار یا بنی  
 ایک تو غم سے بدستار یا بنی  
 ایک تو غم سے بدستار یا بنی  
 ایک تو غم سے بدستار یا بنی  
 ایک تو غم سے بدستار یا بنی  
 ایک تو غم سے بدستار یا بنی

من نہ وہاں دینا پائے  
 من نہ وہاں دینا پائے  
 من نہ وہاں دینا پائے  
 من نہ وہاں دینا پائے



[illegible]

جہاں بیٹھے تھے تو ہے لوہو کا تھا  
 زمین و آسمان گر کوئی چھانے  
 کہیں دیکھا کہ دوٹھاکے تھانے  
 گل آرائش کے یاں زخم بدین  
 بزرگ لالہ نوح سے سرخ تن بین  
 چہرے جب بیاہے نیری سر کو  
 کوئی کوئے ہے سینہ کوئی سیر کو  
 زہر شادی کہ جہین تخت کی رات  
 کہوں کیا آری مصحف کی بین  
 کہیں یوں بیاہ میں گاؤں دعا  
 وہ باہم سدا بیاہے کو بیاوے  
 کسی نے کیا کر اس بیاہ کو پا  
 دیے ہیں سدا مٹو کو ہار جویاں  
 زہرے یہ بیاہ جسکی شہرک ہم  
 پچاری سدا مٹو کو کھاتا مسام

مچب اس کے لیے مسند بچھالی  
 نہ ان رسوں کے وہ پاؤں کھکا  
 بیاہونیک سرسرا بندھائی  
 کنول کے پھول پاک پیرین  
 اسے کیے غضب یا کہ خدا کی  
 لٹا یا چرخ نے دونوں کو گھر کو  
 جو نوبت ہو تو یہ نوبت وصالی  
 انگاری ہو گئی چنے میں نوبات  
 نہ بھڑوٹھا نے شکل اپنی دکھائی  
 کہ ہر اک لوہر گزرتے کو آوے  
 الم ہر اک سے لیوے بدھائی  
 اٹل کے سچ ہیں لوہو سو دندان  
 سوز نیچر انگی گردن میں بھائی  
 ہرین بیاہ سے پراتی ہو کر غلام  
 سچوں نے رو ہی رو جاپو کالی

جہاں بیٹھے تھے تو ہے لوہو کا تھا  
 زمین و آسمان گر کوئی چھانے  
 کہیں دیکھا کہ دوٹھاکے تھانے  
 گل آرائش کے یاں زخم بدین  
 بزرگ لالہ نوح سے سرخ تن بین  
 چہرے جب بیاہے نیری سر کو  
 کوئی کوئے ہے سینہ کوئی سیر کو  
 زہر شادی کہ جہین تخت کی رات  
 کہوں کیا آری مصحف کی بین  
 کہیں یوں بیاہ میں گاؤں دعا  
 وہ باہم سدا بیاہے کو بیاوے  
 کسی نے کیا کر اس بیاہ کو پا  
 دیے ہیں سدا مٹو کو ہار جویاں  
 زہرے یہ بیاہ جسکی شہرک ہم  
 پچاری سدا مٹو کو کھاتا مسام

مچب اس کے لیے مسند بچھالی  
 نہ ان رسوں کے وہ پاؤں کھکا  
 بیاہونیک سرسرا بندھائی  
 کنول کے پھول پاک پیرین  
 اسے کیے غضب یا کہ خدا کی  
 لٹا یا چرخ نے دونوں کو گھر کو  
 جو نوبت ہو تو یہ نوبت وصالی  
 انگاری ہو گئی چنے میں نوبات  
 نہ بھڑوٹھا نے شکل اپنی دکھائی  
 کہ ہر اک لوہر گزرتے کو آوے  
 الم ہر اک سے لیوے بدھائی  
 اٹل کے سچ ہیں لوہو سو دندان  
 سوز نیچر انگی گردن میں بھائی  
 ہرین بیاہ سے پراتی ہو کر غلام  
 سچوں نے رو ہی رو جاپو کالی

[illegible]





پر کبھی رونی ہے ایسا جو عطر مار  
 کتنی ہوں بک چھو یا یا ایسا  
 ہائے کب بھول اسکے دوسری جا  
 باپ کو دیکھے گی یہ روز جزا  
 دل ہوا ہے اس اس سچ بھی مرا  
 اسکو تنہا دنوں میں لجا کر کدھر  
 باپ کا اسکو دکھا دستے میں نہر  
 جتنا کتنی ہوں کہ اسکو ستا دیکھا  
 اور خفا کا بھی تواسے دل میں لا  
 چنید روز اسکا رسیگا کہ یہ حال  
 باپ کا غم جان کا اسکی ہے حال  
 اکبر و امیر سے ہو بھی خراسا  
 یہ سب سیاہی کی سی اک سیہاں  
 یہ شہم اور ظلم میں کب تک ہوں  
 ایک دیکھ ہو دل یہ تو اسکو کون

خون دل ہوتا جو جاری بارش  
 ملی ملی کی خاطر کھانسنے لایا  
 میں تو اب پھسلا کے ہار چکی ہوں  
 تجھ کوئی باتیں میں بناؤں تاکجا  
 دیکھ اسکی بے تراری بارشوں  
 روئیے دروہ بھی تھمتی ہے اگر  
 لائے کے پر بلوں ناری بارشوں  
 سکوں کے باپ کے اسن کی چپاؤ  
 کون سستا ہے ہمارے بارشوں  
 پھر نہیں جینے کا اسکے اجمال  
 اسکو ہے اب دم ہماری بارشوں  
 عابد بیمار کی ہے کس کو جس  
 رکھی ہے یاد داری بارشوں  
 نئی میں کرتا ہے کین بارشوں  
 زخم ہے کاری یاد داری بارشوں

040



# مکتبہ اسلامی

مکتبہ اسلامی  
 لاہور  
 ۱۹۰۷ء

وہ جو زرد محمد کے پڑی ہوئے ہوں  
 ہاں چل کر زرد بترین جہان اس ٹھکانو  
 ہاں اس طرح کیا تل بنی کا وہ کانو  
 طرح سے تم تم واسطے اس کے بویا  
 حق کے واسطے حقار و زائل کو گویا  
 نہ تو سمجھے یہ تعین ذات خدا کو حاضر  
 دین سے منہ موڑ کے دریلوں کو آفر  
 موٹ کر چلے جب اہل حرم کو مہیات  
 جو سوار اشرار کی پشت پرین ہتھوڑ  
 قلعہ لیجا کا آگے نہ کہے یہ کام  
 اہل بیت نبوی مقبول ہونے پر انعام  
 عذر وہ آل نبی ہر کاشیہ طارون  
 عین کفار کے نزدیک مسلمانوں  
 پس خوشی از رہ انصاف ارباب سکون  
 اندون مجھ سے موالی کہیں محبت سکون

ایک کی لاش زمین کو نہ وہ اور  
 یوں پڑی تھی کہ کوہ صوبہ تھی نہ گہ جیا  
 شہر اسلام میں تھی جسے سبب بانی  
 رہا اس تخم کے پھل کھانیکو کھانچا جوا  
 گردن آل محمد پہ خط ازادی  
 نہ کیا پاس علی کا نہ بنی کی خاطر  
 کشتی آل نبی شامیوں کو بھلا دی  
 اس مصیبت کی کمان تاب نہ کھنسی  
 بان بول نہیں کسوں کی تھی کسوں کی اوی  
 از نہ دوسرو ادب پر نہو اسکا انجام  
 جا کے وہی اپنی قلیلہ کو بیاہ کیا دی  
 نہ جسے انکھن ہر دیکھتا تھا کالون  
 کرو یا خانہ دین بیت چون لیراوی  
 اشیا جب کریں مولاد و عالم پر جو  
 لیکن طبع مجھوں کو ہوا یوشادی

مکتبہ اسلامی  
 لاہور  
 ۱۹۰۷ء

۵۶۷

وہ جو زرد محمد کے پڑی ہوئے ہوں  
 ہاں چل کر زرد بترین جہان اس ٹھکانو  
 ہاں اس طرح کیا تل بنی کا وہ کانو  
 طرح سے تم تم واسطے اس کے بویا  
 حق کے واسطے حقار و زائل کو گویا  
 نہ تو سمجھے یہ تعین ذات خدا کو حاضر  
 دین سے منہ موڑ کے دریلوں کو آفر  
 موٹ کر چلے جب اہل حرم کو مہیات  
 جو سوار اشرار کی پشت پرین ہتھوڑ  
 قلعہ لیجا کا آگے نہ کہے یہ کام  
 اہل بیت نبوی مقبول ہونے پر انعام  
 عذر وہ آل نبی ہر کاشیہ طارون  
 عین کفار کے نزدیک مسلمانوں  
 پس خوشی از رہ انصاف ارباب سکون  
 اندون مجھ سے موالی کہیں محبت سکون

ایک کی لاش زمین کو نہ وہ اور  
 یوں پڑی تھی کہ کوہ صوبہ تھی نہ گہ جیا  
 شہر اسلام میں تھی جسے سبب بانی  
 رہا اس تخم کے پھل کھانیکو کھانچا جوا  
 گردن آل محمد پہ خط ازادی  
 نہ کیا پاس علی کا نہ بنی کی خاطر  
 کشتی آل نبی شامیوں کو بھلا دی  
 اس مصیبت کی کمان تاب نہ کھنسی  
 بان بول نہیں کسوں کی تھی کسوں کی اوی  
 از نہ دوسرو ادب پر نہو اسکا انجام  
 جا کے وہی اپنی قلیلہ کو بیاہ کیا دی  
 نہ جسے انکھن ہر دیکھتا تھا کالون  
 کرو یا خانہ دین بیت چون لیراوی  
 اشیا جب کریں مولاد و عالم پر جو  
 لیکن طبع مجھوں کو ہوا یوشادی

کون سے ملک سے آیا ہے  
 کون سے ملک سے آیا ہے  
 کون سے ملک سے آیا ہے  
 کون سے ملک سے آیا ہے  
 کون سے ملک سے آیا ہے  
 کون سے ملک سے آیا ہے  
 کون سے ملک سے آیا ہے  
 کون سے ملک سے آیا ہے  
 کون سے ملک سے آیا ہے  
 کون سے ملک سے آیا ہے

جو تو ہی نہیں تو کیا جی کر گری  
 گئی ہے یہ بیت گھر اس کے اصغر  
 ستم ہی کی اگر رکھتی تھی نیت  
 ردار کھتی نہ وہ اندازے اصغر  
 کہ بد روز کو طلب کرتا تھا یہ نیر  
 کہ نہ کو کھول کر رہ جائے انفر  
 مجھے دیکھا کہ اس جگ سو بیلا تو  
 تری مان ڈھنگ تری بیلا ڈھنگ  
 کبھی بیٹھے تھی سر اور گاہ زانو  
 نہ ختیک تو مجھے یوں لگے اصغر  
 کہ ہے کیا گری تری مان دان رنو  
 مجھے کس خیر سے تھلائے اصغر  
 نہ کوئی ساتھ اپنے کو رکھ رہا ہے  
 کوئی کیونکر تجھے گڑ واسے اصغر  
 اگر جاتا ہاں وہو بیلا ڈھنگ

تس کن تک تر جون و کھ پیرنگی  
 نہ بھائی سا تھر ہی تیرے پیرنگی  
 وہ قوم بے جا دور از میت  
 رہیں اسے کا شکے دیتی اذیت  
 چھٹ اسکے کیا تھی اس بچ کی تعمیر  
 بھلا اسپر اسے یوں ماریے تیر  
 چھرا کر تیرے پیاسا گلا تو  
 بلا لون بول تو مجھے بھلا تو  
 لیے کو دی میں اسکو شہب را تو  
 کہ تھی ہاں یہ یار میں نہ مانو  
 جہاں اک بوند پانی کی نو و ب  
 ترے گرتے کا لوہو کو نہ دھو و  
 نہیاں کڑی کا کھڑے لے کفن ہے  
 آٹھایا کرتے کہ کیا یقین ہے  
 جو روٹھا ہو تو میں اسکو مناؤں

یہ کیا کہ اس نے آویں گلاں  
 ہوا یہ جس سے اس کو یوں آہ  
 وہ دن جس دن کو خطر میں تھا  
 وہاں نہ رہنے کی خوف الامان آہ  
 یہ اسدن آرزو سے نہ رہا ہے

۵۶۸

نہ پیر خشت

یہ کیا کہ اس نے آویں گلاں  
 ہوا یہ جس سے اس کو یوں آہ  
 وہ دن جس دن کو خطر میں تھا  
 وہاں نہ رہنے کی خوف الامان آہ  
 یہ اسدن آرزو سے نہ رہا ہے





خویشاں شادی و تماشای زرنگو غم من  
روز و شب خاک پسته برین گیسو  
حاکم ابانگی اگر چنین زیاده بیان  
سودا کتی من تجی سخی خیر و دکان

بقیہ مخلوق خدا یکوین اس نام میں  
آدم و دیو پری اور و ملک رجا  
توں دل ہر شے چشم و کب کی جو  
ختم کر مرنیہ بیچ آل محمد یہ معلوات

مرتبہ حضرت

اسے وہ شہزادی چھوڑ کر گیا ہو  
تھے وہ شہزادی چھوڑ کر گیا ہو  
نظم کہی ہیں بدور و زار  
ایک دن دیکھو نہیں بگو قسم  
دلوں پر ہے چین اور نورین  
دعوتی تھی ہر دم بن جگر پیرین  
جنگوں میں آنا کیا تھا بریں پال  
بویہ نہیں سکتی تھی بچوکا سودہ لال  
گھر میں اب بگو نظر آئے نہیں  
کوئی تو موٹو صوفیا جا کر کہیں

کیا کہیں رن کو سیدھا کیا ہوئے  
 کہ پامین کن ڈمار کیا ہوئے  
 کیا ہوئے فرزند میری تاجدار  
 کوئی آیتا جا پکار کیا ہوئے  
 پانڈے کھیر کھراو گل سبدن  
 سو مری آنکھو نکھار کیا ہوئے  
 شہست و شو کرتی تھی خاکسربال  
 آتش لب پر دیا کنار کیا ہوئے  
 روتور و توغم سے یہ آنکھیں نہیں  
 بیوٹن بکس بکا ر کیا ہوئے

گر کہیں جانتے ہیں جانی علی میں نہ تھی راہ  
مخاکاٹا جتنا بجی کی بے گاہ

[illegible]

۵۷۱

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱





مرثیہ ص ۱۰

تنام جب اس حرم ہونے لگا کر غبار چلے  
 کچھ قتل کی طرف کر ڈیہ گرفتار چلو  
 کس سبب کر منہ جو نہ ہنیں تم نہ ہونڈ  
 لگاؤ ان کو لیے تم ہمیں تختہ چھوڑا  
 ہم سوار اوٹو تیار ایسے کہ نہیں جنگجو ہزار  
 تاتو ان زمین بھاس ہونے لگا آواز  
 پابرہنہ ہو وہ اور راہ براز خاستان  
 ایکسہ ہار کر چرین اسکو اتنا تو ان  
 ظالموں نے جفا اور ستم ہمیں کیے  
 جسکی ہم آرزو میں کرتے تھے جنو کیے  
 بچ کر کالیکہ تھاری ہی الم ایسہ کمال  
 راہ چلے میں ایسے کایہ نقاست و حال  
 تن بدین اینی واصلین کھنڈی خرم  
 یاد کر تمکو وہ کتاخی یہ امن بھر کر

چشم گریان لریان جگر انگارے  
 مرنیکو تم جو چلے کیوں نہ ہنیں پار  
 خنود تیغ و تیر کا تو نہ تھا کچھ توڑا  
 اس طرح لیے ہمیں تو تم نگار چلے  
 ہستے نزدیک بل اور سفر دور و را  
 کھینچتا آئی ہمارے وہ ہمارے  
 کا مٹی جو جھجھکے ہرکے لیے ہون  
 گاہ بیوش گوی ہو کر وہ ہشیار چلے  
 سو طرح عابد پیار کو آواز دے  
 سودہ یوں گرہ کائنات کو سزا  
 وادی افسوس پذیر ویدیم اسکا  
 لڑکھڑاتا ہو جون زخمی سر چلے  
 جابجا خاک اڑاتا وہ جلے سر  
 مابین ظالم تھیں اینسہ زلوار چلے

۵۷۳

کلمہ شریف  
 ہر روز پڑھو  
 اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ  
 یہ ساری باتیں  
 ہر دل پہ لکھی جائیں  
 آمین

اس جلی سوز و غمت اطہار چلے  
 طبع طراز کو مہین قلم و لہجہ نگاری  
 جس طرح قید میں ہم سید ابراہیم  
 تیرا گوجہ کما کر تھو کہ ہم میں دیدار  
 خانہ دین کر تین کر کے یہ سہارے  
 صورت حال کی سمجھ نہیں پھر ہر ہر  
 پالی کی اگر ہماری جو کہیں حجاب  
 نے کفن لاشوں کو اکلی ہے نو گور گور  
 ہاؤ لیون شہر دین کے وہ دریا چلے  
 اہل بیت نبوی ملتی جاتی تھو سب  
 تھلکے پر وہ بادیہ خونبار چلے  
 اسکے یہ مہر شہ بیتاب میں سب نام  
 تیرا خواہ سب کی اگر نرم میں مگر آواز

شور مگھونے کیا شور قیامت کو  
 نہیں سنتے ہیں یہ ملعون چاری  
 حال دشمن کو بھی دشمن پہ چوڑی  
 تجھ میں اب کس سے کرین حال اپنا تھا  
 دیکھ کر دور تجھ دیکے دعا آخر کار  
 ظالموں کو ہم کھلا کر پانے کو دار  
 خلق پیاسی سمجھتے ہیں چلے تلوار  
 اسر مقد و دیکان آگے جو احوال  
 فون ٹیکو نوے سر نو کو پیڑی کے چرے  
 سطلت اس طرح مجھ کو کہیں تھیں نہ  
 لڑ میں تابزین مشرق کا عالم صاحب  
 سودا کچھ تو نہ کہا گیکر احوال تمام  
 بچتن پاک تو اپنی تھیں کہیں علام

مرثیہ حضرت

یو رہیں مرا چمن آج کز لالہ میں ہم  
 اکسو میں گل کہ سدا جاگ گریبان میں ہم

کلمہ شریف  
 ہر روز پڑھو  
 اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ  
 یہ ساری باتیں  
 ہر دل پہ لکھی جائیں  
 آمین

کلمہ شریف  
 ہر روز پڑھو  
 اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ  
 یہ ساری باتیں  
 ہر دل پہ لکھی جائیں  
 آمین





بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين

بزرگواران کے لئے ایک نیا

میں نے اپنے دوستوں کو بتایا کہ میں نے ایک نئی چیز سیکھی ہے۔

اگر باجمہ تھا درست کیس کا اگر اختیار ہو  
 لو تو حق بنیعا پر نظر لائی ہو گمان  
 زینت رسی ہو تو ان لوگوں میں جہان  
 اگر یگانہ کشتہ و ند بوخ و سبب  
 میں کیونکہ اتنی لوگوں میں بالوں بھوکہ  
 بختہ سر کے شام جانی کاین کہوں دل  
 اہم کو باہن سر سدا چرخہ رسول  
 ناتار واکو اپنی رکھو تیرا زرش خواہ  
 بابا کی کینت کو سبب بن بو تراب  
 کس کو کچھ غم میں چاہیے دور و کون  
 اگر نور چشم فاطمہ تہا میں کیا کون  
 زینب غر فکدہ دور و با و از درد نا  
 یہ خونیں وہ پڑا کہ جسک قدم کی خاک  
 ایا رفعت اعلیٰ ولی شہر کا قیام  
 سودا کو بھولیو نہ تو اپنی رفیق عام

یہ شکل اور آلہ میرے واسطے  
 ہمارے دیرم ہو گیا اچھوٹا  
 بجائی جگہ دینی بھی خواہ کرے  
 ہو چکی ہوں بھرتیاں کہ میں بھی  
 پہچاننے کو سر ہو سیکر گیا  
 نکلے تھا تو کہ تیرہ اور پڑی تھی  
 شانہ تھا گیسواں مہر گیا  
 مان بڑی دین تن پہ جو عکس قباب  
 نین خال اختیار کی تیرہ گیا  
 لٹکا کر سطح سجی گور میں  
 سو تو نہیں ہر چادر و معبر کے  
 مٹی تھیں یہ کہ فتح شہر ہو ہلاک  
 سر تھی چشم و خاور گیا  
 بے روز ہو عرض کی کہ یہ غلام  
 دریا اٹھش کو تار گیا

انا نبین سے متعلقہ ہے  
 مجھ کو ان کے ساتھ  
 کھانا کھاؤ اور  
 ان کے ساتھ رہو

تین جا کوئی  
۵۷۷  
قلمت سوو

پیش رو کوئی انکو تو کس طرح بتاوان  
کیا قوم و عیس کے پیشین خبر ہم بتاوان

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

[illegible]

جہاں کے کر قلع تم کیٹیوں نے بازو  
 جو ن شکلی میں ماہی ہو نظر آؤ ہے مجھ کو  
 دل دیکھ سکیں گے پریشان ہوئے گیسو  
 جہز مرگ علاج اسکا نہیں کیجئے مرسہ  
 زینب نے غرض شاہ کو اس نظم بیان کیا  
 بولیں کہ رہا تو ہی جواب خرد و کلان سے  
 نکلا سخن جس گھڑی زینب کی زبان سے  
 بولے کہ نہیں ہر یہ جگہ مارنے کی دم  
 یہ کہہ کے ہوا شاہ کا میل دن کو آہنگ  
 اور راست کیے اپنے بدن پر آہنگ  
 اُس آن حرم پر قیامت کا ہوا رنگ  
 اکبار گیا شیدوں دہلائے پیراز غم  
 کرتا تھا شہ دین کی کوئی منت و راری  
 پیٹے تھا سر اپنے کے تین وقت سواری  
 ڈھونڈتے تھا کوئی مار نیکو اتیو کٹاری

۵۶۸  
 راجب کز دل مسرتی کا کجی خوب  
 گویا غم افروز  
 اسل مرین بندیکو خوشی بہت خوب  
 از تارہ جان سوز  
 حضرت ایوب  
 راجب بادشہ کہین حضرت روز  
 مشک کے چہین روز  
 سوئی دم

[illegible]

درختی که در میان است و چون غم  
 قیاس بین این و آن است و چون غم  
 درختی که در میان است و چون غم  
 قیاس بین این و آن است و چون غم

جب نذر خدا کے خلیل بنو پسر کو پایہ قبول اسکا خدا نے کسی رو گردن کا بنی زاد کو بخیر سے نہ یک ہو دینے کو دیا امر الہی نے پھر اس دم یہ دیکھ کے احوال ردی وہ بنی اللہ تاریک ہو نظر دلین کو ابھی تو ماہ مقبول نما ہوئے پر سر حق کے بدرگاہ انیس صد افسوس کہ شادی کی جگہ غم اس زمر کے سعادت پر کہ جو راہ خدا میں نہدا ہے وہی خوب جو میرنج و بلالین ایک نور کو رو آپ کو دو جگ کی بنالین صابر برضا بیجو قدم گاڑ کے محکم غنیمت وہی ہے جو گلے میری جلیگا وقت اس کے گلے لگنے کا ذرہ نہ ملے گا سر دم تلے ہرگز نہ مرا اس کے بے گا	کرنے لگے قربان شان انور کشایان کا مل گیا اس آن دیر دم خبر کرنا کہ دوسرا یاد یہ غم ہوا رو داد تم چاہیے ہوشاد ہو سونے دل پر گردن سے بد ہو راضی برضا ہو تم کو ن ہو کیا ہو اسے عزت اطر یہ تم کو تین ہو گواہ وہ کہیں ہو لرزش زمین ہو
---	---

اور اس کے شہادت کیا جان  
 جیلج و غم پر  
 اس شہادت کا بیج شہر پر  
 اس شہادت کا بیج شہر پر  
 اس شہادت کا بیج شہر پر  
 اس شہادت کا بیج شہر پر

اے خداوندی جان  
 اے خداوندی جان  
 اے خداوندی جان  
 اے خداوندی جان





کافور

وہ کہتا ہے کہ یہ بڑا زبان

یہ کہتا ہے کہ یہ بڑا زبان

کافران کل کفران  
یہ کہتا ہے کہ یہ بڑا زبان

یہ کہتا ہے کہ یہ بڑا زبان

یہ کہتا ہے کہ یہ بڑا زبان

لکھا ہوا کہ کتاب میں راوی معبر  
میرے سے لیکے وہیں تہا تار کر  
اس لعنتی نے سر کو چھواید کی ٹھری  
صفت تھی جو اہل بیت کی وہاں کو  
آز و سہ تو کو دھری ہو جائیگا سفید  
جینے سے اپنے جب کہا یہ ہو کرنا اسید  
آخر یہ وہ کہ جو کرتی ہر محبسے یہ گفتگو  
راوی کو ہے ایک فرنگی نیک خو  
سن افریہ ہم جو میں عیسے کو دین  
تو نے نبی کی اپنی نہ برت رکھی نظر  
اس حوت سے زیدین غضب  
دیکھا جو اس فرنگی کو اسدم لہ جا  
سے سرفدا کیواسطے ایمان کر غطا  
القصہ سرفہ شاہ کے کلمہ دیا پڑھا  
آخر زید لعنتی خالق کے کئے

اس قافلے کا شام میں جسد ہو گزرد  
پیش زریطشت میں اس کو دھریا  
کئے لگا کہ دانت تو موتی کی ٹھری  
زینت ہوئی انہیں سے پہنچ کر صبا  
ماری ہو کر گدہ بنی پر یہ چوب بید  
بولایا زید پھیر کے کتھ کو او دھریا  
پوچھی اپنی بھائی کئی انان تو  
کئے لگا زید کو وہ دیکھ کر صبا  
پوچھیں میں اس کو سنت سم پاؤ خرا  
یہ کہ کر ان فرنگی کی چشم تر صبا  
جلا داسکے قتل کو دھریا  
بولایا اٹھا کشت سے وہ شکار صبا  
نانا کو اپنی دین میں ہو کر جلا  
راوی معبر نے یہ دی دھریا  
نارا ہو کے تن سے فرنگی کو دان بھر

یہ کہتا ہے کہ یہ بڑا زبان

بس خوشی سیتی و کھاوے کھڑکڑ کو نہ  
 پھر چین کے شہر تہا سو لویا دو کو جو  
 ایہ دنیاں کے لو اس کو کیا یا شاخ  
 شور تہا کرتیں شہین پر کین بن رخ  
 ہریان ہلہ لہو کا لہو دنیا کیلے

وېګرام غیر منفرد

دیکھو چرخ کی پیداوی ہائے  
 ہر گئی دستِ ظلم سے جفت  
 اہل بیتِ نبوی بیٹھے مرن  
 سرخائی کو بچا امت کی  
 شام کی فوج جسے آ کر دیکھو  
 مار تا میدانِ حرم کو نہورا  
 اگرچہ ہر ظلم ترا کام دے  
 یا ہی تیری ہی امت نے آج  
 تخت کی رات ہو تا مین و مہن

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

[illegible]

دین کی گنجی کو لڑائی ہا  
مفت تر گان کی طرح اکیں  
مفت ایمان کو اس دی  
ایک کی ہر ایک کو ہر ایک  
سودا کے ہر ایک کو ہر ایک  
کی ہر ایک کو ہر ایک

ابن کون صابیه و خان کمان  
کمانی که در میان کمان  
کمانی که در میان کمان  
کمانی که در میان کمان



یہ نسبت غلط ہے کہ جن کو برہنہ کرنا  
 چاہیے کہ وہ تو جن سے ایک ایک  
 جنگل میں لکڑی کا ٹوکڑا پڑا ہوا  
 یہ امن ہو تراب ہی سے ایک بغیر  
 ہو یا تھا فاطمہ نے نہان ہم صدمہ  
 ہائی مہینہ وہاں کہیں نہ آپ تیغ  
 ہے آپ وہ اپنے تھوڑی روزی  
 کہتے تھے بگ گل یہ رکھی سوچاؤں  
 ہو چوڑی تو کیا ہو غلبہ سے کوئی گزرتی  
 کہتا ہے یہ خیال کہ بے میل و حجاز  
 زنجیر کے پائوں تو اس کی گویا ہوتی  
 یہ طفل بے گنہ تھا کہ جس کے تیر  
 وہ ہر تیر سمجھ کہ جو کچھ تھا حسین کا  
 ایسے ہی کو گنت جگر قتل یوں کیے  
 جو سر نہی کے وہ پیش یہ تھا سو پتھر

خون حسین سے دلا ہوا ہے  
 یہ مال فاطمہ نے جھلا ہوا ہے  
 جو گوشت دین ہی کہلا ہے اسے  
 مائی میں تن پڑا ہوا ہے  
 وہ کھیت کی طرح سے پھلا ہوا ہے  
 سو تشنگان کہ پتلا ہوا ہے  
 وہی آنکھوں میں غم پہ صلا ہوا ہے  
 ہر ایک جا رہا نہیں گلا ہے  
 کہ یہ گھر کے گھر کو دلا ہوا ہے  
 جاتا ہوا شتر ذیہ چلا ہوا ہے  
 یہ کون ہیں ایسے ہلا ہوا ہے  
 لگ کر گئے ہیں پھر نہ ہلا ہوا ہے  
 جناح ایسا کو سر دھلا ہوا ہے  
 کیا کر گئے ہیں جھلا ہوا ہے  
 دیکھ کر مائیں گلا ہوا ہے

یہ نسبت غلط ہے کہ جن کو برہنہ کرنا  
 چاہیے کہ وہ تو جن سے ایک ایک  
 جنگل میں لکڑی کا ٹوکڑا پڑا ہوا  
 یہ امن ہو تراب ہی سے ایک بغیر  
 ہو یا تھا فاطمہ نے نہان ہم صدمہ  
 ہائی مہینہ وہاں کہیں نہ آپ تیغ  
 ہے آپ وہ اپنے تھوڑی روزی  
 کہتے تھے بگ گل یہ رکھی سوچاؤں  
 ہو چوڑی تو کیا ہو غلبہ سے کوئی گزرتی  
 کہتا ہے یہ خیال کہ بے میل و حجاز  
 زنجیر کے پائوں تو اس کی گویا ہوتی  
 یہ طفل بے گنہ تھا کہ جس کے تیر  
 وہ ہر تیر سمجھ کہ جو کچھ تھا حسین کا  
 ایسے ہی کو گنت جگر قتل یوں کیے  
 جو سر نہی کے وہ پیش یہ تھا سو پتھر

یہ نسبت غلط ہے کہ جن کو برہنہ کرنا  
 چاہیے کہ وہ تو جن سے ایک ایک  
 جنگل میں لکڑی کا ٹوکڑا پڑا ہوا  
 یہ امن ہو تراب ہی سے ایک بغیر  
 ہو یا تھا فاطمہ نے نہان ہم صدمہ  
 ہائی مہینہ وہاں کہیں نہ آپ تیغ  
 ہے آپ وہ اپنے تھوڑی روزی  
 کہتے تھے بگ گل یہ رکھی سوچاؤں  
 ہو چوڑی تو کیا ہو غلبہ سے کوئی گزرتی  
 کہتا ہے یہ خیال کہ بے میل و حجاز  
 زنجیر کے پائوں تو اس کی گویا ہوتی  
 یہ طفل بے گنہ تھا کہ جس کے تیر  
 وہ ہر تیر سمجھ کہ جو کچھ تھا حسین کا  
 ایسے ہی کو گنت جگر قتل یوں کیے  
 جو سر نہی کے وہ پیش یہ تھا سو پتھر



ان کے لئے

[illegible]

کاش میں جا  
وادیغا اور بن  
ہلے ہی بہر  
جو ہوا اسف لا  
خود پانی کو شریع  
وادیغا اور بن  
سے ساقی لا  
۵۸۷

۱۔ ختم نبوت پر ایمان رکھنا اور اس کی ہر ایک علامت کو تسلیم کرنا۔  
 ۲۔ ختم نبوت پر ایمان رکھنا اور اس کی ہر ایک علامت کو تسلیم کرنا۔  
 ۳۔ ختم نبوت پر ایمان رکھنا اور اس کی ہر ایک علامت کو تسلیم کرنا۔  
 ۴۔ ختم نبوت پر ایمان رکھنا اور اس کی ہر ایک علامت کو تسلیم کرنا۔  
 ۵۔ ختم نبوت پر ایمان رکھنا اور اس کی ہر ایک علامت کو تسلیم کرنا۔





این کتاب بنام خود است بنام این  
موسیٰ و سید برکتین ابو سعید

مکتبہ اسلامیہ  
مستطاب  
مالک المصطفیٰ

مجلس شورای اسلامی

سید بن ابی طالب

دن دوسلے کے چاند کو مارین شامی گھیر	
جگ مین آدیکھا ہر کین الیسا بھی اندھیر	
ایسا کروں یا میری دلبر یا سرور یا	میں نہیں چکتا کسی بندیکا کچھ تقدیر سے
بیکس جھکو دیکھ کر وہی ہو جگ جگ مانتہ	
کیا کروں اسے لاؤں ملے ہر لیں کچھ مانعہ	
تیری یوں ہر اک خواہر کا سرور یا	دیکھ کر تجھ لاش کو کشتی گئی ہر شرم
آکھ میں جو کو لو پیرے ہر جاسے ہر پیر	
پرویکھا جانا نہیں پڑا ہو یوں میر	
سری بھی چھوڑی چادر کا سرور یا	یوں کیا غارت تر کر کر کہ بات لی
لقد جس سب غلام سے نو دھکا اک بار	
لوٹ کے یگئے دھکائی چھوڑا اک نہ تار	
انہر و زان نہ تار یا سرور یا	غلام جو گدرا ہر تجھ پر ٹھکی اسکا یاد کر
آرائی ہر گاسے بھی خیر جو بچہ بڑا کھائے	
روؤ زان نہ تار یا سرور یا	روؤ زان نہ تار یا سرور یا
یہ سخن لائیں زباں پر یا سرور یا	مطلبیان نظر جو سرور حشر خیر لہا

[illegible]

جیسے سورسوسو کہ میں جاگتی ہوں اور جی بھولتی ہوں	دروہہ پر مینو خرمین تھارے ٹھوٹا لہڑا کرتی ہوں
ہے ہر اصغر میرے لال	
ایسی نیند کہ سوائی دودھ بھی لگے نہ دے	کانڈی کی لنگ باب کو اپنے سوسو سوسو کرتی
ہے ہر اصغر میرے لال	
سویکیونین ہون توئی اس بھی سونہیں دیر	اس کوٹ پر جو سیوایل سکونڈ کھاٹھی پھیر
ہے ہر اصغر میرے لال	
جو کتنی نین آتی ہے آنکھوں میں ہر بالے کی	نین جو ہو تو تو ہم چو کو نہ تو دس ہر لڑکی
ہے ہر اصغر میرے لال	
مک تو یہاں پر کوٹ لیکر مانی نظر نہ کھنکھیر	ایسا کیا میں کیا تھارے دھوڑ پر جوتی میر
ہے ہر اصغر میرے لال	
خلق اپنا دکھلاو بٹو نہ کہو کہم کر گیا لڑا شاد	سو رہو کو مان لڑا اپنی دھی ہر زیادہ سنا
ہر چھٹے لال	
ایسا گزین بھتی نہ لگتی تو رہی نینے	خلق کی راہ آنکھوں میں رچی آویسی جی لینے
ہر چھٹے لال	
کھو کر اب بچہ تمام اپنی کھونٹاں لائے	خاک کے نیچے رہتا ہوں میری تہ لہڑا لائے

[illegible]

ایک دم میں سارے ملک کو تو جیسا کہ آسمان کی آفات دیکھان کی حالت میں بیان کی گئی ہے

[illegible]



فرزند کا ہو گا فرزند مرثیہ سا  
ہر اتر باکید کا احمد کے اتر با  
نم کھائیے سو کا ایسہ کرم کو ہوتے  
روی شتم جنوں فرد کا حکم مگر ہوتے  
اس فیضان میں جو تھا سو ہو رہا تھا  
سرا قدیم قد اس کا اک آہ و صدا تھا  
کیا چیز ان کے آگے ہیں اتر با ہمار  
فریادیں لوں گے ہیں پیاسہ پی کیار  
ملومات جنگی خاطر دنیا میں خلق ہوئیں  
جب خاک میں مجبور و مفضل ہو کر نہ ہوں  
کس کا پدر چر پار و ساقی حوض کوثر  
ہر امر میں جو کوئی ایسہ کو ہو برابر  
تجسم سے کیسا ہر اک گناہ چنانہ  
احمد ہی کے گھر میں اس ظلم کا ٹھکانہ  
ایسے کے قتل ہر گز خوش و تبار ہوں

کس نے کافر و مرتد پر نہایت سختی کی ہے  
ایسا ہی سخن کا سر جواب دو تم  
دلو الم ہو گا ان کے الم کے ہوتے  
عسکین کو کہ خاطر ان کے سوا تو تم  
جو گزری جیسے اوروہ تابع رضا تھا  
بند ہو پھر ایسی پیدا ہونے لگا کہ تم  
کر یا د جنگ ہر دم ہم رو دین ہم کر یا  
احوال سن جنوں کا پانی نہ پھر ہو تم  
افعال انحر راتوں خاطر غدا کو دین  
زیٹ بھر کے کھاؤ زمیند بھر کے سو تم  
کے جلا ہو تم میں یا سے لگی یہ شعر  
تب کی چھوڑا کہو غم اسکے میں رو تم  
تیر جفا کے بھائی کا سینہ چھانا  
تم میں کسی پہ یہ کچھ گذرا ہو تو کو تم  
ادب غم تن پہ اس کے جب رپا رہوین

سوات سوڈا



ہستے آیتے مرنے کیلئے تارہن  
 کیا وہ کچھ تھے غرض الیہا میں  
 غم سے یوں ہر ایک کی آنکھیں  
 تھوڑے کونشہ کو خوش کی رونگ  
 کھیلے ہر سارا کلمہ ہو ہنر و رنگ  
 کیا کروں آگے میں سابق کا بیان  
 کی ہیں نیز وہاں پر سرور کی تمکین  
 کیا کہوں اب جو کئی شادی کی را  
 ایسی ہی پیروں ہر سو کئی برات  
 جو جراتی ہیں کریاں پاک سب  
 شور و زنجیر ہو میں جان بلب  
 اس طرح لائے غرض و وطن کو گھر  
 جب پڑی عورت کی اسپر نظر  
 لگ کر اس تن کو گھر دوھا کی دان  
 کیا دھت کا بنے میں دیا اسیر جان

جلتی ہے ہر شے سے لومہ کی حار  
 میں جڑا تم خوشی و فیرہ میں  
 ہو گئے میں سینے سنگ و شاد  
 جوڑ کر اپنی لہو ملی کا پینگ  
 سہد میں روتی میں وصال میں  
 دن پر از خون رنگ کر شہر میں یا  
 گ میں آرا لہو کو غم سے شمار  
 صبح کی اہوں میں مل کے ہات  
 ہو گیا روز قیامت آشکار  
 خاک سرور اڑوئے یک یک کو  
 ہر و شہ کی لوتھ کے زلزلہ زار  
 اک تن ہے سر کوڑا رکھات پر  
 غرض کے آواز میں ہو پاؤں  
 ہوئی ایسے لوتھ ترا سر جو کمان  
 صبح تو کہ کن بنے لیا تن سو آثار

۵۹۵  
 جہاں

(Vertical text in the left margin, partially obscured and difficult to read due to overlapping and bleed-through from the reverse side of the page.)

(Vertical text in the bottom right margin, partially obscured and difficult to read due to overlapping and bleed-through from the reverse side of the page.)





میں تمام کو رہا جس کو بھول ہوں  
 اس طرح مٹ کر کہ آن میں بھول اللہ  
 نہ کر کے یار پر اپنا نہ کوئی اب شفیع  
 جو کوئی تھی سو ہو رہی تھی کہ وہ یقین  
 استیلاہ کے اس قریب میں ہوا کو گوا  
 آہ کیا جانیے تھی کوئی ساعت گوا  
 سپہ شام نے کیا کیے تھی غوی  
 کہ دوسرے نہ رکھا ایک کہ اندام میں جی  
 حق تھا ہی کہ اس قوم کو جلدی نا پڑ  
 ان لعینوں نے خدا جانی ہم کہ سو  
 یاتی نہیں پہ ہر سر کو نہ لکھا تو میں  
 یوں عزیز دیکھو کہ شام کی جا میں  
 راہ چلنے سے ہمیں ایک بل آرام میں  
 منسکے کتا ہے وہ ملعون یہ کہ میں  
 تھی غرض حضرت یونس کی وان گفتار

نہ پڑ کر چہ اب الصغر پہ نہ اکبر پہ  
 گویا تھی نہ کہ جو نوزلشہ جہاں سے  
 نہ کوئی دوست نہ ہا سوقت نہ کوئی  
 کوئی وہ جا کہ نہ مرقد پہ نہ جہد سے  
 قسمت اپنی کہ ہوا جو کوئی پیا سا جی  
 آ کے فرزند و نکاح اس چہ گزیدہ  
 خیمہ اہل حرم کے تین آگ آن میں  
 قتل عام آگے چا یا ہر نہ کریدہ  
 کہ یہ میں فریز فلک نہ ہو جہاں نہ ہو  
 کہ وہی جی کو عزیزوں کو ضرر جہد  
 پھر میں اسم باسم ان کو بتلاؤ میں  
 جلد ہو جو کہ غیب تہرچہ گزیدہ  
 جل سے جو بھی میں کہاں پکارا تو میں  
 خویش و فرزند گئے اور جہد جہد  
 ہر جن آب کرے تھا دل سنگ کہ اس

۵۹۶  
 کتاب

(Marginalia in Urdu script, including phrases like 'میں تمام کو رہا جس کو بھول ہوں', 'اس طرح مٹ کر کہ آن میں بھول اللہ', 'نہ کر کے یار پر اپنا نہ کوئی اب شفیع', 'جو کوئی تھی سو ہو رہی تھی کہ وہ یقین', 'استیلاہ کے اس قریب میں ہوا کو گوا', 'آہ کیا جانیے تھی کوئی ساعت گوا', 'سپہ شام نے کیا کیے تھی غوی', 'کہ دوسرے نہ رکھا ایک کہ اندام میں جی', 'حق تھا ہی کہ اس قوم کو جلدی نا پڑ', 'ان لعینوں نے خدا جانی ہم کہ سو', 'یاتی نہیں پہ ہر سر کو نہ لکھا تو میں', 'یوں عزیز دیکھو کہ شام کی جا میں', 'راہ چلنے سے ہمیں ایک بل آرام میں', 'منسکے کتا ہے وہ ملعون یہ کہ میں', 'تھی غرض حضرت یونس کی وان گفتار', 'نہ پڑ کر چہ اب الصغر پہ نہ اکبر پہ', 'گویا تھی نہ کہ جو نوزلشہ جہاں سے', 'نہ کوئی دوست نہ ہا سوقت نہ کوئی', 'کوئی وہ جا کہ نہ مرقد پہ نہ جہد سے', 'قسمت اپنی کہ ہوا جو کوئی پیا سا جی', 'آ کے فرزند و نکاح اس چہ گزیدہ', 'خیمہ اہل حرم کے تین آگ آن میں', 'قتل عام آگے چا یا ہر نہ کریدہ', 'کہ یہ میں فریز فلک نہ ہو جہاں نہ ہو', 'کہ وہی جی کو عزیزوں کو ضرر جہد', 'پھر میں اسم باسم ان کو بتلاؤ میں', 'جلد ہو جو کہ غیب تہرچہ گزیدہ', 'جل سے جو بھی میں کہاں پکارا تو میں', 'خویش و فرزند گئے اور جہد جہد', 'ہر جن آب کرے تھا دل سنگ کہ اس')



معاذ اللہ سے بیکار و درویش و غلام  
 و انور شمس و شمس و شمس و شمس  
 و انور شمس و شمس و شمس و شمس  
 و انور شمس و شمس و شمس و شمس

معاذ اللہ سے بیکار و درویش و غلام  
 و انور شمس و شمس و شمس و شمس  
 و انور شمس و شمس و شمس و شمس  
 و انور شمس و شمس و شمس و شمس

معاذ اللہ سے بیکار و درویش و غلام  
 و انور شمس و شمس و شمس و شمس  
 و انور شمس و شمس و شمس و شمس  
 و انور شمس و شمس و شمس و شمس

بزرگ سے سر کر لیے پیش جناب کبریا  
 سلطان اس سر میں مارا نہیں جانے دوں  
 جس کو بیکار و درویش و غلام  
 یہ وہانی فاطمہ کی جگہ دیتا ہوں متنا  
 صلیح حاضر ہوا و ان کا حاضر ہو متنا  
 یہ تین لاکھ لگے اپنے جگر گوشہ کی دل  
 خاک تھی زیر قدم تھی ہوئی لوہو کی  
 دیکھ کر یہ خواب جو چو کا شہ فیادین  
 یون کہ خدام کو کسکے شلیتو کو تین  
 نائل جان سوزیوں کر تباہ کیا گیا  
 جنگو چھوڑا تھا دین میں وہ با آفتان  
 چھوڑ کر تباہ کیا ہر قسم نے جو حرم سفر  
 یہ غن شہ نے انکو خاک کی کشت  
 تم خبر اس خاک کی پاؤں گری میں میں  
 کہ بل میں جگہ تھی جو بھی وہ ہو کر یوں

کا نام سو پیکر مر و یکساں پیر و پیر  
 گو نبوت یا امامت کسب فانی میں  
 رکھتی ہو اسی نبوت اور امامت کیا کہا  
 اس کی تیری نہیں جن میں تر کو اموا  
 تباہ گاہ خدا ہو سرخرو تیرا جمال  
 یا ان ملک کو کہ شرکان کو جو افوناب  
 یوں تر کو ملا خدمت کا اسکو انصال  
 بونچھا آکھیں سوا اہل حرم و بادین  
 ہو جو اسباب مفرد و پیچیدہ فرستائی آئی  
 لے حرم کو ساتھ اپنی جب لگی ہو رو  
 اس شہ فیادین کی یوں لگ کر نسل  
 کیونکر پہنچے تھار و حال کی کونخیر  
 اور زبانا کہ رکھو تم کو خیر میں دل  
 راوی بھی اسی لکھو میں چاہو تین  
 ہو گئی وہ خاک شیشو میں رنگ لال

معاذ اللہ سے بیکار و درویش و غلام  
 و انور شمس و شمس و شمس و شمس  
 و انور شمس و شمس و شمس و شمس  
 و انور شمس و شمس و شمس و شمس

معاذ اللہ سے بیکار و درویش و غلام  
 و انور شمس و شمس و شمس و شمس  
 و انور شمس و شمس و شمس و شمس  
 و انور شمس و شمس و شمس و شمس





[illegible]

یہ بھی تھا قسمت میں لیون مجھ میں تار سیر ہو کر  
 باو دین جو محمد کے پلا یا لاسے صدر  
 سر کو جو تیغ جفا سے کاٹ لانا اہل غدر  
 قاتلہ النفس اس سسرے کرتی غمی بیان  
 دید کا حور و ملک سخنوں کا تھا حوال  
 معر و انبوش ہوا گرنہ کہ احوال تو  
 اس قدر کہ نہی ہی عشرت میں ہو گا مشرود

یاں رکھا کہ کس لڑاکو اور لقاؤ اور لطف  
 سو لیون مائی میں جون کی بھار آلودہ  
 سر تنور اندر دیاد حور اور لقاؤ اور لطف  
 عرش تک پہنچو تھی اکی سینے کی آہ و فغان  
 اور تھا اکی زبان پر اور لقاؤ اور لطف  
 دیو کی ارمنی سما کو پٹ ملا گئے گشت کو  
 لیکے نام انکا کے گرو اور لقاؤ اور لطف

این بیت از مولانا است که در کتاب  
 ذوق و طعم آمده است که در آن  
 به بیان حال و احوال و  
 رات و دن و شب و روز و  
 این بیت از مولانا است که در کتاب  
 ذوق و طعم آمده است که در آن  
 به بیان حال و احوال و  
 رات و دن و شب و روز و

کلیات سودا

	قرتبه دیگر	
--	------------	--

فوق خون میں تشنہ لب ہے غنیمت  
 یہ شرم اسوں لب ہے غنیمت  
 تان ہو مکی نالہ کجا علی سا ہر پر  
 رن میں ہے اس تفریق آج باخوشن لیس  
 تو تشریاء و خدا کو دست کا تھا ہوشن  
 دلی دشمن کو بھی دشمن پر کرے یہ شرم

آل احمد کے سب سے غنیمت  
 دو جہان کی تحسین ہے غنیمت  
 دست و پیا اسکے نزد مقری سا تھر گردن  
 و دشہ عالی نسب ہے غنیمت  
 کاٹ سراسر کا کئے اسکے اسرائیل حرم  
 بے گنہ اور با سبب ہے غنیمت

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

قن ترایون میں زیر چرخ رہتا ہوں مگر  
 کیون نہ رسول اللہ پر تیری میں میں افاق  
 ہیکو پویش ہوں کسے روحی انداک  
 تیرا تیری کا وہ ترن ترایو خاک میں  
 خون دل کیون مگر منجھ دیدہ نساک میں  
 ہو ترانا پیر پاپ تیرا ہے امام  
 تشہ لب مارین تجھ اسطرح مکر اہل شام  
 اکر پدیر تیرا مجھ میں جینے سوائی چو لاج  
 مصطفیٰ اور مرفعی کی دی ہو فرج غلام  
 قاتلہ ہے یہ میں لاتین نہ زیر آسمان  
 واسطے تیرے کفن کے اویں ہر جہاں  
 یہ تمن مکر چلا وہ تو پدیر کے لگ گئے  
 کیون نہ تیرے ساتھ خاک تو میں ہم بھی  
 کربلا لاش پدیر جگھڑی عابدیہ میں  
 بول اٹھا است کی تیری اثبات حسین

خاک خون میں روز و شب ہر وقت  
 تین ہر تغ ظلم کی طرح تیرا چاک چاک  
 حق تیرا یہ کچھ لقب ہے غضب ہے غضب  
 بھر ہی مانی ترے زخموں کے ہرک چاک میں  
 تجھ پر ایسا غضب ہے غضب ہے غضب  
 جس کو دشمن طلب لاکھ کوڑ کا جام  
 جانکر تیرا حسب ہے غضب ہے غضب  
 خاک تو میں تو پدیر ایسے دو جگہ کس کو تاتا  
 خانہ دل کو لقب ہے غضب ہے غضب  
 سیراب و عریان پدیر خاک خون کو دریا  
 نے حیرت و تفسیر ہے غضب ہے غضب  
 ہاں پادیر کو مانی بھی نہ ہم جگہ چلے  
 یوں تجھ کو دیکھ میں اب ہے غضب ہے غضب  
 سندھ دیو کی طرک کر وہ نبی کا نور عین  
 ہمیں میں عیش و طرب ہے غضب ہے غضب

قن ترایون میں زیر چرخ رہتا ہوں مگر  
 کیون نہ رسول اللہ پر تیری میں میں افاق  
 ہیکو پویش ہوں کسے روحی انداک  
 تیرا تیری کا وہ ترن ترایو خاک میں  
 خون دل کیون مگر منجھ دیدہ نساک میں  
 ہو ترانا پیر پاپ تیرا ہے امام  
 تشہ لب مارین تجھ اسطرح مکر اہل شام  
 اکر پدیر تیرا مجھ میں جینے سوائی چو لاج  
 مصطفیٰ اور مرفعی کی دی ہو فرج غلام  
 قاتلہ ہے یہ میں لاتین نہ زیر آسمان  
 واسطے تیرے کفن کے اویں ہر جہاں  
 یہ تمن مکر چلا وہ تو پدیر کے لگ گئے  
 کیون نہ تیرے ساتھ خاک تو میں ہم بھی  
 کربلا لاش پدیر جگھڑی عابدیہ میں  
 بول اٹھا است کی تیری اثبات حسین

قن ترایون میں زیر چرخ رہتا ہوں مگر  
 کیون نہ رسول اللہ پر تیری میں میں افاق  
 ہیکو پویش ہوں کسے روحی انداک  
 تیرا تیری کا وہ ترن ترایو خاک میں  
 خون دل کیون مگر منجھ دیدہ نساک میں  
 ہو ترانا پیر پاپ تیرا ہے امام  
 تشہ لب مارین تجھ اسطرح مکر اہل شام  
 اکر پدیر تیرا مجھ میں جینے سوائی چو لاج  
 مصطفیٰ اور مرفعی کی دی ہو فرج غلام  
 قاتلہ ہے یہ میں لاتین نہ زیر آسمان  
 واسطے تیرے کفن کے اویں ہر جہاں  
 یہ تمن مکر چلا وہ تو پدیر کے لگ گئے  
 کیون نہ تیرے ساتھ خاک تو میں ہم بھی  
 کربلا لاش پدیر جگھڑی عابدیہ میں  
 بول اٹھا است کی تیری اثبات حسین





<p>اس بارغ سے کیا آل محمد سفری ہے          کر باد سو خاک سرانچہ پہ تو ہر بار          شہی عین دین میں نہ سوئی نہ ہری ہو          اور ساقی کوثر کی وہ لاریب ہوں نرنگ          کیا چرخ شکر کی یہ میداد گری ہو          کہتے ہیں وہ فرزند رسول دطر ہو          آلودہ گرد قدم رکھڑی ہے          سوشل حدت آب کہ قطر کی ہون تر          سب دہر جفا پیش کی یہ بد گری ہو          ہو ناوک دل و دوزخ ہر ایک کا حال          ان دونوں کو دین میں یا ان میں نہ          ایسا تو نہو گیا کوئی مورد آفات          گویا وہ بلا واسطے اسکے ہی دھری          در در کہ دم تیغ سے از دوہر یہ غم          زخم جگر فاطمہ دوزخ سے بری ہو</p>	<p>بیل کو ترانہ کی بدل بوجہ کر رہی ہے          شہنم جو رہا چاہی سو کو رو شیب تار          لوٹا یہ رسالت کا تم کیشون نے گلزار          جو غفلت محمد کے جگر سے رکھیں یہ پوند          پانی عین دہر میں ہوا سکے اوپر بند          تیغ دہر جو سے جو غفلت کیا ہے          اسکا جسد پاک زمین پر جو گرا ہے          دیتے تھی غمی بوسہ سدا جس کے لبو شیر          اگدم نہ ملے آئین عین بزم و خمیر          آن جو رہ جفا مارو نکامین کیا کون اول          چھاتی یہ ہر سو فار تو ہر پشت اپر بحال          کس طرح کر دن انکی صعوبات کی مین بات          پیدا ہو بلا ہو ہر اب ہر مین و نرات          ایسا تو کبھی غم نہوا جب سے ہے عالم          ہر زخم یہ پوتا ہے فلک بیخہ و مر سچ</p>
---	---

میں شکر کو دیکھا تھا جیسے ناز  
 وہ شادانہ الفت سے کسی توجہ سے  
 وہ شادانہ الفت سے کسی توجہ سے  
 وہ شادانہ الفت سے کسی توجہ سے

جس کو دیکھا تھا جیسے ناز  
 وہ شادانہ الفت سے کسی توجہ سے  
 وہ شادانہ الفت سے کسی توجہ سے  
 وہ شادانہ الفت سے کسی توجہ سے

انہو وہ دور دور و دور  
 انہو وہ دور دور و دور  
 انہو وہ دور دور و دور

۶۰۵

دینا کی طاقت کا شین چاہو تم سخت  
 کیونکر نہ رو رو خور آئسو مہربان  
 گذرا ہو جب لاد محمد یہ یہ طوفان

ہونا بہن اب خاک بستر جوری ہو  
 کس طرح شام شمشیر روز ہر مالان  
 ماتم میں جنوں کے ملک میں پوری ہو

مرثیہ حضرت ابام

ہوا کہ سرو ادا امیر المومنین بکھودیا مہر نفوت کا نگین جو ہوا ہر آج ہر جلا دے سینا جروت دفتر شمع مبین حق تھا لے کی قرآن میں چادر آن میں ایک کو بر نشین پھرتے ہیں ہم وہ بد ہو کر تباہ آگے دروازہ پر پھرتے تھیں تن پر ہرین خاک و خون کو در میان سجدہ کرتے عرش اعلیٰ کے لیکن آن کر نیا سا موا کر بل کے بن	لیتے ہیں رورو کے ترین العالین مرتدون نے کر سندین کا شین پوچھے وہ مجھ دل نا شاد سے کر دیے ملک کا زویدا سے آنکا کی آہیں کی نشان میں آنکھوں لوٹا ہوا اس میدان میں کر گئی کل شمع دین وہ رو سیاہ باز آٹکا گھر ہے جس کے ہر دام وارثوں کے سر میں نیروں پر بے مکان ہیں وہ کہ جنکو مہر ان ظالموں کے ہاتھ سے ہو مویں
---	--

دینا کی طاقت کا شین چاہو تم سخت  
 کیونکر نہ رو رو خور آئسو مہربان  
 گذرا ہو جب لاد محمد یہ یہ طوفان  
 ہونا بہن اب خاک بستر جوری ہو  
 کس طرح شام شمشیر روز ہر مالان  
 ماتم میں جنوں کے ملک میں پوری ہو  
 مرثیہ حضرت ابام  
 ہوا کہ سرو ادا امیر المومنین  
 بکھودیا مہر نفوت کا نگین  
 جو ہوا ہر آج ہر جلا دے  
 سینا جروت دفتر شمع مبین  
 حق تھا لے کی قرآن میں  
 چادر آن میں ایک کو بر نشین  
 پھرتے ہیں ہم وہ بد ہو کر تباہ  
 آگے دروازہ پر پھرتے تھیں  
 تن پر ہرین خاک و خون کو در میان  
 سجدہ کرتے عرش اعلیٰ کے لیکن  
 آن کر نیا سا موا کر بل کے بن  
 لیتے ہیں رورو کے ترین العالین  
 مرتدون نے کر سندین کا شین  
 پوچھے وہ مجھ دل نا شاد سے  
 کر دیے ملک کا زویدا سے  
 آنکا کی آہیں کی نشان میں  
 آنکھوں لوٹا ہوا اس میدان میں  
 کر گئی کل شمع دین وہ رو سیاہ  
 باز آٹکا گھر ہے جس کے ہر دام  
 وارثوں کے سر میں نیروں پر  
 بے مکان ہیں وہ کہ جنکو مہر ان  
 ظالموں کے ہاتھ سے ہو مویں

دینا کی طاقت کا شین چاہو تم سخت  
 کیونکر نہ رو رو خور آئسو مہربان  
 گذرا ہو جب لاد محمد یہ یہ طوفان  
 ہونا بہن اب خاک بستر جوری ہو  
 کس طرح شام شمشیر روز ہر مالان  
 ماتم میں جنوں کے ملک میں پوری ہو  
 مرثیہ حضرت ابام  
 ہوا کہ سرو ادا امیر المومنین  
 بکھودیا مہر نفوت کا نگین  
 جو ہوا ہر آج ہر جلا دے  
 سینا جروت دفتر شمع مبین  
 حق تھا لے کی قرآن میں  
 چادر آن میں ایک کو بر نشین  
 پھرتے ہیں ہم وہ بد ہو کر تباہ  
 آگے دروازہ پر پھرتے تھیں  
 تن پر ہرین خاک و خون کو در میان  
 سجدہ کرتے عرش اعلیٰ کے لیکن  
 آن کر نیا سا موا کر بل کے بن  
 لیتے ہیں رورو کے ترین العالین  
 مرتدون نے کر سندین کا شین  
 پوچھے وہ مجھ دل نا شاد سے  
 کر دیے ملک کا زویدا سے  
 آنکا کی آہیں کی نشان میں  
 آنکھوں لوٹا ہوا اس میدان میں  
 کر گئی کل شمع دین وہ رو سیاہ  
 باز آٹکا گھر ہے جس کے ہر دام  
 وارثوں کے سر میں نیروں پر  
 بے مکان ہیں وہ کہ جنکو مہر ان  
 ظالموں کے ہاتھ سے ہو مویں



دل میں کی جس آدمی کی کیفیت  
 اب اس کی اپنی زبان سے  
 دل میں کی جس آدمی کی کیفیت  
 اب اس کی اپنی زبان سے  
 دل میں کی جس آدمی کی کیفیت  
 اب اس کی اپنی زبان سے

جالپٹ جاتا کھلے سے آہ مار  
 ساتھ میرے باپ کے شمعین  
 جس مصیبت میں ہوں لیل و نهار  
 کو کھڑے کو کھلے دل میں راہ ہر  
 کو کسی کے سامنے کیسے نہرا  
 رہ گیا سواقر باکٹو اسکے فرد  
 نے دوا اسکی ہونے بیمار دوا  
 ہاتھ سے تھا بنے ہر بخیر پاس  
 راہ چلاوتے ہوا سکو مار مار  
 اونٹوں پر ناموس چھو سینہ ریش  
 کھینچتا جاتا ہوا اسکی ہمار  
 تیرے رہبر کہے لایعنی سخن  
 کھینچنے کو کھینچ رہا تلوون کو قار  
 تب چلین جب گرم ہر خوب کتاب  
 کھینچ کر کھینچ رہا اسے دکھلائین دوا

لچر نہیں چلتا تو یہ تو تھا جھلا  
 مار بھی گڑوالتا میرے تین  
 ایسے جیسے تو بہتر تھا کہین  
 در و دل سو میرے کون آگاہ ہو  
 بات دکھا روں کی کب دعوہ ہو  
 کوئی جھسا ہو سو میرا سمجھ درد  
 چہرہ بیماری کو اسکا ہو زرد  
 نصف کے مار چلا اس کو نہ جا  
 جب قدم آگے رکھو تب لڑکھڑا  
 باپ کا نیزے پر سر ہو پیش  
 ساتھ اس کے ہونہ اسکا قوم و خویش  
 راہ تو چلنا ہوا سپر یون کھن  
 نازیمانے سے کرین مجروح تن  
 راہ وہ لیجاوین جہین ہو نہ آب  
 ملک جبرانی مانگے وہ خانہ خراب

دل میں کی جس آدمی کی کیفیت  
 اب اس کی اپنی زبان سے  
 دل میں کی جس آدمی کی کیفیت  
 اب اس کی اپنی زبان سے  
 دل میں کی جس آدمی کی کیفیت  
 اب اس کی اپنی زبان سے

جلالت سوز  
 ۶۰۸

نہایت غلطی میں اسے دوا لگا لگا  
 جس سے حاصل ہو گیا  
 جس سے حاصل ہو گیا  
 جس سے حاصل ہو گیا

[illegible]

لکھنؤ میں دو دو بیگانہ ہونے لگے  
 اور اب ہر ایک کی ہر ایک بات پر  
 لکھنؤ میں دو دو بیگانہ ہونے لگے  
 اور اب ہر ایک کی ہر ایک بات پر  
 لکھنؤ میں دو دو بیگانہ ہونے لگے  
 اور اب ہر ایک کی ہر ایک بات پر

لکھنؤ میں دو دو بیگانہ ہونے لگے  
 اور اب ہر ایک کی ہر ایک بات پر  
 لکھنؤ میں دو دو بیگانہ ہونے لگے  
 اور اب ہر ایک کی ہر ایک بات پر  
 لکھنؤ میں دو دو بیگانہ ہونے لگے  
 اور اب ہر ایک کی ہر ایک بات پر

اس نے بیان کیے ہیں کہ  
 شکر کی چیز یہ جگہ ہر شکایت کی جا  
 تی ہے شکر سے ہوا گو کہ جد اسے رتن  
 خوب ہوا جو ہوا مجھ پر یہ رنج و محن  
 مرتبہ رکھتا ہے یہ جگہ مرتبہ پر فوق  
 راہ میں حق کی مہرین خوشن برادر بد  
 چھٹا جو اس قید سے جاوے دیں کو تو  
 لینے کہ تیرا حسین جگہ ہو گیا سرخرو  
 غائب محزون کو جب کہ کر یہ نصرت کیا  
 ساتھ جیسا پیشو کشام کا بیٹا ایا  
 ختم کر دی ہر بان اب تو یہ نظم کلام  
 شکر میں مشور ہو تو بجناب امام

لکھنؤ میں دو دو بیگانہ ہونے لگے  
 اور اب ہر ایک کی ہر ایک بات پر  
 لکھنؤ میں دو دو بیگانہ ہونے لگے  
 اور اب ہر ایک کی ہر ایک بات پر  
 لکھنؤ میں دو دو بیگانہ ہونے لگے  
 اور اب ہر ایک کی ہر ایک بات پر

۶۱۰  
 لکھنؤ میں دو دو بیگانہ ہونے لگے  
 اور اب ہر ایک کی ہر ایک بات پر

### مرثیہ دیگر حضرت امام

ر دو یہ آل بنی کی جو محبت ہے  
 کر دہ نکال دیکھو اس وقت ہے

لکھنؤ میں دو دو بیگانہ ہونے لگے  
 اور اب ہر ایک کی ہر ایک بات پر  
 لکھنؤ میں دو دو بیگانہ ہونے لگے  
 اور اب ہر ایک کی ہر ایک بات پر  
 لکھنؤ میں دو دو بیگانہ ہونے لگے  
 اور اب ہر ایک کی ہر ایک بات پر

مندان شہ اسے بانوئی گود کو لیکر  
 کیا سوال زر گرد ہاے آن لشکر  
 کیا پڑاں ٹھہرے تھے ہندیہ آب  
 تم اس بچہ کا تو گردن پہ اپنو لوند  
 اگرچہ آگے تمہارے گناہگار نہیں  
 تمہارے سامنے حامی اگر ہزار نہیں  
 خدا کو واسطے اسکو تو قطرہ پانی دو  
 وہاں میں تو گرفتار اس کے تمہت ہو  
 دیا جواب لعینوں ایشاہ دین کو نہیں  
 ابو تراب کی بی بی جان (تو یقین  
 یہ لٹکی نہیں ہر تباہ لعین نے داہلیا  
 اور اسکو بچنے کی ہر کوشاہ دین بھینکا  
 وہ بیہوش ملک پہ اس طفل کو لگا ناگاہ  
 ہر جان بیکھ کے چپ ہو رہا ہر جگہ آہ  
 یہ حرف گود میں بانو کے دیکھ کر آیا

کرب گاہ گئے ہو سوار گور دیو پر  
 کہ کچھ بھی روز قیامت کی تکرار ہو  
 کہ طفل ہر چہ مدینہ کا پاس ہی بیاب  
 سمجھ لویہ کہ پھر اس کام میں نہ آہے  
 شمار کشتی تیغ آبدار ہوں میں  
 کہ تو اوپر بھلا کیا گناہ ثابت ہے  
 پھر اگر قتل مجھے چاہو طرح کجو  
 جو کچھ کہ قمر الہی کی نگو غیرت ہے  
 کہ خوف ہم کو تو ان بانو سے در بھی نہیں  
 سخن قبول تر اکب بغیر بیت ہے  
 کمان کو فاق ہو سو فادیر کا جوڑا  
 کہ تو معفو اوصاف کیا قیامت ہو  
 اور اس طرح کہ گیا پوئیں سیاہ و شہ  
 پھر آخر دین کو اسکو یہ حکایت ہے  
 آفتاب کو دین سیراب اسکو کر لایا

وہ اب ان کے نیکان تیرے بابا  
 جہاں سے اس کے خوش شادان ہے  
 اچانک دیکھ کر میں ہوا یہ بخت  
 کہ جس کو سچا سچا دیکھ کر میں ہوا یہ بخت  
 کہ جس کو سچا سچا دیکھ کر میں ہوا یہ بخت  
 کہ جس کو سچا سچا دیکھ کر میں ہوا یہ بخت

علاج معقولہ اس کا یہ کیا ہوئے  
 ۴۱۱  
 کہ میں نے جو پوچھا تو اسکو یہ ہنسا  
 کہ میں نے جو پوچھا تو اسکو یہ ہنسا  
 کہ میں نے جو پوچھا تو اسکو یہ ہنسا  
 کہ میں نے جو پوچھا تو اسکو یہ ہنسا

کہ میں نے جو پوچھا تو اسکو یہ ہنسا  
 کہ میں نے جو پوچھا تو اسکو یہ ہنسا  
 کہ میں نے جو پوچھا تو اسکو یہ ہنسا  
 کہ میں نے جو پوچھا تو اسکو یہ ہنسا









تری مان رو رو کیون پوچھو اگر ملک ہو  
 ہر شیا کس پوچھو اور انکو پانی ہے  
 شکر را کہ کتاب حکو کی ان جہان کو  
 کیا کیون چھوڑو جو غم از من و لیکو  
 تہن یہ کس طرح جو کی تباہی و سرسالی  
 کھلا دیگی کہ گو دین را تہی پانی  
 غرض تیر جو جانہا ہے جک دیش میں پانی  
 طرح انکار و کہ کی گئی میری دن پانی  
 غرض رو رو کیون اس گہری رہ میں کی تھی  
 یہ جہالت حرم کو دل نہ کہہ سکوں کہ تھی  
 یہ تو نے مر شکر جو اس سو اڑھا ہا ہر  
 نہ تھا اپنی ہی خاطر جان من گہرا ہر

تراعلق انکو ہر کم کو ان کی کمالی  
 گو تم کو دوشاید جو ان کو وہ داری  
 کہ ادنیٰ بدر تیر و لوری دوسلا کو  
 مجموعی ساتھ لیتا جا سکینہ تجھیری  
 تر و بدایہ جو آج کو دن میں تھی  
 تری بن ایک دم بھی زندگی کا چھپہری  
 تو اتنا کیا ہو غم میں تر و بدایہ  
 جلا یا جن و تجھ غم میں جو وہ کوئی  
 ہر اپنا پیت کر نہ غلط آہ سو بھرتی تھی  
 کہ جسکی شرح گنجی زبان خاطر ہی ہے  
 حدیث میں کی پر کر عمل سکوں و لایا ہر  
 جگہ جنت میں سب کیو اسکو تو انوار کی

مفتی محمد شفیع صاحب دہلی

کچھ نوجوان طبع زور کے پارسا بننا چاہتے ہیں۔

تری مان رو رو کیوں پوچھو گزرا گزلا  
 ہر شیا کیسے پوچھو اور انکو پتائی ہے  
 شکر را کا سب جگہ کی ان جہلا نہ کو  
 کیا کیوں چھوڑ کر جو غم غم میں لایا  
 تہن یہ کس طرح جیوگی تیرا اور کس سائی  
 کھلا دیکھی کہ گو دین لایا ہے تیری  
 غرض تیرا جو جہاں ہے جگہ دیش میں تیری  
 طرح انکار کر دے گی کی میری دن چائی  
 غرض رو رو کیوں اس گہری میں تیری  
 یہ جہالت ہم کو دے دیکھو کہ گزرا گزرا  
 یہ تو نے مرے شکر جو ایسا ہوا اڑا ہوا  
 نہ تھا اپنی ہی خاطر جہاں میں گزرا ہوا

ترا حلق انکو ہر کول کول کہن کمالی  
 گو تم کو دشا یہ جو مان کو آہ دزاری  
 کہ لاؤنگی بدلتی تیری لوری دسلا نہ کو  
 جھو بھی ساتھ لیتا جا سکینہ تجھیری  
 تیری بدلتی جگہ آج کو دن کوئی نہ تائی  
 تری بن ایک دم بھی زندگی کا چھپرہ تری  
 تو تانا کا یہ کیو غم میں ترو میں بدلتی  
 جلایا جن کو غم میں جمو وہ کوئی نہ تائی  
 سر اپنا پست کر نہ لفظ آہ سو بھرتی تھی  
 کہ جسکی شرح لکھو سوز زبان خام طاری ہے  
 حدیث کن کی پر کر عمل بسکورو دلا یا کر  
 جگہ جنت میں سب کیو اے تو اسنو اسکی

۶۱۵

فرشتہ حضرت امام  
 کھو گیا ہر مرا کر بلا میں اب الال







ان دنوں اسی تیرے ایسا ملک بول کر میری دل  
 بوندندی تیری خاطر اور دریا میں بہتا تھا  
 تیری مری پیاس مار دینا سوزی در تقصیر  
 قسمت ہی کی لڑائی لڑاں محمد کو گھیرا  
 اٹھو نہ کو پانی کو پیاسی پیاس مارے جی تیرا  
 من اٹھوں دیکھونگی خالی ہجر بخت و من کو  
 منہ سر سیت کر اپنا بیٹھی دتی تھی کیا صغر کو  
 دریا دل بخت و تیرے کس دیکھو باغ غیب  
 بیٹھو کو جان کا تھا ہی سیر دیر سچ و غیب  
 محمد دیکھ جان کون ہوا ہر دست و سیر لالہ مال  
 بیٹھو کو غم کی ادھورت خوش کی شاد و کایاں  
 آیا ہر بات ایسا دیکھا ہوا کہ کسو نے غم میں  
 لوگ کلم کسب کنی میں درد کو کہ میں باہم میں  
 مگر کلم کسب تنہا سیر ہو کا دیکھ جان بدن  
 خاک اور جو کچھ دہ ظالم دال گھر سائی تن

باو داد و داد او در دنیا اقبال علی دو سر گز  
 ظالم کین و کجا هر ایسا نجاتی پانی مارا تیر  
 باو داد و داد او در دنیا کاش نین مار گز لو  
 در نر جهان کو جای کو کی چو تان نین سیرا  
 باو داد و داد او در دنیا نین نر گز لو  
 کیا چو نر کز کز نر نر نر نر نر نر نر نر  
 باو داد و داد او در دنیا نین نر گز لو  
 سوت کی چو نر نر نر نر نر نر نر نر  
 باو داد و داد او در دنیا نین نر گز لو  
 کس نر نر نر نر نر نر نر نر نر نر  
 باو داد و داد او در دنیا نین نر گز لو  
 جانو نر نر نر نر نر نر نر نر نر نر  
 باو داد و داد او در دنیا نین نر گز لو  
 شادی نر نر نر نر نر نر نر نر نر نر  
 باو داد و داد او در دنیا نین نر گز لو

مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ العالی

419  
طهات سودا

[illegible]









ترا دوست من چون تو شیکار کن  
 و تو شیکار کن من تو شیکار کن  
 و تو شیکار کن من تو شیکار کن  
 و تو شیکار کن من تو شیکار کن

اگر پہاڑ پہ ہو جو کہ مراد وہ ہے سے  
 اگر پہاڑ پہ ہو جو کہ مراد وہ ہے سے  
 اگر پہاڑ پہ ہو جو کہ مراد وہ ہے سے  
 اگر پہاڑ پہ ہو جو کہ مراد وہ ہے سے

بہن اور دیکھوں کہ یہ کس تیری خون ہو	اگر پہاڑ پہ ہو جو کہ مراد وہ ہے سے
میرا نیا دیکھوں تن اپنی پر قرار افسوس	
لو کہ اپنی دلکا ہوں کس نو او پر بند ہات	اگر پہاڑ پہ ہو جو کہ مراد وہ ہے سے
کسی کی طرح افسوس تیری اوقات	اگر پہاڑ پہ ہو جو کہ مراد وہ ہے سے
نہ تیری خلق میں یا تیری ہو تجھ دھارا افسوس	
یہ دھماکا دل دہن تیری حق پر	اگر پہاڑ پہ ہو جو کہ مراد وہ ہے سے
جو کہ کوئی نہیں ثابت جلد میری ہو نفیر	اگر پہاڑ پہ ہو جو کہ مراد وہ ہے سے
اگر تجھ بدن کہ ہو پیکان تیرا افسوس	
جو کہ کوئی نہیں یہ زیر چرخ کن	اگر پہاڑ پہ ہو جو کہ مراد وہ ہے سے
یہ کہ وہ خاک میں نہ ہو بھرا ہوا بدن	اگر پہاڑ پہ ہو جو کہ مراد وہ ہے سے
اگر تیری حق یہ کن کا نہیں تیرا افسوس	
ترا تو امی پدراش شستہ ہوں کچھ حال	اگر پہاڑ پہ ہو جو کہ مراد وہ ہے سے
کہ در طرح کی آفت ہمارے ہو دیناں	اگر پہاڑ پہ ہو جو کہ مراد وہ ہے سے
ز شاہان ستم پیشہ تابکار افسوس	

اگر پہاڑ پہ ہو جو کہ مراد وہ ہے سے  
 اگر پہاڑ پہ ہو جو کہ مراد وہ ہے سے  
 اگر پہاڑ پہ ہو جو کہ مراد وہ ہے سے  
 اگر پہاڑ پہ ہو جو کہ مراد وہ ہے سے



صح ہو ذی تو پھر اونٹوں پر انکو کر سوار	لگتے ہیں عاید کو لے جل وہ زمین نابکار
راہ چلو آدھن پھر اس نالوان کو مار مار	جانستے انسانین ظالم کہ اونٹوں کی ماما
پیشنے کی تاب کب ہوتی ہے بیمار و کزنج	
کر دیا ہے ایک تو بیماری نے اسکو نبل	قطع منزل کر زمین پر چین اسکو ایک نبل
جہر ہی اسکا کہ اب مشکل سکی اگر حل	کیا یہ مشکل ہے کہ وہ ملعون تو کہ زمین جل
اور چلے پکستانین جو راہ وہ عمار و کزنج	
ایک تو بوجھ تھا بیماری سے دیکھتے قویب	دوسری حال پر ہر ہر مصیبت پر نصیب
کیا دوا کا ذکر ہو اور کیا ہو مذکر طبیب	آب کا قطرہ جو اُسے مانگتا ہے وہ غریب
کئی ہیں یاں آب تلوار و کزنج و عمار و کزنج	
ملعون وطنہ اسکی وہ شتابا ہے ہر ہر کے	بیٹھے دم بھر زمین سایہ تلوار کے
پاٹوسے لوہ زمین اسکو ڈوبو زمین غار کے	کیا گذرتی ہوئی کہ دلپس اس بیمار کے
جسکی بیماری کیلئے ان زار و کزنج	
دی جو سورت کو ڈھارس کوئی ایسا نہ	پچھلے ہیں شام بیکس اگر کھین اعلیٰ زمین
بقینے وارث تھی موس کے وہ طوکر شفیق کین	بیکر ہا ہر قتل سے جو شخص یعنی عابدین
سودہ کچھ حالت ہر کسی ان ان نگار و کزنج	

عالم جانستے ہیں زمین و آسمان کی ہر بات  
 زمین و آسمان کی ہر بات کو جانستے ہیں  
 زمین و آسمان کی ہر بات کو جانستے ہیں  
 زمین و آسمان کی ہر بات کو جانستے ہیں

جہاں زمین و آسمان کی ہر بات  
 جہاں زمین و آسمان کی ہر بات  
 جہاں زمین و آسمان کی ہر بات  
 جہاں زمین و آسمان کی ہر بات

۶۲۵  
 ایضاً مرقمہ  
 زمین و آسمان کی ہر بات  
 زمین و آسمان کی ہر بات

ایضاً مرقمہ  
 زمین و آسمان کی ہر بات  
 زمین و آسمان کی ہر بات  
 زمین و آسمان کی ہر بات



یہ حرفت کو مرزاں سرود کو بھدم  
گلے آپس میں لگ از شدت غم  
سنا فخر خدا کے منہ سے یہ رسم  
یہی کہتے تھے وہ وہ و شکل فینم

فَابْتِغُوا إِلَيْنَا

مکتبہ اسلامیہ

وہ جسے جو لوگ چاہیں اپنی کیوں میں ہر گز پہنچیں  
 یوں لگا کہ وہ مجھے کیا کمون میں ہر گز پہنچیں  
 جسٹان دیکھا ہوا میں اسی شہر میں  
 شہر لکڑی کا نو بہ عین

والعینا والحقینا والحقینا والحقینا

جسکو دیکھو بھر دی خون بگڑ سوسر ملک  
آج ماتم نمود ہمارے زمین سے تانناک

و احینا و احینا و احینا و احینا و احینا

حق تو اسکارن میں ہر آلودہ گرد و غبار  
بل بیت از دشن پر گرد آستین و مٹا

حیثیہ اور حنیفہ اور حنیفہ اور حنیفہ

سفر کے دیکھ عالم ہو کیا زباہ کا

و احسنوا و احسنوا و احسنوا و احسنوا  
و احسنوا و احسنوا و احسنوا و احسنوا









پہو پیچ میں کوئی دم میں لین جیہ ملائیکو	پیر کا بھی سب تر زمین کو کرنا ہے کو
نہ چادر جوڑے سر پہ چھایا ہو	مرزا جو ہوتی ہو گریہ دن کا نکلو
خدا کیو اسے زینب اجینا ہوا تو تم	
یقین کر جانو امیر خوار خلیفہ میں اترنا	یقین بیٹھا شہر کی پشت پر کھینچو حمل
سیاہ آگے مابد کو کرن لٹارہ ہر منزل	بھلی ہر موت ہی میں ہو جو اس کا قی
خدا کیو اسے زینب اجینا ہوا تو تم	
جنور کو دیکھتے ہو ایک بن ہو کو دیکھتے ہو	سو اس شہر بلایں ہو وہاں کی لاری
بچے کیا زندگی لازم ہو اب عمر بھری	اگر تم دین وہ دنیا میں رکھو مگر دیر کی
خدا کیو اسے زینب اجینا ہوا تو تم	
کوئی انصاف دیکھ لیں میں جلا کو جلیو	برستی دیکھ کر دین پر تیج جو جلیو
ہلاک انصاف واجب ہو کر وہاں جلیو	ہر یون سلسلے اگر سیلا او جلیو
خدا کیو اسے زینب اجینا ہوا تو تم	
نصیحت کی غیب گردوں بان اہل شہر کی	ندی زینب کیو ایک دم بانی کو مینر کی
نچھڑا اسکو بھی تھی عمر جبکہ جینے کی	بھلی نکلو شہر کی فکر جو جلیو جیتے کی
خدا کیو اسے زینب اجینا ہوا تو تم	

ملاوت کا لکھو جو چھو اس کا زینب  
 ملاوت کا لکھو جو چھو اس کا زینب  
 ملاوت کا لکھو جو چھو اس کا زینب  
 ملاوت کا لکھو جو چھو اس کا زینب

پہو پیچ میں کوئی دم میں لین جیہ ملائیکو  
 نہ چادر جوڑے سر پہ چھایا ہو  
 خدا کیو اسے زینب اجینا ہوا تو تم  
 یقین کر جانو امیر خوار خلیفہ میں اترنا  
 سیاہ آگے مابد کو کرن لٹارہ ہر منزل  
 خدا کیو اسے زینب اجینا ہوا تو تم  
 جنور کو دیکھتے ہو ایک بن ہو کو دیکھتے ہو  
 بچے کیا زندگی لازم ہو اب عمر بھری  
 خدا کیو اسے زینب اجینا ہوا تو تم  
 کوئی انصاف دیکھ لیں میں جلا کو جلیو  
 ہلاک انصاف واجب ہو کر وہاں جلیو  
 خدا کیو اسے زینب اجینا ہوا تو تم  
 نصیحت کی غیب گردوں بان اہل شہر کی  
 نچھڑا اسکو بھی تھی عمر جبکہ جینے کی  
 خدا کیو اسے زینب اجینا ہوا تو تم

نکستہ باب و دریا شہر کی زینب  
 نکستہ باب و دریا شہر کی زینب  
 نکستہ باب و دریا شہر کی زینب  
 نکستہ باب و دریا شہر کی زینب



عجب لگی کھلنے تھوید دن کی کمر سچ پتیار  
 ویدہ مرغ کا اسوقت ہوا تھا چنبار

ہر طرح کی جو لگا جنس کا ہونے انبار  
 سب لگے کہنے کہ اللہ ری تیری نگار

بادشاہ عظیمی بود و پیاسہ عجمی

آخر الامر اس موال کو ادنون پر لاو	با ايسر ان طرف پتہ تمام چلا ہل فناد
سر شہنیز عیہ چھاسب کچھ پیش فناد	جنان جاتا فناد دس ہل دہان فناد

آباد شاہی عثمینی بود و سیاہی مٹی

سرشتہ آگے سروان کہ جو منہ شام چلا  
ہر زبانی اس ن زمین اتنی کہ باوش ہوا

بادشاہ عجمی بود و پیاسہ عجمی

کیا اس قافلہ کو جسکے قری منتقل ہو رہا  
 ہے سب اہل حرم و دربار کو بتانا کہ وہ  
 دیکھی گئی ہو، لیکن وہ خود بھی طرک کر چکا

۱۰۰	پادشاہی لکھنؤ	۱۰۰
-----	---------------	-----

لاش پر بھائی کی زنجیریں ڈکمار و زور  
ملک پر تھا کہ و تہ کی زبان کو

بادشاہ ہے مجھی بوزد و سیا ہے عجب

بسم الله الرحمن الرحيم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بہارِ نبویؐ کی جہانگیر

کھوکھ

—/بی بی بی بی بی بی بی بی



[illegible][illegible]

تجھ بن میرے نور العین	کیونکر ہو اس دل کو چین
تجھ کو اپنی گود میں پال ۶ ۷	کھٹلا کر میں گلے میں ڈال
تجھ بن میرے نور العین	کیونکر ہو اس دل کو چین
تجھ کو اس دل میں یہ ارمان	دودھوں میں مل کر ہوئے جوان
ہر گ نے لیکن دی نہ ایمان	کیا کبجے اسے میری جان
تجھ بن میرے نور العین	کیونکر ہو اس دل کو چین
بھینک تجھے جب آتی تھی	آہنی تھی میں پیر شوی
دے توجہ ہمیں میں جی	کہ میں تیرے بے ساری
تجھ بن میرے نور العین	کیونکر ہو اس دل کو چین
رونا میں کسو بلاؤں	دودھ اٹھیک کر کسو بلاؤں

[illegible]





کے ہیں تم چھوڑ رہیں کیا ان سے مدد  
اب ہم کید معر جا کین تباؤ دکھ کر مار

قدیم ہو کہ سب بی بیان پر یکساں نظر

کمان رسول اللہ ﷺ جو یہ حال

ہم سب سے پہلے جیسا کہ ہم نے پہلے سے کہا تھا کہ

ایک بہنیں جیتا رہا جس کا بیوہ نام

وارث تو سب مر چکے اب جینا کس کام

بختون سر جو کاش ادهر دیوتا اوین  
پیسر دیوتا مین جا کر منہ کسکو دکھلاوین

ہو چھے جو کوئی آج لے کر تم کو یہاں سے دور لے گیا ویوں جواب اس کا دین کو یہ ہے

منہ کو اسے رنگے لون کی مسکرائیس

یہ کیوں تم بھول گئے ہرکوشہ عالی

بس سے جا کر شاہ کریم ہمد کو کھڑی تھیں | دل تو دے لے لٹین کیونکر ایسا تین

انچر جی میں ہے یہی ہونی ہو سوسو ہوا

بارگاہی پیاپی سرگپے و

یہاں پر ایک اور عجیب و غریب واقعہ پیش آیا۔

کتابخانه عمومی

ہا

---

جہاں اور بجا جان اپنی کھوپڑی  
 اونٹوں پر سوار ہو کر جانے لگا ہے  
 کہ جسے آج جو ہم جہاں میں بھلا ہے  
 وہاں سے آج کل کے بھلا ہے  
 کہ جسے آج جو ہم جہاں میں بھلا ہے  
 وہاں سے آج کل کے بھلا ہے  
 کہ جسے آج جو ہم جہاں میں بھلا ہے  
 وہاں سے آج کل کے بھلا ہے

مجلس

سیون جی کے بیان میں

تہذیب و تمدن

بسم الله الرحمن الرحيم

10

زبان بین

میتا

دارت کوئی ایسا نہیں ہے

[illegible]

کتابخانه

ابو جعفر محمد بن عثمان بن سعید

بازربهار

عالمی ہیئت

وہی ہے جس نے اس کو

این بیماری

بسم الله الرحمن الرحيم

\_\_\_\_\_







سے لے کر نام اب جی ہونے میں  
ایسا بیری کون تھا جن نے کھو یا جن

اور علی کا میں ہوں پوچھتا  
بنت محمد جہنکی مانتھی  
بیتار ہا نہ کوئی رن میں  
چاہوں کسوں سے کچھ باتیں  
ایسا کون دے جاوے

جانا ہوں اس کو کہ سے روتا  
کوئی اُس کے سنگ نہ ساتھی  
جاتی ہیں یہ روتی ابن یمن  
کوئی نہ لے ایدھر آئیں  
سرد کہ چشم نہاؤں

جھکرت پارسے کہتے تھے شبیر  
اسکا بیٹا لاڈلا دیکھو نہ سہر

ساقو حرم که جای نیریدی  
 جو جو دکھ آنکھوں سے دیکھا  
 بعد پر جو گذری بسبب رادی  
 شام چلا میں جس جاؤں  
 چایک مار چلا دین مجھ کو  
 چچا اور سب کو بابا کو نزدیک

کافر سے بدتر دو گیسوی  
اب میں کروں کمان تک لیکھا  
میں سے ہوں میں جافریادی  
ساتھی اپنا کھولاؤں  
تینی کینچ ڈراوین مجھ کو  
ایسا اب کوئی نہیں دیکھتا

[illegible][illegible]

سلسلے سے پیر نام اب بنی ہوں ان میں  
 الباسیری کون تھا جس نے کھریا میں  
 اور بھلی کا میں ہوں پو تا  
 بنت محمد جھینکی ماتھی  
 جاتا ہوں اس ڈکھ سے روتا  
 کوئی اُنکے سنگ نہ ساتھی  
 جاتی ہیں یہ روتی ابن میں  
 کوئی نہ لے ایدہ ایں  
 سر دھو پیجہ سناؤ لے  
 جسکوت پیار سے کتنے تھے شبیر  
 اسکا بیٹا لاؤ لاؤ دیکھو ان میں  
 ساقہ حرم کجا میں زیدی  
 جو جو دکھ لکھوں سے دیکھا  
 کافر سے بدتر دو گیسہ ی  
 اب میں کروں کمان تک لیکھا  
 کس سے ہوں میں جا فریادی  
 ساتھی اپنا کھولاؤں  
 تین تین کھینچ دو راوین مجھ کو  
 ایسا اب کوئی نہیں کر تھیں  
 شام چلا میں جہا جاؤں  
 جا بک مار چلا دین مجھ کو  
 چچا پراد رسب کو بابا کو خردیک





قطعه تاریخ طبع از مزارع بمبئیال نشی بجگو اندیال صاحب عاقل السجیٹ مطبع ہذا

والتیہ کیسات سودا  
عاقل تم لکھو سال ہجری

کیسا لکھپ و لکشین ہے  
زیبا نظم طرب گزین ہے

ایضا

بیگمان سودا کا ہو پس کیسات  
سال ہجری تم ہی عاقل لکھو

پر فصاحت پر بلاغت نوی وقار  
نظم زیب ہے عجیب یہ آبدار

۲۳-۱۳۰ھ



دیوان نشاط الاحباب - مصنفہ بالگوئید سہاسے -  
دیوان جرارد - مصنفہ مرزا حسین بیگ خاص جرارد -  
دیوان تلیق - مسیحیہ جملہ عشق کلام از استاد کامل  
آفتاب الدولہ غازیہ اسد گلشن تلیق -

دیوان واسطی - نادر کلام مولوی سید فیض رسول علی  
تغلق سندیلہ -

دیوان عاشق - کلام لطیف ارپہ شہ کھیا لال  
گلشن عاشق -

دیوان خواجہ میر درد - شاعر صاحب مالہجہ  
دیوان کبر اسرار حقیقت - درخت سیدہ عجبی  
مصنفہ قاضی علی احمد گلشن صل علی -

دیوان ہشیار - مصنفہ کبول رام -  
دیوان صبا - مسیحیہ پنجہ آرزو از وزیر لور علی صبا  
دیوان خدائیں - اسید خاص علی شاہ -

دیوان نواب علاء الدولہ - سید محی الدین خان  
بارد گلشن فقیر عرف نواب بدین صاحب -

چمنستان جوش - دیوان نواب احمد حسن خان جوش  
از فرزند ان نواب حافظ رحمت خان -

جمع الاشعار - غزلہاے اردو فارسی اساتذہ -  
چمن بے لظیر - اشعار اردو و فارسی اساتذہ فراہم  
کردہ مولوی محمد ابراہیم بن شہاب الدین -

گلہستہ امانت - جس میں چیدہ چیدہ غزلیات  
اساتذہ کی ہیں -

گلہستہ نعت - اشعار فارسی و اردو مولفہ  
محمد عیسیٰ الدین احمد -

گلہستہ خندان - کلام موزوں غنشی منور علی  
گلشن خندان -

دیوان امیر - خرد بخت اسید امیر الدین امیر -  
منتخب کلیات ظفر - آفتاب ہے بارون جلد اول  
کلام حضرت سراج الدین ظفر بادشاہ غازی کا -

دیوان فدا - ادومع فیض طبع دقاد مولوی فدا حسین  
کوکیل عدالت دیوانی -

دیوان غافل - کلام سحر ہمایہ آتش و اسخ  
منہ خال مائل -

دیوان ذوق - از نتیجہ مکرخی کو عالی ذیال سید  
ابراہیم علی ذوق -

دیوان بہار عرب - درخامہ خاتم الرسالت مولفہ  
عاجی محمد زید مصطفیٰ آبادی -

دیوان لطیف - پاکیزہ دیوان غزلیات سراج  
نامہ محامد سرور کائنات مصنفہ ماضیہ محمد لطیف علی  
خان بریلوی -

ایضاً - نعت سرور غزلیات تمام ردیفوں کی  
محامد خاتم السلسل میں از بہار نما ہے طبع بلند غنشی  
کلام سرور لاہوری -

دیوان ہنجر سالک - عمدہ کلام از سرور  
قرآن علی بیگ سالک -

دیوان نیاز - از دستخ صافی طبع نازک پسند  
شاہ نیاز احمد بریلوی نیاز -

دیوان شہید می - مصنفہ کریمت علی خان  
شہیدین گلشن -

دیوان امیر - مسیحیہ ہر آۃ الغیب از امیر محمد  
امیر گلشن -

دیوان غالب دہلوی - کئی مرتبہ دیوان  
غزلت مقامات میں چھپا اور بڑی خواہش سے بکا  
اور ہنوز خواہش خریداران اسی طرح ہے کیوں  
نہ بڑے عالی پایہ مرزا اسد اللہ خان دہلوی کا  
کلام - ہر جگہ شہ و نظیر ہندوستان میں نہیں ہے  
بمطابق طبع لکھائی سے نقل ہو کر طبع ہوا -

## کتب قصہ جات نشر

الف لیلمہ - اردو مترجم مولانا محمد حامد علی خان حامد

الینما۔ عربی ترجمہ مترجمہ مولانا صاحب مدد  
الینما۔ کاغذ حنائی۔  
الینما۔ بر کاغذ سفید رسمی۔  
فستانہ عجائب۔ باتصویرات مولفہ مرزا  
رجب علی بیگ سردر۔  
ایضا۔ بر کاغذ حنائی۔  
الینما۔ بر کاغذ نافہ۔  
الینما۔ بغیر تصویر۔  
میروش سخن۔ بجواب فانی عجائب مصنفہ سید  
نور الدین حسین مدد۔  
طلمس حیرت۔ بزرگ فسانہ عجائب مولفہ فاش  
جغفر علی شیون۔  
باغ و بہار۔ پینے چار درویش مولفہ  
میرامن دہلوی۔  
ایضا۔ بر کاغذ حنائی۔  
طلمس فصاحت۔ مولفہ محمد حسین جاہ۔  
سہیل مین۔ مولفہ مولوی رفیع الدین دکیل  
وقائع راج گمار۔ مصنفہ کنور بگت گلف  
مہاراجہ مان سنگھ۔  
سچی بھادری۔ مترجمہ راجہ شیو پراد  
ستارہ چند۔  
آرائش مختل۔ قصہ ماقم طائی بالتصویر کوفہ  
سید بخش۔  
ایضا۔ بر کاغذ حنائی۔  
ایضا۔ بغیر تصویر۔  
داستان امیر مرزا۔ باتصویرات بنظر ثانی  
حافظ محمد عبداللہ بگرامی۔  
نظر مرصع۔ قصہ چار درویش بیدار مسیح الفتو  
فشی محمد علی زرن۔  
استان حکمت۔ اردو ترجمہ التوارسہیلی کا  
فیض محمد خان گویا۔

قصہ سادہ پوش۔ مولفہ غایت الدخان قیس  
فسانہ تعقولات۔ مصنفہ سید غلام سید خان بہادر  
اکسٹنٹ کفیری۔  
قصہ سورج پور۔ ایک نہ مینا کا فسانہ کوفہ  
چروخی لال۔  
جادو تخی۔ نادر عبارت مسیح مصنفہ ثاب محمد صبر علی  
خان بہادر۔  
نورتن۔ مصنفہ میان محمد بخش تخلص مجبور۔  
قصہ اگر گل۔ مولفہ عائسی تخلص۔  
سیر مقول۔ نادر عبارت مصنفہ سید غلام حیدر  
بہادر اکسٹنٹ کفیر۔  
قصہ گوی چند۔ بھر تھری۔  
سنگاسن بتیسی۔ قصہ راجہ بھوج بالتصویرات۔  
بتیال بھسی۔ قصہ راجہ بکرم مع تصویرات ہے۔  
گل بکاوتی۔ مولفہ نالچند شاہمان آبادی۔  
طوطا کہانی۔ تصنیف سید رحید رحین۔  
قصہ گل و صنوبر۔ مولفہ منشی پیم چند  
طوطی نامہ۔ مع قصہ ابراہیم اذہم مولفہ شاہ  
غلام حیدر۔

## کتب فسانہ منظوم

الف لیلہ منظوم۔ چار جلد تصنیف مختلف۔  
احمد بن قنطرم۔ وکشل مرزا اصغر علی خان نسیم  
دہلوی سنجور آنامی۔  
۲۔ جلد۔ نتیجہ طبع شاعر خوش فکر منشی طوطا رام  
مشایان۔  
۳۔ جلد۔ زر منہ  
۴۔ جلد۔ از منشی شاوی لال شاگر و مرزا نسیم دہلوی۔  
سنگاسن بتیسی۔ منظوم منشی رنگین لال۔  
چشمہ شیرین۔ فرنا د شیرین کا قصہ۔